بحوله تعالیٰ

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی جلد دوم

جسمین

اخبار و انساب ملوک فارس، یونان، روم، لاطینی، قیاصرہ متنصرہ قسطنطنیہ، قوم قوطا، و انساب و حکومت عرب مستعربہ اور اونکے قبائل و ملوک اور قریش کے حالات اور آنحضرت صلعم کا نہایت صحیح و کامل نسب نامہ

زبان عربی سے

عالیجناب مولوی حکیم احمد حسین صاحب الہ آبادی مولف سوانح عمری سلطان صلاح الدین یوسف وحیات نور الدین محمود زنگی نے سلیس اردو زبان مین ترجمہ کیا اور

سنہ ۱۳۲۸ھ مین
۱۹۱۰ء

باہتمام منشی محمد اسمعیل صاحب

مطبع انوار احمدی الہ آباد مین چھپا

ادارۃ الاسلام الہ آباد سے باجازت منشی حامد حسین صاحب شایع ہوا

قیمت فی جلد بلا محصول .. .. .. ۸ عہ

فہرست ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رح

کتاب ثانی جلد دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

امام تاریخ علامہ عبدالرحمن ابن خلدون مغربی (رحمۃ اللہ علیہ) کی معتبر تاریخ کتاب العبر و دیوان المبتداء والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر ومن عاصرہم من ذوی السلطان الاکبر کی کتاب ثانی کے ترجمہ کی یہ دوسری جلد ہے اس میں دولت فارس، یونان، روم، لاطینی، ملوک قیاصرہ کیتم، قیاصرہ متنصرہ قسطنطنیہ وشام، قوم قوط ملوک اندلس کے اخبار و انساب اور عرب کے طبقہ ثالثہ (یعنے عرب مستعربہ) بنو حمیر۔ بنو کہلان۔ بنو قضاعہ۔ ملوک حیرہ وکندہ وغسان اور اوس وخزرج ملوک یثرب اور قبایل بنو عدنان مضر، قیس، الیاس اور قریش وغیرہم کے انساب وحکومت کے احوال کمال تحقیق سے لکھے گئے ہیں یون تو ہر گروہ اور قوم کا شجرۃ النسب اون کے خاتمہ احوال پر درج کیا گیا ہے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ جس سے مسلمانون کو بیحد دلچسپی اور خاصکر اس کتاب کو جس سے فخر وعزت حاصل ہے نہایت صحیح اور معتبر تواریخ سے اخذ کرکے مین نے

اصل کتاب پر اضافہ کیا ہے۔

مین اس ترجمہ کو اپنے گرامی قدر دانان فن تاریخ کی خدمت مین کمال ادب سے پیش کرتا ہون۔ اے اللہ تو اسکو خواص و عوام کی مقبولیت کی خلعت عنایت فرما اور قوم کو اپنے اسلاف کے قدم بہ قدم چلنے کی توفیق مرحمت کر۔ تو مقلب القلوب ہے اور ہر شے پر قادر ہے۔ آمین ثم آمین ؀

۱۴۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۷ھ
مطابق
۲۰۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ عیسوی

احمد حسین عفی عنہ غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ
الہ آباد

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی جلد دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار دولت فارس

کیانیہ اہل فارس دنیا کے قدیم ترین گروہ سے ہین یہ اپنے معاصرین سے قوت وصولت مین بڑھے ہوئے تھے انکی دو حکومتین نہایت عظیم الشان تھین ایک کا نام کیانیہ ہے تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکا ابتدائی زمانہ اور آخری زمانہ تبابعہ اور بنی اسرائیل کا ایک تھا اور یہ تینون حکومتین ایک دوسرے کی معاصر تھین یہ دولت کیانیہ وہی ہے جسپر اسکندر غالب آیا تھا۔

ساسانیہ دوسری سلطنت کو ساسانیہ کسرویہ کے نام سے یاد کرتے ہین۔ ملوک ساسانیہ حکمرانان روم کے (جو شام مین تھے) معاصر تھے اور اسی پر مسلمانون نے قبضہ حاصل کیا تھا۔ ان دو حکومتون کے پہلے اور جو حکومتین تھین اون کے احوال نہایت مختلف اور متعارض ہین لیکن ہم اون کے وہی حالات بیان کرینگے جو اونمین شہرت پذیر ہو رہے ہین۔

اہل فارس کا نسب محققین نسابین بالاتفاق اس امر کے قایل ہین کہ

اہل فارس سام بن نوح کی اولاد سے ہین اور اونکا جدّ اعلےٰ جیپران کا سلسلہ
نسب منتہی ہوتا ہے وہ فرس ہے اور وہ ایران بن اشوذ ابن سام بن نوح کے
لڑکون مین سے ہے اور زمین ایران کو عربی مین عراق کہتے ہین - بعضے یہ کہتے ہین
کہ اہل فارس - ایران بن ایران بن اشوذ اور بخیال بعض غلیم بن سام کیطرف نسبًا منسوب ہین
توریت مین شاہ اہواز کا تذکرہ بزمرۂ غلیم آیا ہے اور اہواز بلاد فارس سے ہے بعضون کا یہ
خیال ہے کہ اہل فارس کا نسب لاوذ بن ارم بن سام اور بروایت بعض امیم بن لاوذ اور
بخیال احاد یوسف بن یعقوب بن اسحاق سے ملتا ہے اسمین بھی بعضنے یہ تفریق کرتے
ہین کہ صرف ساسانیہ - اسحاقؑ کے لڑکون مین سے اور وہ ونرک کے نام سے مشہور کیے
جاتے ہین اور اونکا جدّ اعلےٰ منوشہر بن منشخر بن فریس بن ونرک ہے ان اسماء کو مسعودی
نے ایسا ہی نقل کیا ہے اور یہ جیسا کہ دیکھے جاتے ہین غیر محفوظ اور ناقابل الاعتبار ہین اور
بعضون نے یہ بھی لکھا ہے کہ اہل فارس - ایران بن افریدون کی اولاد سے ہین
جسکا ذکر آیندہ آئیگا - اور اس سے پہلے فارس کے نام سے موسوم نہین کیے
جاتے تھے - اور پہلا جو شخص بلاد فارس کا بادشاہ ہوا ہے وہ ایران ہے اسکے
بعد اس کی آیندہ نسلین بادشاہت و راثتہً کرتی رہین بعد ازان وہ خراسان کے
مالک ہوئے اور حکومت نبطاو جرامقہ پر قبضہ کر لیا اور اون کی حکومت اسکے بعد
تک غربًا اور باب الابواب تک شمالًا وسیع ہو گئی - کتب تواریخ مین اکثر
ہے کہ زمین ایران وہی ہے جو زمین ترک ہے اور اسرائیلین کا یہ خیال
ہے کہ اہل فارس - طیراش بن یافث کی اولاد سے ہین اور ان کے
نسبی بھائی بنی ماذی ابن یافث ہین اور یہہ سب ایک ہی حکومت تھی

علماء فارس کا خیال

علماء فارس اور اونکے نسابین ان کل روایتون کے مخالف ہین وہ اہل فارس کو کیومرث کی طرف نسبًا منسوب کرتے ہین انہین کو اپنا منتہاء النسب کہتے ہین اور کیومرث کے معنی ابن الطین (مٹی کا لڑکا) بتاتے ہین ابتداءً یہ ارض فارس مین رہتے تھے یہ زمین انہین کے نام سے موسوم ہوئی اور انکے بنی بھائی اشوذ بن سام اونکے ہمسایہ رہے اور وہ بروایت بیہقی کرد دیلم خزر جرامقہ ہین بعدازان اونکی حکومت اسکندریہ تک بڑھ گئی۔

ملوک فارس کے طبقات

اس عظیم الشان گروہ کے چار طبقے باتفاق مورخین بیان کئے جاتے ہین پہلے طبقہ کو بیشدادیہ (فیشدادیہ) دوسرے کو کیانیہ تیسرے کو اشکانیہ (اشغانیہ) چوتھے کو ساسانیہ کہتے ہین انکا زمانہ حکومت آغاز سلطنت کیومرث (بادشاہ اول فارس) سے عہد حکومت یزدجرد (آخری بادشاہ فارس) تک جو زمانۂ خلافت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین مارا گیا چار ہزار دو اٹھاسی برس تک رہا جیسا کہ ابن سعید نے کتاب تاریخ الامم تصنیف علی بن حمزہ اصفہانی سے نقل کیا ہے اہل فارس کا یہ خیال ہے کہ کیومرث پہلا بادشاہ ہے جسنے ترتیب ملک و نظم اعمال کیا۔ اور اس نے ہزار برس کی عمر پائی مسعودی نے اس نام کو بکاف اول قبل یا رثناۃ (یعنے کیومرث) لکھا ہے اور سہیلی بجاے کاف کے جیم تحریر کیا ہے۔

لہ یہ طبقہ قدیم ہے ہر بادشاہ فیشداد کہلاتا تھا اسکے معنی یہ ہین کہ پہلے سیرت عدل ہے۔

سلہ ساسانیہ کو اکاسرہ بھی کہتے ہین۔ اسلام اسی طبقہ پر غالب آیا تھا۔

طبقۂ اولیٰ ملوک فارس

کیومرث | کُل علماء فارس اس امر پر اتفاق کر رہے ہین کہ کیومرث ہی آدم علیہ السلام ہین اور انکا لڑکا مشا نامی تھا اور مشا کا سیامک اور سیامک سے افروال پیدا ہوا اور سیامک کے افروال کے علاوہ چار لڑکے اور چار لڑکیان اور تھین لیکن کیومرث کا نسلی سلسلہ صرف افروال سے چلا اور باقیون کے اعقاب منقطع ہو گئے جنکا کچھ پتہ نہین چلتا افروال بن سیامک کے صلب سے اوشہنگ پیشداد (ہوشنگ) پیدا ہوا- افروال- کیومرث کے ملک کا وارث ہوا اور اوس نے اقالیم سبعہ پر حکومت کی- طبری بروایت ابن کلبی کہتا ہے کہ اوشہنگ بین عامر ابن شالخ ہے اور پھر وہی کہتا ہے کہ اہل فارس کا یہ دعویٰ اور خیال ہے کہ اوشہنگ دو سو برس بعد آدم علیہ السلام کے ہوا اور نوح علیہ السلام بعد آدم علیہ السلام کے دو سو برس بعد ہوئے- اسی بنا پر اہل فارس نے اوشہنگ اور نوح کو ایک شخص قرار دیا ہے لیکن اوس نے اس سے اختلاف اور اسکا انکار کیا ہے کیونکہ اوشہنگ کی شہرت اس غلط واقعہ کے مخالف ہے اور بعض علماء فارس یہ کہتے ہین کہ اوشہنگ پیشداد مہلائل ہے اور اوسکا باپ افراول قینن ہے اور سیامک انوش اور مشا شیث اور کیومرث آدم علیہ السلام ہین اور بعض علماء فارس یہ بیان کرتے ہین کہ کیومرث گومر بن یافث بن نوح ہے کہتے ہین یہ نہایت معمر اور محسن تھا اپنے باپ سے

۱؎ امام غزالی رحمۃ اللہ لکھتے ہین کہ آدم علیہ السلام نے شیث علیہ السلام کو امور دین کا والی مقرر کیا تھا اور کیومرث کو دنیاوی حکومت کا افسر بنایا تھا- واللہ اعلم

علیحدہ ہوکر جبل دنباوند (ملک طبرستان) مین آکر مقیم ہوا اور اوسکا مالک بن بیٹھا بعدازان فارس پر قبضہ حاصل کیا اور ایک عظیم الشان بادشاہ ہوا اس نے بحالت حیات اپنے لڑکون کو اطراف وجوانب کی طرف بھیجا اور اونھون نے بابل کو لے لیا۔ کیومرث ہی نے سب سے پہلے شہر اور قلعے بنوائے اور گھوڑون کو سواری کے لئے پسند کیا یہ آدم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اسنے لوگونکو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ اس کو اس نام سے پکارین۔ اہل فارس اسکے لڑکے ماداے کی اولاد سے ہین۔ ابتدا سے زمانہ سے اسی کی اولاد کیانیہ اور کسرویہ مین حکومت رہی تا آنکہ حکومت فارس کا خاتمہ ہوا۔

ہوشنگ اور طہمورث اہل فارس یہ روایت کرتے ہین کہ اوشہنگ ہی مہلائل ہے اور اوس نے ہند پر قبضہ حاصل کیا تھا اسکے بعد طہمورث بن انوجہان بن انکہد بن اسکہد بن اوشہنگ بادشاہ ہوا بعضون نے بجاے اسکہد کے فیشداد لکھدیا ہے اور درحقیقت یہ کل اسماء عجمی ہین اسی وجہ سے اور نیز اصولاً روایت منقطع ہونے کے سبب سے ہم اسکی صحت کے ذمہ دار نہین ہین۔ ابن کلبی لکھتا ہے کہ طہمورث[1] بابل کا پہلا بادشاہ ہے اور اس نے ہفت اقلیم پر حکومت کی اور یہہ نہایت نیک طینتی سے حکومت کرتا تھا اور منصف تھا اسکے سنہ جلوس مین بیوراسب ظاہر ہوا اور اوس نے مذہب صابئہ کی بناڈالی۔

جمشید علماء فارس کہتے ہین کہ طہمورث کے بعد جمشید[2] تخت نشین ہوا

---

[1] طہمورث نہایت نیک مزاج تھا یہ اپنے دادا کی چال چلا روزہ رکھنے کا حکم دیا فارسی مین کتابت کی اوامر الٰہی کا پابند تھا چالیس برس بعد مرگیا۔

[2] جمشید نے ریشم کیڑون سے نکالا کاتب اور دربان مقرر کئے نوروز کو عید کا دن ٹھیرایا۔

اسکے معنی ہین شجاع یا شعاع شمس - یہ طہمورث کا حقیقی بھائی تھا یہ بھی ہفت اقلیم کا بادشاہ تھا اور نہایت نیک سیرت اور عادل تھا پھر بعد چندے ظالم اور جابر ہوگیا اس کی موت سے ایک برس پہلے بیوراسپ نے اسپر خروج کیا اور گرفتار کرکے آرہ سے چیر ڈالا اور بعضے یہ کہتے ہین کہ جمشید نے خدائی کا دعوی کیا تھا اسوجہ سے پہلے اسکے بھائی اسنوبر نے خروج کیا لیکن ناکام رہا تب بیوراسپ اوٹھا اور اُسنے جمشید کی حکومت کا قلع و قمع کردیا اور سات سو برس تک حکومت کرتا رہا ابن کلبی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے

ضحاک طبری کہتا ہے کہ بیوراسپ[لہ] کو ازدہاک کہتے ہین جسکو عرب ضحاک کے نام سے موسوم کرتے ہین یہ وہی شخص ہے جسکا ذکر ابونواس شاعر کے اس شعر مین ہے -

وکان منا الضحاک تعبده[ٹہ] الجامل والجن فی محاربہا

اور پھر طبری ہی روایت کرتا ہے کہ عجم کا یہ خیال ہے کہ جمشید نے اپنی بہن کا عقد اپنے خاندان مین سے کسی کے ساتھ کردیا تھا اور اوسکو یمن کا حاکم مقرر کیا تھا اوس سے ضحاک پیدا ہوا چنانچہ اہل یمن ضحاک کا نسب یون بیان کرتے ہین "ضحاک بن علوان بن عبیدہ بن عویج" اس نے اپنے بھائی سنان بن علوان کو مصر کا بادشاہ کرکے بھیجا تھا جو ابراہیم علیہ السلام کا فرعون تھا اور اہل فارس ضحاک کا نسب اس طرح لکھتے ہین "بیوراسپ (ضحاک) بن رتیکان بن ویدوشتک بن فارس بن افروال" اور بعضے اسکی مخالفت کرتے ہین

لہ بیوراسپ - جمشید کا عامل تھا اس نے اپنے زمانہ حکومت مین ٹیکس - محصول - مغنی - ملاہی - نکالے سولی دینا - ہاتھ پانون کا کاٹنا اسی کی ایجاد ہے اس نے ہزار برس حکومت کی اس کے اواخر عہد حکومت مین ابراہیم علیہ السلام تھے نمرود بھی اسکا عامل تھا -

ٹہ ضحاک ہم مین تھا جسکی عبادت اونٹ والے (یعنی زمیندار) اور جن (یعنی بدوی) اپنے محرابوں مین کرتے تھے

اور کہتے ہین کہ اس نے ہفت اقلیم پر بادشاہت کی یہ ساحر اور کافر تھا اس نے اپنے باپ کو مار ڈالا اور اکثر یہ بابل مین رہتا تھا۔ ہشام کی روایت ہے کہ ضحاک بعد جمشید کے بادشاہ ہوا یہی ابراہیم علیہ السلام کا نمرود ہے اور اہل فارس کا نوان بادشاہ ہے جبل دنباوند مین پیدا ہوا تھا۔

افریدون ضحاک نہایت مستعد اور بہادر تھا جب اس نے ہند پر فوج کشی کی اور خود لڑائی پر گیا تو افریدون نے اسکے زمانہ عدم موجودگی مین اسکے ملک پر قبضہ کر لیا اور بوقت مراجعت ضحاک اور افریدون مین لڑائی ہوئی ضحاک کا ادبار آگیا تھا وہ ان لڑائیون مین افریدون کے ہاتھ گرفتار ہو کر جبال دنباوند مین قید کر دیا گیا اور اسکی گرفتاری اور اسپر فتحیابی کے دن کو عید کا دن مقرر کیا لیکن اہل فارس یہ بیان کرتے ہین کہ شاہی خاندان جسمین حکومت چلی آ رہی تھی وہ اوشہنک اور جمشید کا تھا اور ضحاک یعنی بیوراسپ نے اوسپر خروج کیا اور فتحیاب ہوا اس نے بابل آباد کیا اور نبطیون سے اپنی فوج تیار کی اور اہل عالم پر بزور سحر غالب آیا۔ اصفہان کا ایک شخص ہالی دکابی حداد نامی اسکی مخالفت پر اوٹھ کھڑا ہوا اوسکے ہاتھ مین ایک نیزہ تھا جسپر اوسنے جراب لٹکا کر جھنڈا[1] بنایا اور لوگون کو ضحاک کے برخلاف اوبھار کر اوس سے لڑا جب ضحاک میدان جنگ سے بھاگا تو اوسکی رائے سے بنی جمشید مین سے افریدون کو تخت نشین کیا افریدون نے تخت پر بیٹھتے ہی ضحاک کا تعاقب کیا اور اوسکو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا افریدون زمانہ نوح علیہ السلام مین تھا شاید اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ افریدون ہی نوح علیہ السلام تھے

[1] اس جھنڈے کو درفش کابیان کہتے ہین اہل فارس اسکی بہت تعظیم کرتے تھے جنگ قادسیہ مین یہ جھنڈا مسلمانون نے چھین لیا تھا۔

لیکن تحقیق یہ ہے جسکو ہشام بن کلبی نے نسابین فارس سے نقل کیا ہے کہ افریدون جمشید
کی اولاد سے ہے ان دونون مین نو پشتون کا فرق ہے اس نے دو سو برس سلطنت کی
اور ضحاک کی کل مظالم اور غصب کی ہوئی چیزین اونکے مالکونکو واپس کردیا۔

افریدون کے لڑکے

افریدون نے اپنے حالت حیات ہی مین ملک کو اپنے تین لڑکون مین
تقسیم کردیا بڑے لڑکے سرم (سلم) کو روم اشام اور مغرب دیا۔ طوج
(تور) کو ترک اور چین دیا۔ ایرج کو عراق ہند اور حجاز دیا۔ افریدون کے مرنے کے
بعد سرم (سلم) اور طوج (تور) نے ملکر ایرج کو لڑکر مار ڈالا اور اوسکے ملک کو آپس مین
تقسیم کرلیا۔ اہل فارس یہ خیال کرتے ہین کہ افریدون اور اوسکے اوپر کی دس پشتین
اشکیان کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایرج کے دو بیٹے
وندان اور اسطویہ اور ایک لڑکی خورک نامی تھی جو بعد مرگ افریدون اپنے باپ ایرج
کے ساتھ مارے گئے اسی روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ افریدون نے پانچسو برس
حکومت کی اور اسی نے ثمود اور نبط کے آثار سواد سے محو کئے اور ابتداءً اسی نے اپنے
کو (کے) سے ملقب کیا اور کے افریدونکے نام سے مشہور ہوا (کے) کے معنی ہین منزہ (یعنی
مخلص اور متصل روحانیات سے) اور بعضون نے اسکے معنی اور بھی بہت کچھ بیان کئے ہین۔

منوشہر اور افراسیاب

چند دنون کے بعد منوشہر (منوچہر) بن منشخر بن ایرج نے زور
پکڑا یہ افریدون کی نسل سے تھا اسکی مان اسحاق علیہ السلام
کی اولاد سے تھین اس نے سن شعور کو پہونچکر اپنے چچون سے لڑائی
کی اور اونکو مارکر بادشاہ بن بیٹھا اور بابل کو اپنا دارالحکومت بنایا۔ فارس
کو دین ابراہیمی کیطرف مائل کیا پھر افراسیاب بادشاہ ترک نے اسپر چڑھائی کی اور

بابل کو اوس سے چھین لیا اور طبرستان تک اسکا تعاقب کرتا چلا گیا جب طبرستان بھی منوشہر (منوچہر) کو اپناہ نہ دیسکا تو وہ طبرستان چھوڑ کر عراق کیطرف چلا گیا اور افراسیاب نے طبرستان پر قبضہ کر لیا۔ افراسیاب کے نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ یہ طوج (تور) بن افریدون کی نسل سے تھا جبوقت منوشہر نے طوج (تور) کو قتل کیا اور اوسکے خاندان پر تباہی آئی اُسوقت یہ چھپکر بلاد ترک مین چلا گیا اور وہین اس نے نشو ونما پائی اور اونہین کے ملک سے خروج کیا اسیوجہ سے افراسیاب اونکی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ طبری کہتا ہے کہ جب منوشہر بن منشخور مر گیا تو افراسیاب بن اشنک بن رستم بن ترک نے بابل پر قبضہ کر لیا اور مملکت فارس کو تہ و بالا کر دیا۔

زومر اسکے بعد زومر (زو یا زاب) بن طہمارست (طہماسپ) اور بروایت دیگر راسپ بن طہمارست نے افراسیاب پر خروج کیا۔ زومر بن طہمارست نوواسطہ سے منوچہر کی طرف نسبًا منسوب کیا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ طہمارست اپنے باپ سے علیحدہ ہو کر بلاد ترک مین چلا گیا تھا اور وہان اس نے عقد کر لیا تھا جس سے زومر پیدا ہوا اور سن شعور کو پہونچکر افراسیاب کی مخالفت پر آمادہ تھا اور لڑکر اسکو سلطنت فارس سے نکال دیا اور افراسیاب ترکستان کو چلا گیا زومر نے اس فتحیابی کے دن کو عید مہرجان کے نام سے مشہور کیا۔ منوشہر کے مرنے کے بارہ برس کے بعد زومر کا فارس پر قبضہ اور تسلط ہوا۔ یہ نہایت نیک سیرت اور صلح پسند امن دوست تھا اس نے بابل کی بگڑی ہوئی حالت اور افراسیاب کی خراب کی ہوئی آبادی کو از سر نو رونق دیا اس نے سواد مین نہرزاب نکالی

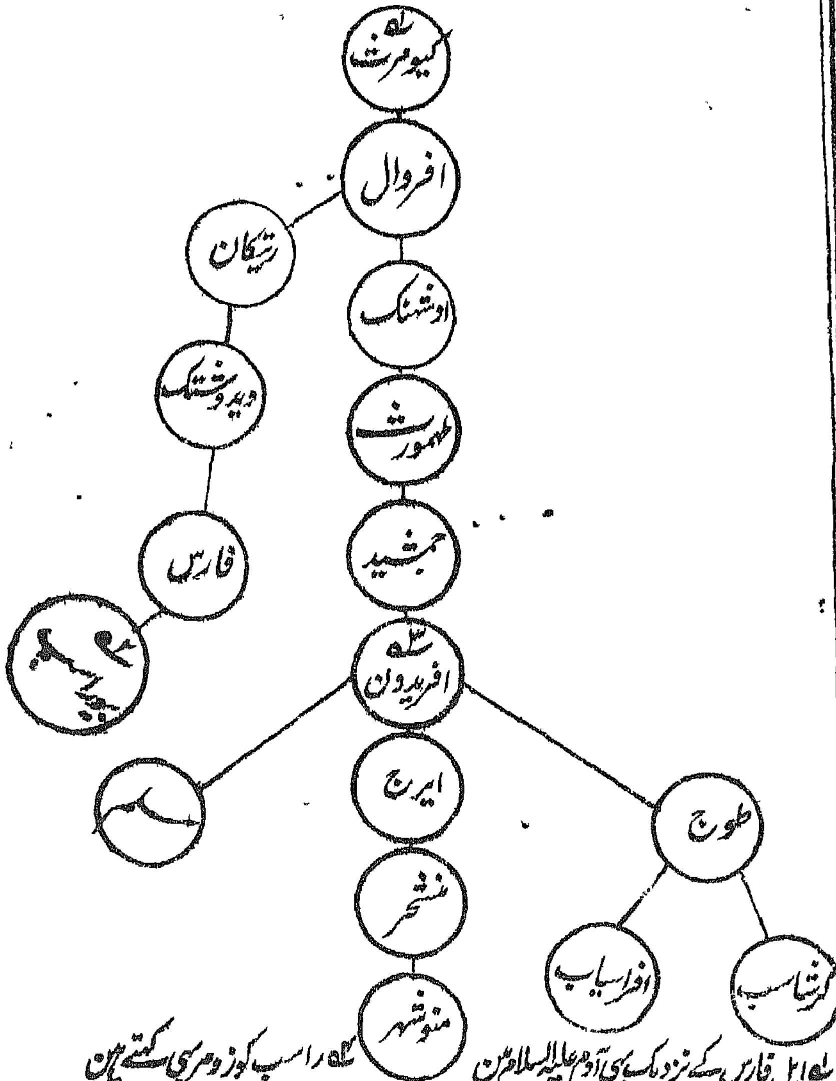
اوراوسکے کنارہ پر شہر بسایا اور اوسکا نام زوابی رکھا ہر طرح کے درخت پہول پہل کے لگائے طرح طرح کے کہانے ایجاد کیئے غنیمت کو اہل لشکر پہ تقسیم کیا

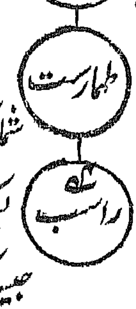
گرشاسپ گرشاسپ[1] دگرشاسب ۲طوج بن افریدون کی اولاد سے اور بروایت دیگر اولاد منوشہر سے ہے اور اسکا نائب تہا۔ اہل فارس مین یہ ایک عظیم الشان شخص گزرا ہے لیکن بادشاہ نہین ہوا اور بادشاہت زو ہر بن طہمارست کرتا تہا۔ زو مر اپنی حکومت کے تیسرے سال مرگیا۔ اسی کے زمانہ مین بنی اسرائیل تیہ سے نکلے تہے اور یوشع نے اریحا کو فتح کیا تہا اسکے مرنے کے بعد ملوک فارس کے دوسرے طبقہ کی حکومت کا سلسلہ چلا جنکا پہلا بادشاہ کیقباد ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اس طبقہ کا زمانہ حکومت دوہزار چار سو ستر برس رہا جیسا کہ بیہقی اور اصفہانی نے تحریر کیا ہے۔ اور اونکے بادشاہون مین سے صرف انہین نو بادشاہون کو ذکر کیا ہے جنکو طبری نے لکہا ہے واللہ وارث الارض ومن علیہا۔

---

[1] گرشاسب کے نسبت بعض مورخین لکہتے ہین کہ یہ زو کا نائب تہا اور زابل مین رہتا تہا اس نے بغاوت کرکے اوس سے ملک نکال لیا یا تقسیم کرلیا بیس برس تک حاکم رہا

شجرۂ ملوک طبقۂ اولیٰ فارس





[1] اہل فارس کے نزدیک یہی آدم علیہ السلام ہیں
[2] بیوراسب کو ضحاک کہتے ہیں جس نے جمشید پر حملہ کیا تھا
[3] سب کے پہلے افریدون کَے کے لقب سے ملقب ہوا۔

[4] راسب کو زومری کہتے ہیں بعضوں نے اسکو ملوک فارس سے شمار کرکے اسی پر طبقہ پیشدادیہ کو ختم کیا ہے لیکن درحقیقت یہ بادشاہ نہ تھا جیسا کہ علامہ مورخ نے بیان کیا ہے

طبقہ ثانیہ ملوک فارس

کیقباد ملوک فارس کا دوسرا طبقہ کیانیہ کے نام سے مشہور ہے انکے ہر بادشاہ کا نام کے طرف مضاف کیا جاتا ہے انکا پہلا بادشاہ کیقباد تہا جو منوشہر کیطرف نسباً چار پشتو نکے واسطے سے منسوب ہوتا ہے۔ اسنے رؤسا ر ترک مین اپنی شادی کی جس سے اسکے پانچ لڑکے پیدا ہوے۔ کے وافیا۱ کیکاوس۲ کے ارش، ۳ کے کینہ، کے ہمن طبری کہتا ہے کہ ملوک کیانیہ اور ترک مین اکثر لڑائیان ہوا کین انکا پہلا بادشاہ کیقباد قریب نہر بلخ جسکو جیحون کہتے ہین رہتا تھا اس نے ترک کو زمین فارس پر آنے سے روکا۔ سو برس حکومت کی۔

کیکاؤس اسکے بعد کیکاؤس ابن کیقباد بادشاہ ہوا۔ اس سے اور افراسیاب بادشاہ ترک سے بہت لڑائیان ہوئین جسمین اسکا لڑکا سیاوخش مارا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین تھا۔ اور عمر ذوالاذعار بادشاہ تبابعہ سے لڑنے کو اوسکے ملک مین گیا جب عمر ذوالاذعار نے اسکو گرفتار کر لیا تو اسکا وزیر رستم بن دستان لشکر فارس لیکر یمن پر چڑھ گیا اور عمر ذوالاذعار کو قتل کر کے کیکاؤس کو چھڑا لایا و طبری کی تحریر یہ شہادت دیتی ہے کہ کیکاؤس نہایت عظیم الشان بادشاہ تھا اس نے اپنے لڑکے سیاوخش (سیاوخش) کو تعلیم و تربیت کے لئے رستم بن دستان کے سپرد کیا رستم اس کا سجستان مین نائب تھا اُس نے سیاوخش کو گھوڑے کی سواری سکھائی اور لڑائی کی تعلیم دی جب اوسکی تعلیم و تربیت پوری ہو چکی تو باپ کے سامنے آیا

---

۱ اس کے زمانہ مین خرقیل۔ الیاس۔ الیسع۔ شموئیل پیغمبر تھے اس نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔ مترجم۔ ۱۲

اور امتحان مین پورا اوترا۔ کیکاؤس کی بی بی آبرخ نامی دختر افراسیاب بادشاہ ترک اسپر عاشق ہوگئی جب سیاوخش نے ملنے سے انکار کیا تو آبرخ نے کیکاؤس سے سیاوخش کی چغلی کردی کیکاؤس نے اپنے ہاتھ سے بیٹے کا قتل نامناسب خیال کرکے تھوڑی سی فوج دیکر افراسیاب سے لڑنے کو بھیجدیا تاکہ اوسکے ہاتھ مارا جاے مگر لڑائی نہوئی صلح ہوگئی کیکاؤس نے یہ خبر پاکر لڑنے کو لکھا۔ سیاوخش بدعہدی کو بُرا سمجھکر باپ کے خوف سے افراسیاب کے پاس چلا گیا اوس نے اپنی بیٹی سے اسکا بیاہ کردیا جب اُسکو حمل رہا تو اُسنے جان کے خوف سے یا ملک تقسیم کے خیال سے اپنی بیٹی کے ذریعہ سے سیاوخش کو قتل کرڈالا اور بیٹی کا حمل گرانا چاہا لیکن[۱] نہ گرا اور اوسکے بطن سے خسرو پیدا ہوا کیکاؤس نے یہ سنکر اپنی بہو اور پوتے کو چھڑوا کر منگوالیا اور بعضے یہ کہتے ہین کہ جب کیکاؤس کو اپنے بیٹے کے مارے جانے کی خبر ہوئی تو اُس نے نامی نامی سپہ سالارون کے ساتھ فوجین روانہ کین جنہون نے بلاد ترک کو خوب خوب پامال کیا اور پسران افراسیاب کو قتل کیا طبری کہتا ہے کہ کیکاؤس بلاد یمن پر چڑھ آیا تھا ذوالاذعار نے حمیر اور قحطان کو ساتھ لیکر اسکا مقابلہ کیا اور کیکاؤس کو ہزیمت دیکر اوسکو گرفتار کرکے ایک کنوئین مین قید کردیا اور اُسکے منہ پر ایک پتھر رکھ دیا۔ اسکے بعد سیستان سے رستم کیکاؤس کے چھڑانے کو آیا اور ذوالاذعار کو شکست پر شکست دینے لگا انجام کار رستم نے ذوالاذعار سے کیکاؤس کے واپس لینے پر صلح کرلی چنانچہ رستم کیکاؤس کو یمن سے چھڑاکر

[۱] بعضے مورخین لکھتے ہین کہ جب حمل گرانے سے نہ گرا تو اوس نے اپنی بیٹی کو قیروان نامی ایک امیر کے سپرد کردیا اور یہ کہدیا کہ جب بچہ پیدا ہو تو مار ڈالنا لیکن قیروان نے لڑکا پیدا ہونے پر نہ مارا بلکہ چھپا رکھا جب کیکاؤس نے سنا تو اپنی بہو اور پوتے کو چھڑوا کر منگالیا۔

بابل کو واپس آیا کیکاؤس نے اس احسان کے بدلے رستم کو کل قیود اور اطاعت
شاہی سے آزاد کر دیا اور اسکے بیٹھنے کے لئے ایک تخت چاندی اور سونے کا بنوا کر اپنے تخت
کے برابر رکھوا دیا سیستان اور زابلستان جاگیر مین دیا۔ یہ ڈیڑھ سو برس حکومت کرکے مر گیا۔

کیخسرو کیکاؤس کے بعد بروایت طبری و مسعودی و بیہقی و عامہ مورخین اوسکا پوتا کیخسرو
بن سیاوخش تخت پر بیٹھا سہیلی لکھتا ہے کہ کیخسرو تین بادشاہون کے بعد تخت حکومت پر
بیٹھا تھا کیکاؤس کے بعد پہلے اوسکا بیٹا کے کینہ بعدہ اوسکا لڑکا اجوابن کے کینہ بعدہ
اسکا چچا سیاوخش بن کیکاؤس بادشاہ ہوا پہران تینون بادشاہون کے بعد کیخسرو بن
سیاوخش صدر آرا ہوا تھے لیکن یہ بالکل خلاف قیاس ہے کیونکہ کل مورخین نے اس امر
پر اتفاق کیا ہے کہ سیاوخش بحالت حیات اپنے باپ کے ترکون کی لڑائی
مین مارا گیا تھا۔ طبری کہتا ہے کہ کیکاؤس بن کے کینہ بن کیقباد نے کیخسرو کو
اوسی وقت تخت سے اپنے تخت نشین کر دیا تھا جبکہ وہ اپنے ماں وسفافرین
بنت افراسیاب کے ہمراہ بلاد ترک سے آیا تھا اور کیخسرو نے تخت حکومت پر بیٹھتے
ہی ایک فوج بسر گردگی سپہ سالار [illegible] دہان کے طرف اپنے باپ کے
خون کے بدلہ لینے کو بھیجی۔ چنانچہ افراسیاب پر روانہ کیا۔ افراسیاب نے لشکر فارس کو
نہایت ناکامی سے پسپا کر دیا کیخسرو یہ سنکر بذات خود بلخ کو گیا اور وہان سے لشکر اور
نامی نامی سپہ سالار [illegible] ہمراہ لیکر دفعتہ افراسیاب پر حملہ کر دیا۔ اس
لڑائی مین افراسیاب کو ہزیمت ہوئی اور اوسکے بڑے بڑے سردار مارے گئے یہانتک کہ وہ
شخص بھی مارا گیا جو سیاوخش بن کیکاؤس کا قاتل تھا۔ جبکہ افراسیاب نے صلح کی درخواست کی کیخسرو نے
اسکو نامنظور کرکے لڑائی جاری رکھی تا آنکہ افراسیاب میدان جنگ سے بھاگا کیخسرو نے اسکا

تعاقب کیا اور آذربائیجان مین گرفتار کرکے اوسکو ذبح کرڈالا کل مال واسباب اوسکا لوٹ لیا - اس فتح مین اوسکے ہمراہ شاہ فارس کے اوجن بن صیوقن بن کیکاوس ابن کیبنہ بن کیقباد بھی تھا - اور بقول طبری کے نزدیک کیہراسف (بہراسف) کا باپ ہے جو کیخسرو کے بعد بادشاہ ہوا ہے جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے اور افراسیاب کے بعد بلاد ترکستان مین جورا بن شہراسف (برادر افراسیاب) تخت پر بیٹھا -

کیہراسف ان واقعات کے بعد کیخسرو ترک دنیا کرکے بجائے اپنے کیہراسف (بہراسف) بن کے اوجن کو تخت پر بیٹھایا - بعضے کہتے ہین کہ اسکے بعد کیخسرو بیابان کیطرف چلا گیا اور غائب ہوگیا اور بعضے کہتے ہین کہ مرگیا بہرکیف یہ ساٹھ برس حکمرانی کرکے غائب ہوگیا اور بجائے اُسکے کیہراسف (بہراسف) تخت پر بیٹھا اسکے ابتدائی زمانہ حکومت مین ترک کا زور شور بدرجہ بڑہا کہ اسنے اون سے لڑنیکو اپنا دارالسلطنت چہوڑ دیا اور نہر جیحون کے کنارہ شہر بلخ مین سکونت اختیار کرلی اور اکثر ایام اونہین کی لڑائیون مین مصروف رہتا تھا - اسکے عہد حکومت مین بختنصر سی معروف بہ بخت نصر عراق تا اہواز و روم پر اسکا گورنر تھا - کیہراسف نے بختنصر کی حکومت کا دائرہ کسی قدر اور وسیع کرکے سرحدی ممالک کے فتح کرنے کی اجازت دیدی اور خود مع ملوک فارس اور بختنصر بادشاہ موصل و سنجاریب کے شام کیطرف بڑہا اور بیت المقدس کو فتح کرلیا - یہود پر غالب آیا اور اون کو منتشر و پریشان کیا جیسا کہ اخبار یہود مین بیان کیا گیا ہے - یہ بختنصر وہی ہے جو عرب سے لڑا تھا اور ایک مدت تک اون کو پریشان کرتا رہا تھا - بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بہمن کے عہد حکومت مین رہتا جو کیبتاسب (کیبتاشب) ابن کیہراسف

بہراسف کا پوتا تھا

معد ابن عدنان بنی اسرائیل مین

ہشام ابن محمد کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ارمیا نبی علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ سے مطلع کیا تھا کہ بخت نصر بڑا ظالم ہوگا اس وجہ سے عرب کو منتشر کردو جنکے گھرون مین دروازے نہین ہین اور انکو انکی ظالمانہ حرکات سے ڈرادو اور یہ بتلادو کہ یہ سب تمہارے کفر و عصیان کی وجہ سے ہوا الا اسرائیلین کی کتاب مین لکھا ہے کہ یہ وحی ارمیا بن خلقیا کی طرف آئی تھی جسکا ذکر اس سے پہلے ہوچکا ہے اور اللہ تعالی نے یہ حکم دیا تھا کہ گروہ عرب سے معد بن عدنان کو نکال لائین اور تا انقضاء امر اللہ انکی کفالت کرین انتہی۔ ہشام کہتا ہے کہ بخت نصر نے بلاد عرب پر حملہ کیا اور اونکو سلاح وغیرہ دینے پر مجبور کیا چنانچہ عرب نے اسکو تسلیم کرلیا اور اس نے انکو انبار اور حیرہ مین لاکر ٹھیرایا۔ ہشام کے علاوہ اور مورخین لکھتے ہین کہ بخت نصر نے عرب سے مقام جزیرہ درمیان ایلہ اور ایلہ کی لڑائی کی اور اوس میدان کو سوار اور پیادون سے بھردیا۔ بنی عدنان نے پہلے اوسکا مقابلہ کیا اوسنے اونکو حضور تک نہایت نقصان کے ساتھ پسپا کردیا تب اللہ تعالی نے ارمیا اور یوحنا علیہما السلام پر وحی نازل فرمائی کہ معد ابن عدنان کو جسکی اولاد سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونے والے ہین عرب کے گروہ سے نکال لائین معد ابن عدنان اوس وقت بارہ برس کے تھے یوحنا اونکو اپنے ساتھ براق پر بٹھاکر حران مین لائے اور انہون نے انبیاء بنی اسرائیل مین پرورش پائی اور بخت نصر لوٹ کر بابل آیا اور قیدیان عرب کو انبار مین ٹھیرایا۔ جب بخت نصر مرگیا تو معد ابن عدنان انبیاء بنی اسرائیل کے ساتھ کعبہ کو آئے اور وہین اپنی قوم مین رہ گئے۔ معانہ بنت الحارث بن مضاض جرہمی سے بیاہ کرلیا جسسے

نزار بن معد پیدا ہوے

کیتاسپ کہیراسف نہایت نیک سیرت تھا ملوک شرق اور غرب اسکو نذرانہ بھیجتے تھے اس نے اپنی حالت حیات مین ترک دنیا کرکے بجاے اپنے کیتاسپ (کیتاشپ) اپنے لڑکے کو تخت پر بیٹھا دیا کیتاسپ نے بھی اپنی عمر کا زیادہ تر حصہ ترکوں کی لڑائی مین صرف کیا اور اونکی بغاوت و سرکشی فرو کرنے کی غرض سے اپنے لڑکے اسفندیار کو میدان جنگ مین بھیجدیا جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائیگا

زردشت کیتاسپ کے زمانہ حکومت مین زردشت (زردشت) حکیم ظاہر ہوے جسکی نبوت پر مجوسی ایمان لائے ہوے ہین - بعض اہل کتاب کا یہ بیان ہے کہ یہ اہل فلسطین سے ہے ارمیا نبی کی خدمت مین رہتا تھا اور اونہین سے پڑہتا تھا پہر اونکا مخالف ہوگیا اونکی بددعا سے مجذوم ہوگیا اور اونسے علیحدہ ہوکر آذربائیجان مین چلا آیا - دین مجوسیت کی بنا ڈالی اور کیتاسپ کو اپنی طرف مائل کرلیا اس نے لوگونکو دین مجوسی اختیار کرنے پر مجبور کیا اور اوسکے مخالفین کے قتل کا حکم دیا - علماء فارس کہتے ہین کہ زردشت شاہ منوشہر کے نسل سے ہے اور انبیاء بنی اسرائیل مین سے کسی نبی نے اسکو کیتاسپ کیطرف مبعوث کیا تھا - جن دنون وہ بلخ مین تھا - زردشت اور جاماسب عالم دونون منوشہر کی اولاد سے ہین یہ دونون زبان فارسی مین لکھا کرتے تھے جو وہ نبی عبرانی مین کہتا تھا جاماسب عالم زبان عبرانی جانتا تھا اور وہ زردشت کو ترجمہ کرادیتا تھا یہ واقعہ سنہ ۳۰ جلوس کہیراسف کا ہے علماء فارس کہتے ہین کہ زردشت ایک کتاب لایا تھا جسکے وحی ہونے کا مدعی تھا یہ کتاب بارہ جلدون مین تھی اور اس کے ایک سونے کا نقش تھا کیتاسپ نے اس کتاب اور نقش کو اصطخر کے ہیکل مین رکھا اور اوسپر

لوگون کو متعین کر کے عام لوگونکو اوسکی تعلیم کی ممانعت کردی مسعودی کہتا ہے کہ اس کتاب کا نام نستاد تھا خود زردشت نے اسکی تفسیر کی اور اوسکا نام زند رکھا پھر اس تفسیر کی دوبارہ تفسیر کی اور اوسکو زندیہ کے نام سے موسوم کیا یہ وہی لفظ ہے جسکو عرب معرب کر کے زندیق کہتا ہے مجوسیون کے نزدیک یہ کتاب تین حصون پر منقسم ہے ایک حصہ مین امم ماضیہ کے حالات ہین دوسرے مین آیندہ باتون کی پیشین گوییان لکھی ہین تیسرے مین مذہبی اور اونکے شرعی احکام ہین مثلاً مشرق قبلہ ہے اور نماز وقت طلوع اور زوال اور غروب کے وقت پڑھنی چاہیئے اور آفتاب کو سجدہ کرنا اور اوس سے دعا کرنی چاہیئے۔ زردشت نے از سر نو آتشکدہ بنوائے جنکو منوشہر نے ٹھنڈا کرادیا اور اونکے لیئے دو عیدین مقرر کین ایک عید نوروز اعتدال ربیعی مین اور دوسری عید مہرجان۔ اعتدال خریفی مین علاوہ اسکے اور بھی احکام ہین غرضکہ جب فارس کی حکومت اولاً منقرض ہوئی تو اسکندر نے اون کتابون کو جلادیا پھر جب اردشیر کا زمانہ آیا تو اوس نے اہل فارس کو جمع کر کے پھر از سر نو اوس کتاب کو لکھوایا۔ مسعودی کہتا ہے کہ کیتاسب نے زردشت سے اوس کی نبوت کے پینتیسوین برس دین مجوسی کی تعلیم لی اور کیتاسب نے بجائے زردشت کے اہل آذربائیجان سے جاماسب عالم کو مقرر کیا یہ فارس کا پہلا موبد (مغان) ہے انتہی

ل ان احکام کے علاوہ اس کتاب مین یہ بھی تھا کہ ماؤن۔ بہن۔ شراب حلال ہے آگ کو پوجنا چاہیئے ایک نیکی کا خدا ہے جس کو ایزد کہتے ہین اور دوسرا بدی کا خدا ہے جو اہرامن کہلاتا ہے (نعوذ باللہ) مترجم

جنگ گیتاسپ و خرزاسپ

طبری لکھتا ہے کہ دین مجوسی اختیار کر لینے کی وجہ سے
گیتاسپ اور خرزاسپ بادشاہ ترک مین متعدد لڑائیان ہوئین
بہت بڑی خونریزی ہوئی زریر بن گیتاسپ انہین معرکون مین کام آیا ترک کو اخیر
لڑائیون مین ہزیمت ہوئی شاہ فارس نے ان کو بیرحمی سے پامال کیا اور ترک کے ساحر بید
وشتق کو مار ڈالا کامیابی کے بعد گیتاسپ بلخ کیطرف واپس آیا یہان اوسکے لڑکے
اسفندیار نے بادشاہ ترک کی سازش کی جس سے گیتاسپ نے برہم ہو کر اسفندیار کو
قید کر دیا اور خود کرمان اور سجستان کے پہاڑون پر تارک الدنیا ہو کر سکونت پذیر ہو گیا بلخ
مین اوسکا باپ کہراسف رہتا تھا اسکو اگرچہ پیری نے کسی کام کا نہ رکھا تھا لیکن اسکے پاس
مال و خزانہ بیحد تھا بادشاہ ترک نے موقع پا کر بلخ پر حملہ کر دیا مقدمۃ الجیش کا افسر اوسکا بھائی
جورا تھا اسنے نہایت تیزی سے ایک ہفتہ کی لڑائی مین بلخ پر قبضہ کر لیا اور کہراسف کو
قتل کر کے اوسکے مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ آتشکدونکو منہدم کر دیا خمانی بنت گستاسف اور
اوسکی بہن کو گرفتار کر کے لونڈی بنا لیا۔ اس لڑائی مین خرزاسپ بادشاہ ترک نے فارسیون
سے اونکے بڑے جھنڈے کو چھین لیا جسکو وہ زرکش (درفش) کاویان کہتے تھے
یہ وہی جھنڈا تھا جسکو کاوی حداد نے ضحاک کی مخالفت پر بلند کر کے اوس کو قتل
کیا تھا اور افریدون کو بجاے اوسکے تخت نشین کیا تھا شاہان فارس نے
اس کو اوسی کے نام سے موسوم کیا اور اوس کو جواہر سے مرصع کر کے اپنے
خزانہ مین رکھا۔ لڑائیون مین اوس کو تبرکاً نکالا لیتے تھے اسی جھنڈے کو مسلمانون
نے جنگ قادسیہ مین اہل فارس سے چھین لیا تھا۔

قتل خرزاسپ و اسفندیار

خرزاسپ بادشاہ ترک مہم بلخ سے فارغ ہو کر

سجستان کیطرف بڑہا جہان گیتاسب تارک الدنیا ہوکر عبادت مین مصروف تھا اُسنے بادشاہ ترک کے آنے کی خبر سنکر اسفندیار کو قید سے رہا کرکے جاماسب عالم کے ہمراہ ترکون سے لڑنے کو بھیجا - اسفندیار نے خرزاسب کو نہایت نقصان کے ساتھ پسپا کیا اور کل وہ چیزین جنکو ترک نے لوٹ لیا تھا پھر واپس لے لین اور زرکش کاویان کو بھی چھین لیا خرزاسب کو ہزیمت کے بعد سنبھلنے کا موقع نہ ملا وہ شکست پر شکست کھاتا ہوا اپنے ملک مین پہونچا اور اسفندیار اوسکا تعاقب کرتا گیا اور اوسکے ملک کو بزور تیغ فتح کرلیا سب سے آخری لڑائی مین خرزاسف اور اوسکا بھائی مارا گیا اوسکا مال واسباب اور خزانہ لوٹ لیا گیا عورتین گرفتار کرلی گئین اس کامیابی کے بعد اسفندیار ترک پر خراج مقرر کرکے واپس ہوکر بلخ کو آیا - ہشام ابن محمد لکھتا ہے کہ اسکے بعد گیتاسب نے اسفندیار کو رستم حکمران سجستان کیطرف روانہ کیا - جس نے اسکے دادا کیقباد کو قید مین سے چھڑایا تھا - اور کیقباد نے اوس کو یہ ملک اوسکے حسن خدمت کے بدلے مین دیا تھا - اسفندیار اور رستم مین لڑائیان ہوئین جنکے اثنا مین گیتاسب ایکسو بیس برس کا ہوکر مرگیا اور یہ خود بھی اونھین لڑائیون مین مارا گیا - بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے بنی اسرائیل کو اونکے شہرون کے طرف لوٹا دیا تھا اور اس کی مان بنی طالوت سے تھی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کے طرف واپس کیا تھا وہ کورش بادشاہ بابل زمانہ بہمن مین تھا اور اوسی کے حکم سے اوس نے بنی اسرائیل کو واپس کیا تھا پھر اسکے بعد گیتاسب پادشاہ ہوا جسکا لڑکا [illegible] بہمن ہے اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ اوسکا لڑکا اردشیر بہمن ہے -

بہمن

[illegible] گیتاسب اور [illegible] دیگر اسفندیار کے بعد اردشیر بہمن

تخت پر حکومت پر بیٹھا ہیبت بڑے رعب و داب کا بادشاہ تھا اسیوجہ سے لوگ اس کو
طویل الباع مشہور کرتے ہین اس نے ہفت اقلیم پر حکومت کی ہشام ابن محمد راوی ہے
کہ بہمن تخت پر بیٹھنے کے بعد اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کو سجستان کیطرف گیا رستم
بن دستان اسکے مقابلہ پر آیا اور خوب لڑا لیکن اوسکے اقبال کے دن تمام ہو چکے
تھے وہ معہ اپنے بھائی اور بیٹون کے ان لڑائیون مین مارا گیا بعدازان بہمن نے
روم پر حملہ کیا اور اون پر خراج مقرر کیا یہ کل ملوک فارس سے عظیم الشان تسلیم کیا جاتا
ہے اس نے سواد مین ایک شہر آباد کیا اسکی مان طالوت کے نسل سے تھی اسمین
اور طالوت مین چار پشتون کا فرق تھا ام ولد راسفت نامی سے ایک لڑکا ساسان
تھا۔ راسفت بنی اسرائیل کی قیدی عورتون مین سے زربابل کی بہن تھی جس کو یہود نے
بیت المقدس کا حاکم بنایا تھا۔ بہمن نے خمانی کو اسکی تیزی اور فراست کیوجہ سے بجاے
اپنے فارس کا بادشاہ کر دیا اہل فارس اس کو شہرزاد کہا کرتے تھے بعضے مورخ
لکھتے ہین کہ بہمن کی یہ لڑکی تھی اور اوس نے اس سے بیاہ کر لیا تھا۔ دین
مجوسی مین یہ جائز تھا جب خمانی اوس سے حاملہ ہوئی تو اوس نے کہا کہ تاج اسکو
دو جو میرے بطن سے پیدا ہوگا حالانکہ حکومت و سلطنت کا مستحق ساسان تھا
بہمن نے اسکے کہنے پر عمل کیا ساسان رنجیدہ ہو کر اصطخر چلا گیا۔ اور وہین زہد و
عبادت کرتا بکریان چراتا تھا۔

دارا بہمن کے مرنیکے بعد چونکہ دارا اکبر کم سن تھا خمانی خود حکمرانی کرنے لگی یہہ
بڑی مدبر ہوشیار اور عاقلہ تھی اکثر لڑائیون مین اپنے دشمنون سے فتحیاب ہوا کی جب اسکا
لڑکا دارا اکبر جوان ہوا تو ملک اوسکے سپرد کر دیا اور خود فارس ہوتی ہوئی روم سے لڑنیکو گئی

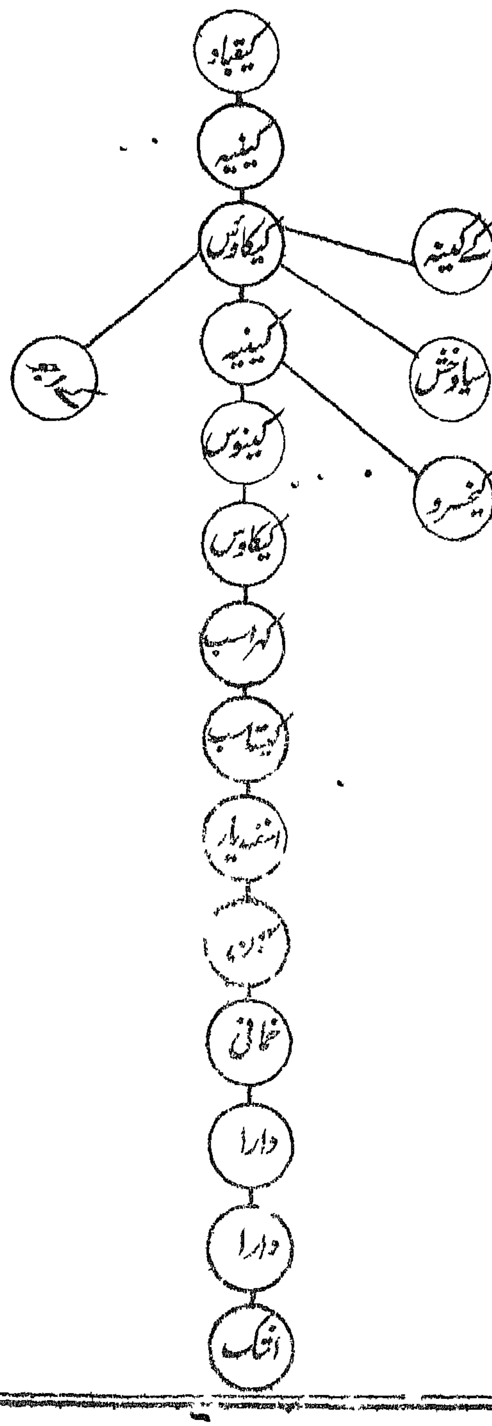
وہانسے مظفر و منصور ہوکر واپس ہوئی - اسکا لڑکا دارا تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد بابل گیا اطراف و جوانب کے ملک سے لڑا اور اون سے خراج لیا بارہ برس حکومت کرکے مر گیا اسکی جگہہ پر اسکا لڑکا بیٹھا اوسکا نام بھی دارا تھا اس نے باپ کے وزیرون کو قتل کر ڈالا رفتہ رفتہ کل ارکین سلطنت اس سے رنجیدہ ہوگئے ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ دارا ابن دارا نے چودہ برس حکمرانی کی یہ نہایت بد سیرت کینہ پرور اور ستمگر تھا اسی سنہ حکومت مین اسکندر بن فیلقوس بادشاہ یونان فارس پر چڑھ آیا دونون مین لڑائیان ہوئین دارا کے بعض سپاہیون نے دارا کو اثناء لڑائی مین قتل کر ڈالا اور اسکندر کے پاس چلے آئے اور اسکے قتل کے ذریعہ سے اسکندر کے تقرب کے خواستگار ہوئے اسکندر نے اونکو قتل کر ڈالا اور یہ کہا کہ یہ اوسکی جزا ہے جو اپنے بادشاہ کے ساتھ برائی یا نمکحرامی کرے - اسکندر نے فتحیابی کے بعد روشنک بنت دارا سے بیاہ کر لیا جیسا کہ اسکندر کے حالات مین بیان کرینگے طبری کہتا ہے کہ بعض علماء اخبار ماضیین کا یہ قول ہے کہ وقت قتل دارا اوسکے چار اولادین تھین تین لڑکے اشکت - بہودار - اردشیر - اور ایک لڑکی روشنک تھی جس سے اسکندر نے بعد فتحیابی بیاہ کیا - دارا نے چودہ برس حکمرانی کی یہہ وہی حالات ہین جو اہل فارس مین زمانہ کیقباد سے دارا آخری بادشاہ تک مشہور ہین -

اہرونیوس مورخ روم ابتدائی حکومت فارس مین تحریر کرتا ہے کہ یہہ لوگ بنی اسرائیل کے شام مین داخل ہونے کے بعد زمانہ غثنیال بن قنار بن یوقنا مین گزرے ہین - یہہ غثنیال کالب بن یوقنا کا بھائی تھا جو بعد یوشع علیہ السلام کے بنی اسرائیل کا حاکم اور مصلح ہوا ہے - اسی زمانہ مین

ابو الفرس بلاد آسیا سے جسکو عربی مین فارس یونانی مین پرشور فارسی مین پرشیرش
کہتے ہین نکلکر اوسکے اطراف و جوانب مین جا ٹہیرا اور وہان کے رہنے والونپر غالب
آگیا اسی وجہ سے یہ گروہ اوسکے طرف منسوب کر دیا گیا۔ اور یہ لوگ برابر ترقی پذیر رہے
تا آنکہ کیرش کے حکمرانی کا زمانہ آیا جسکی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ یہہ کسرے اول تھا اسنے
قضاعیو نکو مغلوب کیا پہر شہر بابل پر حملہ کرکے دجلہ کے کنارے تک قبضہ کر لیا
بعد ازان تہوڑے دنون بعد شہر پر حملہ کرکے منہدم کر دیا۔ سر پائیون سے ہم نبرد ہوا
اور انہین لڑائیون مین مر گیا۔ اسکے بعد اسکا لڑکا قنبیشاش بن کیرش حکمران ہوا اسنے
مصر پر چڑہائی کی۔ مصریونکے بتون کو توڑ ڈالا اونکے شرعی احکام اور ساحرونکو تبست و نابود
کر دیا یہ واقعہ ابتدا ر دولت فارس سے ہزار برس بعد واقع ہوا۔ قنبیشاش کے بعد دارا
نے زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لی اس نے بھی بقیہ ساحرین مصر کو قتل کر ڈالا اور سر پائیون
کے عمال کو واپس کر دیا اور بنی اسرائیل کو شام کیطرف بہیجدیا اوسکے بعد وہ بلاد روم غربی
پر چڑھ آیا اثناء لڑائی مین خود دارا کے سپہ سالارون مین سے ایک نے سنہ ۲۳ جلوس
دارا مین دفعۃً حملہ کرکے اوسکو قتل کر ڈالا بعدہ اسکا لڑکا ارتشخار چالیس برس تک اور اسکے
بعد دارا القلوس ارتشخار تیرہ برس تک حکمران رہا پہر ارتشخار بن دارا بادشاہ ہوا کیرش
بن نوطوا اور اس سے لڑائی ہوئی کیرش مارا گیا اور یہ اوسکے ملک پر بھی قابض ہو گیا
بعد ازان اہل روم نے باعانت اہل مصر اس سے سرکشی کی ایک مدت تک باہم
لڑائی ہوتی رہی آخر کار اہل روم اور ارتشخار مین صلح ہو گئی اور ارتشخار چھبیس برس
حکومت کرکے مر گیا یہہ واقعات زمانۂ حکومت اسکندر بادشاہ یونان
مین گذرے ہین یہ اسکندر اعظم کا ماموں تھا اسکندر بادشاہ یونان کے

مرنے کے بعد اسکندر اعظم کا باپ فیلقوس شہر مقدونیہ مین تخت نشین ہوا اور
بجاے ارتشخار اوسکا لڑکا تشخشار چار برس بادشاہت کرتا رہا اسی کے زمانہ حکومت
مین اسکندر بن فیلقوس مقدونیہ اور کل بلاد روم غربی پر حکمران ہوا تشخشار کے بعد تشخشار
دارا بادشاہ ہوا اسکے زمانہ مین اسکندر بن فیلقوس نے یہود سے بیت المقدس چھین لیا
بعدازان اس سے اور دارا سے لڑائی چھڑ گئی جسمین دارا کو ناکامی ہوئی اور اسکندر کامیابی
کے بعد شام اور مصر کیطرف بڑہا اور اوسپر قبضہ حاصل کر کے اسکندریہ آباد کیا پھر وہان
سے مراجعت کر کے دارا الطوس سے صف آرا ہوا۔ دارا میدان جنگ سے بھاگا اسنے
اوسکا تعاقب کیا اثناء راہ مین اوسکو زخمی دیکھکر گھوڑے سے اوتر پڑا اور اوسکی اس
حالت پر افسوس ظاہر کیا۔ دارا کے مرنے کے بعد اوسکو شاہی مدفن مین دفن کرا دیا
یہہ واقعہ حکومت فارس کے ایک ہزار اسی برس پر واقع ہوا جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا
ہے انتہی کلام ہروشیوش (کلام ہروشیوشش کا تمام ہوا) سہیلی کہتا ہے کہ اسکندر
دارا کو معرکہ جنگ مین زخمی دیکھکر گھوڑے سے اوتر پڑا اور اوسکے سر کو اپنے زانو پر
رکھکر کہنے لگا اے سید الناس لڑائی کرنے سے میرا مقصود تمہارا قتل کرنا نہ تھا اور
نہین اس سے راضی ہوا ہون تمہاری اگر کوئی حاجت ہو تو بیان کرو دارا نے کہا
میری لڑکی سے بیاہ کر لینا اور میرے قاتل سے قصاص لینا اسکندر نے ایسا ہی کیا
یہان تک پہونچکر بلوکہ فارس کے طبقہ ثانیہ کا زمانہ حکومت تمام ہوگیا۔ والبقاء للہ
وحدہ سبحانہ وتعالی۔

شجرہ طبقہ ثانیہ ملوک فارس



ابن عمید ان ملوک فارس کے ترتیب مین کیرش سے دارا تک یون بیان کرتا ہے کہ کورش کے بعد اوسکا لڑکا قمبوسیوس آٹھ برس بروایت دیگر تو یا اٹھائیس برس حکمران رہا کہا جاتا ہے کہ اسنے مصر پر حملہ کرکے اوسپر قبضہ کر لیا کیا تھا یہ بخت نصر ثانی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اسکے بعد دارایوش بن گستاسب نے چھتیس برس تک حکومت کی یہ اون چار بادشاہونکا پہلا بادشاہ ہے جسکے طرف دانیال نے اپنے اس قول مین اشارہ کیا ہے۔ تین بادشاہ فارس مین حکومت کرینگے چوتھا اکلو جنسے نہایت عظیم الشان ہوگا۔ پس اول یہ ہے دوسرا دارا ابن گستاسب ہے جو مجسطی مین مذکور ہے تیسرا دارا ابن الامنہ ہے چوتھا وہ ہے جسکو اسکندر نے قتل کیا دارایوش بن گستاسب کی حکومت بابل کے دوسرے سال بیت المقدس کو خراب ہوئے ستر برس ہو چکے تھے اور تیسرے سال اوسکی تعمیر تکمیل کو پہونچی۔ اسکے بعد اسمردیوس مجوسی ایک برس بادشاہ رہا یہ پہلا بادشاہ ہے جو مجوسی کے لقب سے مشہور ہوا کیونکہ زردشت کا دین مجوسی اسکے عہد حکومت مین زیادہ شایع ہوا اسمردیوس کے بعد اخشویرش بن داریوس بیس برس تک تخت آرائے حکومت رہا اسکا وزیر ہامان عملیقی تھا اسکے بعد ارطحشاشت بن اخشویرش بادشاہ ہوا یہ طویل الیدین کے لقب سے مشہور تھا اسیکے زمانہ مین یہود نے فارس کے ہاتھ سے نجات پائی اسنے اپنے حکومت کے بیسوین سال بیت المقدس کی شہرپناہ منہدم کرنیکا حکم دیا لیکن عزیر علیہ السلام کے کہنے سے رک گیا اور از سرنو اوسکی شہرپناہ کو درست کرا دیا۔ ابن عمید مجسطی سے روایت کرتا ہے کہ یہ عزیر عزرا کے نام سے مشہور ہین یہ زمانہ ہارون علیہ السلام سے چودھوین کاہن تھے انہون نے بنی اسرائیل کے لئے توریت اور انبیاء سلف کی کتابین اپنے یادداشت کے موجب بعد مراجعت جلاء وطنی اول تحریر کیا۔ کیونکہ

بخت نصر نے کل کتابون کو جلا دیا تھا۔ بعضے یہ بیان کرتے ہین کہ توریت اور کتب انبیا
کے لکھنے والے یشوع بن ابو صادق ہین ارطحشاشت کے بعد پانچ برس تک
ارطحشاشت ثانی بادشاہ ہوا اسکے زمانہ مین حکیم القراطا اور سقراط شہر اثینا مین تھا
اسکے بعد صغدیوش تین برس حکومت کرکے مر گیا بعدہ دارا ابن الامتہ ملقب بہ نالیش
اور بروایت دیگر داریوش الیاریوش سترہ برس حکمران رہا اسکے زمانہ مین سقراط فیثاغورس
اقلیدس حکماء یونان تھے اسکی حکومت کے پانچوین برس اہل مصر یونان سے
بغاوت کرکے ایک سو چھبیس برس کے بعد پھر بادشاہ بن بیٹھے۔ دارا ابن الامتہ
کے بعد ارطحشاشت برادر زادہ کورش بن داریوش بادشاہ ہوا اس نے گیارہ یا بائیس
برس حکمرانی کی اسکے زمانہ مین الیاقیم کاہن تھے پھر اسکے بعد ارطحشاشت مسمی بہ اخوش
یا اوخش بیس برس تک بادشاہ رہا اس نے مصر پر فوج کشی کی اور اوسپر متصرف ہو گیا
اوسکا فرعون ساناق بھاگ کر مقدونیہ مین چھپا۔ ارطحشاشت نے مصر مین ایک
محل اور ہیکل بنوائی جسکا عمرو بن العاص نے محاصرہ کیا تھا اور اس پر قابض ہوگئے
تھے اسکے بعد ارشیش بن ارطحشاشت بادشاہ ہوا اس نے چار برس بادشاہت
کی اسکے زمانہ مین بقراط۔ افلاطون اور مقراطس وغیرہ حکماء یونان موجود تھے بقراط
اسکے عہد حکومت مین تناسخ قایل ہونے کی وجہ سے مارا گیا بعضے کہتے ہین کہ بقراط
کا یہ مذہب نہ تھا اوسکے کسی شاگرد نے اوسکو اس مذہب سے متہم کرکے اوسپر شہادت
دی اور اوسکو حکام نے شہر اثینا مین زہر دیکر مار ڈالا۔ ارشیش بیس برس بادشاہی کرتا رہا
ابن عمید ابوراہب سے روایت کرتا ہے کہ یہ چوتھا دارا ہے جس کے
طرف دانیال علیہ السلام نے اشارہ کیا ہے یہ نہایت عظیم الشان بادشاہ تھا

اسنے یونان سے اپنا خراج وصول کیا جو اسکے اباواجداد یونان سے لیتے تھے بعد چندے جب اسکندر بن فیلقوس بادشاہ یونان ہوا اور اسوقت اسکی عمر سولہ برس کی تھی دارا نے اس سے خراج طلب کیا اسکندر نے سختی سے جواب دیا جس سے دارا برہم ہو کر حملہ آور ہوا اسکندر نے اوسکا مقابلہ کیا اور اوسکو ہزیمت دیکر ملک فارس اور اوس کے علاوہ اور بلاد پر قابض ہو گیا۔ انتہی کلام ابن العمید۔

طبقہ ثالثہ ملوک فارس

ملوک فارس کا یہ طبقہ۔ اشکانیہ (اشغانیہ) کے نام سے مشہور ہے یہ لوگ اشکان بن دارا اکبر کی اولاد سے ہین جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ملوک الطوائف مین سے اس طبقہ کے بادشاہ عظیم الشان گزرے ہین جنکا حال تحریر کیا جاتا ہے جب اسکندر ابن فیلقوس نے فارس لے لیا اور دارا اصغر اثناء لڑائی مین مارا گیا تو اس نے ان ملوک کے بارے مین ارسطو سے مشورہ کیا ارسطو نے کہا کہ فارس کے خاندان شاہی مین سے چند آدمی مختلف مقامات پر حکمران کر دئے جائین وہ آپس مین لڑینگے بھڑینگے اور یونان بچا رہیگا اسکندر نے اس بنا پر عظماء فارس کو ملک فارس پر حکمران کر دیا انھین ملوک کا نام ملوک الطوائف ہے۔ اور پھر جب اسکندر مر گیا تو اوسکا ملک اوسکے چار امراء مین تقسیم ہو گیا۔ مقدونیہ اور انطاکیہ اور اسکے سرحدی ممالک روم کا حکمران فیلبش سپہ سالار اسکندر ہوا۔ اسکندریہ۔ مصر اور مغرب پر فیلادفس ملقب بہ بطلیموس حکومت کرنے لگا۔ شام بیت المقدس اور اوسکے سرحدی ممالک دمطوس کے قبضہ مین رہے۔ سواد و اہواز اور فارس کو یلاقس سیلقس ملقب بہ انطیخش نے

دبالیا اور پینتالیس برس تک حکمرانی کرتا رہا

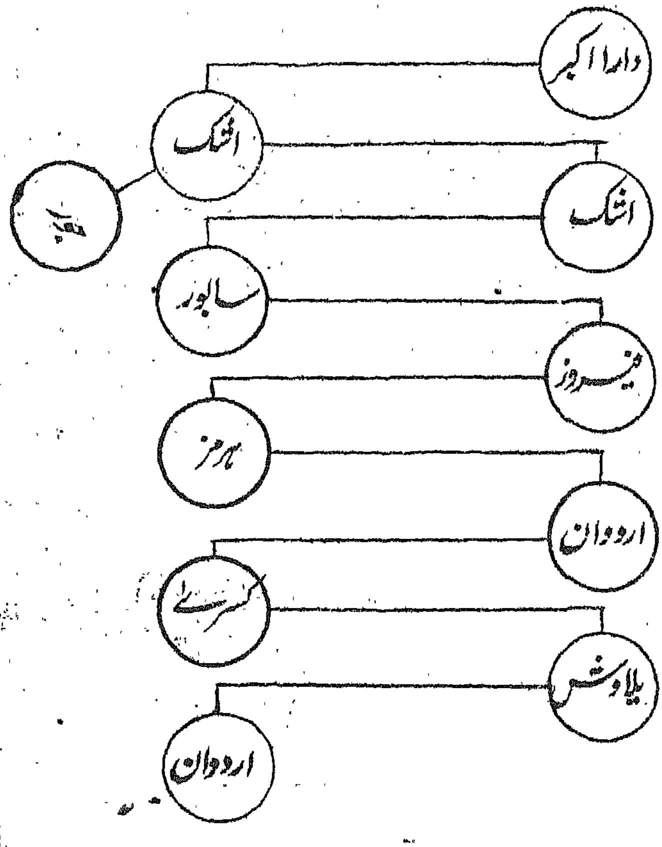
طبری کہتا ہے کہ اشک بن دارا اکبر بعد اپنے باپ کے رے مین رہا اور وہین اُسنے نشو و نما پائی جب یہ بڑا ہوا اور اسکندر مر گیا تو اوس نے لشکر جمع کرکے انطیغس پر حملہ کر دیا۔ موصل مین دونون سے لڑائی ہوئی۔ انطیغس لڑائی مین مارا گیا اور اشک سواد پر موصل سے رے اور اصفہان تک قابض ہو گیا ملوک الطوائف شرافت اور نسب کیوجہ سے اسکی تعظیم کرتے اور اکثر ہدایا و تحائف بھیجتے تھے بغیر اسکے کہ اسکو اونکے معزول کرنے اور حکمران بنانے مین کچھ دخل ہوتا وہ لوگ اسکی عزت کرتے اور اپنے خطوط مین اسکا نام تعظیماً لکھا کرتے تھے ساتھ ہی اسکے وہ لوگ آپسمین لڑتے جھگڑتے صلح کرتے تھے بعضے مورخ کہتے ہین کہ ایک شخص ملوک فارس کی نسل کا اصفہان اور سواد پر اسکندر کے مرنے کے بعد قابض ہو گیا تھا بعد اسکے اوسکا لڑکا مالک ہوا بعد چندے لشکر جمع کرکے کل ملوک الطوائف کا سردار بن بیٹھا۔ اسیوجہ سے سوا اسکے اور ملوک الطوائف کا ذکر ترک کر دیا گیا بعضے لکھتے ہین کہ یہ شخص اشک بن دارا تھا جیسا کہ ہمنے اس سے پہلے تحریر کیا ہے اور یہی اہل فارس کا قول ہے اور بروایت بعض اشک اسفندیار بن گستاسب کی اولاد سے ہے اشک اور اسفندیار مین چھ پشتون کا فرق ہے اور بخیال بعض اشک بن اشکان اکبر کینیہ بن کیقباد کی نسل سے ہے اس نے ملوک الطوائف پر حکمرانی کی۔ اصطخر اور بلاد فارس پر قابض رہا بیس برس تک اس کی حکومت رہی اس کے بعد جور ابن اشک بادشاہ ہوا اس نے بنی اسرائیل پر یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے قتل کی وجہ سے حملہ کیا مسعودی کہتا ہے کہ اشک بن اشک بن دارا ابن اشکان اول نے دس برس پھر سابور اوس کے لڑکے نے

ساٹھ برس حکمرانی کی اس نے بنی اسرائیل پر شام مین حملہ کیا اونکے مال و اسباب کو لوٹ
لیا اسکی حکومت کے اکتالیسوین سال ارض فلسطین مین جناب عیسیٰ علیہ السلام ظاہر
ہوئے پھر اوسکا چچا جوردس دس برس پھر نیرو بن سابور اکیس برس تک بادشاہ رہا اسی کے
زمانہ حکومت مین طیطش قیصر نے بیت المقدس پر قبضہ کرکے اوسکو ویران اور یہود
کو جلا وطن کیا تھا جیسا کہ اس سے پہلے لکھا گیا۔ نیرو کے بعد جوذر بن نیرو انیس برس
تک بعد ازان جبرتی (خسری) اوسکا بھائی چالیس برس تک بعدہ ہرمز چالیس برس تک
حکمرانی کرتا رہا اسکے بعد اردوان بن ہرمز پندرہ برس حکمران رہا پھر اوسکا لڑکا کسریٰ (خسرو)
بن اردوان نے چالیس برس تک حکومت کی پھر اوسکا لڑکا بلاوش ہوا اس نے
چوبیس برس حکمرانی کی اسکے زمانہ مین روم نے باعانت قیصر بعوض خون الطیخش
یونان سے نکلکر بلاوش پر حملہ کیا بلاوش نے فارس اور عراق سے لشکر جمع کرکے
چار ہزار فوج سے اسکا مقابلہ کیا اس فوج پر بلاوش کیطرف سے سواد کا بادشاہ حضر
نامی افسری کرتا تھا اس نے قیصر پر شبخون مارکر اوسکے لشکر کو منتشر کردیا انطاکیہ کو لیا
اور خلیج تک بڑھ گیا۔ اس واقعہ کے بعد بلاوش مر گیا بجائے اوسکے اردوان بن بلاوش
تیرہ برس تک بادشاہت کرتا رہا تا آنکہ اردشیر بن مالک بن ساسان نے خروج کیا اور
ملک فارس کو ملوک الطوائف سے چھین کر از سر نو دولت و حکومت کی بنا ڈالی جسکو
ساسانیہ کے نام سے یاد کرتے ہین۔

طبری کہتا ہے کہ زمانہ ملوک الطوائف مین جناب عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام
پیدا ہوئے جبکہ بابل پر پینسٹھ برس اسکندر کے قبضہ کو ہوچکے تھے اور اشکانیہ کی
حکومت پر اکیاون سال گزر گئے تھے۔ نصاریٰ کا یہہ خیال ہے کہ

بابل پر اسکندر کے غلبہ کے تین سو تر سٹھ برس کے بعد جناب عیسے علیہ السلام
پیدا ہوئے واللہ اعلم طبری کہتا ہے کہ زمانہ ملوک الطوائف کا اسکندر کے
بعد سے اردشیر بن مالک کے ظہور تک دوسو ساٹھ برس رہا بعضے کہتے
ہین پانچسو سترہ برس تک رہا - کہتے ہین کہ اس مدت مین نوے بادشاہون
نے نوے گروہون حکمرانی کی لیکن ان مین سے ملوک اشکانیہ عظیم الشان
اور نامور تھے -

شجرہ طبقہ ثالثہ ملوک فارس



طبقہ رابعہ ملوک فارس

اردشیر یہ خاندان سلطنت ۔ دنیا کی عظیم الشان سلطنتون مین سے ہے اسکو دولت ساسانیہ یا اکاسرہ کے لقب سے مورخین یاد کرتے ہین ۔ یہ اون دو حکومتون (یعنی دولت روم و دولت فارس) مین سے ایک حکومت ہے جو ابتداء اسلام مین موجود تھین اسکا زمانہ حکومت اردشیر بن بابک بادشاہ ملک مرو سے شروع ہوتا ہے اور وہ بیٹا ہے ساسان بن بابک بن ہرمز بن ساسان اکبر ابن بہمن کے بہمن کا اس سے پہلے ہم بہمن اور اوسکے لڑکے ساسان کا حال تحریر کر چکے ہین کہ جسوقت اسکا بھائی دارا اپنی مان کے پیٹ مین تھا اوسی وقت بہمن نے ساسان کو نکال دیا تھا اور یہ جبال اصطخر مین جا کر مقیم ہوا تھا وہین اسکے توالد و تناسل کا سلسلہ جاری رہا تا آنکہ ساسان اصغر پیدا ہوا اور آتشکدہ اصطخر کی تولیت کرنے لگا ۔ یہ نہایت شجاع اور دلیر تھا اسکی بیوی شاہی خاندان سے تھی اوس سے اسکا لڑکا بابک اور بابک سے اردشیر پیدا ہوا ۔ اندنون اصطخر مین ملوک الطوائف سے ایک بادشاہ حکومت کر رہا تھا ۔ اسکا گورنر مقام داراب جرد (داراب گرد) مین رہتا تھا جب اردشیر سات برس کا ہوا تو اوسکے دادا ساسان نے اوسکو بادشاہ اصطخر کی خدمت مین پیش کرکے یہ درخواست کی کہ یہ گورنر داراب جرد کے پاس بغرض تعلیم و تربیت بھیجدیا جائے بادشاہ اصطخر نے اسکو منظور کرکے اردشیر کو گورنر داراب جرد کے پاس بھیجدیا بعد چندے عامل داراب جرد مر گیا تو اردشیر بحکم بادشاہ اصطخر داراب جرد کا گورنر مقرر ہوا ۔ چونکہ نجومیون نے اس سے کہہ رکھا تھا کہ عالم مین تیرے نام کا سکہ چلے گا ۔

لہ اسکندر کے پانچسو چودہ برس کے بعد ہوا اور بقول ترسا پانچسو پچاس اور بقول مغان دوسو چھیاسٹھ سال کے بعد ہوا

اسیوجہ سے اوس نے اپنے زمانہ گورنری مین اکثر ملوک الطوائف پر حملہ کیا اور زمین
فارس کے زیادہ حصہ کا بادشاہ بن بیٹھا اسکے بعد اوس نے اپنے باپ کو ان حالات
سے آگاہ کیا اور اصطخر پر بھی بزور تیغ قبضہ حاصل کیا۔ مورخین نے آردشیر کی لڑائیون مین
اوسکے سلسلہ فتوحات کو یون تحریر کیا ہے کہ آردشیر نے بادشاہ اردوان سے جو اصطخر
پر حکومت کر رہا تھا امداد طلب کی جب اوس نے سختی سے جواب دیا اور آمادہ جنگ ہوا تو
آردشیر نے اصطخر پر حملہ کی تیاری کی اور اصطخر جاتے ہوے کرمان پر قبضہ کرکے اپنے
لڑکے کو وہان کا حاکم بنا دیا اردوان نے اس پیشقدمی پر آردشیر کو دہمکی دی اور بادشاہ
اہواز کو اوسکے مقابلہ پر بہیجا بادشاہ اہواز شکست کہا کر واپس ہوا بعد ازان آردشیر نے
اصفہان پر حملہ کیا اوسکے بادشاہ کو قتل کرکے اوسپر قبضہ کرلیا پہر اہواز کیطرف بڑہا۔
اوسکے ساتھہ بھی یہی برتاؤ کیا۔ اسکے بعد اردوان سے لڑا اور اس کو ہزیمت دیکر
قتل کر ڈالا۔ ہمدان، جبل، آذربائیجان، آرمینیہ اور موصل کو کامیابی کے ساتھہ مفتوح
کیا پہر ان سے فارغ ہوکر سوادان کو لیلیا اور دجلہ کے شرقی شہرون کے پاس ایک
شہر آباد کیا۔ پھر وہان سے لوٹ کر اصطخر کو آیا سجستان - جرجان - مرو بلخ اور خوارزم
کو حدود خراسان تک فتح کرلیا بعدہٗ فارس کی طرف آیا بادشاہ کوشان اور مکران
نے گردن اطاعت جہکا دی بعدہ ایک مدت کے محاصرہ کے بعد بحرین
کو بھی لے لیا۔ بحرین کا بادشاہ اثنا لڑائی مین دریا مین ڈوب کر مر گیا
اسکے بعد اردشیر لوٹ آیا اور اوس کا لڑکا سابور اوٹھا اوس نے بھی بڑی
بڑی کامیابیان حاصل کین اطراف وجوانب کے بادشاہون کو زیر کیا
اکثر جدید شہر آباد کئے عمارتین کثرت سے ہوئین المختصر اردشیر چودہ برس

حکومت کرکے مقام اصطخر مین مرگیا۔

ہشام بن کلبی راوی ہے کہ اردشیر اپنے زمانہ حکومت مین اس امر کا خواستگار ہوا کہ جو ممالک ملوک الطوائف سے اسکے آباء و اجداد کے قبضے مین تھے اون سب پر یہ اکیلا حکمران بنے۔ اردوانیون پر اردوان اور ارمانیون پر بابا بادشاہت کر رہا تھا ان دونون نے متفق ہوکر اردشیر کا مقابلہ کیا۔ اردشیر مصلحتاً بابا سے صلح کرنا چاہتا تھا اسی اثنا مین اردوان مارا گیا اور اردشیر نے سواد پر قبضہ کر لیا اسکے بعد بابا نے اسکی اطاعت قبول کرلی اور کل سلاطین مغلوب ہو گئے بعد ازان اردشیر عرب کی طرف متوجہ ہوا اکثر اہل عرب عراق اور حیرہ مین رہتے تھے۔ ان کے تین گروہ تھے ایک تنوخ تھا جنمین قضاعہ بھی شامل ہین جو تبایعہ کے کسی بادشاہ کے ساتھ ہوکر ملوک فارس سے لڑتے تھے۔ یہ لوگ غربی فرات مابین انبار اور حیرہ کے خیمون مین گذران اوقات کرتے تھے ان لوگون نے اردشیر کی سلطنت اور ممالک مین قیام کرنا ناپسند کیا غربی فرات سے نکلکر عرب مین چلے آئے دوسرا گروہ عباد کا تھا جو خاص حیرہ مین سکونت پذیر تھا تیسرے احلاف تھے جو ان کے نسب سے نہ تھے مگر انہین سے ملے جلے ہوئے تھے نہ تو تنوخ مین شامل تھے جو فارس کی اطاعت و فرمانبرداری کے منکر تھے اور نہ عباد مین تھے جنمین یہ ملے ہوئے تھے لیکن اتفاق زمانہ سے یہی احلاف انبار اور حیرہ کے مالک ہوئے اور اوسکو اونھون نے خراب و ویران کردیا۔ انہین مین سے عمرو بن عدی اور اوسکی قوم تھی جسنے حیرہ اور انبار کو از سر نو آباد کیا۔ ان دونون کو عرب نے زمانہ بخت نصر مین بسایا تھا بعد ازان بھی عمرو بن عدی نے اوسکو آباد کیا جب وہ اسکے مالک اور حاکم ہوئے تا آنکہ مسلمانان

عرب نے شہر کو لوٹ لیا اور حیرہ نیست و نابود ہو گیا۔

اردشیر نے فتحیابی کے بعد اپنے دادا کے وصیت کے موافق اسکانیون کو چن چن کر قتل کیا۔ لیکن ایک عورت شاہ اردوان کے محل مین اپنا نام و نسب چھپا کر بچگئی جسکو اردشیر نے اپنی خواصی مین رکھہ لیا جب وہ اس سے حاملہ ہوئی تو اوسنے اپنا النسب ظاہر کیا۔ اردشیر کو یہ فعل ناگوار گزرا اوس عورت کو قتل کرنے کی غرض سے ایک مرزبان کے سپرد کردیا۔ اوس مرزبان نے اسکو نہ مارا جب اس سے لڑکا پیدا ہوا تو اوسکا نام سابور رکھا اور درپردہ اوسکی پرورش اور تعلیم کرتا رہا۔

سابور اردشیر نے اپنے آخری زمانہ مین لاولد ہونے اور نسل و سلسلہ حکومت منقطع ہونیکی شکایت کی اور اوس عورت کے قتل اور اتلاف حمل پر نادم ہوا مرزبان نے کہا کہ مین نے اوسکو قتل نہین کیا وہ عورت زندہ ہے۔ اوسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا ہے مین نے اوسکا نام سابور رکھا ہے اور اب اوسکی تعلیم و تربیت پوری ہو چکی ہے اردشیر یہ سنکر فرط شادی سے اوچھل پڑا اور اوسی وقت سابور کو بلا کر اپنا ولیعہد بنالیا اردشیر کے مرنیکے بعد سابور بادشاہ ہوا اسنے داد و دہش سے لوگون کو اپنا مطیع بنالیا اور اچھے اچھے عمال مقرر کئے خراسان گیا اور وہانکا انتظام درست کیا پھر لوٹ کر نصیبین پر جا پہونچا اور اوسکو لڑکر چھین لیا اسکے بعد اوسنے شام کے اکثر شہرون پر قبضہ کرلیا۔ انطاکیہ کا محاصرہ کرکے اوسکے بادشاہ کو گرفتار کرکے قید کردیا بعد چندے بہت سا مال و اسباب لیکر اوسکو رہا کیا بعضے کہتے ہین کہ اوسکو قتل کرڈالا تھا۔

جبال تکریت مین مابین دجلہ و فرات کے ایک شہر حضر نامی تھا اوسمین جبرامقہ کی حکومت تھی ساطرون نامی ایک شخص ملوک الطوائف سے وہان حکومت کرتا

تھا۔ مسعودی کہتا ہے کہ ساطرون بن اسیطرون ملوک سریانیین سے ہے۔ طبری کہتا ہے کہ عرب اسکو ضیزن کہتا ہے۔ ہشام بن محمد کلبی لکھتا ہے کہ یہ قضاعہ سے تھا اور یہ ضیزن بن معاویہ بن العبید بن الاجرام بن عمرو بن النخع بن سلیم ہے سلیم کا نسب ہم قضاعہ میں بیان کرینگے۔ یہ سرزمین جزیرہ میں رہتا تھا قبایل قضاعہ کے بہت لوگ اسکے ساتھ رہتے تھے اسکی حکومت شام تک پھیلی ہوئی تھی۔ سابور نے مہم خراسان کیوجہ سے اس سے تعرض نہیں کیا تھا جب وہ اون بلاد سے فارغ ہوا تو اس کی طرف متوجہ ہوا چار برس تک اوسکا محاصرہ کئے رہا۔ ایک روز ساطرون کی لڑکی نضیرہ نامی سواد شہر میں سیر کو نکلی چونکہ یہ حسین اور شکیل تھی اور سابور بھی خوبصورت تھا دونوں کی آنکھیں چار ہوتے ہی دلوں میں محبت نے جگہہ کر لیا۔ اسی خانہ خراب محبت کیوجہ سے نضیرہ نے سابور کو قلعہ کی پوشیدہ راہیں بتلادیں جس سے اگلے دن سابور قلعہ میں گھس گیا اور ضیزن کو قتل کر کے قلعہ پر قابض ہو گیا۔ بنی قضاعہ جو اوسکے ساتھ قلعہ میں رہتے تھے بیابانوں کی طرف چلے گئے۔ اور بنی حلوان تقریباً فنا ہو گئے اور قلعہ حضر ویران و مسمار ہو گیا۔

سابور نے فتحیابی کے بعد نضیرہ سے بیاہ کر لیا شب عروسی کو اوسکے ساتھ رہا نضیرہ کے بچھونے میں آس کے پتے بھرے ہوئے تھے سابور کو اوسکی سختی سے تکلیف ہوئی باتوں باتوں پوچھ بیٹھا کہ تیرا باپ کیا کہاتا تھا نضیرہ نے جواب دیا مکھن گو شہد کھجوریں شراب۔ یہ کہکر شامت اعمال سے بول اوٹھی اور تیرا باپ؟ سابور کو یہ کلمہ ناگوار گزرا غصہ سے کہنے لگا کہ میں تیرے ساتھ زمانہ کی باتیں کرنے نہیں آیا اس بیوفائی کی پیعت بھیجتا ہوں یہ کہکر سابور اوٹھا اور ایک شخص کو یہ حکم دیا کہ تیز گھوڑے پر سوار ہو کر

نضیرہ کے بال اوسکے دُم مین باندھ کر دوڑائے۔ اوس شخص نے ایسا ہی کیا نضیرہ کا جسم پاش پاش ہوگیا کمال ذلت اور رسوائی سے مرگئی۔ ابن اسحاق کا یہ خیال ہے کہ جس نے قلعہ حضر کو فتح کر کے ویران اور ساطرون کو قتل کیا وہ سابور ذوالاکتاف ہے لیکن سہیلی اسکا انکار کرتا ہے کیونکہ ساطرون ملوک الطوائف سے ہے اور جنسے انکی حکومت و سلطنت لی تھی وہ اردشیر اور اوسکا بیٹا سابور ہے اور سابور ذوالاکتاف اوسکے بہت دنون بعد ہوا ہے اور وہ ملوک بنی اردشیر کا نوان بادشاہ تھا پھر آگے چلکر سہیلی کہتا ہے کہ پہلے جس نے ملوک ساسانیہ سے حیرہ پر قبضہ حاصل کیا تھا وہ سابور بن اردشیر ہے اس نے جب عرب کو اپنا مطیع کرلیا تو وہان پر اوس نے اپنی طرف سے عمرو بن عدی جد آل منذر کو وہان کا حاکم بنایا عمرو بن عدی نے نہایت خوبی سے وہان کا انتظام کیا اور برابر سالانہ خراج دیتا رہا۔ اس کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا امراء القیس بن عمرو بن عدی وہان کا گورنر ہوا بعد ازان یہ ملک آل منذر کی حکومت مین وراثۃً چلا آیا جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرینگے۔

ہرمز و بہرام

سابور تیس برس حکومت کر کے مرگیا بعد ازان اوس کا لڑکا ہرمز تخت حکومت پر بیٹھا اس نے صرف ایک برس حکمرانی کی اسکے بعد بہرام بن ہرمز بادشاہ ہوا یہ نہایت حلیم اور نیک سیرت تھا اس نے اپنے اسلاف کی اقتدا کی مانی مشنوی زندیق جو نور کا فاعل ظلمت کا منکر تھا اور اسکے دادا (سابور) کے عہد حکومت مین ظاہر ہوا تھا جسکی پیروی سابور نے بھی اتباع کی تھی بعدہ پھر مخفی سی ہوگیا تھا جب بہرام بن ہرمز بادشاہ ہوا تو اوس نے لوگونکو جمع کر کے مانی زندیق کو

۱ یہ پہلوان بہادر عظیم الخلقت شدید القوت تھا اس نے اہواز مین شہر ہرمز بسایا۔

سر دربار طلب کیا اور اوس سے اوسکے عقائد دریافت کئے۔ لوگون نے اوسکے عقائد سنکر اوسکی تکفیر کی بہرام بن ہرمز نے اوسکو قتل کرا دیا۔

مسعودی کہتا ہے کہ زندیق کے معنی ہین جو شخص ظاہر تفسیر کتاب زردشت سے جسکا ذکر پہلے اس سے ہو چکا ہے منحرف ہو کر اوسکی تاویل کرے چونکہ اوس کتاب کا نام زند تہا اسوجہ سے اوسکے تاویل کرنے والے کو زندیہ کہنے لگے بعد ازان عرب نے اوسکو معرب کرکے زندیق کہا اسمین کل وہ لوگ شامل ہو گئے جو ظاہر کی مخالفت کرین اور درحقیقت باطن کے منکر ہون بعد ازان عرف شرع مین زندیق اوسکو کہنے لگے جو بظاہر اسلام کا قائل ہو اور درحقیقت کفر کا پابند ہو۔

بہرام بن بہرام

بہرام بن ہرمز تین برس تین مہینے حکومت کرکے مرگیا بعدہ اوسکا لڑکا بہرام بادشاہ ہوا یہ تخت پر بیٹھتے ہی آوارگی۔ ملاہی اور ملاعب مین مبتلا ہو گیا اسکے عمال۔ رعایا کو جور و تعدی سے پریشان کرنے لگے۔ گانون کے گانون شہر کے شہر ویران ہو گئے۔ ایکروز یہ شکار سے واپس آرہا تہا اتفاق سے دو بوم ایک درخت پر ویرانہ مین بیٹھے ہوئے بول رہے تہے بہرام نے کہا کاش مین طیور کی زبان سمجھتا ہوتا دو مغون نے جو اسوقت موجود تہے عرض کی کہ ہم انکی زبان سمجھتے ہین یہ دونون بوم شادی کرنیکی باتین کر رہے ہین۔ مادہ کہتی ہے کہ مین بیس شہر ویران لیکر تیرے ساتھ نکاح کرونگی۔ نر نے اوسکو قبول کر لیا ہے اور کہتا ہے کہ اگر بہرام کا زمانہ حکومت اور چند سے باقی رہ گیا تو مین تجکو بجائے بیس کے ہزار ویرانے دونگا بہرام یہ سنکر خواب غفلت سے چونک پڑا اور بذاتہٖ امور سلطنت کو دیکھنے لگا۔ آخری زمانہ حکومت اوسکا ابتدائی زمانہ سے عدل و انصاف۔ انتظام و تدبیر مین بڑھ گیا۔

بہرام بن بہرام بن بہرام۔ قرسین ہرمز

اسکے مرنیکے بعد بہرام بن بہرام بن بہرام تخت نشین ہوا اسکو شہنشاہ کے لقب سے مخاطب کرتے تھے۔ سجستان اسکا دارالحکومت تھا۔ یہ چار برس سلطنت کرکے مرگیا بعدازان اسکا بھائی قرسین ذرسی ابن بہرام نو برس حکومت کرتا رہا عادل اور نیک سیرت تھا اسکے بعد ہرمز بن قرسین بادشاہ ہوا اسکا زمانہ حکومت سات برس تک رہا۔ یہ ملوک مقام جند نیسابور (مضافات خراسان) مین رہتے تھے۔

سابور ذوالاکتاف

ہرمز کے مرنیکے بعد اوسکی کوئی اولاد نہ تھی ارکین دولت اسوجہ سے زیادہ پریشان ہورہے تھے اتفاق سے اوسکی ایک بیوی حاملہ پائی گئی ارکین دولت نے کسی اور شخص کو خاندان شاہی سے تخت نشین نہ کیا وضع حمل کا انتظار کرتے رہے جب وضع حمل ہوا اور لڑکا پیدا ہوا تو اوسکا نام سابور رکھا اور اوسی وقت سے اسکو تخت نشین کردیا اور خود انتظام سلطنت کرنے لگے بعضے کہتے ہین کہ ہرمز نے یہ وصیت کی تھی کہ بعد وضع حمل جو لڑکا پیدا ہو وہی تخت نشین کیا جائے۔ بہرکیف جب شیرخوار بچہ بادشاہ بنایا گیا اطراف وجوانب میں یہ خبر مشہور ہوگئی۔ ترک و روم نے ملک دبانا شروع کردیا۔ بلاد عرب اونکے سرحدی ممالک سے بہت ہی قریب تھے وہان کے رہنے والے قحط اور ناپیداواری کیوجہ سے ہمیشہ فارس کے شہرون کے غلہ کے محتاج رہتے تھے وہ بھی موقع مناسب سمجھکر لوٹ مار کرنے لگے۔ بحرین، بلاد قیس اور عاطر کی بادیہ نشین جماعتین جوق جوق ممالک فارس میں آنے لگین۔ لوٹ مار فساد کا بازار گرم ہوگیا اسی حالت سے ایک زمانہ گذر گیا لیکن اہل فارس مین سے کسی نے بوجہ کم سنی بادشاہ کے نہ تو اون سے تعرض کیا اور نہ اونکے دفع کرنے کی کوشش کی جب اونکا بادشاہ سن شعور کو پہونچا اور اوسکی عمر کے سولہ مرحلے طے ہوچکے تب

ارکین دولت سے اوس نے ملک کا حال عرب کی لوٹ مار اور ترک و روم کے
واقعات بیان کئے۔ سابور نے سب سے پہلے عرب پر حملہ کرنا مناسب سمجھکر لشکر کی تیاری کا
حکم دیا اور خود اوسکی افسری کرتا ہوا اپنے دار السلطنت سے روانہ ہوا۔ عرب کے لوٹیرے
اسوقت تک بلاد فارس مین موجود تھے اونکو اسکی خبر نہ تہی یہ یکایک اونکے سر پر پہونچگیا
اور اونکو مارتا نکالتا بحرین تک بڑہ گیا اور وہان پہونچکر قتل وغارت کا عام حکم دیدیا۔ بعد ازان
بلاد عرب تمیم۔ بکر اور عبد قیس پر چڑہائی کی اور نہایت سختی سے لڑائی شروع کردی
عبد قیس شہر چھوڑ کر ریگستانون مین چلے گئے پھر وہ یمامہ مین آیا وہان بہی قتل وقید وغارت
گری کی پھر وہان سے بلاد بکر و تغلب کیطرف متوجہ ہوا جو مملکت فارس اور مناظر روم
کے درمیان شام مین تھے وہان بہی جسکو عرب مین سے پایا اوسکو قتل کرڈالا اون کے
گھرون کو لوٹ لیا اونکے پانی کو خراب کرڈالا۔ اوسکے بعد جس شخص نے اس سے پناہ
چاہی اوسکو اوس نے ٹھیرایا چنانچہ بنی تغلب مین سے (جو بحرین اور خط سے آئے تھے)
دارین مین وائل بنی تمیم کے لوگونکو ہجر مین۔ بکر بن وائل والونکو کرمان مین۔ بنی حنظلہ کو اہواز مین
رہنے کی جگہہ دی۔ شہر انبار۔ کرخ اور سوس کو آباد کیا۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ ایاد جزیرہ
مین پہلے رہتے تھے مگر گرمیون مین عراق مین آجاتے لوٹ مار کرتے تھے۔ سابور ان
دنون کم سن تہا جب یہ بڑا ہوا اور کاروبار سلطنت کرنے لگا تو وہ ان کے دفع کرنے کی
طرف متوجہ ہوا اس زمانہ مین اونکا سردار حرث بن اغر ایادی۔ ایاد بن نزار کی اولاد سے تہا
سابور کی روانگی سے پہلے ایک شخص نے بنی ایاد مین سے جو دار السلطنت فارس

سلہ مورخین نے لکھا ہے کہ یہ سابور کا کاتب (سکرٹری) تہا اس نے ایک قصیدہ حرث
کے پاس بہیجدیا جسمین سابور

مین بلا جلا رہتا تھا حرث بن اغرایادی کو سابور کے ارادے سے مطلع کیا اور اوسکو اسکی لڑائی
سے ڈرایا۔ حرث نے اسکے کہنے پر عمل نہ کیا انجام یہ ہوا کہ لشکر سابور نے پہونچکر اون کو قتل کرنا شروع
کر دیا وہ لوگ جلا وطن ہو کر سرزمین جزیرہ اور موصل کیطرف چلے گئے پھر لوٹ کر اعراق کو نہ آئے
جب مسلمانون کے ولاۃ و سرداروں نے ان شہرون کو فتح کیا اور اون سے جزیہ و خراج
طلب کیا تو اونھون نے جزیہ دینے سے انکار کیا اور روم مین چلے گئے۔

سہیلی۔ سابور بن ہرمز کے تذکرہ مین لکھتا ہے کہ اس نے عرب کی یہ سزا مقرر کی
تھی کہ جسکو گرفتار کرتا تھا اسکے ہاتھ مونڈھون سے کٹوا ڈالتا تھا اسیوجہ سے
عرب اسکو ذوالاکتاف کہنے لگا بحرین مین اس نے اوس کے سردار عمرو بن تمیم کو گرفتار کیا
اسوقت اسکی عمر تین سو برس کی ہو چکی تھی اس سے سابور نے کہا کہ مین تم سبھون کو قتل کر ڈالونگا
تم لوگ حکومت و سلطنت کے مدعی ہو تمہارا یہ خیال ہے کہ تمام جہان مین تمہاری حکومت
پھیلی ہوئی ہے" عمرو بن تمیم نے جواب دیا "اے بادشاہ یہ عالی ہمتی سے بعید ہے اگر
درحقیقت اون کا کوئی حق ہے اور وہ اسکے مستحق ہین تو تمہارا قتل کرنا اونکو نہین روک سکتا اور
اگر کوئی حق و استحقاق نہین ہے تو تجھکو اپنے قبضہ ملکیا ہے ان کو یون ہین رہنے دے
تیری آیندہ اولاد ان سے نفع اوٹھائیگی" بیان کیا جاتا ہے کہ سابور کو عمرو بن تمیم کے
اس جواب پر رحم آگیا اوس نے اون کے قتل و غارت سے ہاتھ اوٹھا لیا۔ بعد ازان
اوس نے بلاد روم پر حملہ کیا اون کے اکثر قلعات کا محاصرہ کیا اس کے عہد حکومت مین
رومیون کا بادشاہ قسطنطین تھا جس نے ملوک روم مین سے سب سے پہلے
عیسائی مذہب اختیار کیا تھا قسطنطین کے مرنے کے بعد اوسی کے خاندان سے الیانوس

لہ مورخین لکھتے ہین کہ اس نے عرب کے ستر ہزار آدمیون کے بازو کاٹ ڈالے تھے۔ محصن از ابن اثیر

نامی ایک شخص تخت حکومت پر بیٹھا اور دین مسیحی سے منحرف ہو گیا۔ روٗسا ملت
کو قتل اور گرجون کو مسمار کرا دیا اور ساپور سے لڑنے کو ایک کثیر التعداد فوج جمع کر لی
عرب کے قبایل بہی ساپور سے انتقام لینے کے لئے قیصر روم کے فوج مین شامل تہے
اس لشکر کا سپہ سالار یوسانوس تھا جسکو الیانوس قیصر روم نے ایران کے ویران کرنے کو
روانہ کیا تہا اس رومی لشکر کی تعداد ایک لاکہ ستر ہزار بیان کی جاتی ہے۔ جسوقت یوسانوس
رومی فوج کو لئے ہوئے سرزمین فارس مین پہونچا ساپور نے بھی لشکر فراہم کر کے رومیون
کا مقابلہ کیا۔ رومیون نے پہلے ہی حملہ مین ساپور کو پسپا کر دیا۔ عرب کے گروہ نے اوس کا
تعاقب کیا لیکن وہ معدودے چند آدمیون کو ہمراہ لیکر جان بچا کر بہاگ نکلا۔ رومیون نے
اوس کے خزانہ پر قبضہ کر لیا اور شہر طیسون پر اپنی کامیابی کا پہریرا اوڑا دیا وہانکے رہنے والے
رومیون سے متنفر ہو کر جلاوطن ہو گئے اور رومیون نے وہان سکونت اختیار کر لی اور
اور نہایت عزت و اقتدار سے رہنے لگے۔ بعد چندے الیانوس ایک لڑائی مین
مارا گیا۔ رومیون نے یوسانوس کو اپنا سردار بنانا چاہا یوسانوس نے اس شرط سے
کہ رومی پھر مذہب عیسائی اختیار کرلین جیسا کہ زمانہ حکومت قسطنطین مین تہا عنان حکومت
اپنے ہاتھہ مین لی چنانچہ کل رومی پہر عیسائی ہو گئے۔ اس کے بعد ساپور نے پہر فوج
جمع کر کے حملہ کرنے کی یوسانوس کو دہمکی دی اور یہہ کہلا بہیجا کہ مین اپنی رعایا کا
انتقام لینے کو آرہا ہون تم خبردار ہو جاوٗ یوسانوس یہہ سُنکر گہبرا گیا اور اسّی رومی افسرونکو
ہمراہ لیکر ساپور کے پاس گیا ساپور نے اوس سے معانقہ کیا۔ نہایت عزت سے
اوسکو ٹہیرایا اور اس امر پہ صلح کر لی کہ رومی کل مال غنیمت واپس کر دین اور بعوض

سلہ انگریزی مورخ اس شہری فوج کے حاکم کا نام جولین بتلاتے ہین شاید عربی مورخ نے اسکو یوسانوس لکہا ہو۔

خونبہا نصیبین کو دیدین جسکو رومیون نے فارس سے لیلیا تہا۔ چنانچہ یوسانوس۔ نصیبین کو واپس دیکرا پنے ملک کو لوٹا اور ساپور نے اصطخر اصبہان (اصفہان) کے آدمیون کو وہان دوبارہ آباد کرکے اپنے دارالسلطنت کیطرف مراجعت کی۔ اس واقعہ کے تھوڑے دنون کے بعد یوسانوس مرگیا۔

بعض موزخین بیان کرتے ہین کہ ساپور بہ تبدیل لباس۔ روم گیا اور وہان وہ گرفتار کرلیا گیا۔ قیصر نے اوسکو بیل کی کھال پہنائی اور اوس کو اپنے ساتھ لئے ہوئے جندیساپور کیطرف بڑہا تاکہ وہ اپنی آنکھون سے اپنے ملک کی بربادی دیکھے لیکن ساپور اثناء راہ سے موقع پاکر بھاگ نکلا اور جندیساپور کے لشکر مین شامل ہوکر رومیون کے مقابلہ پر آیا اور اوسکو شکست دیکر اون کے بادشاہ کو گرفتار کرلیا۔ اور اوس سے مزدورون کیطرح مدتون کام لیتا رہا۔ بعد چندے اوسکی ناک کاٹ کر ایک گدہے پر سوار کراکے رومیون کے پاس بہیجدیا لیکن یہ ایسا قصہ ہے کہ جس کے جھوٹ ہونے کی عادت شہادت دے رہی ہے۔ الغرض ساپور اپنی حکومت اور عمر کا بہتروان سال پورا کرکے مرگیا۔ اس نے سواد نیشاپور مین سجستان آباد کیا اور ایک محل بادشاہون کے رہنے کے لئے بنوایا۔ اس نے اپنی طول وطویل سلطنت مین رعایا کو بہت خوش رکھا۔

اردشیر ثانی۔ اور اُسکے بعد کے سلاطین ساپور وقت انتقال اپنے برادر زادہ اردشیر بن ہرمز کے حق مین حکومت کی وصیت کرگیا تہا

لہ اس عہدنامہ مین جسکے رو سے صلح ہوئی تھی وہ پانچ صوبے بھی داخل تھے جو دجلہ کے شرق مین واقع تھے جنکو نرسی کی عہد حکومت مین رومیون نے ایرانیون سے چھین لیا تھا۔

جس سے ارکین دولت نے اوسکو تخت نشین کیا لیکن چار برس کے بعد اوس سے نزع
سلطنت کیگئی اور بجاے اوسکے سابور بن سابور ذو الاکتاف تخت حکومت پر بیٹھایا گیا لوگون نے
اسکی بادشاہت کی خوشی منائی یہہ نہایت نیک سیرت تھا۔ رعایا اور لشکری سے نرمی
کا برتاؤ کرتا تہا۔ اس سے اور بنی ایاد سے اکثر لڑائیان ہوئین جسکی طرف بنی ایاد کا
شاعر اس شعر مین اشارہ کرتا ہے۔ علی رغم سابور بن سابور اصبحت * قباب ایاد حولها الخیل والنعم
بعضے کہتے ہین کہ یہہ شعر سابور ذو الاکتاف کے بارے مین کہا گیا ہے واللہ اعلم۔
بہرکیف سابور پانچ برس حکومت کرکے مرگیا بجاے اوس کے اوس کا بہائی
بہرام ملقب بہ کرمان شاہ تخت نشین ہوا یہہ نہایت ہی بردبار نیک سیرت تہا یہہ بہی گیارہ
برس حکومت کرکے مرگیا اوس کے مرنے کا یہہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ لڑائی
مین یا فوج کے رفع فساد مین مصروف تہا ناگاہ اوسکو ایک تیر آلگا جس سے وہ مرگیا
اسکے بعد یزدجرد الاثیم بادشاہ ہوا اکثر اسکو بہرام کا بیٹا بتاتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ
اوسکا بہائی تہا۔ ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ یہہ نہایت غصہ ور و مکارہ دغاباز فریبی جابر
اور خودراے تہا۔ تھوڑی سی لغزش پر اپنے رعایا اور ملازمین کو بہت بڑی سزا دیتا تہا
در گزر اور چشم پوشی کا بالکل عادی نہ تہا۔ اعلی درجہ کا بدخصلت۔ بدطینت اور
سفلہ مزاج تہا۔ اس کی ابتدائی حکومت مین رسی حکیم معروف بہ مہر نرسی
وزارت کرتا تہا لیکن بعد چند سے معزول کردیا گیا۔ اہل دولت اسوجہ سے
اور نیز بادشاہ وقت کے ظلم و تعدی سے پریشان ہورہے تہے اتفاق وقت
سے ایک روز اسکے اصطبل خاص کا ایک گھوڑا چھوٹ گیا۔
کوئی شخص اوسکو پکڑ نہ سکتا تہا یزدجرد یہہ دیکھکر چلا اوٹھا اور خود اسکے

پکڑنے کو بڑھا گھوڑے کے پاس پہونچکر ایک نیزہ مارا۔ گھوڑے نے بھی اسپرلات چلائی یزدجرد زخمی ہوگیا اوسی زخم کے صدمہ سے مرگیا یہہ واقعہ اوسکی حکومت کے اکیسوین سال واقع ہوا بعدہٗ بہرام بن یزدجرد بادشاہ ہوا اسکا لقب بہرام جور تہا۔ اس نے بلاد حیرہ مین عرب کے ساتہہ پرورش پائی تہی اسکے باپ نے اسکو نعمان بن امرء القیس کے سپرد کردیا تہا اوسنے اسکو سواری لڑائی اور علم کی تعلیم دی جب اسکا باپ مرگیا تو اہل فارس نے ایک شخص کو اردشیر کی نسل سے بادشاہ کردیا بہرام جور یہہ خبر سنکر بہ امداد نعمان بن منذر فارس پر چڑہ آیا اور اوس سے لڑکر خود بادشاہ بن بیٹھا۔ جیسا کہ آل منذر کے حالات مین ہم بیان کرینگے۔ اسکے زمانہ حکومت مین خاقان بادشاہ ترک نے بلاد صغد پر جو اسکے مقبوضات سے تہے فوجکشی کی بہرام نے اوسکا مقابلہ کیا اور نہایت جوانمردی سے اوسکو پسپا کرکے قتل کرڈالا بعدازان ہندوستان پر حملہ کیا اور شاہ ہند کی لڑکی سے بیاہ کیا۔ ملوک روم اس سے ڈرتے تہے ہمیشہ سالانہ نذرانہ بہیجتے تہے اونیس [۱۹] برس اس نے حکومت کی بعدازان یزدجرد بن بہرام جور حکمران بنایا گیا اس نے مہر نرسی حکیم کو اپنا وزیر مقرر کیا یہہ نہایت نیک سیرت عادل اور سخی تہا۔ بیس برس حکومت کرکے مرگیا اسکے بعد ہرمز بن یزدجرد بادشاہ ہوا اسکا بہائی فیروز ان دنون یہان موجود نہ تہا جب اوسکو اس

لہ بعض ایرانی مورخ یا قصہ گو اس واقعہ کو یون بیان کرتے ہین کہ بہرام۔ عربون کو لیکر ایران پر چڑہا لیکن ایرانیون کی خونریزی ناپسند کرکے اس امر کو منحصر علیہ قرار دیا کہ تاج دو شیرون کے درمیان مین رکہہ دیا جاسے۔ دونون تاج خواہون مین سے جو تاج اوٹہالائے وہی تاجدار ایران سمہا جاسے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ خسرو نے مارے خوف کے اپنی جگہہ سے حرکت تک نہ کی لیکن بہرام دلیرانہ اوٹہا اور شیرون کو مارکر تاج اوٹہالایا۔ لوگون نے خسرو کو تخت سے اوتارکر بہرام کو اپنا بادشاہ بنالیا۔

واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ ایک کثیر التعداد لشکر لیکر چڑہ آیا اور اپنے بہائی کو قید کرکے خود بادشاہ بنگیا۔ اسکے زمانہ حکومت مین رومیون سے خراج دینا بند کردیا تہا اس نے ایک لشکر بسر گروہی وزیر مہر نرسی اون کے زیر کرنے کو روانہ کیا وزیر مہر نرسی نے اونکو مارپیٹ کر پہر مطیع کیا۔ سات سالون کا قحط اسی کے عہد حکومت مین پڑا اس نے اوسکا نہایت معقول انتظام کیا لوگون مین علی العلوم غلہ تقسیم کرتا تہا محصول بالکل معاف کردیا تہا اس زمانہ قحط مین کوئی شخص بہوکون نہین مرنے پایا۔ ہیاطلہ نے اسی زمانہ مین اوس کے ممالک پر دست درازی شروع کی۔ طغارستان اور بلاد خراسان کے اکثر حصہ پر قبضہ کرلیا۔ فیروز نے اون کی مدافعت کی غرض سے لشکر جمع کرکے حملہ کیا لیکن ناکام رہا ہیاطلہ نے اونکو ہزیمت دیکر اوسکے چار لڑکون اور چار بہائیون کو قتل کرڈالا خراسان پر قابض ہوگئے۔ اس کے بعد روسا فارس سے ایک شخص شیراز کا رہنے والا اوٹہا اوسنے ہیاطلہ کو مغلوب کرکے خراسان سے نکال دیا اور کل وہ مال واسباب چہین کر قیدیون کو رہائی دی جو انہون فیروز کے لشکر سے لوٹ لیا تہا اور قید کرلیا تہا۔ فیروز اپنی حکومت کے ستائیسوین سال مرگیا۔ رے جرجان اور آذربائیجان مین متعدد شہر آباد کئے۔ بعضے کہتے ہین کہ بادشاہ ہیاطلہ جس نے فیروز پر حملہ کیا تہا اوسکا نام خشنوا تہا اور جس شخص نے خراسان کو اوس سے چہینا ہے وہ خرسوس تہا اور منوشہر کی نسل سے تہا۔ اسکو فیروز نے بوقت روانگی جنگ خشنوا اپنا نائب مقرر کیا تہا اس سے فیروز کی شکست کے بعد جو نمایان کارگذاری کی وہ ظاہر ہے۔

قباذ فیروز کے مرنے کے بعد بلاوش بن فیروز بادشاہ ہوا قباد الملک بن فیروز سے لڑائی ہوئی بلاوش اوسپر غالب آیا وہ بہاگ کر خاقان بادشاہ

ترک کے پاس چلا گیا۔ یلادش نیک سیرتی اور انصاف سے چار برس حکومت کرکے
مر گیا بعد اسکے قباد الملک خاقان کا لشکر لیکر آیا اور بجائے بھائی کے مسند آرا ہوا بیان
کیا جاتا ہے کہ جسوقت قباد اپنے بھائی یلادش سے ہزیمت پاکر خاقان کے پاس بھاگا
جا رہا تھا نیشاپور ہو کر گذرا اور وہاں شبکو ایک عورت سے ہمخواب ہوا اتفاق سے وہ اس سے
حاملہ ہو گئی اور بعد انقضاء مدت حمل اوس سے لڑکا پیدا ہوا پھر جب قباد چار برس کے
بعد خاقان کا لشکر لیکر یلادش سے لڑنے کو آرہا تھا اور راہ اوسکا گذر نیشاپور مین ہوا تو
اوس نے اوس عورت کو یاد کیا وہ عورت مع اوس لڑکے کے قباد کے
پاس آئی جو اس کے بطن اور اوسکے نطفہ سے پیدا ہوا تھا۔ اسی اثنار مین یلادش کے
مرنے کی خبر بھی آئی قباد اس لڑکے کو مسعود اور اقبال مند خیال کرکے اسیوقت روانہ
ہو گیا اور دار السلطنت مین پہونچکر تخت حکومت پر بیٹھ گیا وزیر سرحد (سوخرای) نے
اسکو بھی یلادش کیطرح موم کا پتلا بنانا چاہا اور وہی انداز اوس نے اختیار کیے لیکن جب
اسکے قدم حکومت و سلطنت پر جم گئے اور اپنے وزیر جنگ ساپور مہران کو اپنے قابو کا
بنا لیا تو اوس نے وزیر سرحد کو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا اسی کے زمانہ حکومت مین
مزدک زندیق (مزدق زندیق) ظاہر ہوا یہہ ہر چیز کو مباح کہتا تھا اور کہتا تھا کہ مال و اسباب
اور عورتین کسی خاص شخص کی ملک نہین ہین جسکو جی چاہے اوسکو بے تامل اختیار کرے
کیونکہ یہہ کل چیزین اللہ کی ہین اور سب ایک ماں باپ سے ہین۔ قباد نے اسکا دین
قبول کر لیا جس سے ارکان دولت نے برہم ہوکر اوسکو تخت سے اوتار کے قید کر دیا
اور بجائے اوسکے جاماسپ (جاماسب) بن فیروز کو تخت پر بیٹھایا۔ اسکے بعد زرمہر جو اوسکا
دلی رفیق تھا لوگون کو مزدکیہ (مزدک زندیق کے مریدون) کے قتل پر اوبھار کے

قباد کو دوبارہ تخت پر بٹھایا لیکن مردک زندیق کا فقرہ پھر چل گیا اور ارکان دولت نے قباد اور زرمہر کو مردک کا معتقد و مرید سمجھکر پھر تخت سے اوتار کر قید مین بھیجدیا اور جاماساب کو بادشاہ بنا لیا۔ قباد کسی طرح قید خانہ سے بھاگ کر ہیاطلہ کیطرف چلا گیا اثنار راہ مین نوشہر ہو کر گزرا۔ وہان کے حکمران کی لڑکی سے بیاہ کرلیا جس سے انوشیروان پیدا ہوا۔ بعد ازان بادشاہ ہیاطلہ کی مدد سے چھ برس کے بعد جاماساب پر حملہ کیا۔ جاماساب کو اس لڑائی مین شکست ہوئی اور قباد تخت حکومت پر قابض ہو گیا بعد ازان رومیون سے لڑنے کو نکلا آمد کو فتح کیا۔ اوس کے رہنے والون کو غلامی مین رکھا۔ اس نے بہت سے شہر آباد کئے منجملہ اون کے ارجان بھی ہے جو ما بین اہواز اور فارس کے واقع ہے۔ اسکا زمانہ حکومت ینتالیس برس تک رہا اسکے بعد انوشیروان بن قباد بن فیروز بن یزدجرد بادشاہ ہوا۔

انوشیروان

انوشیروان بن قباد نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی اپنے ملک کو چار صوبوں پر منقسم کیا پہلی قسمت مین خراسان اور سیستان و کرمان تھے اور اوسکا دارالحکومت خراسان تھا۔ دوسری قسمت مین وہ زمینین تھین جو کوم اور اصفہان کے درمیان تھین انہین ارمینہ اور آذربائیجان کے صوبے بھی شامل تھے اسکا دارالحکومت آذربائیجان تھا تیسرے مین اہواز، فارس اور چوتھے مین عراق تھا۔ جسکی وسعت قلمرو کے سرحد تک قائم تھی ان صوبجات کے انتظام اور اہتمام کیلئے عمدہ عمدہ قوانین بنائے اور ہر ایک عہدہ دار کو اسکے

---

[1] قباد کے قید سے چھوٹنے اور ہیاطلہ کے پاس جانے کا قصہ بعضے یون بیان کرتے ہین کہ قباد کی حقیقی بہن نے جوڑ توڑ لگا کر جاماساب سے تعلقات بشری پیدا کر کے قباد کو قید سے رہا کرایا۔ اس واقعہ کو محققین مورخ نے بیان نہین کیا ممکن ہے کہ یہ بھی شاہنامہ کا قصہ ہو۔

عملدرآمد کی ہدایت کی بعد اسکے اوس نے اون ممالک کے واپس لینے کی جو اطراف وجوانب کے سلاطین حکمرانی کر رہے تہے کوششین کین اور اون مین وہ کامیاب ہوا ارمینیہ کے باغیون کو آذربائیجان مین اور یہان کے سرکشونکو ارمینیہ مین لیجاکر آباد کیا ظلم وتعدی کی بیخ وبنیاد اوکھاڑ دی۔ باب الابواب کا سور بنایا جسکے بنا کی ابتدا اسکے واداسنے کی تہی۔ سور کا میدا دریا کے اندر ہے ایک میل تک یہ سور بو لوہے اور سیسے کا ہے اور جو خشکی پر بنا یا وہ جبل فتح پر چالیس فرسخ کا ہے بلاد طبرستان تک تین میل پر اس سور سے ایک دروازہ لوہے کا بنایا اور ایک گروہ کو اسمین آباد کیا تاکہ اغیار اسمین نہ آسکین۔ مسعودی کہتا ہے کہ یہ ہمارے زمانہ تک باقی تھا لیکن ظن غالب یہ ہے کہ تاتاریون نے اسکو خراب کیا ہوگا جبکہ وہ ساتوین صدی مین ممالک اسلام پر غالب آئے تھے۔

الغرض انوشیروان نے اپنا ابتدائی زمانہ حکومت اصلاح حال رعایا اور انتظام ممالک ودرستی قلعات مین صرف کیا بعد ازان رومی بادشاہ پر چڑھائی کی حلب۔ قبرس۔ حمص۔ اور انطاکیہ وغیرہ کو فتح کرکے اسکندریہ کو بہی لے لیا۔ ملوک قبط پر خراج قائم کیا۔ رومی۔ چینی۔ تبتی بادشاہون نے تحائف اور ہدایا بہیجے اسکے بعد اوسنے بلاد خزر پر حملہ کیا اور اون کے بعوض جو اسکے ملک مین فتنہ وفساد کر چکے تہے قتل کیا۔ لوٹ لیا۔ پہر ابن ذی یزن (ملوک تبابعہ کے اولاد سے) اسکے پاس یمن کے بادشاہ حبشی کے ظلم کی فریاد لیگیا انوشیروان نے دیلمی لشکر کو بسر گروہی اپنے ایک سپہ سالار کے اوسکے ساتھ کردیا۔ اسنے یمن مین پہونچکر مسروق حبشی شاہ یمن کو قتل کرکے ابن ذی یزن کو وہان کا حکمران بنادیا

اسی زمانہ مین انوشیروان نے سراندیپ پر فوج کشی کی اور اوسکے بادشاہ کو قتل کرکے اوسپر قابض ہوگیا۔ عرب مین شہر حیرہ کو لے لیا پہر وہ حیاطلہ کے طرف متوجہ ہوا اور اوسکے بادشاہ کو قتل کرکے اوسکے خاندان سلطنت کو ہی نیست و نابود کردیا۔ اوسکے فتوحات کا سلسلہ۔ بلخ اور ماوراءالنہر سے متجاوز ہوگیا تھا۔ اوسکا لشکر فرغانہ مین اوترا ہوا تھا۔ بلاد روم مین اوسنے بڑی بڑی کامیابیان حاصل کین۔ علم اور اہل علم کو دوست رکھتا تھا اسی کے زمانہ حکومت مین کتاب کلیلہ و دمنہ کا زبان پہلوی سے ترجمہ کیا گیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے حکومت کے بیالیسوین برس عام الفیل مین اور آپکے والد عبداللہ ابن عبدالمطلب چوبیسوین برس حکومت کے پیدا ہوئے تہے

ہرمز انوشیروان نے آل منذر کو دوبارہ حیرہ مین بسایا یا طائفہ مزدقیہ کو قتل کرکے ملت مجوسیہ قدیمہ کو قائم کیا۔ اکثر شہر آباد کئے۔ اڑتالیس برس حکومت کرکے مر گیا۔ اسکے بعد ہرمز بن انوشیروان بادشاہ ہوا۔ ہشام الکہتا ہے کہ یہی عادل۔ منصف اور نیک مزاج تہا بایں ہمہ شرفا اور رؤسا و علما کو قتل کرتا تھا بادشاہ ترک شابہ نے تین لاکھ فوج لیکر ہرمز پر حملہ کیا جب ہرمز اوس سے لڑنے کو ہرات اور بازغیس کی طرف گیا تو اوسکی عدم موجودگی مین بادشاہ روم نے عراق پر اور خزر کا بادشاہ باب الابواب پر اور عرب کا ایک گروہ فرات کے ساحلی شہرون پر چڑہ آیا غرضکہ چارون طرف سے دشمنون نے فتنہ و فساد برپا کردیا۔ ہرمز نے خراسان مین پہونچکر بہرام چوبین کو بادشاہ ترک کے مقابلہ پر بہیجا اور خود وہین ٹھہرا رہا۔ بہرام نے بادشاہ ترک کو قتل کرکے اوسکی لشکر کو پسپا کردیا۔

مال واسباب اوسکا لوٹ لیا اسکے بعد پرموده بن شابه بادشاه ترک ترکونکو اکھٹا کرکے
پھر لڑنیکو آیا اور بدقسمتی سے بہرام کے ہاتھ گرفتار ہوگیا بہرام نے اوسکو ہرمز کے
پاس مقید بھیجدیا اور اوسکے ساتھ جواہر ظروف اور آلات حرب جو غنیمت مین
اوسکو ملے تھے روانہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مال غنیمت دولاکھ پچاس ہزار
اونٹون پر لدا ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔

پرویز ہرمز کو بہرام کی اس کامیابی سے اندیشہ ہوا یا اسوجہ سے کہ بہرام کی
عزت ہرمز کی آنکھون مین دوچند ہوگئی تہی ارکین دولت نے ہرمز کو بہرام کیطرف سے
بدظن کردیا اور ادہر اودہر سے لگانے بجھانیوالون نے بہرام کے کان بہردیے
بہرام نے بجز نت جان چند مرزبانونکو ملاکر یہ راے قایم کی کہ ہرمز کو تخت سے اُتار
کر اوسکے لڑکے ابرویز (پرویز) کو بادشاہ بنانا چاہیے۔ اس صلاح ومشورہ
مین ہرمز کے ارکین سلطنت بہی شامل تھے۔ ابرویز ان دنون آذربایجان مین
تھا وہین فوجی اور ملکی افسرون نے مجتمع ہوکر اوسکے سرپر شاہی تاج رکھدیا اور ہرمز
کو تخت سے اوتارکر قید کردیا۔ پرویز بادشاہ ہونے اور ملک پر قبضہ حاصل کرنیکے بعد
بہرام سے ملنے اور اوسکو اپنا مطیع بنانے کی غرض سے چلا دونون سے نہروان پر ملاقات
ہوئی پرویز نے اوسکی اطاعت سے چند شرایط پیش کے جنکو بہرام نے تسلیم نکیا اسوجہ سے
دونون مین لڑائی ہوگئی بہرام نے پرویز کو پسپا کردیا پرویز سنبہلکر پہر دوبارہ لڑائی
کے میدان مین آیا لیکن اوسکی تازہ کوششون نے کچھ مدد نکی اوسکے نامی
نامی سردار مارے گئے اور یہ جان بچاکر مدائن کی طرف بہاگا۔ پرویز کا باپ ہرمز
محبسون مین قید تھا اوس [illegible] خبر پہنچائی گئی اور [illegible] بار مین مشورہ لیا گیا۔ اوسنے

موریق بادشاہ روم کے پاس جانے اور اوس سے امداد طلب کرنے کی صلاح دی چنانچہ پرویز اوسکے پاس گیا اور اپنی حکومت کے بارہوین برس پر لوٹ کر آیا۔

بعضون نے اس واقعہ کو یون بیان کیا ہے کہ پرویز کو جب اپنے باپ سے سوء مزاجی پیدا ہوئی تو وہ بخوف جان آذربایجان مین چلا آیا اور وہان اکثر امرا اور افسران ملکی اور فوجی مجتمع ہوے مگر کوئی جدید بات پیدا نہ ہوئی اس اثنا مین ہرمز نے ایک سپہ سالار کو بہرام سے لڑنے کو بھیجا بہرام نے اس سپہ سالار کو قتل کر ڈالا فوج بے سردار ہونے کی وجہ سے مداین کی طرف بھاگی بہرام نے اوسکا تعاقب کیا۔ ہرمز یہ واقعہ سنکر پریشان ہوگیا۔ پرویز اپنے باپ کی پریشانی دیکھکر نکل پڑا اور اوسکو گرفتار کرکے بہرام چوبین کے مقابلہ پر خود آیا یہ بھی بہرام سے شکست کھاکر بھاگا اوسکے باپ ہرمز نے بادشاہ روم کے پاس جانیکی صلاح دی۔ لیکن پرویز کے مامون نے یہ کہا کہ ہمکو خوف اس امر کا ہے کہ بہرام مداین مین مبادا چلا نہ آئے اور تیرے باپ کو دوبارہ تخت پر نہ بٹھادے اسوجہ سے بہتر یہ ہے کہ مداین مین پہونچکر ہرمز کو قتل کرکے بادشاہ روم کے پاس چلنا چاہیئے پرویز نے اس راے کو پسند کرلیا اور فرات سے عبور کرکے مداین کی طرف بڑھا مگر بہرام کے تعاقب سے مجبور ہوکر روم کی طرف بھاگا افتاد و گیر و قرار و تعاقب مین پرویز کے مامون بندویہ کو بہرام نے گرفتار کرلیا اور سرحد روم تک اوسکا تعاقب کرکے واپس آیا۔ پرویز معہ انلوگون کے جو اسکے ہمراہ تھے انطاکیہ پہنچا اور قیصر موریق سے مدد کا خواستگار ہوا قیصر موریق نے اسکی تعظیم وتکریم کی اور اپنی لڑکی مریم سے اسکی شادی کرکے ساٹھ ہزار فوج بسرگروہی اپنے مامون ناطوس کے

اُسکے ساتھ کر دیا اپرویز جو وقت لشکر روم سے لئے ہوے آذربائیجان مین پہونچا اسکا ماموں بھی بہرام کے قید سے بھاگ کر اس سے آملا اپرویز نے نہایت اطمینان سے بہرام پر حملہ کیا بہرام شکست کھاکر ترک مین چلا گیا اور اپرویز مداین مین داخل ہوا۔ لشکر روم کو ہزار ہا روپیون کا مال واسباب اور لکھو کھا روپے دیکر رخصت کیا۔ اس ہزیمت کے بعد بظاہر بہرام۔ شاہ ترک کے پاس رہتا نظر آرہا تھا اور اپنے کسی خاص ارادے کے پورا کرنے مین مشغول تھا عجب نہ تھا کہ یہ ارادہ اوسکا پورا ہو جاتا لیکن اپرویز کی سازش سے خاقان ترک کی بیگم نے بہرام کو زہر دیکر مار ڈالا۔ خاقان ترک نے اسوجہ سے اپنی بیگم کو طلاق دیدیا اور بہرام کی بہن سے بیاہ کرنیکا خواستگار ہوا مگر بہرام کی بہن نے اس سے انکار کیا۔ اپرویز نے تا حیات قیصر روم اپنی بات بنا رکھی اور اُس سلوک کے معاوضہ مین جو قیصر نے اوسکی کس مپرسی کی حالت مین اسکے ساتھ کیا تھا ہمیشہ ممنون اور ہدایا بھیجتا رہا لیکن جب قیصر کو رومیون نے تخت سے اوتار کر مار ڈالا اور بجاے اوسکے توفاد (فوکس) کو تخت قیصری پر بٹھایا اپرویز رومیون سے قیصر مقتول کے خون کا بدلہ لینے کے بہانہ سے بگڑ گیا بظاہر اسکو قیصر کے بیٹے کے حمایت کا بہانہ مل گیا تھا اس نے تین سپہ سالار و نکو تین طرف سے رومیوں کی سرکوبی کو روانہ کیا ایک سپہ سالار کو مرزبان شام کیطرف روانہ کیا اسنے فلسطین بیت المقدس تک فتح کر لیا اوسکے رومی پیشوا و نکو گرفتار کر لیا اصلی صلیب کو جو زرین صندوق مین مدفون تھی زمین سے نکلوا لیا اور بڑی دھوم دھام سے کسریٰ فارس (اپرویز) کے پاس بھیجدیا۔ دوسرا سپہ سالار بلاد مصر کیطرف بھیجا گیا تھا۔ اسنے مصر۔ اسکندریہ بلاد نوبیہ پر قبضہ حاصل کیا۔ تیسرا سپہ سالار قسطنطنیہ پر حملہ کرنیکو روانہ کیا گیا تھا اسنے خلیج قسطنطنیہ پر اپنا خیمہ نصب کیا اور رومی ممالک پر حملہ کرکے

لیکن رومیون مین سے کسی نے ابن موریق (سابق قیصر کے بیٹے) کی اطاعت قبول نہ کی بلکہ اونھون نے بوجہ فسق وفجور اپنے بنائے ہوئے قیصر قوقا کو مارکر ہرقل کو تخت قیصری پر بٹھایا۔ ہرقل نے تخت پر بیٹھتے ہی بلاد کسرے فارس (پرویز) پر فوج کشی کردی اور نصیبین تک پہونچگیا پرویز نے اپنے ایک سپہ سالار کو ہرقل کے مقابلہ پر بھیجا یہ موصل مین پہونچکر رومیون کی آمد کی روک تھام کررہا تھا کہ ہرقل نے دوسرے طرف سے فوج کسریٰ پر حملہ کردیا کسرے نے لڑائی کا حکم دیدیا اس لڑائی مین کسرے نے شکست کھاکر معہ اپنے فوج کے میدان جنگ سے بھاگ نکلا ہرقل تھوڑی دور تک تعاقب کرکے ٹھہر گیا کسرے نے منہزم فوج کو بہت سخت سزادی اور سخراب کو خراسان سے طلب کرکے ہرقل کی لڑائی پر اپنی فوج کا سپہ سالار مقرر کرکے روانہ کیا کسرے اور ہرقل کے لشکرون سے مقام اذرعات اور بصرے مین مقابلہ ہوا بڑی گھمسان کی لڑائی ہوئی لشکر فارس نے ہرقل کو شکست فاش دی سخراب ارض روم مین داخل ہوگیا اوسکے آباد گانون کو ویران اور وہان کے باشندون کو قتل کرتے ہوئے قسطنطنیہ تک پہونچکر واپس ہوا اپرویز نے اوسکو خراسان کی گورنری سے معزول کرکے اوسکے بھائی کو وہان کا گورنر کیا فارس اور روم کی اسی غالبیت اور مغلوبیت کے بارے مین سورۂ روم کی اول آیات شریفہ نازل ہوئی ہین۔ طبری کہتا ہے کہ آیۂ کریمہ "ادنی الارض" سے اذرعات اور بصرے مراد ہین جہان پر فارس اور روم کی باہم لڑائیان ہوئی تہین پھر روم نے اس واقعہ کے سات برس کے بعد فارس پر غلبہ حاصل کیا اور مسلمانون نے جناب باری کے وعدہ سے لوگونکو مطلع کیا کیونکہ قریش بوجہ بت پرستی فارس کی طرفداری کرتے تھے اور مسلمان اہل کتاب ہونے کے خیال سے روم کو سراہتے تھے۔ اسی کے

طرف جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیہ کلبی کو نامہ مبارک لیکر بھیجا تھا اسلام کیطرف دعوت کی تہی جیسا کہ ہم آئندہ اخبار ہجرت مین بیان کرینگے۔

شیرویہ اپرویز نے اپنے آخری زمانہ مین جب زیادہ دنون تک بادشاہت کرتا رہا کچھ خلقی۔ ظلم وتعدی اپنا شیوہ کرلیا لوگون کا مال واسباب بہ ظلم چھین لینے لگا کیسکی فریاد نہ سنتا تھا فریادی کو دے بکے دیکر نکلوا دینے لگا۔ رعایا اسوجہ سے اس سے بددل ہو گئی۔ ہشام کہتا ہے کہ جسقدر اپرویز کا خزانہ تھا اوسقدر شاہان فارس مین سے کسی کا نہ تھا اسکی فتح ونصرت کی موجین خلیج قسطنطنیہ اور افریقہ تک پہونچ گئی تہین۔ مدائن مین جاڑے کی فصل مین رہتا اور گرمیون مین ہمدان چلا جاتا تھا اسکے بارہ ہزار بیگیات تھین ہزار جنگی ہاتھی پچاس ہزار سوار ہر روز سلامی کو آتے تھے صدہا آتش کدہ بنواے اور اون مین ہزار ہا مغان مقرر کئے۔ اونکے مصارف کے لئے اپنے ملک کا اٹھارہ برس کا خراج وقف کر دیا۔ اسکے خزانہ کا کوئی حد وشمار نہ تھا یہ اسی زمانہ مین اس درجہ مغرور ہو گیا تھا کہ شرفا ودسار کو حقیر سمجھنے لگا چھتیس ہزار قیدیونکے مار ڈالنے کا حکم دیدیا جس سے اراکین دولت نے اسکی مخالفت کی داروغہ قیدخانہ نے اون سبکو چھوڑ دیا اور اونہین کے ساتھ اوسکے لڑکے شیرویہ کو بھی چھوڑ دیا اسکا نام قباد تھا اسکو بھی اپرویز نے اور لڑکون کے ساتھ قید کر دیا تھا کیونکہ نجومیون نے اس سے کہہ رکھا تہا کہ تیرا ہی لڑکا تجھکو قتل کرے گا۔ الغرض شیرویہ کے پاس جسوقت وہ کل قیدی پہنچے مارے جانے کا اپرویز نے حکم دیا تھا مجتمع ہو گئے تو اوسنے شاہی قصر پر حملہ کر دیا اور اپرویز کو گرفتار کر لیا اپرویز نے خط وکتابت کرکے اپنی مخلصی کی راہ نکالی لیکن اہل دولت کی مخالفت سے مجبور ہو کر شیرویہ نے اپنے باپ کو اسکے حکومت کے اڑتیس برس

کے بعد قتل کر ڈالا جب اسکی خبر اوسکی دونوں بہنوں بوران۔ اور میدخت کو ہوئی تو وہ روتی ہوئی آئین اور شیرویہ کو سخت لعنت و ملامت کرنے لگین شیرویہ بھی رونے لگا۔ سر سے تاج اوتار کر پھینکدیا آٹھ مہینے حکومت کرکے بعارضہ طاعون مر گیا اسکا انتقال ہجرت کے ساتوین سال واقع ہوا جیساکہ بیہقی نے لکھا ہے۔

اردشیر اور اُسکے بعد

شیرویہ کے مرنے کے بعد اردشیر بادشاہ بنایا گیا یہ اوسوقت مین سات برس کا تھا اسکے سوا شاہی خاندان مین کوئی شخص از قسم ذکور موجود نہ تھا کیونکہ اپرویز نے جتنے لڑکے بڑے لڑکے پوتے سبھونکو قتل کر ڈالا تھا خشنش بہادر (خوانسالار) نے ملک کا انتظام اپنے ہاتھ مین لیلیا اسنے حکمرانی اچھی کی۔ شہریران (شہریار) نامی ایک شخص انطاکیہ مین رہتا تھا اور وہ اپرویز کے سلطنت کا رکن شمار کیا جاتا تھا شام اسکو جاگیر مین دیا گیا تھا چونکہ اس سے بوقت تخت نشینی اردشیر مشورہ نہین لیا گیا تھا اسوجہ سے یا بوجہ کم سنی اردشیر بگڑ گیا لشکر لیکر چڑھ آیا خشنش بہادر کا شہر طیسبون مین محاصرہ کیا اثناء لڑائی مین کسی سپاہی نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ شہریران قلعہ مین داخل ہو گیا۔ خشنش کو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا اور اوسکے ساتھ کئی امراء فارس کو مار ڈالا اس واقعہ کے بعد اردشیر اوٹھا لیکن اُٹھتے ہی مارا گیا ڈیڑھ برس اسکی حکومت رہی اردشیر کے قتل کے بعد شہریران تخت پر بیٹھا حالانکہ خاندان شاہی سے نہ تھا۔ اراکین سلطنت کو شہریران کا یہ فعل ناگوار گذرا وہ لوگ اسکے قتل کی درپردہ فکر کرنے لگے۔ ایک روز یہ ایرانی فوج کا جائزہ لے رہا تھا کہ ایک سوار نے پہونچکر نیزہ مارکر گھوڑے سے نیچے گرا دیا پھر کیا تھا جتنے سوار اسوقت موجود تھے سبھون نے مارنا شروع کر دیا جب شہریران کا کام تمام ہو گیا

تو بادشاہ بنانے کی فکر ہوئی چونکہ شاہی خاندان مین اولاد ذکور سے کوئی موجود نہ تھا اسوجہ سے بوران بنت اپرویز تخت حکومت پر بیٹھائی گئی اسنے انتظام وانصرام ممالک کے لیے فرخ بن ماجد شیراز کو جو اصطخر کا رہنے والا اور شہربران کا رشتہ دار تھا اپنا وزیر بنایا اسنے لوگون سے خراج معاف کر دیا اور دہش سے رعایا کو خوش رکھا صلیب کو یروشلیم مین واپس بھیجدیا[1] یہ ایک برس چار مہینے حکومت کر کے مر گئی اسکے بعد خشنشدہ (اسکا چچازاد بھائی) بیس روز تک حکمران رہا بعد ازان ارزمیدخت بنت اپرویز حکمرانی کے لیے منتخب کیگئی۔ یہ نہایت حسین اور جمیل عورت تھی۔ فرخ ہرمز۔ خراسان کا گورنر اسپر عاشق ہوگیا شادی کا پیام بھیجا ارزمیدخت نے کہلا بھیجا کہ "تمنے یہ پہلے سے کیون نہ کہا اب چونکہ مین ملکہ ایران ہوگئی ہون اور یہ مجھپر حرام ہے تم شب کو میرے پاس آؤ مین دربان سے کہہ رکھونگی فرخ ہرمز یہ سنکر مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا خراسان مین اپنے لڑکے رستم کو بجاے اپنے چھوڑکر ارزمیدخت کے پاس پہنچا اور شب کو شاہی محل مین داخل ہونیکے قصد سے چلا ارزمیدخت نے داروغہ محلسرا کو پہلے سے اسکے قتل کا حکم دے رکھا تھا اُسنے اسکو پہونچتے ہی قتل کر ڈالا۔ جب اس واقعہ کی خبر رستم کو ہوئی تو وہ ایک کثیر التعداد فوج لے کر مداین پر چڑھ آیا۔ ارزمیدخت تاب مقاومت نہ لاسکی بعضے کہتے ہین کہ گرفتار کر کے قتل کی گئی اور بعضون کا یہ خیال ہے کہ زہر کے ذریعہ سے ماری گئی۔ بہرکیف چھ مہینے اسکی حکومت رہی اسکے بعد

[1] انگریزی مورخ اس واقعہ کا انکار کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہرقل جب ایران سے واپس گیا تھا تو وہ اپنے ساتھ اس صلیب کو لیگیا تھا جو اوسکی کامیابی کی بہت بڑی یادگار سمجھی جاتی ہے۔

اردشیر بن بابک کے نسل سے ایک شخص تاجدار بنایا اور تھوڑے دنون کے بعد اسکو بھی مار ڈالا۔ بعضے کہتے ہین کہ یہ شخص ابرویز کی اولاد سے تھا فرخ زاد بن خسرو اوسکا نام تھا۔ خیر خواہان دولت قریب نصیبین کے حصن حجارہ سے اوسکو ڈھونڈھ کر مداین مین لاے تخت پر بیٹھایا پھر اوسکے مخالف ہوکر تخت سے اوتار کر مار ڈالا بعضے کہتے ہین کہ جب کسرے ابن مہر خشنش مارا گیا تو ارکین سلطنت بادشاہ بنانے کے لئے خاندان شاہی کی جستجو کرنے لگے اتفاق سے میسانی مین ایک شخص مل گیا جسکا فیروز بن مہر خشنش نام تھا اوسکو بعضے خشنشدہ بھی کہتے ہین اسکی مان چہار بخت بنت یزادقرار بن انوشیروان تہی اسکو لوگون نے کراہتًا بادشاہ بنایا اور چند دنون کے بعد اوسکو تخت سے اوتار کر مار ڈالا۔ اسکے بعد ایک شخص حصن حجارہ (قریب نصیبین) سے لایا گیا۔ تخت حکومت پر بیٹھایا گیا۔ پھر چھہ مہینہ کے بعد نزع سلطنت کے ساتھہ اوسکی نزع روح بھی کر لی گئی۔

یزدجرد اسکے بعد یزدجرد بن شہریار بن ابرویز سریرآرا ہوا جو اپنے دادا کے خوف سے بھاگ گیا تھا اور آتشکدہ اصطخر مین رہتا تھا جب اہل اصطخر کو یہ خبر پہنچی کہ اہل مداین نے ابن خسرو فرخ زاد کو تخت سے اوتار دیا ہے تو اہل اصطخر اوسکو اپنے ہمراہ لئے ہوے مداین مین آے اور فرخ زاد کو اوسکی حکومت کے ایک برس کے بعد مار کر یزدجرد کو بادشاہ بنایا یہی فارس کا آخری بادشاہ ہے اسنے بالاستقلال حکومت کی اسی کے زمانہ مین حکومت فارس کمزور ہوئی چارونطرف سے دشمنان دولت نکل پڑے اسیکے زمانہ مین اور اسکی حکومت کے دوسرے برس اور بروایت بعض چوتھے برس مسلمانون نے فارس پر حملہ کیا جنکے فتوحات اور کامیابیونکے مفصل واقعات فتوحات اسلامی

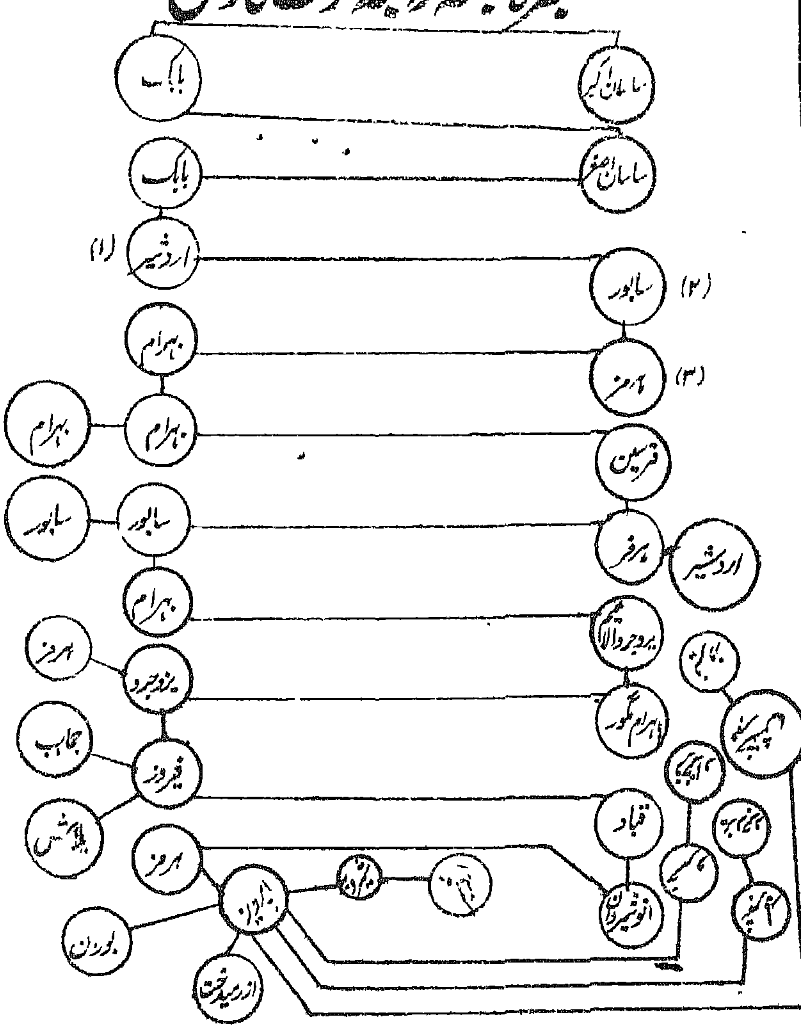
مین ہم لکھین گے۔

یزدجرد تقریباً بیس برس حکومت کرکے مرو مین مارا گیا۔ یہی سلاطین اکاسرہ ساسانیہ کے حالات تھے۔ طبری نے اسکے آخر مین لکھا ہے کہ جمیع سنین عالم جناب آدم علیہ السلام سے زمانہ ہجرت تک بزعم یہود چار ہزار چھہ سو بیالیس [۴۶۴۲] برس ہوتے ہین اور بخیال نصاریٰ جیسا کہ یونانیونکی توریت مین ہے پانچہزار نو سو بانوے برس اور بقول اہل فارس زمانہ قتل یزدجرد تک چار ہزار ایک سو اسّی [۴۱۸۰] برس ہوتے ہین۔ یزدجرد اُن کے نزدیک سنہ ۳۱ ہجری مین قتل کیا گیا۔ اور اہل اسلام یہ روایت کرتے ہین کہ مابین آدم اور نوح علیہ السلام کے دس قرنین گذری ہین۔ ایک قرن سو برس کا ہوتا ہے۔ اور مابین نوح اور ابراہیم علیہ السلام کے دس قرنین اور مابین ابراہیم اور موسیٰ علیہ السلام کے دس قرنین گذری ہین۔ طبری نے اسکو ابن عباس اور محمد بن عمرو بن واقد اسلامی مورخون اور اہل علم کی ایک جماعت سے نقل کیا ہے طبری بروایت سلمان فارسی اور کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتا ہے کہ مابین جناب عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ فترت چھہ سو برس تک رہا واللہ اعلم بالحق فی ذلک والبقاء للہ الواحد القہار

"(مترجم) مجھکو اسوقت تک کوئی ایسی کافی شہادت نہین ملی کہ جس سے مین رستم کے گرشاسپ یا شاہنامہ کے عجیب وغریب قصون کو سچا باور کرتا بعض واقعہ اُسکے ضرور صحیح ہین مثلاً رستم کا اپنے بادشاہ کیخسرو کے چھوڑانیکو جسوقت وہ یمن مین گرفتار ہوگیا تہا فوج لیکر جانا لیکن پھر بھی اُس سے مشہور ہفت خوان کا پتہ نہین چلتا جمین رستم کو اپنی دلاوری شجاعت دکھانیکا موقع ملا تھا گو یہ ممکن ہے کہ ان عجیب وغریب حکایات کا پتہ ایران کی پرانی تواریخ سے ملجاے۔ مگر اُنکی نسبت یہ امر مشہور ہو رہا ہے کہ ایرانی مورخ جو قبل از اسلام گذرے ہین

وہ عجایب وغرایب حکایات کے لکھنے کے زیادہ شایق رہتے تھے۔ عجب نہین فردوسی نے اپنے شاہنامہ کو اونہین تواریخ کے تحقیق وتحریر پر مرتب کیا ہو یا یہ کہ اُسنے فی نفسہ فارسی زبان مین نظر جدید۔ دلچسپی کے خیال سے تاریخی منظوم ناول لکھا ہو جسکے وجہ سے اُسکو خاطر خواہ اوسکا صلہ نہین ملا کیونکہ یمین الدولہ محمود شاہ غزنوی نے فردوسی سے تاریخ لکھنے کی فرمایش کی تہی نہ کہ منظوم ناول کی۔

شجرہ طبقہ رابعہ ملوک فارس



یونان روم اور لاطینی کے انساب

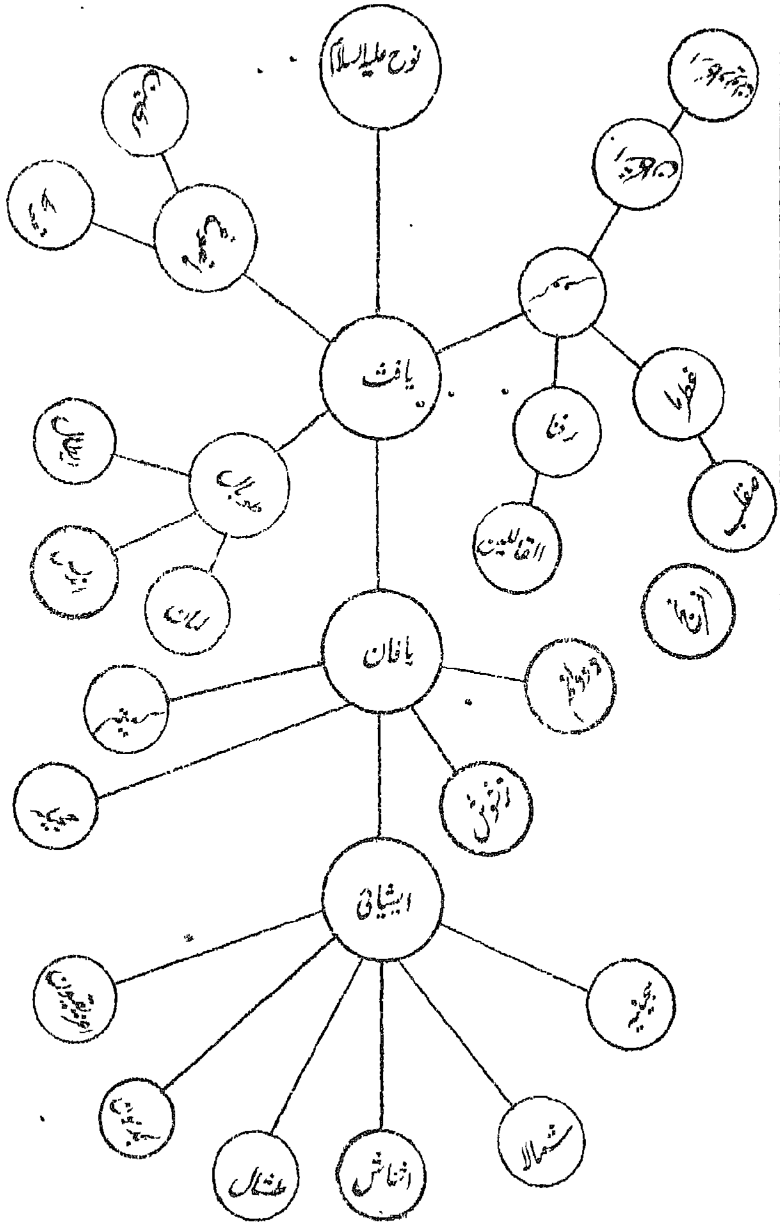
دنیا کی عظیم الشان گروہون مین سے باعتبار حکومت و سلطنت کے ایک یہ گروہ بہی ہے انکی دو بڑی حکومتین تہین ایک اسکندر کی دوسری قیاصرہ کی جنکا زمانہ اسلام سے پایا ہے یہ وہی لوگ ہین جو شام مین حکومت کر رہے تہے۔ باتفاق محققین یہ سب یافث بن نوح علیہ السلام کی طرف نسباً منسوب کئے جاتے ہین۔ کندی سے روایت کی جاتی ہے کہ یونان۔ عابر بن فالغ کی نسل سے ہے۔ اور وہ اپنے بھائی قحطان سے رنجیدہ ہوکر معہ اپنے اہل و عیال کے یمن سے جلا وطن ہوکر افرنجہ (فرانس) اور روم کے درمیان آٹھہر ا یمن اوسکا نسب مل جلگیا لیکن ابو العباس نے اسکی مخالفت کی ہے جیسا کہ اوس کے اس قول سے ظاہر ہوتا ہے۔

تخلط یونان بقحطان ضلة   بعمری لقد باعدت بینهما جدا

اسیوجہ سے اسکندر کو تبع مین شمار کرتے ہین حالانکہ یہ صحیح نہین ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ وہ یافث کے نسل سے ہے بعد اسکے محققین کل روم کو یونان اغریقی لاطینون کی طرف منسوب کرتے ہین یونان کا ذکر توریت مین آیا ہے کہ وہ یافث کے صلبی اولاد سے ہے اسکا نام یافان تھا عرب نے اوسکو معرب کرکے یونان کر دیا ہروشیوش نے مورخین کے پانچ گروہ قایم کئے ہین جو ہر ایک یونان کے پانچ لڑکون کیتم۔ جحیلہ۔ ترشوش۔ دودانم۔ ایشانی کیطرف منسوب ہوتے ہین اور ایشانی کی نسلی شاخون مین سجینیہ۔ اثناش۔ شمالا۔ طشال۔ سجدمون کو شمار کیا ہے اور روم لاطینون کو اونہین کیطرف منسوب کیا ہے لیکن اون پانچون مین سے کسی خاص کیطرف انکو منسوب

نہین کیا اور افرنج کو غطربا بن عومر بن یافث کے نسل سے لکہا ہے اور عقالیین
کو اوسکا نسبی بھائی بتایا ہے۔ وہ تحریر کرتا ہے کہ اس گروہ مین حکومت بنی اشکا
بن عومر کر رہے تھے اور قوط کو ماوائی بن یافث کیطرف منسوب کیا ہے اور
ارمن کو اونکا نسبی بھائی قرار دیا ہے۔ پہر دوبارہ قوط کو ماغوغ بن یافث کیطرف
منسوب کر کے لاطینیون کو اونکا نسبی بھائی ٹھیرایا ہے اور اُن مین سے قلالین
کو رفیا بن عومار کیطرف۔ اندلس طوبال بن یافث کیطرف اور ایطالیہ ارکادمیون کو
طیراش بن یافث کیطرف اجناس ترک کو منسوب کیا ہے۔ اُسکے نزدیک
غریقیون کا نام کل ابناء یونان کو شامل ہے اُسنے روم کو غریقیون اور لاطینیون
پر تقسیم کیا ہے۔ ابن سعید بروایت بیہقی تواریخ المشرق سے نقل کرتا ہے کہ یونان
یوان بن یافث کا لڑکا ہے۔ اسیلوجہ سے اونکو علوج کہتے ہین۔ اس نسب مین
سوے ترک کے کل شمال والے شریک ہین اور یقینی شعوب ثلاثہ یونان کے
اولاد سے ہین۔ اغریقی اغریقش بن یونان کے روم رومی بن یونان کے اور
لاطینی لطین بن یونان کے نسل سے ہین۔ اور اسکندر رومیون مین سے ہے۔
واللہ اعلم ان مین سے جہانتک ہمکو علم ہے سر دست ہم اونکی اون حکومتونکا
ذکر کیا چاہتے ہین جو زیادہ مشہور و معروف ہین۔ واللہ الموفق للصواب۔

شجرہ انساب یونان و روم وغیرہ



اخبار دولت یونان

یونانیون کے دو شعبے ہین ایک غریقی دوسرا لاطینی۔ انلوگون نے اپنے رہنے کے لئے معہ کل اپنے برادران بنی یافث مثلاً صقالبہ ترک اور افرنجہ وغیرہ کے معمورہ عالم مین شمالی جانب کو اختیار کیا اور اوسکے وسط مین مابین جزیرہ اندلس بلاد ترک تک مشرق مین طولاً اور مابین بحر محیط اور بحر رومی عرضاً قابض ومتصرف ہوگئے لاطینیون نے اوسکے جانب غربی کو اور غریقیون نے شرقی جانب کو اپنا مسکن بنایا۔ ان دونون کے درمیان مین خلیج قسطنطنیہ واقع ہے۔ ان دونون شعبون مین دو بڑی مشہور سلطنتین گذری ہین۔ غریقیون نے اپنے کو یونانیون کے نام سے مخصوص اور موسوم کیا انہین مین کا اسکندر بھی تھا جو دنیا کے نامور بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ جیسا کہ ہمنے بیان کیا خلیج قسطنطنیہ کے شرقی جانب بلاد ترک اور حد شام کے درمیان مین رہتے تھے بعد ازان انھون نے بلاد ترک۔ عراق۔ ہند اور ارمینیہ وغیرہ بلاد شام مین اور بلاد مقدونیہ مصر اور اسکندریہ کو لے لیا اونکے ملوک سلاطین مقدونیہ کے نام سے معروف ہین ہروشیوش مورخ روم انھین غریقیون مین بنو کیدمون اور بنو اثناش کو شمار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ علما اثناشیون انہین کیطرف منسوب ہوتے ہین۔ انہین کے شعوب سے بنو لطان ہین اور کل کیدمون بنو شمالا ابن ایشا ہین لیکن پھر دوسرے مقام مین لکھتا ہے کہ کیدمون شمالا کے بھائی ہین۔ واللہ اعلم۔

اس گروہ کا یہ خاندانی تفرقہ فارس وقبط وبنی اسرائیل کے پہلے گذر چکا ہے ان مین اور اونکے برادران نسبی لاطینیون مین اکثر لڑائیان اور فسادات ہوتے رہے

تاآنکہ تخت فارس پر شاہان کیانیہ کے بیٹھنے کا دور آیا اُنھون نے ان کو اپنی اطاعت
پر مجبور کرنا چاہا انھون نے انکار کیا تب فارس والون نے اِن کے
خلاف قبط کو اوبھارکر ان سے لڑا دیا یونانیون کو اس لڑائی مین ناکامی ہوئی
اور اونھون نے مجبوراً فارس کے خراج کو قبول کیا فارس والون نے صرف
خراج لینے پر اکتفا کر کے اپنی طرف سے ایک شخص کو اپنا گورنر مقرر کیا تھا
بیان کیا جاتا ہے کہ افریدون نے اپنے لڑکے کو انکا حاکم بنایا تھا اسکندر
کی دادی اسی کے نسل سے تھی۔ ابن سعید کہتا ہے کہ بعد یونان کے اُسکا
لڑکا اغریقش شرقی خلیج قسطنطنیہ کا حکمران ہوا اسکے بعد اسکے لڑکے نسلاً
بعد نسلٍ حکمرانی کرتے رہے اِنھون نے لاطینیون اور روم کو زیر کیا انکی حکومت
کا دائرہ ارمینیہ تک بڑھ گیا۔ ان مین سب سے بڑا بادشاہ ہرقل جبار بن ملکان بن
سلقوس ابن اغریقش گزرا ہے مورخین بیان کرتے ہین کہ اسنے ہفت اقلیم کے
بادشاہون سے خراج لیا۔ اسکے بعد اسکا یلاق بادشاہ ہوا اسی کے طرف
یلاقیہ منسوب ہوتے ہین جو اسوقت تک بحر سودان کے کنارے پر باقی ہین
یہ ملک اسی کے اولاد کے قبضہ مین رہا تھا تاآنکہ اسکے نسبی بھائی روم کا غلبہ ظاہر
ہوا انکا پہلا بادشاہ ہردوس بن منطرون بن رومی بن یونان ہوا اسنے تینون
گروہون (لاطینی۔ رومی۔ یونانی) پر حکومت کی۔ اسکے بعد کے ہر بادشاہ اسکے
نام سے ملقب ہوتے رہے اور یہودیان شام ہرادوس شخص کو جو اسکا قائمقام
ہوتا تھا اسی نام سے موسوم کرتے رہے بعد اسکے اسکا لڑکا ہرمس بادشاہ ہوا
اس سے اور اہل فارس سے اکثر لڑائیان ہوتی رہین تاآنکہ اہل فارس سے یہ

مغلوب ہوا اور اُنھون نے اسکو اپنا باجگذار بنایا اسی کے زمانہ سے یونانیونکی
حکومت مضمحل ہوگئی اور اونمین چھوٹی چھوٹی حکومتین قائم ہوگئین اغریقیون نے اپنا
ایک سردار علیحدہ بنالیا اور اسیطرح سے لاطینیون نے بھی ایک رئیس جداگانہ مقرر کیا
مگر یہ کہ شاہنشاہ کا لقب صرف بادشاہ روم ہی کے لیے مخصوص رہا ہرس کے بعد
اُسکا لڑکا مطریوس تخت حکومت پر بیٹھا یہ بھی بدستور بادشاہ فارس کو خراج دیتا رہا
اسکا پورا زمانہ حکومت لاطینیون اور اغریقیونکی لڑائی مین صرف ہوا اسکے بعد فیلقوس
ابن مطریوس سریرآرائے حکومت ہوا۔ اسکی مان نسل افریدون سے تھی جسکو افریدون
نے اپنی طرف سے یونان کا حکمران مقرر کیا تھا یہ جوقت تخت حکومت پر بیٹھا اسنے
شہر اغریقیہ کو ویران کر کے شہر مقدونیہ اپنے ممالک محروسہ کے وسط مین خلیج قسطنطنیہ کے
غربی جانب آباد کیا علم دوست علماء سے محبت رکھتا تھا اسیوجہ سے اسکے زمانہ حکومت
مین علم وحکمت کی بہت ترقی ہوئی اسکے بعد اسکا لڑکا اسکندر بادشاہ ہوا اسکا معلم
حکیم ارسطو تھا۔

اسکندر ہروشیلوش تحریر کرتا ہے کہ اسکا باپ فیلقوس بعد اسکندر بن تراوش
کے تخت حکومت پر بیٹھا اور فیلقوس بینا وہ بنت تراوش کا داماد تھا جس سے اسکندر
پیدا ہوا۔ اسکندر بن تراوش کی حکومت چار ہزار آٹھ سو سنہ دنیاوی مین بنا روما کے
چار سو برس بعد ہوئی ہے اور وہ اپنی حکومت کے ساتوین برس بحالت محاصرہ روما
لاطینیون کے ہاتھ سے مارا گیا اس کے مارے جانے کے بعد اغریقیون
اور روم کا حاکم اُسکی بہن کا داماد فیلقوس ابن آمنہ بن ہرکلش ہوا۔ لوگون نے
اس کے ابتدائے زمانہ حکومت مین اکثر بغاوتین کین لیکن اس نے حسن تدبیر

اور کوششون اور خوفناک لڑائیون سے نے انکو اسکا مطیع کر دیا اور اُس نے اُن
لوگون پر پورا تسلط اور غلبہ حاصل کر لیا اس نے قسطنطنیہ بنانا چاہا لیکن سرمائیون
نے مزاحمت کی تب اُس نے کل روم اور اغریقیون کو مجتمع کر کے اونپر حملہ کر کے
الانیہ سے جبال ارمینیہ تک اپنے قبضہ و تصرف مین لے لیا اسی زمانہ مین اہل فارس
شام۔ اور مصر پر تحکم کے ساتھ حکمرانی کر رہے تھے اس نے اُن سے لڑنے کا
ارادہ کیا لیکن اثناء راہ مین کسی لاطینی نے بزدلانہ حملہ سے اس کے زندگی کا خاتمہ
کر دیا بعدہ اسکا لڑکا اسکندر تخت نشین ہوا۔ بادشاہ فارس نے بدستور
سابق اس سے خراج طلب کیا جیسا کہ اس کے باپ فیلقوس کے زمانہ مین
خراج جاتا تھا۔ اسکندر نے یہ کہلا بھیجا کہ مین نے اُس مرغی کو ذبح کر کے کہا ڈالا
جو سونے کا انڈہ دیتی تہی بعد اسکے اسکندر نے بلاد شام پر حملہ کر کے بیت المقدس
کو ڈھائی سو برس بعد فتح بخت نصر۔ فتح کیا اور نہایت نیک نیتی سے تقربا قربانی کی۔
اہل فارس کو اسکی یہ کامیابیان شاق گذرین اسوجہ سے اُنھون نے دارا کو
اسکی لڑائی پر اوبھارا چنانچہ دارا نے ساٹھہ ہزار سوار ونکو لیکر اسکندر پر حملہ کیا۔ اسکندر
نے بہی چہہ سو اپنے ہم قوم کو لیکر مقام موصل مین دارا کا مقابلہ کیا دارا کو اس
لڑائی مین شکست ہوئی اور اسکندر اکثر بلاد شام کو فتح کر کے طرسوس مین لوٹ آیا
دارا نے اسکا طرسوس مین محاصرہ کیا لیکن پہر بہی ناکام رہا اسکندر نے
دارا کی ہزیمت کے بعد اسکندریہ کو آباد کیا بعد ازان شامت اعمال سے
دارا نے پہر اسپر حملہ کیا اثناء لڑائی مین دارا کو دو سپاہیون نے جو اُسیکے
لشکر کے تہے مار ڈالا۔ تب اسکندر نے بلا مزاحمت غیرے فارس پر

قبضہ کرلیا شاہی شہر کو منہدم کرادیا اسکے معلم ارسطو نے یہ تدبیر سوجھائی کہ ملک فارس پر چھوٹے چھوٹے ملوک انہین مین سے مقرر کردے یا ئین یہ سب آپس مین لڑین بہڑینگے اور یونان انکے طرف سے بیفکر رہیگا۔ اسکندر نے یہی تدبیر کی فارس مین بہت سی چھوٹی چھوٹی سلطنتین قائم کرکے چلتا پہرتا نظر آیا۔ فارس مین اسیوقت سے طوائف الملوک کا زمانہ شروع ہوا۔

ارسطو حکیم معلم ارسطو یونانیون مین سے ہے اسکا مسکن شہر اتھنیا مین تھا نامی اور بڑے حکماء عالم مین اسکا شمار ہے افلاطون حکیم یونانی کا حکمت مین شاگرد تہا اسکے میانہ (پالکی) کے ساتھ صدہا تلامذہ پڑہتے ہوے چلتے تہے اسیوجہ سے

سلہ معلم ارسطو کا نام ارسطا طالیس فیلسوف ہے یہ ننانوے اولمپیاد کے پہلے سنہ مین پیدا ہوا اور ایک سو چودہ المپیاد کے سنہ مین انتقال کیا ترسٹھ برس کی عمر پائی۔ اسکے باپ کا نام نیقوماقوس حکیم تھا بادشاہ مقدونیہ کا یہ مصاحب تہا۔ ارسطو شہر استاجیر (مضافات مقدونیہ) مین پیدا ہوا اسکے ماں باپ عالم طفلی ہی مین انتقال کرگئے تہے اسکا ابتدائی زمانہ عمر فسق و فجور مین گزرا سارا سرمایہ باپ کا عیش و عشرت مین اوڑا دیا جب تنگدستی نے ستایا تو سپہگری سیکھنے لگا لیکن بوجہ مخالفت طبیعت گھبراتا تھا ایک روز تنگ آکر دلفیس کاہن کے پاس گیا اُسنے اوسکو شہر اتھنیا جانے اور علم و حکمت سیکھنے کی ہدایت کی اسوقت اسکی عمر اٹھارہ برس کی تہی یہ حسب ہدایت کاہن مذکور اتھنیا مین پہونچکر مکتب افلاطون مین بیس برس تک پڑھتا رہا تنگدستی کی وجہ سے بعض خاص خاص دوائین اپنے ہاتھون سے بناکر فروخت کرکے اوسکی قیمت سے گزران اوقات کرتا تھا آواز اوسکی باریک آنکھین چھوٹی چھوٹی پنڈلیان سریع الفہم تہا اکثر مسائل علمی مین اپنے استاد کا مخالف ہوجاتا تہا جب یہ مدرسہ افلاطون سے فارغ التحصیل ہوکر نکلا تو اتھنیا والون نے اسکو بادشاہ فیلبس (فیلقوس) ابدہ

باقی صفحہ ۹۹ مین

اس کے تلامذہ مشائین کے نام سے مشہور ہوے۔ افلاطون حکیم سقراط کا شاگرد ہے اسکو خود اسکی قوم نے زہر دیکر مار ڈالا تھا۔ اسوجہ سے کہ اس نے اونکو بت پرستی سے منع کیا تھا اسنے علم و حکمت کی تعلیم حکیم فیثاغورس سے پائی تہی بیان کیا جاتا ہے کہ فیثاغورس۔ تالیس حکیم ملطیہ کا شاگرد تہا اور تالیس کو تلمذ تہا لقمان حکیم سے منجملہ حکماء یونان کے دیمقراطیس اور انکثیاغورس بہی ہین یہ لوگ علم حکمت کے علاوہ علم طب مین بہی کامل مہارت رکہتے تہے۔ اسی کے شاگردون مین سے جالینوس بہی تہا جو زمانہ عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام مین گزرا ہے اور اوسکی قبر صقلیہ مین ہے۔ ارسطو نے کتاب ہرمس کی شرح لکہی تہی جسکا ترجمہ مصری زبان مین یونانی سے ہوا اس مین اکثر علوم اور حکمت اور طلسمات کے اسرار اور اسکی کتاب الاسطماخیس مین اہل اقالیم سبعہ کی عبادات کا حال لکہا ہے کہ یہ لوگ کواکب سیارہ کی

(بقیہ نوٹ صفحہ ٦٨)۔ اسکندر کے پاس اپنا سفیر کرکے بہیجا اس نے حق سفارت خوب ادا کیا جب وہانسے ایک مدت کے بعد مراجعت کرکے شہر اثینا مین آیا تو مدرسہ افلاطون مین معلم اکسینوقراط کو درس دیتے ہوئے دیکہکر خود درس و تدریس مین مشغول ہوا اور برخلاف مذہب افلاطون ایک نیا مذہب ایجاد کیا جس نے جمیع علوم اور بالخصوص علم فلسفہ اور سیاست مین اسکی بہت بڑی شہرت ہو گئی بعد چندے بادشاہ فیلبس نے اسکو شہر مقدونیہ مین اپنے لڑکے اسکندر کے تعلیم کے غرض سے طلب کیا اسکندر کی عمر اسوقت مین چودہ برس کی تہی یہ آٹھ برس تک اسکندر کو تعلیم دیکر پہر شہر اثینا مین چلا آیا اور تیرہ برس تک لوگون کو تعلیم دیتا رہا۔ سنبلہ کے کسی کاہن نے اسکو کفر و الحاد سے متہم کیا یہ بخوف جان اثینا چھوڑکر بھاگ نکلا جزیرہ اوبوس جاتے ہوئے بالقصد یا اتفاقاً دریا مین ڈوب کر مرگیا۔ بعضے کہتے ہین کہ ارسطو عارضہ قولنج مین مرا۔ واللہ اعلم۔ تاریخ فلاسفہ۔

پرستش کرتے ہین فلان اقلیم والے فلان ستارہ کی پرستش کرتے ہین الی غیر ذالک
اورکتاب الاستماطیس مین شہرون اور قلعات سکے فتح کرنیکی تدابیر بذریعہ طلسمات تحریر
کیگئی ہین انہین پانی برسانے۔ پانی کہینچنے کی طلسمات بہی مذکور ہین اور کتاب شطرجاتش
مین منازل قمری کا بیان ہے علاوہ انکے اسکی تصانیف سے اور کتابین بہی جنمین اسنے
فرداً فرداً اعضا حیوانات اور احجار و اشجار و حشائش سکے منافع اور خواص لکہے ہین۔

الغرض اسکندر فارس پر قابض ہونے کے بعد بلاد ہند کیطرف بڑھا اور
اسکے اکثر حصہ پر قبضہ کیا اوسکے بادشاہ فور کو شکست پر شکست دیکر متعدد
لڑائیون کے بعد گرفتار کرلیا چین۔ سندہ کے ملوک اسکے مطیع ہوگئے افریقیہ
مغرب۔ افرنجہ (فرانس) صقالبہ۔ سودان۔ بلاد خراسان اور ترک کے ملوک
اسکو سالانہ خراج و نذرانہ بہیجتے تہے۔ غالباً تمام ملوک عالم اسکے مطیع تہے بابل مین
اسکا انتقال ہوا جبکہ اسکی عمر کے بیالیس مرحلے طے ہوچکے تہے اور بارھوان سال
اسکی حکومت کا تہا سات برس قبل قتل دارا اور پانچ برس اُسکے بعد۔ بعضے کہتے ہین
کہ یہ مسموم مراہے اسکے عامل نے جو بغداد و نیوا مین رہتا تہا اسکو زہر دیکر مار ڈالا وجہ یہ بیان
کرتے ہین کہ اُسکی مان نے اسکندر سے اسکی کچھ شکایت کی تہی اور اسکندر نے
اُس سے اُسکی سزا دہی کا وعدہ کیا تہا۔ واللہ اعلم۔

حکومت بطالسہ طبری کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد جب اُسکے لڑکے
اسکندروس کو تخت نشین کیا تو اوس نے سلطنت اور شاہی ترک کرکے فقیرانہ
زندگی اختیار کی اسی وجہ سے شاہی خاندان کا ایک دوسرا شخص بوعوس نامی
تخت حکومت پر بیٹھایا گیا اور وہ بطلیموس کے لقب سے ملقب ہوا مسعودی

کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد ہر بادشاہ بطلیموس کے لقب سے ملقب ہوتا تھا۔ یہ لوگ شہر مقدونیہ کے رہنے والے تھے لیکن اونھون نے اپنا دارالسلطنت اسکندریہ کو بنا رکھا تھا۔ انہین تین سو برس کے اندر چودہ ملوک نے حکومت کی۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اسکندر کے حالت حیات ہی مین اوسکے چار امرا ممالک بعیدہ و قریبہ پر حکمرانی کر رہے تھے۔ چنانچہ بطلیموس فلیاوا۔ اسکندریہ۔ مصر اور مغرب پر اور فیلقوس مقدونیہ اور جو اوس سے ملے ہوئے ممالک روم تھے اونپر (یہ وہی شخص ہے جسکے نسبت یہ مشہور ہے کہ اسنے اسکندر کو زہر دیا تھا) اور دمطرس شام پر اور سلقوس فارس و مشرق مین حکمرانی کر رہا تھا۔ جب اسکندر مر گیا تو انہین چارون نے اپنے مقبوضات اور مفوضہ صوبونکو اپنا بنالیا۔

ہروشیوش کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد اسکا سپہ سالار بطلیموس بن لاوی حکمران ہوا اور اسکندریہ کو اوس نے اپنا دارالسلطنت مقرر کیا۔ قلش بن اسکندر معہ اپنی مان روشنک بنت دارا اور لیناوہ مادر اسکندر کے قمستا ندہ والی انطاکیہ کے پاس چلا گیا والی انطاکیہ نے ان سبھونکو قتل کر ڈالا اور اعرنقیون نے بطلیموس کی حکومت کی مخالفت کی بطلیموس نے سبھونکو لڑکر اپنا مطیع بنالیا بعدازان فلسطین کیطرف بڑھا یہود کو شکست دیکر اون مین سے بعض کو قتل کیا۔ بعض کو قید کیا اور اون کے سردارون کو فلسطین سے مصر مین جلا وطن کرلایا۔ چالیس برس اس کی حکومت رہی اسکا نام تنوشن بن لاغوش ہے۔ اسکے بعد اسکا لڑکا فلدلفیش (فیلوفوس) حاکم ہوا اس نے یہودی قیدیون کو مصر سے آزاد کر دیا۔ بیت المقدس کے ظروف واپس کر دیئے بلکہ ظروف طلائی اپنے طرف سے

اور وسنے ستر احبار (علماء) یہود کو جمع کرکے توریت کا عبرانی زبان سے زبان
رومی اور لاطینی مین ترجمہ کرایا اسنے اڑتیس برس حکومت کی بعد اسکے انطرپیس
(اور انطیلس) حکمران ہوا یہ نہایت صلح پسند امن دوست شخص تہا اسنے اہل افریقیہ
سے صلح کرلی اسکے زمانہ مین رومہ کے سپہ سالار نے عربقیونپر حملہ کیا اور وہ فائدہ
مین رہے چھبیس برس حکومت کرکے ہلاک ہوگیا پہر اسکا بہائی قلوذیاذی (قیلو
نطول) صدر آرائے حکومت ہوا اسپر رومہ کے سپہ سالار نے چڑھائی کی اسنے سپہ سالار
رومہ کو ہزیمت دی اور نہایت بیرحمی سے اسکی فوج کو مارتا ہوا رومہ تک پہونچا دیا بعد ازان
اسنے یہود پر حملہ کیا اور شام کو انسے چھین کر اپنے طرف سے شام کے ایک شخص
کو حاکم مقرر کیا۔ اثناء لڑائی مین اور بعد اسکے بہی یہودیونپر نہایت سختی کا برتاؤ جاری
رکہا بیان کیا جاتا ہے کہ اسنے تقریباً ساٹھہ ہزار یہود کو قتل کیا سترہ برس اسکی
حکومت رہی بعدہٗ اسکا لڑکا ایفانش (انیفنوس) بادشاہ ہوا اسی کے عہد حکومت
مین اہل رومہ اور اہل افریقیہ مین نزاع پیدا ہوئی جو تقریباً بیس برس تک قائم رہی
اور اہل رومہ نے صقلیہ کو فتح کر لیا اوسکا سپہ سالار افریقیہ تک بڑھ گیا اور قرطاجنہ
کو بہی فتح کرلیا جیسا کہ ہم ان کے اخبار مین بیان کرین گے۔ اسنے چوبیس برس
حکمرانی کی یہ علم الافلاک اور نجوم خوب جانتا تھا کتاب مجسطی اسکی ہے زاہد۔ صائم
تھا۔ سرسٹھہ برس کی عمر پائی اسکے بعد اسکا لڑکا قلوماطر تخت حکومت پر
بیٹھا اسکے زمانہ مین اعربقیون نے رومہ پر چڑھائی کی عربقیون کے ساتھہ
اس حملہ مین والی مقدونیہ اہل ارمینیہ عراق والے اور بادشاہ نوبہ بہی
شریک تھا لیکن رومانیون نے ان سبھونکو ہزیمت دیکر والی مقدونیہ کو

گرفتار کرلیا۔ قلو ماطر بطلیموس اپنے سنہ جلوس مین ہلاک ہوگیا بعد ایریاطش
تخت نشین ہوا اسکے زمانہ مین اہل رومہ کی حکومت قوی ہوگئی اُنھون نے اندلس
پر چڑھائی کی۔ دریا کو عبور کر کے افریقہ پر چڑھ گئے اور اسکے بادشاہ اشدوریال کو مار ڈالا
اوسکے شہر کو اُسکے تعمیر کے نوسو برس بعد ویران کر دیا جیساکہ ہم اُن کے اخبار مین
بیان کرین گے۔ پھر اہل رومہ نے عبقیون پر حملہ کر کے اُن کی حکومت
چھین لی اُن کے سب سے بڑے شہر قرنطہ کو لے لیا اس بطلیموس کی
ستائیس برس حکومت رہی اسکے بعد شوطار (سوطیرا) بن ایریاطش سترہ برس
حکمران رہا بعدہ اسکا بھائی اسکندر دس برس پھر اسکا لڑکا دیونیشیش اکیسویں
برس تک حکمرانی کرتا رہا اسکے زمانہ مین رومانیون نے بیت المقدس پر حملہ کیا
یہود پر خراج مقرر کیا اور قیصر بولش نے معہ اپنے سپہ سالاران فوج کے
افرنجیہ پر اور اُسکے لپانش سپہ سالار نے فارس پر چڑھائی کی اور سب پر غالب
رہے انطاکیہ اور اُس کے بلاد کو لے لیا اسی زمانہ مین ترکون نے خروج
کر کے مقدونیہ پر دھاوا کیا لیکن رومانیون کے سپہ سالار شرق ہاس
نے اون کو لوٹا دیا اس کے بعد دیونشیش مر گیا اور بجاے اوس کے
اوس کی لڑکی کلابطرہ (قیلوبطورا) دو برس حکمران رہی۔ بروایت
ہروشیوش تقریباً پانچ ہزار برس ہا اس سے کچھ زاید بدو خلقت
اور سات سو برس بنا رومہ کے بعد اس کا زمانہ حکومت ہوا ہے
اسی کے عہد سلطنت مین قیصر بولش نے رومہ پر قبضہ کر کے رومانیون
کی حکومت کا خاتمہ کیا ہے اور یہ واقعہ اوس وقت ہوا ہے جب کہ قیصر جنگ

افرنچ (فرانس) سے واپس آیا تھا بعد ازان قیصر نے مشرق کا رخ کیا
بادشاہ ارمینیہ مبالش برسر مقابلہ آیا لیکن قیصر سے شکست کہاکر بغرض استمداد ملکہ
مصر کے پاس گیا مصر کی ملکہ اندنون بہی کلابطرہ تہی اسنے بادشاہ ارمینہ کو بجائے
مدد بہیجنے یا پناہ دینے کے اُسکا سر کاٹ کر اپنا رسوخ بڑھانے کو قیصر
کے پاس بھیجدیا لیکن اس سے ملکہ کلابطرہ کو کچھہ بہی فائدہ نہ حاصل ہوا قیصر
نے اسپر بہی حملہ کرکے مصر و اسکندریہ اس سے چھین لیا یہی یونان کی آخری
بطلیموسہ ہے اسیوقت سے یونانیون کی حکومت جاتی رہی اور قیصر اُنکی طرف
سے مصر اور اسکندریہ اور بیت المقدس کا حکمران ہوگیا۔

بیہقی نے تحریر کیا ہے کہ ملکہ کلابطرہ نے لاطینیونپر حملہ کرکے اُنکو مغلوب
کیا تھا اُسکا ارادہ اندلس تک جانیکا تھا لیکن راستہ مین پہاڑ حائل ہونیکی وجہ سے
رک رہی بعد چندے بحیلہ و فریب اندلس گئے اور اُسکو بہی فتح کیا اُسکی ہلاکت
اوغسطس یولش ثانی قیصر کے ہاتھہ سے واقع ہوئی۔ ایسا ہی مسعودی نے ذکر کیا ہے
اور یہ بہی لکہا ہے کہ اسنے بائیس برس حکمرانی کی اسکا شوہر انطونیوش (مطونیوس)
حکومت مقدونیہ اور مصر مین اسکا سہیم تھا۔

جب اوغسطس قیصر نے حملہ کیا اور اوسکا شوہر انطونیوش لڑائی مین مارا گیا تو قیصر
اوغسطس نے بعد فتحیابی کے بجز اُس سے عقد کرنا چاہا تھا اسوجہ سے کہ یہ بقیہ حکماء
یونان سے تہی لیکن ملکہ کلابطرہ نے اوسکو ناپسند کیا اپنے اور اُسکے مارنے کی یہ تدبیر

لہ یہ واقعہ عجیبہ و غریبہ ہے عبارت ''لاطینین خط بطلیطلین'' تاریخ کامل ابن اثیر سے اخذ کی گئی ہے۔ علامہ مورخ
نے اسکو اپنی تحقیقات مین شامل نہین کیا۔

نکالی کہ ایک آراستہ باغ مین ایک زہریلا سانپ پکڑ کے شہ نشین کے گلدستہ مین
رکھدیا اور جب قیصر کے آنیکا وقت ہوا تو اوسنے خود گلدستہ کو اوٹھاکر سونگھ لیا جس سے
وہ جیون کی تیون بیٹھی رہی جب قیصر آیا اور وہ اس واقعہ عجیب سے آگاہ نہ تھا اُسنے
بھی گلدستہ کو جیسا ہی سونگھنا چاہا سانپ نے اوسکو بھی کاٹ لیا۔ اسی حیلہ سے
ان دونون کا خاتمہ ہوگیا مگر ملکہ کے خاتمہ سے یونان کی حکومت کا بھی خاتمہ ہوگیا اور
اُنکے علوم بھی ناپدید ہوگئے لیکن قدرے قلیل کتابین اُنکے کتب خانون مین باقی رہگئی[۱]
تہین جنکو خلیفہ مامون رشید نے قبرس سے منگواکر عربی مین ترجمہ کروایا۔)

ابن عمید نے ملوک مصر و اسکندریہ کو بعد اسکندر کے چودہ نفر قرار دیا ہے
جنکی آخری حکمران ملکہ کلاپطرہ ہے یہ سب بطلیموس کہلاتے تہے جیساکہ مسعودی
نے لکھا ہے لیکن اس نے اسکندر کے بعد کے ملوک مشرق اور شام اور
مقدونیہ کا کچھ ذکر نہین کیا جنہون نے اسکندر کے بعد ملک کو تقسیم کیا تھا ان
یونانیون مین سے بادشاہ انطاکیہ کا کچھ تذکرہ آگیا ہے۔ اوس نے ملوک مصر
کے اسماء بھی لکھے ہین اگرچہ اون کی تعداد مین سخت اختلاف ہے مگر اس امر پر سبھون
نے اتفاق کرلیا ہے کہ ہر ایک ان مین کا بطلیموس کہلاتا تھا۔ بطلیموس اوّل
اسکندر کا بھائی یا غلام تہا اوسکا نام فلافاذا فسد یا ارندواس یالوغس
یا فیلس تہا۔ کسی نے اسکا زمانہ حکومت سات برس اور بعض نے چالیس
برس تحریر کیا ہے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اسی کے زمانہ مین سلقیوس امیرا
خیال یہ ہے کہ یہی بادشاہ مشرق ہے اسنے فامیہ۔ حلب۔ قنسرین۔

[۱] کاش یہ بقیہ علوم بھی مندرس ہو جاتے تاکہ دین اسلام انکی آمیزش سے پاک وصاف رہتا۔ مترجم

سلوقیہ۔ لاذقیہ آباد کیا تھا اندنون قدس شریف مین سمعان بن حونیا تھا بعد اسکے
اسکا بھائی عازر کاہن اعظم ہوا اس کے حکومت کے نوین سال انطوخوس
بادشاہ انطاکیہ نے یہود پر حملہ کیا تھا اور گیارہوین سال حکومت مین روم سے
لڑائی ہوئی جسمین اوسکا لڑکا افغانکش بطور ضمانت لیلیا گیا تھا اور ۱۳ جلوس
مین انطوخوس کا عقد ملکہ کلابطرہ بنت لوغش سے ہوا اور لوغش نے بلاد مقدس
کو اوسکے مہر مین لیلیا اونیسوین سال جلوس مین اہل فارس اور مشرق نے اپنے
اپنے بادشاہونکو تخت سے اوتار کر مار ڈالا اور اُنکے لڑکونکو تخت پر بٹھایا تھا اسکے
بعد لوغش مرگیا۔ پہر ابن عمید کہتا ہے کہ یونان کے ایک سو اکتیس برس کے بعد
بطلیموس اسکندر بادشاہ ہوا اسکا لقب ''غالب اثور'' تھا اسنے مصر اور اسکندریہ
اور بلاد غربیہ پر اکتیس برس حکمرانی کی اسکو فیلادلفوس یعنی محب برادر بہی کہتے تھے
اسی نے بہتر علماء یہود کو جمع کر کے توریت اور کتب انبیاء علیہم السلام کا عبرانی
سے یونانی مین ترجمہ کرایا انھین علماء مین شمعان ہے (جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے)
اور عازر بہی تہے جسکو انطوخس نے اس بنا پر قتل کیا کہ انھون نے بت پرستی سے
اوسکو منع کیا تھا۔

''اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ تلمائی بطلیموس تھا اور یہ ملوک مقدونیہ
سے ہے جسنے مصر پر بہی حکمرانی کی ہے کیونکہ ابن کریون نے لکھا ہے کہ اسی زمانہ
مین تلمائی نے جو اہل مقدونیہ سے تھا مصر پر قبضہ کیا یہ علم دوست تھا اسنے یہود
کے ستر علماء جمع کر کے توریت اور کتب انبیاء علیہم السلام کا ترجمہ عبرانی سے یونانی زبان مین
کرایا اسکے زمانہ مین صادوق کاہن تہے'' اور اسنے چالیس برس حکمرانی کی اسکے بعد

بطلیموس ارنیا حاکم ہوا بعضے اسکا نام رغادی اور بعضے راکب الابنر کہتے ہین
اسنے چوبیس یا ستائیس برس حکومت کی یہ وہی ہے جس نے اسکندریہ مین
گھوڑ دوڑ کا میدان بنوایا تھا جو زمانہ زینون قیصر مین جلایا گیا۔ اس کے بعد بطلیموس
محب برادر حکمران ہوا بعضے اسکا نام اوشتلش اور بعضے خیلاد نفس بتاتے
ہین اسکا زمانہ حکومت سولہ برس رہا اسکے زمانہ مین انحیم کاہن تھا پھر بطلیموس
الصانع پانچ برس حکمران رہا اسکے بعد بطلیموس محب پدر ہوا اسکا نام کلافاطر
بتایا جاتا ہے اسنے سترہ برس حکومت کی یہود سے جزیہ لیا اسکے بعد بطلیموس
مظفر یا بطلیموس غالب یا محب مادر بیس برس بادشاہت کرتا رہا اسکی حکومت کے
انیسوین سال متتیا بن یوحنا بن شمعون کاہن اعظم نے بنی یوناذاب نسل ہارون
علیہ السلام سے خروج کیا۔ انطیوس بادشاہ انطاکیہ نے اپنے لڑکے غالش کو
فوج کے ہمراہ قدس شریف پر حملہ کرنیکو بھیجا اسنے اوسپر قبضہ حاصل کرنے مین حیلہ
سے کام لیا عازر کاہن کو قتل اور بنی اسرائیل کو بت پرستی پر مجبور کیا متتیا بن یوحنا
ایک جماعت یہود کی لیکر پہاڑون مین چلا گیا اور جب لشکر یونان نکلا تو وہ قدس شریف
مین واپس آیا جیسا کہ ہمنے بنی حشمنائی کے حالات مین تحریر کیا ہے بطلیموس
محب مادر کے بعد بطلیموس محب پدر پچیس برس حکمران رہا اس کے زمانہ مین
قدس مین یہودا ابن متتیا اور بعد اوس کے یوناذاب بعدہ اوسکا بھائی شمعون
بعد ازان ہرقانوس گزرا ہے جس کا نام یوحنا ہے یہی پہلا وہ شخص ہے جو بنی
حشمنائی مین بادشاہ کے لقب سے مشہور ہوا اس نے اپنے لڑکے یوحنا کو
قیدونوس سپہ سالار انطیوس سے لڑنے کو بھیجا یوحنا نے اوسکو شکست دی
۱۳۶۲۴

اور یہود کا جزیہ دینا موقوف کر دیا جو وہ بادشاہ سوریہ کو زمانہ فیلفوس بادشاہ
مشرق سے دیتے چلے آرہے تھے بطلیموس محب مادر کے بعد بطلیموس
ارغادی ہوا اس نے بیس برس حکومت کی اس کے زمانہ مین انطخوس
نے از سر نو انطاکیہ آباد کیا اور اپنے نام سے اسکو موسوم کیا۔ ہرقانوس
اور اس کے تینون لڑکے قدس مین حکمران ہوے۔ شہر سامرہ سبسطیہ ویران
کیا گیا۔ انطخوس نے قدس شریف پر حملہ کیا اسکے بعد بطلیموس مخلص یا مقروطون
حاکم ہوا اس نے اٹھارہ یا بیس برس بادشاہت کی اسی کے زمانہ مین اسکندروس
تلمائی بن ہرقانوس ساتوان بادشاہ بنی حشمنائی کا قدس شریف مین تھا اور
اسوقت یہود کے تین فرقے تھے۔ بطلیموس مخلص کے بعد بطلیموس محب مادر یا
اسکندروس یا فیقنس یا اسکندریا ابن المخلص دس برس حکمران رہا اسکے
زمانہ مین ملکہ اسکندرہ قدس شریف مین تھی اور مملکت سوریہ کا دو سو ستر
برس کے بعد اسی کے ہاتھون خاتمہ ہوا اسکے بعد بطلیموس قیلناس یا ازلیس
یا منفی آٹھ برس یا تئیس برس یا اٹھارہ برس حاکم رہا منفی اسکو اسوجہ سے کہتے ہین
کہ ملکہ کلوبطرہ نے اسکو ملک سے نکالدیا تھا بعض مورخ اسکو بطالسہ مین
نہین شمار کرتے اسکے بعد بطلیموس یونانیس اکیس برس یا اکتیس یا تئیس علی
اختلاف الاقوال تخت حکومت پر رونق افروز رہا اسکے زمانہ مین ارستیلوس
اور اسکا بھائی ہرقانوس قدس شریف مین تھا بعد ازان ملکہ کلابطرہ
بنت دیونانیس سریر آرا ہوئی اسکا دور حکومت تیس یا تئیس برس رہا۔
بڑی حکیمہ فیلسوفہ تھی اسکے ۳ سنہ جلوس مین خلیج اسکندریہ درست کیا گیا

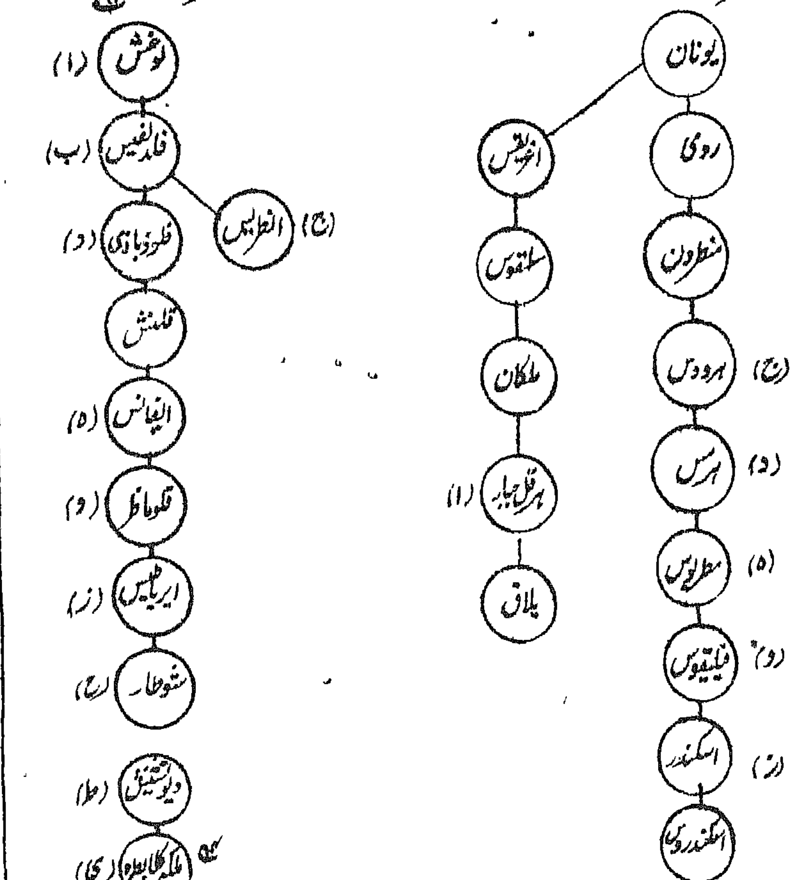
اور اسکندریہ مین ہیکل زحل اور اخمیم مین ایک مقیاس اور دوسرا شہر القنار
مین بنایا گیا اور سکے جلوس مین آغانیوس اول قیاصرہ روم کے تخت حکومت
پر بیٹھا چار برس اسکی حکومت رہی بعدہ بولیوس تین برس تک حاکم رہا پھر اغسطش
بن مولو جس صدر آرا ہوا اس نے اطراف وجوانب کے ممالک پر قبضہ کرلیا
جب اسکی ملک گیری کی خبر ملکہ کلابطرہ کو ہوئی تو اس نے اپنے بلاد کے بچانے کی
فکر کی نیل کے شرقی جانب عرما سے نوبہ تک ایک دیوار اور دوسری دیوار
اسکندریہ سے نوبہ تک نیل کے غربی جانب کھچوائی یہی اسوقت حائط العجوز کے
نام سے معروف ہے۔ اور اغسطش قیصر نے اپنے سپہ سالار انطرویوس کو مصر
پر حملہ کرنیکو بھیجا اس کے ہمراہ متر داب بادشاہ ارمن بھی تھا۔ ملکہ کلابطرہ نے
اوس سے دغابازی کی چالاکی سے اوسکے ساتھ عقد کرنے کا اقرار کیا
جب اسکی اطلاع اوسکے رفیق متر داب کو ہوئی تو اوسنے انطروس کو قتل کرکے
ملکہ کلابطرہ سے خود عقد کرلیا اور اغسطش قیصر سے باغی ہوگیا اغسطش قیصر
نے اوسپر فوج کشی کی مصر کو فتح کرلیا ملکہ کلابطرہ اور اوسکے لڑکے اور شوہر
کو قتل کرڈالا۔ بعضے کہتے ہین کہ ملکہ کلابطرہ نے اوغسطس کے لئے اپنی مجلس
مین زہر رکھ چھوڑا تھا جس سے اوغسطش کی ہلاکت ہوئی۔ واللہ اعلم۔

ملکہ کلابطرہ کے ہلاک ہوتے ہی مصر اور اسکندریہ ومغرب سے
یونان کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا اور یہ ممالک تازمان فتوحات اسلامیہ
رومیون کے قبضہ مین رہے انتہی کلام ابن العمید۔ (ابن عمید کا کلام
ختم ہوا) اس سے جو اختلافات نقل کئے ہین وہ مورخین سعید بن بطریق۔

یوحنا فم الذہب ۔ مسیحی ۔ ابن الراہب ۔ الوفانیوس وغیرہم کی روایات ہیں بظاہر یہ لوگ مورخین نصاری سے ہیں ۔ والبقاء للہ الواحد القہار سبحانہ لا الہ غیرہ ولا معبود سواہ ۔

شجرہ ملوک یونان

شجرہ ملوک البطالسہ



۱ اعرنقیش یونان کے بعد سب سے پہلے بادشاہ ہوا اسکے بعد جو ملوک یونان ہوئے انپر ترتیب ابجد حروف ابجد لکھے ہوئے ہیں

۲ یہ اپنے باپ اسکندر کے بعد تخت نشین کیا گیا تھا لیکن اسنے سلطنت پسند نہ کی

۳ یونان کے شاہی خاندان سے تھا اسکا لقب بطلیموس تھا پھر اسکے بعد جو بادشاہ ہوا وہ اسی لقب سے معروف ہوتا رہا اسکے عہد حکومت کو حکومت بطالسہ سے تعبیر کرتے ہیں اسکندر کے بعد ہی مصر کا اسکندریہ کے بادشاہ ہوا انپر بھی حسب ترتیب مدت حکومت حروف ابجد لکھے ہوئے ہیں ۔

۴ یہی آخری حکمران یونان ہے اسکے بعد ممالک یونان رومیوں کے قبضہ میں تا زمان فتوحات اسلامیہ رہے ۔

لاطینی یعنی کتیم معروف بہ روم

یہ گروہ عالم کے مشہور ترین گروہون سے ہے بخیال ہروشیوش یہ غریقیون کا دوسرا فرقہ ہے اور یہ دونون نسباً یونان مین مجتمع ہوتے ہین اور بخیال بیہقی یہ غریقیون کا تیسرا گروہ ہے اور یہ تینون نسباً یونان مین علجان بن یافث مین شریک ہین اور روم کے نام سے یہ کل فرقے موسوم ہوتے ہین کیون کہ انمین رومیون ہی کی بڑی سلطنت ہوئی ہے۔

ان لاطینیون کا ملک خلیج قسطنطنیہ کے غربی جانب بلاد افرنجیہ تک مابین بحر محیط اور بحر رومی پہیلا ہوا تہا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ لاطینیون مین سب سے پہلے جس نے حکومت کی وہ قنش بن شنطرنش بن ایوب تھا یہ زمانہ بنی اسرائیل مین گزرا ہے اسکے بعد اسکالڑکا بریامش اور اوسکی آئندہ اولاد حکومت کرتی رہی انہین مین سے کرقلش بن مرشیہ بن شبین بن ہرکہ ہے جس نے زبان لاطینی کی بنا ڈالی اور اوس کے حروف کی ترتیب و تالیف کی یہ بوا یتر بن کلعا و (حکام بنی اسرائیل) کے زمانہ حکومت مین بعد چار ہزار پچاس برس سنہ دنیاوی کے ہوا ہے۔

لاطینون اور غریقیون مین ہمیشہ ان بن رہی دونون ایک دوسرے کی تخریب کی کوشش کرتے رہے۔ غریقیون ہی کے ہاتھون طروبہ لاطینیون کا دارالسلطنت چار ہزار ایک سو بیس برس سنہ دنیاوی زمانہ عبدون ملوک بنی اسرائیل مین ویران ہوا ان دونون انکا بادشاہ اناش ابریامش بن قنش بن

سٹرانیش کے اولاد سے) تہا اسکے بعد اسکالڑ کا اشکانیش حاکم ہوا اسنے شہر البہ
آباد کیا بعد اسکے ملک اسی کے خاندان مین رہا اسکے اولاد سے برقاش زمانہ
انقراض حکومت ملوک کسدانیین مین تہا اوسوقت ملوک بنی اسرائیل مین سے عریاہ
بن امصیا حکومت کر رہا تھا۔ برقاش کو حکومت کی کرسی مازیئون اور سرمانیونکے
باہمی اختلاف کی وجہ سے نصیب ہوئی تہی اس کے بعد اسکالڑ کا رولس اور
املش یکے بعد دیگرے حاکم ہوے یہ وہی ہین جنھون نے ۵۰۰ بہ دنیاوی
زمانہ حکومت عوقیا بن احاز بادشاہ بنی اسرائیل مین شہر طرویہ کے چارسو برس
ویران ہونے کے بعد رومہ کو آباد کیا شہر رومہ دنیا بہر کے شہرون مین
بڑا اور عظیم الشان اور مشہور سمجھا جاتا تھا اسکا طول شمال سے جنوب تک بیس میل
عرض بارہ میل کا تھا اور شہر پناہ کی دیوارین اڑتالیس ذراع بلند دس ذراع
عریض تہین۔ یہی شہر لاطینون اور اونہین مین سے قیاصرہ کا دار السلطنت
تا ظہور اسلام رہا۔ اور یہی اوس کے حاکم رہے۔ پہر ان مین رولس اور املش
اور اوس کے دو چار پشتون کے بعد شخصی حکومت کا نام ونشان اوڑا دیا گیا
جمہوری حکومت کی بنا ڈالی گئی ہروشیوش لکہتا ہے کہ ستر وزراء سلطنت کا
کاروبار دیکہتے تہے اور اوسکو دہ علنسلش (یعنی جلسہ وزراء) کہتے تہے
سات سو برس تک اسی طرح حکومت کا جلسہ جاری رہا تا آنکہ قیصر یولش
بن غالیش اول ملوک قیاصرہ ان پر غالب آیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کرینگے
یہ گروہ اپنے زمانہ ترقی مین ہمیشہ ملوک سرحدی سے لڑتا بہڑتا
رہا چنانچہ پہلے یونانیون سے لڑا پہر افارس سے صف آرا ہوا اور شام

ومصر پر غالب آیا پہر جزیرہ اندلس بعد ازان صقلیہ پر قبضہ حاصل کیا اسکے بعد
افریقہ کے طرف بڑہے اور اوسپر بہی قابض ہوکر شہر قسرطاجنہ کو ویران
کر ڈالا۔ اہل افریقیہ نے دوسرے طرف سے عبور کرکے رومہ کا محاصرہ
کیا تقریباً بیس برس تک فتنہ وفساد کی آگ مشتعل رہی۔

بعض علماء اخبار کا یہ خیال ہے کہ روم عیصو بن اسحاق علیہ السلام کی
اولاد سے ہین ابن کریون کہتا ہے کہ جس زمانہ مین جناب یوسف صدیق علیہ السلام
اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے تابوت دفن کرنے کے لئے مقام
خلیل مین لئے جارہے تہے عیصو کی اولاد نے اونسے لڑائی کی لیکن جناب موصوف
نے اونکو شکست دیکر اون مین سے صفوا ابن الیفاذ بن عیصو کو گرفتار کرکے افریقہ
کے طرف جلا وطن کردیا صفوا ابن الیفاذ چندے شاہ افریقہ کے پاس رہا جب
شاہ افریقیہ اغنیاس اور کیتم مین مخالفت پیدا ہوئی اور اغنیاس نے اہل افریقہ
کو جمع کرکے کیتم پر حملہ کیا تو صفوا ابن الیفاذ کو اپنی شجاعت دکہانیکا بہت بڑا موقع
ملگیا۔ اسنے کیتم کو متعدد شکست دیکر پیچہے ہٹادیا۔ بعد اسکے صفوا ابن الیفاذ ہم قومیت
کی وجہ سے کیتم مین آملا۔ اس ملجانے سے کیتم کا رعب وداب بڑہ گیا۔ سرحدی
ملوک اس سے ڈرنے لگے کیتم نے اسکی شادی اپنے مین کرلی اور اپنا حاکم
بنالیا۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے بلاد اسپانیا مین سب سے پہلے حکومت کی
پچپن برس تک حاکم رہا۔ اسکے بعد ابن کریون نے سولہ ملوک اسکے اولاد سے
شمار کیا ہے جنکا آخری بادشاہ رولس بانی شہر رومہ ہے یہ داؤد علیہ السلام
کے زمانہ مین تہا جناب موصوف سے ڈرکر شہر رومہ آباد کیا اور اوس مین ہیکل

بنوایا اس کے بعد ابن کریون نے پانچ ملوک کا ذکر کیا ہے پانچوان وہ ہے جسنے کسی شخص کی بیوی سے ناجایز تعلق پیدا کر لیا تھا جب اوس شخص نے دیکھہ لیا تو اوسکی بیوی نے خودکشی کر لی اور اس شخص نے اوسکو ہیکل مین مار ڈالا اسکے بعد اہل رومہ نے شخصی حکومت سے انحراف کرکے جمہوری سلطنت کی بنا ڈالی اور تین سو بیس شیوخ کو ملک کا انتظام سپرد کیا یہی لوگ کاروبار سلطنت دیکھتے رہے اور خوب خوب ترقیان کرتے رہے تا آنکہ قیصر کا زمانہ آیا اسنے اپنے آپکو بادشاہ کے نام سے موسوم کیا پھر اسکے بعد جو ہوا وہی بادشاہ کہلایا۔ انتہی کلام ابن کریون (ابن کریون کا کلام تمام ہوا)۔

ابن کریون کا یہ قول ہروشیوش کے خیال کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ اوسکا یہ بیان ہے کہ داود علیہ السلام کے زمانہ مین رومہ آباد کیا گیا ہے اور ہروشیوش کہتا ہے کہ حزقیا (چودھوان بادشاہ بنی یہودا) کے زمانہ حکومت مین رومہ کی بنا ڈالی۔ ان دونون مدتون مین بہت بڑا تفاوت ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الامر۔

ملوک قیاصرہ (کیتم)

رومہ مین تقریباً سات سو برس تک زمانہ بناء رومہ یا اوس سے تھوڑے دنون پہلے سے جمہوری حکومت قایم رہی ہر سال وزراء کا انتخاب ہوتا تھا اور جس سپہ سالار کا نام قرعہ مین نکلتا تھا وہی اطراف وجوانب کے ملوک پر حملہ کرنے کو جاتا۔ ممالک اجنبیہ کو فتح کرتا تھا یہ لوگ پہلے یونانی روم کے مطیع تھے جب اسکندر مر گیا اور یونانیون کا کارخانہ درہم برہم ہو گیا تو ان

رومیون (لاطینون) کو اہل افریقہ کے مقابلہ مین کامیابی حاصل ہوئی اور اوہنون نے شہر قرطاجنہ کو ویران کر کے پھر آباد کیا اور اندلس۔ شام۔ ارض حجاز کو لے لیا بیت المقدس کو فتح کر کے اوس کے بادشاہ کو قید کر لیا۔ ان دنون یہود کا بادشاہ ارستبلوس بن اسکندر (آٹھوان بادشاہ بنی حشمنائی) بیت المقدس مین حکومت کر رہا تھا اسکو جلا وطن کر کے روم لے گئے اور اپنے ایک سپہ سالار کو شام کا حاکم مقرر کیا پھر غلس نے اوس سے لڑائی کی اس اثنا مین یولس بن غائش ظاہر ہوا اور اپنے چچا زاد بھائی لوجیار بن مدکہ کے ہمراہ اندلس کی طرف گیا اور حرتج اور جلالقہ سے اسکی لڑائی ہوئی برطانیہ اور اشبونہ پر قبضہ کر کے روم کو واپس آیا اور اندلس مین اکتبیان اپنے بھائی کے لڑکے کو چھوڑ آیا جب یہ روم مین آیا اور وزراء کو اسکی رائے سے آگاہی ہوئی تو اونہون نے اسکے قتل کی فکر کی۔ اکتبیان یہ سنکر اندلس سے ایک فوج کثیر لیکر آپہنچا۔ یولش اسکی مدد سے روم ارض قسطنطنیہ۔ فارس۔ افریقیہ۔ اندلس پر قابض ہوگیا اور یہی قیصر کے لقب سے مشہور ہوا پھر اسکے بعد جو بادشاہ ہوا وہی قیصر کہلایا گیا۔

لفظ قیصر معرب ہے لفظ جاشر کا۔ جاشر رومیون کے لغت مین بال کو کہتے ہین اور اوسکو بھی کہتے ہین جو چہاڑا گیا ہو۔ بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ قیصر کی مان جسوقت یہ حمل مین تھا مر گئی تھی اور یہ اوسکا پیٹ پھاڑ کر نکالا گیا لیکن روایت اوّل صحیح اور اقرب الی الصواب ہے۔ یہ فخر کرتا تھا کہ مجھکو کسی عورت نے نہین جنا یہ ملوک اسکندریہ اور مقدونیہ کے خزاین روم مین اوٹھا لایا" ملوک مشرق و شمال نے اس کی اطاعت قبول کی شام مین اس کا عامل

(گورنر) ہیرودوس بن انطفتر تہا۔ اور مصر مین غالیش اسکی طرف سے حکومت کر رہا تھا مسیح علیہ السلام اسی کے زمانہ حکومت ۲۳ جلوس مین پیدا ہوے۔ قیصر مذکور چہپن برس حکومت کرکے سات سو پچاس برس بعد بنا روم کے ۵۲ دنیاوی مین مر گیا۔ انتہی کلام ہروشیوش (ہروشیوش کا کلام ختم ہوا)

ابن عمید مورخ نصارے تحریر کرتا ہے کہ ان قیاصرہ کے پہلے روم کا انتظام شیوخ کے سپرد تھا وہی کل کاروبار سلطنت دیکہتے تہے انلوگون کی تعداد تین سو تہی ان سبہون نے قسمین کہالی تہین کہ شخصی حکومت کسیکو نہ دین گے ایک اُن مین سے جسکے نام قرعہ نکلتا تہا میر مجلس ہوتا تھا اور اُسکی راے دوراپون کے قایم مقام سمجھی جاتی تہی انتظام تاظہور اغانیوس جاری رہا اس نے چار برس تک روم کا انتظام کیا یہی قیصر کے نام سے موسوم ہے کیونکہ اسکی مان اوسوقت مری ہے جبکہ یہ حالت حمل مین تھا جب یہ اوسکا پیٹ پہاڑکر نکالا گیا اور سن شعور کو پہونچا تو شیوخ کی ریاست کا زمانہ ختم ہوگیا اسنے روم مین چار برس تک حکومت کی پہر اسکے بعد یولیوس قیصر تین برس حاکم رہا بعد ازان اوغسطش قیصر بن مرنوخش ہوا۔

اوغسطش قیصر روم کے میر مجلس کا ایک سپہ سالار تھا جو باجازت اوسکے لشکر لیکر مغرب اور اندلس کے فتح کرنے کو گیا تھا اور جب وہ وہان سے کامیاب ہوکر روم واپس آیا تو اوسنے میر مجلس کو معزول کردیا اور بذاتہ حاکم ہوگیا۔ عوام الناس نے اس ردوبدل مین اوس کی موافقت کی۔ میر مجلس روم کا ایک سپہ سالار قمقیوس نامی ممالک مشرقیہ مین تھا اوسکو جب اس واقعہ

سے آگاہی ہوئی تو وہ لشکر لیکر روسہ پر چڑہ آیا او غسطس قیصر نے اوس کو
ہزیمت دیکر قتل کر ڈالا اور ممالک مشرقیہ پر قبضہ حاصل کرلیا۔ اسکے بعد ایک لشکر
جرار بسرداری اپنے دو سپہ سالاران انطونیوس اور متر داب بادشاہ ارمن مصر
کے فتح کرنے کو بہیجا۔ ان دونون ملکہ کلابطرہ یادگار بطالسہ ملوک یونان مصر و
اسکندریہ مین حکومت کررہی تہی اسنے اس نقل وحرکت کی اطلاع پاکر اپنے بلاد کو
محفوظ رکہنے کی غرض سے نیل کے دونون کنارون پر نوبہ سے اسکندریہ تک
غرباً اور وہان تک شرقاً دو دیوارین کہنچوا دین جب انطونیوس مصر کے میدان مین لڑائی
کو آیا تو اوس نے اس سے فریباً عقد کرلیا اسنے اپنے رفیق متر داب کو قتل کر ڈالا
اور او غسطس قیصر سے باغی ہوگیا او غسطس قیصر اسکی اس حرکت سے ناراض
ہوکر خود ایک فوج لیکر مصر پر چڑہ آیا۔ انطونیوس کو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا ملکہ کلابطرہ
اور اوسکے دونون لڑکون شمس و قمر کو بہی مار ڈالا مصر و اسکندریہ پر قبضہ
کرلیا یہ واقعہ اسکے حکومت کے بارہوین برس واقع ہوا اور اس کے سنہ ۴۲
جلوس مین مسیح علیہ السلام تین مہینے بعد ولادت یحیی علیہ السلام کے سنہ پانچہزار
پانچ سو ونیادی اور بیت المقدس پر ہیرودس کے حکومت کے بیسوین سال
اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکی حکومت کے چہتیسوین سال پیدا ہوے ہے لیکن سب
اسی پر متفق ہین کہ او غسطس قیصر کے حکومت کے بیالیسوین برس مسیح علیہ السلام
کی ولادت ہوئی۔ اور تواریخ کا سیاق اس امر کا مقتضی ہے کہ ولادت
مسیح علیہ السلام سنہ پانچہزار پانچوسی مبدء عالم مین ہوئی کیونکہ آدم علیہ السلام
سے نوح علیہ السلام تک ایک ہزار چہسو برس ہوتے ہین اور نوح علیہ السلام

سے طوفان تک چھ سو برس اور طوفان سے ابراہیم علیہ السلام تک ایک ہزار بہتر برس اور ابراہیم علیہ السلام سے موسیٰ علیہ السلام تک چار سو پچیس برس اور موسیٰ علیہ السلام سے داؤد علیہ السلام تک سات سو ساٹھ برس اور داؤد علیہ السلام سے اسکندر تک سات سو ساٹھ برس اور اسکندر سے ولادت مسیح علیہ السلام تک تین سو اونیس برس ہوئے ہین ہکذا ذکرہ ابن العمید (ابن عمید نے ایسا ہی ذکر کیا ہے) وانہا تواریخ النصاریٰ وفیہا نظر (اور یہ بیشک نصاریٰ کی تواریخ ہے اور اوسمین نظر ہے) اسکے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ قیصر اوغسطس کے زمانہ حکومت سنہ ۴۲ جلوس مین مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے جسوقت بیت المقدس مین ہیرودس حکومت کر رہا تھا اور اوسکے زمانہ انتقال کو سنہ پانچہزار دو سو دنیاوی مین لکھتا ہے حالانکہ ابن عمید ہی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ قیصر اوغسطس کی حکومت سنہ پانچہزار پانچسو پندرہ دنیاوی مین رہی ہے واللہ اعلم بالحق پھر کیف اسکے بعد طیباریوس قیصر حکمران ہوا اسکے زمانہ حکومت مین مسیح علیہ السلام کا ظہور ہوا یہود کی بغاوت شروع ہوئی اللہ جل جلالہ نے جناب مسیح کو زمین سے اوٹھا لیا۔ حواریون نے دین مسیحی پھیلانے کا بار اپنے سر لیا یہود انکی مخالفت کرنے لگے ہدایت و ارشاد سے مانع ہوتے قید کرتے مارتے تھے۔ پلاطس نبطی جو یہود کا سردار بیت المقدس مین قیصر کیجانب سے تھا وہ مسیح علیہ السلام کے حالات اور یہود کی بغاوت [illegible] مخالفت کے احوال طیباریوس قیصر سے بیان کرتا تھا اور اسکے بعد حواریون کی بیچارگی یہود کی زیادتی اور بیجا ظلم کے واقعات ظاہر کئے اور یہ بیان کیا کہ یہ لوگ [illegible] قیصر نے یہ سنکر ان لوگون کو یہود کے پنجہ ظلم سے بچانے کا حکم دیا اور خود دین مسیحی اختیار کرنے پر مائل ہوا لیکن اسکی قوم نے

اس فعل سے روکا۔ اسکے بعد ہیرودس گرفتار کرکے رومہ مین لایا گیا اور وہان سے جلا وطن کرکے اندلس بھیجدیا گیا یہ وہین مرگیا اس کے جگہہ پر اغرپاس اس کے بہائی کا لڑکا تخت حکومت پر بیٹھایا گیا اور حواریان مسیح اشاعت دین کے غرض سے ممالک قریبہ و بعیدہ مین متفرق طور سے چلے گئے لوگون کو اللہ کی عبادت کی تعلیم دینے لگے اسکے بعد طباریش قیصر نے اغرپاس کو قتل کر ڈالا۔ روم مین حواریون کے متبعین قتل کئے گئے اور طباریش تیئیس ۲۳ برس حکومت کرکے مرگیا۔ اس نے اپنے زمانہ حکومت مین شہر طبریہ ملک شام مین آباد کیا جو اس کے نام سے موسوم اور مشتق ہے اسکے بعد غائیس قیصر حاکم ہوا ہروشیس لکھتا ہے کہ یہ طباریش کا بہائی اور قیاصرہ روم کا چوتہا قیصر تہا یہ نہایت تندمزاج تہا یہود نے بیت المقدس مین کچھ بنانا چاہا تھا اسنے روک دیا۔ ابن عمید لکھتا ہے کہ اس کے زمانہ مین نصاریٰ پر بہت بہت سختیان ہوئین۔ یعقوب اور اوسکا بھائی یوحنا تلوار ہی مارا گیا۔ پطرس قید کیا گیا پہر قید خانہ سے نکلکر انطاکیہ کی طرف بھاگ گیا اور وہین قیام پذیر رہا یہاں سے اسکے دوسرا بطرق مقرر ہوا بعد ازان انطاکیہ سے سنہ ۲ بلوس غائیس قیصر مین وہ رومہ مین آیا اور نصرانیت کے پہیلانے مین کوشش کرتا رہا بعد چندے اتفاق سے شاہی خاندان کی ایک عورت نصرانی ہوگئی جس سے نصرانیونکو ایک گونہ قوت حاصل ہوئی اسی اثنا مین اکثر یہودیان شام نے نصرانیان بیت المقدس کو تکالیف اور ایذائین پہونچائین اندنون انکا اسقف یعقوب بن یوسف خطیب تہا۔ ابن عمید مسیحی سے نقل کرتا ہے کہ سنہ ۱ جلوس بادشاہ قائیس مین فیلقس بادشاہ مصر نے یہود پر حملہ کیا اور سات برس تک اونکو

پریشان کرتا رہا اور پھر اپنی حکومت کے چوتھے برس اپنے عامل کو لکھ بھیجا جو مقام
سوریہ (یعنی اورشالیم یا بیت المقدس) میں رہتا تھا کہ یہودکی عبادت گاہوں میں
بت رکھدیے جائیں اسکے بعد اوسکے کسی سپہ سالار نے ایک ناگہانی حملے سے
اوسکی زندگی کا خاتمہ کر دیا بعدہ قلاودیش قیصر حکمران ہوا۔ ہروتیلوش کہتا ہے کہ بطلیارتش
کالڑکا ہے اسکے زمانہ حکومت میں انجیلیں لکھی گئیں متی حواری نے اپنی انجیل
بیت المقدس میں بزبان عبرانی لکھی ابن حمید کہتا ہے کہ یوحنا نے اس انجیل کا زبان
رومیہ میں ترجمہ کیا۔ پطرس سردار حواریین نے اپنی انجیل زبان رومیہ میں لکھکر اپنے
شاگرد مرقس کی طرف اوسکو منسوب کر دیا۔ لوقا حواری نے بھی زبان رومیہ میں انجیل
لکھی اور اوسکو بعض اکابر روم کے پاس بھیجا اسی زمانہ میں یہودیوں میں فتنہ وفساد
شروع ہوگیا اونکا بادشاہ اغرباس۔ رومیہ میں چلا آیا فلودیش قیصر نے اوسکے
مدد کو اپنا لشکر اوسکے ہمراہ کر دیا جنھوں نے بیت المقدس میں پہونچکر ایک گروہ
کثیر کو قتل کر ڈالا اور بہت سا یہودیونکو گرفتار کرکے ازوانکیہ اور روسہ کی طرف بھیجدیا۔
بیت المقدس ویران کر دیا گیا اور اوسکے رہنے والے جلاوطن کردئے گئے
اسی وجہ سے ایک زمانہ تک قیاصرہ روم کی طرف سے بیت المقدس میں کوئی عامل
نہیں مقرر کیا گیا اسی زمانہ سے یہودیوں میں متعدد فرقے قائم ہوگئے مگر سب سے بڑے
اون میں سات ہیں سنہ جلوس فلودیش میں روم کے ایک بطریق نے شمعون صفا
کے ہاتھ اصطباغ حاصل کیا اور بیت المقدس میں صلیب نکالنے کے لئے آیا لیکن
ناکامی کے ساتھ روسہ کو واپس ہوا اسی زمانہ میں چودہ برس حکومت کرکے
فلودیش قیصر مرگیا بجائے اوسکے اوسکا لڑکا نیرون تخت نشین ہوا ہروشیوش کہتا ہے

کہ یہ چہیٹا قیصر ہے اسکا فسق و فجور حد سے متجاوز تھا جب اسکو یہ معلوم ہوا کہ اکثر اہل
روم مذہب عیسوی قبول کرتے جاتے ہین تو اسنے غصہ مین آکر اُنکے قتل عام
کا حکم دیدیا اسی زمانہ مین پطرس (حواریون کا سردار) مارا گیا اور بجاے اوسکے
اریوس بطریق روم مقرر ہوا پطرس روم مین پچیس برس بطریق رہا یہ حواریون کا
سردار اور روم کی طرف مسیح کا فرستادہ تھا۔ مرقس انجیلی اسکندریہ مین اسکی
حکومت کے بارھوین برس مارا گیا اسکے قتل کے سات برس پیشتر سے اسکندریہ
مصر۔ برقہ۔ ممالک مغرب مین نصرانیت کے موافق ہوا چل رہی تہی بجاے اسکے
حنانیا بطریق مقرر کیا گیا یہ مرقس انجیلی کے بعد اسکندریہ کا پہلا بطریق ہے اسنے
اپنی نیابت کے لئے بارہ قسیس منتخب کر رکھا تھا۔ ابن عمید مسیحی سے نا قل ہے کہ
نیرون کی حکومت کے دوسرے برس یہودیون کا فلکس قاضی جو روم کیطرف
سے تھا معزول کیا گیا اور بجاے اسکے فسطس قاضی مقرر ہوا۔ یوشا دبیت المقدس
کے مجاورون کا سردار) مارا گیا اور اسی زمانہ مین فسطس قاضی بہی مر گیا یہود نے
نصرانیان بیت المقدس پر دفعةً حملہ کرکے اون کے اسقف یعقوب بن یوسف
نجار کو مار ڈالا اون کے عبادت خانہ کو گرا دیا صلیب کو چھین کر دیا تا آنکہ ہلانہ مادر
قسطنطین نے اوسکو نکالا جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرینگے۔ یعقوب بن یوسف نجار
کے قتل کے بعد اوسکا چچا زاد بھائی شمعون بن کنایا علیہ السلام یون کا اسقف ہوا پہر
سنہ جلوس نیرون مین یہود نے لڑ بہڑ کر نصرانیون کو بیت المقدس سے نکال دیا
وہ بیچارے جلا وطن ہوکر اردن کے کنارہ آب سے۔ نیرون نے یہودیونکے
سرکوبی اور بیت المقدس کے ویران کرنیکو اپنے سپہ سالار اسپاسیانس کو یروشلیم

کیطرف روانہ کیا یہودیوں نے بیت المقدس کی قلعہ بندی کرلی اور اوسکو بچانیکے غرض
سے تین طرف جدید قلعہ بنا لیے۔ لیکن اونکو ان کوششون سے کچھ فائدہ نہ پہونچا
اونکی قسمت مین اس سے پہلے ناکامی و ذلت لکھی جاچکی تھی اسپاشیانس نے یہود کا
چارونطرف سے محاصرہ کرکے اونکے قلعات کو توڑکر جلا دیا اور ایک برس تک
وہین ٹھہرا رہا۔ ہروشیوش کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد
ممالک محروسہ نیرون قیصر مین بغاوت پھیل گئی چنانچہ اہل برطانیہ اوسکی اطاعت سے
نکل گئے۔ اہل ارمینہ اور شام۔ فارس کے مطیع ہوگئے نیرون نے اپنی بہن
کے داماد تیتبشیان بن لوجیہ کو لشکر لیکر باغیونکے سر کرنیکو بھیجا اوسنے ان کی
بغاوت کی مشتعل آگ کو فرو کرکے یہودیان شام پر حملہ کیا کیونکہ یہ بھی قیصری حکومت
کے خلاف سر اوٹھائے ہوئے تھے اثنار محاصرہ بیت المقدس مین نیرون
قیصر اپنے لشکریونکے ہاتھہ مارا گیا جبکہ اسکی حکومت کا چودہوان سال پورا ہوچکا
تھا اسنے اوسی زمانہ بغاوت مین ایک سپہ سالار اندلس اور سرزمین جوف کیطرف
بھی بھیجا تھا جو برطانیہ کو فتح کرکے بعد قتل نیرون قیصر رومہ مین آیا اور رومیون نے
اوسکو اپنا حاکم بنالیا جب ان واقعات کی اطلاع تیتبشیان کو ہوئی اور اوسکے
مشیرون نے اوسکو رومہ کے طرف واپس ہونیکی راے دی اور یہودیونکے سردار نے
اسکی بادشاہت کی بشارت دی جو اسکے یہان قید تھا (معلوم ہوتا ہے کہ یہ یوسف بن
کریون ہے جنکا ذکر اس سے پیشتر ہوچکا ہے) تب تیتبشیان اپنے لڑکے طیطس کو بیت المقدس
کے محاصرہ پر چھوڑکر رومہ چلا آیا طیطس نے بیت المقدس کو فتح کرکے مسجد اقصی کو مسمار
اور اوسکی عمارات کو منہدم کردیا جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا ہے ہروشیوش کہتا ہے

کہ اس واقعہ مین لاکھون یہود مارے گئے اور اسیقدر بحالت محاصرہ بھوکون مرگئے
نوے ہزار کے قریب غلام بناکر فروخت کیئے گئے اور تقریباً ایک لاکھ یہودی
روسہ مین اس غرض سے لاکر باقی رکہے گئے کہ رومی اطفال بحالت تعلیم فنون جنگ اونپر
اپنا ہاتھ صاف کرتے تہے یہود کا یہ جلوی اکبر اٹہایہ واقعہ ایکہزار ایکسو ساٹھہ برس بعد بناء
بیت المقدس سنہ پانچہزار دوسو تیس دنیاوی مین آٹھہ سو بیس برس بعد بناء رومہ واقع ہوا۔
یشتبشیان نے رومہ مین پہنچکر اوس سپہ سالار کو تخت سلطنت سے اوتارکر
فرش مذلت پر بٹھادیا جو اسکے آنیسے پہلے۔ بعد قتل نیرون قیصر تخت حکومت پر بیٹھہ گیا
تھا اسیوقت سے یولش قیصر کے خاندان سے بعد ایک سو سولہ برس کے حکومت
وسلطنت کا سلسلہ جاتا رہا اور جمیع ممالک روم کا یشتبشیان مستقل حکمران ہوگیا اور اپنے کو
قیصرہی کے لقب سے ملقب رکہا۔ انتہی کلام ہروشیوش (ہروشیوش کا کلام ختم ہوا)
ابن عمید روایت کرتا ہے کہ اسباشیانس کو جبکہ وہ قدس شریف کا محاصرہ کیئے
ہوے تہا نیرون کے قتل کی خبر پہونچی اور یوسف بن کریون کاہن طبریہ نے اوسکو قیصر
ہونیکی بشارت دی تب اوسنے اپنے لڑکے طیطش کو بیت المقدس کے محاصرہ پر چھوڑکر
کچھہ لشکر ہمراہ لیکر رومہ کا قصد کیا لیکن اسکے پہونچنے سے پہلے اہل رومہ نے بعد قتل
نیرون قیصر غلبان بن قیصر کو اپنا حکمران بنالیا تہا غلبان قیصر نہایت بدطینت اور ظالم تھا
اسکی حکومت کے نوین مہینہ کسی خادم نے حالت غفلت مین اسکو قتل کرڈالا تب بجاے
اسکے اوتن کو تخت نشین کیا تین مہینہ کے بعد اوسکو تخت سے اوتارکر ابطالس کے سرپر
تاج قیصری رکھا یہ آٹھہ مہینہ تک حکومت کرتا رہا بعدہ اسباشیانس نے (جسکو ہروشیوش
یشتبشیان کہتا ہے) دو سپہ سالاروں کو رومہ کیطرف بہیجا انھون نے ابطالس کو شکست دیکر

مار ڈالا۔ اسپاشیانس نے اس واقعہ کے بعد روم کی زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لیلی۔
اسی اثنا مین طیطش نے بیت المقدس کو فتح کر کے بیشمار مال غنیمت اور غیر معدود یہودی قیدیونکو
روم مین اپنے باپ کے پاس بھیجا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس واقعہ مین ایک لاکھ یہودی
مارے گئے اور تقریباً نوے ہزار گرفتار کیے گئے۔ رومیون نے ان قیدیونکے ساتھ وحشیانہ
برتاؤ کیا بیت المقدس سے روم آتے ہوئے اثنا راہ مین یہودیونکو جیتے جی درندونکے
سامنے ڈالدیتے تھے بعضونکو بورے مین باندھکر شکاری کتونکے روبرو پھینکدیتے تھے اور
وہ انکو پھاڑ ڈالتے تھے غرضکہ اسیطرح یہ کل قیدی مار ڈالے گئے۔ واللہ اعلم۔

طیطش کی اس کامیابی سے جسقدر یہودیونکو نقصان جانی اور مالی پہونچا اسیقدر
عیسائیون کا فائدہ ہوا وہ عیسائی جو جلاوطن ہوکر اردن کیطرف چلے گئے تھے پھر
بیت المقدس مین واپس آئے اور ایک کنیسہ (گرجا) بنایا اندنون اونکا اسقف شمعان
بن کلوپا۔ یوسف نجار کا چچازاد بھائی تھا یہ بیت المقدس کا دوسرا اسقف ہے۔

اسپاشیانس (یعنی ویسپشیان) اپنی حکومت کے نوین برس مرگیا اوسکے بعد
اوسکا لڑکا طیطش تخمیناً دو برس یا تین برس بروایت ابن عمید حکومت اسکندر کے
چارسو برس بعد رونق افروز تخت قیصری رہا یہ علوم حکمیہ سے بخوبی واقف اور نہایت
نیک مزاج۔ سخی۔ زبان لاطینی اور یونانی کو بھی جانتا تھا۔ اسکے بعد اسکا بھائی دومیان
پندرہ برس حکمران رہا فرانش [illegible] مین مارا گیا۔ ہرونیموش کہتا ہے کہ یہ نیرون کا
ہمشیرہ زادہ۔ قاتل۔ سفاک۔ نصاریٰ کا دلی دشمن تھا یوحنا حواری کو اسی
نے قید اور یہود کو قتل کیا۔ ابن عمید نے اسکو دانسطیانوس کے نام سے
یاد کیا ہے اور اوسکے زمانہ حکومت کو سولہ برس مین محدود کرتا ہے یہود کا

سخت دشمن تہا اون سے خاندان سلطنت نے بچہ بچہ کو قتل کیا چونکہ اوس زمانہ کے
بعض نصارے کا یہ اعتقاد تہا کہ مسیح بعد چندے پہر آوین اور حکومت کرین گے
اسوجہ سے اسنے اون کے قتل کا بہی حکم عام دیدیا اور یہودا ابن یوسف حواری کے
اولاد کو قید کر کے روم مین بہیجدیا ان لوگون سے بہی دربارہ مسیح سوال کیا گیا انھون
سنے یہ جواب دیا کہ مسیح بعد انقضاء عالم آئینگے۔ رومیون نے یہ سنکر اونکو چھوڑ دیا اسکے
سنہ جلوس مین بطریق اسکندریہ سنہ مسیحی مین نکالا گیا بجاے اسکے تیرہ برس
مین ملوا اور اسکے مرنے کے بعد کرما ہو مقرر ہوا ابن عمید بروایت مسیحی تحریر کرتا ہے
کہ اسکے زمانہ مین لیونیوس صاحب طلسمات کا واقعہ پیش آیا ذوسطیانوس نے اسکو
اور کل فلسفی اور منجمون کو روم سے نکلوا دیا اور یہ حکم دیدیا کہ اون کو کسی قسم کا انعام
واکرام نہ دیا جاے بعد ازان ذوسطیانوس جسکو ہیروشیوش دو مرتبہ کہتا ہے
مرگیا بجاے اس کے برادر زادہ طیطش دو برس حکمران رہا اس نے
یوحنا حواری کو قید سے آزاد کر دیا مذہبی آزادی دیدی۔ اسنے لاولد ہونے کے وجہ
سے مرتے وقت طرانس سپہ سالار کے حق مین بادشاہت کی وصیت کی ابن عمید
اسکو اندیانوس اور مسیحی طرینوس کے نام سے یاد کرتا ہے اسنے باتفاق مورخین سترہ برس
حکومت کی۔ اسنے شمعان بن کلوپا اسقف بیت المقدس اور اغناطیوس بطریق
انطاکیہ کو قتل کرڈالا انطرانیون پر اسکے عہد حکومت مین بڑی بڑی سختیان ہوئین اُنکے
مذہبی پیشوا مارے گئے عوام الناس لونڈی غلام بنائے گئے یہ بعد نیرون کے تیسرا
قیصر ہے یوحنا نے اسکے سنہ جلوس مین اپنی انجیل زبان رومہ مین لکہی یہودی
پہر بیت المقدس مین واپس آئے اور شامت اعمال سے بدعہدی پر آمادہ ہوے

اسنے اون کی سرکوبی کے لئے ایک خونخوار لشکر روانہ کیا جسنے اون مین سے بیشمار یہودیون کو قتل کرڈالا ہروشیلوش کہتا ہے کہ اس سے اور یہودیون سے بہت لڑائیان ہوئین انہین لڑائیون مین عسقلان ۔ مصر ۔ اسکندریہ ویران ہوے یہودیون کو اس مقام پر شکست ہوئی قیصری لشکر اونکو فتہ تک مارتا بھگاتا چلاگیا اور اونکی عظمت وشوکت کو مٹادیا ابن عمید کہتا ہے کہ اسکے حکومت کے نوین سال کو ثیانو بطریق اسکندریہ گیارہ برس متولی رہکر مرگیا بجاے اسکے امرغو بطریق مقرر ہوا یہ بارہ برس تک بطریق رہا بطلیموس مصنف کتاب مجسطی کہتا ہے کہ شیلوش حکیم نے اسی کے سنہ جلوس مین رومہ مین رصد بنائی ابن عمید کہتا ہے کہ یہ بابل کی لڑائی مین مارا گیا بجاے اسکے اندریانوس اکیس برس تک حکمران رہا اسنے اپنے ابتدا زمانہ حکومت مین یہودیون پر سختی کی لیکن بعد چندے اون تعدی اور جور کے عوض شہر مقدس پھر آباد کیا اور اوسکا نام ایلیا رکھا ۔ ابن عمید کہتا ہے کہ یہ نصارے کا دشمن تھا ایک گروہ کثیر کو اون مین سے مارڈالا عوام بت پرستی کرنے لگے اسکے سنہ جلوس مین پھر بیت المقدس ویران کیا گیا وہان کے عوام الناس قتل کئے گئے اور شہر کے دروازہ پر ایک مینار بنایا گیا جس پر ایک لوح تہی جسمین شہر ایلیا لکہا ہوا تھا بعد ازان بابل سے ایک شخص نے اوسپر خروج کیا اسنے اوسکو مصر تک پسپا کردیا پھر اسنے اہل مصر کی خواہش سے مجراے نیل سے مجراے قلزم تک ایک نہر کہدوائی جو اسکے بعد بند ہوگئی تہی لیکن جب فتوحات اسلامیہ کی موجین بڑہین تو عمرو بن العاص نے اوسکو پھر کہدوایا ۔ اسی اندریانوس نے شہر قدس آباد کیا یہودی پھر آکر وہان سکونت پذیر ہوے لیکن جب اسکو یہ معلوم ہوا کہ یہودی عہد شکنی پر تلے ہوے ہین

اور زکریا نامی ایک شخص کو اپنے شاہی خاندان سے اپنا حاکم بنالیا ہے تو ادرین نے
ایک خونخوار لشکر اونکی سرکوبی کو بھیجا جس نے اونکو بہت بری طرح سے قتل کیا اور
شہر کو اوجاڑ ڈالا یہودی جلاوطن کردئے گئے اور یونانی بیت المقدس مین ٹھہرائے
گئے۔ بیت المقدس کی یہ ویرانی ترپن ۵۳ برس بعد ویرانی طیطس کے ہوئی ہے جو
جلوہ کبر سے اٹھا نصاریٰ اندنون موضع قبہ سے صہاب تک پھر رہے تھے
اور وہین نماز پڑھتے تھے اور یہود وہان کوڑا پھینکتے تھے یونانیون نے اونکو وہان
نماز پڑھنے سے منع کیا اور اسی مقام پر ایک ہیکل بنام زہرہ بنوادیا۔ ابن عمید مسیحی سے روایت
کرتا ہے کہ سنہ چار جلوس بادشاہ اندریانوس مین مال الرہا باغی ہوگیا اسوجہ سے
رومیونکی جانب سے الرہا مین مختلف اوقات مین متعدد حکام بھیجے گئے او شہر اثینس
مین ایک دار الحکومت بنوایا نامی نامی حکما کو تعلیم کیلئے مقرر کیا اور سنہ ۵ جلوس مین۔
قسطنطش۔ بطریق اسکندریہ مقرر ہوا یہ حکیمانہ مزاج علم دوست تھا گیارہ برس تک اس
عہدہ کا کام کرتا رہا اسکے مرنے کے بعد امانیق بجاے اسکے سنہ ۱۱ جلوس اندریانوس
مین مقرر ہوا اسنے بھی گیارہ برس اسی عہدہ پر گزارے یہ ساتوان بطریق تھا اسکے بعد
اندریانوس اپنی حکومت کے اکیسوین ۲۱ برس مرگیا اور بجاے اسکے اسکا لڑکا انطونیس
حکمران ہوا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اسکا نام قیصر الرحیم ہے۔ بروایت ابن عمید اسنے
بائیس ۲۲ برس اور بخیال صعیدی اکیس ۲۱ برس حکومت کی اسکے حکومت کے پانچوین برس
مرقیانو۔ بطریق اسکندریہ ہوا یہ اون مین کا آٹھوان بطریق اسنے نو برس تک اس
عہدہ کا کام انجام دیا اسکے بعد کلوتیانو چودہ ۱۴ برس تک بطریق رہا اور ساتوین برس
حکومت کے اورلیانوس حکیم مرگیا بطلیموس صاحب مجسطی کہتا ہے کہ اورلیانوس حکیم نے

اعتدال خریفی کی رصد سنہ ٣٠ بادشاہ انطونیش مین بنائی۔ واللہ اعلم

انطونیش چارسو تریسٹھ ٤٦٣ برس بعد اسکندر کے ہوا اور بائیس ٢٢ برس حکومت کرکے مرگیا بجائے اسکے اورالیانوس برادر انطونیوس موسوم بہ اورالیش حکمران بنایا گیا اسکو انطونیش اصغر بھی کہتے تھے یہ اہل فارس سے اکثر لڑتا رہا پہلے اونھون نے ارمینیہ اور سوریہ کو اسکے ممالک مقبوضہ سے نکال لیا تھا لیکن آخری لڑائیون کا اوس نے یہ پیدا کیا تھا کہ اونکو اوس نے مغلوب کرکے اپنے ملک سے نکالدیا تھا۔ اسی کے عہد حکومت مین وبا اور قحط کا بہت زور شور ہوا نصاریٰ کے استقا سے پانی برسا وبا اور قحط دور ہوا بعد اسکے کہ نصاریٰ پر بیحد سختیان ہوچکین تھین اور ایک گروہ کثیر کو اونمین سے مارڈالا تھا۔ نیرون قیصر کے بعد یہ چوتھی سختی تھی۔ ابن عمید لکھتا ہے کہ اسکے سنہ جلوس مین اغریبوس۔ اسکندریہ کا بطریق ہوا اور بارہ برس کے بعد اسکے سنہ ١٩ جلوس مین مرگیا۔ بعد اسکے اسیکے زمانہ حکومت مین عیسائیون مین طرح طرح کے بدعات ظاہر ہوئین باہم وہ مختلف الاقوال ہوگئے مذہب و ملت سے کچھ سروکار نرہا منمانی باتین کرنے لگے منجملہ اُنکے ابن ویصان وغیرہ تھے جنسے اساقفہ اہل حق نے مناظرہ اور مجاہدہ کیا اور اونکی بدعات کو مندرس کرنیکی کوششین کین اور اسکے سنہ ١٥ جلوس مین اردشیر بن بابک اوّل بادشاہ ساسانیہ ظاہر ہوا اور مملکت فارس کو اپنے قبضہ مین لیلیا۔ جالینوس طبیب بھی اسیکے زمانہ حکومت مین تھا بلکہ اسیکے ساتھ اوسکی بھی پرورش ہوئی تھی۔ جب اسکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ انطونیش۔ رومہ کا بادشاہ ہوا ہے تو وہ یونان سے روم مین اسکے پاس چلا آیا۔ ویمیقراطس حکیم بھی اسی زمانہ مین تھا اسکے مرنیکے بعد کوودہ قیصر تیرہ برس تک

بعدازان رتیلوتس تین مہینے تک رونق افزاے تخت قیصری رہا ابن عمید کہتا ہے کہ ابن بطریق اسکانام فرطنوس ظاہر کرتا ہے علاوہ اسکے اور لوگون نے فرطیجوبس اورصعید یون سے برطالوس بتایا ہے اور زمانہ حکومت کو بالاتفاق دو مہینے مین محدود کرتے ہین اسکے مرنے کے بعد دو مہینے بولیالنس قیصر بعدازان سوریانوس قیصر بادشاہ ہوا اسیطرح اسکے نام مین لوگون نے اختلاف کیا ہے اوسیطرح زمانہ حکومت مین بہی اتفاق نہین کیا بعضون نے اسکو سورس اور ہیروشیوش سے طبارنش ین ارنت ین انطونینش کے نام سے یاد کیا ہے ابن عمید نے اسکے زمانہ حکومت کو بروایت ابن بطریق سترہ برس اور مسیحی اٹھارہ برس اور ابوقانیوس سولہ برس اور ابن الراہب تیرہ برس اور صعیدین صرف دو برس بتاتے ہین بیان کیا جاتا ہے کہ اسکے سنہ جلوس مین عیسائیون پر بہت سختیان ہوئین اسکندریہ اور مصر مین انکو ڈہونڈ ڈہونڈہ کر قتل کیا اُنکے کنائس منہدم کرا دے اور اسکندریہ مین ایک ہیکل موسوم بہ ہیکل الالہ بنوایا ہیروشیوش کہتا ہے کہ شدت نیرون کے بعد یہ پانچوان حلہ تھا اسکے آخری زمانہ مین لاطینیون نے بغاوت کی اور یہ اُسی بغاوت مین مرگیا بعد اسکے اقطونینش بروایت ابن بطریق چھہ برس اور بخیال مسیحی سات برس حکمران رہا اسنے اُسکو انطونینش قسطس کے نام سے موسوم کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ اسکا ابتدا زمانہ حکومت پانچو پچیس برس بعد حکومت اسکندریہ کے ہوا ہے اسکے زمانہ مین اردشیر بادشاہ نے نصیبین کا محاصرہ کیا اور اوسکے باہر ایک قلعہ بنوایا بعدازان اوسکو بغاوت خراسان کی خبر پہونچی تب وہ اوسنے اس امر پر صلح کرکے واپس ہوا کہ اہل نصیبین اُسکے قلعہ سے متعرض نہون لیکن جیسا ہی اُسنے نصیبین سے کوچ کیا اہل نصیبین نے فوراً قلعہ کے

باہر سے ایک دیوار کھینچکر قلعہ کو شہر کے اندر لے لیا اردشیر خراسان سے لوٹکر نصیبین پر
پھر آپہونچا اور بمشورہ بعض حکماء اہل اللہ کے وہاں سے قلعہ پر قبضہ حاصل کیا۔ اردشیر کا اس
کامیابی سے دل بڑھ گیا اوسنے اکثر بلاد شام اور اطراف ارمینیہ کو اپنے مقبوضات
مین داخل کر لیا انطونیش انہین لڑائیون مین ہلاک ہو گیا بعد ازان مقرلق بن ہرکلہ حاکم ہوا
ایک برس کے بعد روم کے کسی سپہ سالار نے اوسکو مار ڈالا بعد اسکے اسکندروس۔
سابور بن اردشیر کے حکومت کے تیئیسوین[۲۳] برس حکمران ہوا تیرہ برس اسنے حکومت کی
اسکی مان نصرانیون سے محبت رکھتی تھی ہروشیوش کہتا ہے کہ اسنے تیس برس حکومت
کی اسکی مان عیسائی مذہب رکھتی تھی نصرانیونکو اسکے زمانہ مین بہت آرام اور فراخی رہی
ابن عمید کہتا ہے کہ اسکے حکومت کے ساتوین برس تاوکلا بطریق اسکندریہ ہوا یہ
تیرہوان بطریق تہا سولہ برس تک یہ اس عہدہ پر رہا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ سنہ جلوس
مین اسنے سابور بن اردشیر سے معرکہ آرائی کی اور جب اوسپر فتحیابی حاصل کرکے
واپس آیا تو اہل روم نے اوسپر دفعتہ حملہ کرکے اوسکو مار ڈالا بعدہ مخشمیان بن لوجیم
تین برس حکمرانی کرتا رہا یہ خاندان شاہی سے نہ تہا لیکن دولت نے بضرورت
جنگ افرنجہ (فرانس) اسکو اپنا بادشاہ بنا لیا تہا اسکے زمانہ مین عیسائیونپر ظلم و تشدد
ہوا یہ بعد نیرون چھٹی سختی تھی لیکن ابن عمید نے اسکو قیقیموس کے نام سے یاد کیا ہے
اور باقی ان سب باتون مین اتفاق کیا ہے کہ اسنے نصرانیون مین سے سرجیوس کو
سلیمین اور واخوس کو فرات کے کنارے اور بطریق اسکندریہ کو قتل کر ڈالا بیت المقدس
کا اسقف یہ سنکر اپنی کرسی چھوڑکر خوف جان بھاگ نکلا اور اسکے حکومت کے
تیسرے برس سابور بن اردشیر بادشاہ ہوا برعکس خیال ہروشیوش کے کیونکہ یہ

بیان کرتا ہے کہ اوسنے اسکو مار ڈالا القصہ غیوس تمشیان کے مرنے کے بعد بوبیوس تین مہینے تک بادشاہت کر کے مارا گیا ابن عمید نے اسکو ابوقاتیوس لوکش قیصر اور ابن بطریق نے بلبنایوس کے نام سے یاد کیا ہے اور ہیروشیوش نے اسکا کچھ تذکرہ نہین کیا اسکے بعد غردیانوس قیصر بروایت ابن عمید چار برس اور بخیال مسیحی او رصعید کین چھ برس تخت قیصری پر رہا اسکو ان مورخین نے ابوفایوس فودیوس کے نام سے یاد کیا ہے اور صعید کین اسکو قرطاوس کہتے تھے وہ کہتے ہین کہ اسکا نام پانچسو گیارہ[۵۱۱] برس بعد زمانہ اسکندر کے ہوا ہے۔ ہیروشیوش کہتا ہے کہ غردیارین بلبیان نے سات برس بادشاہت کی اس سے اور فارس سے بہت لڑائیان ہوئین اسنے اونپر فتحیابی حاصل کی۔ اراکین دولت فارس کو فرات کے کنارے موت کے گھاٹ اوتارا۔ اسکے بعد فلفش بن اولیاق بن انطوقلیش سات برس بادشاہ رہا۔ سب سے پہلے ملوک روم مین سے اسی نے عیسائی مذہب اختیار کیا ابن عمید صعید ین سے روایت کرتا ہے کہ اسنے چھ برس حکمرانی کی اسکی حکومت پانچ سو چھپن[۵۵۶] برس بعد حکومت اسکندر ہوئی یہ مسیح پر ایمان لایا اسکے پہلے سال حکومت مین ونوشیوس۔ اسکندریہ کا بطریق مقرر ہوا اور اونیس[۱۹] برس تک اس عہدہ پر رہا یہ چودھوان[۱۴] بطریق تہا اسی کے زمانہ مین مرکیوش اسقف کے بھاگ جانیکے بعد غردیانوس۔ بیت المقدس کا اسقف مقرر ہوا پھر جب مرکیوش واپس آیا تو دونون بالاشتراک اس عہدہ کا کام انجام دیتے رہے تا آنکہ ایک برس کے بعد غردیانوس مرگیا اور مرکیوش تن تنہا دس برس تک بیت المقدس کا اسقف رہا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ فلفش قیصر کو داقیس (دقیانوس) نامی ایک فوجی افسر نے مار ڈالا اور خود

بجائے اوسکے تخت قیصری پر رونق افروز ہوگیا پانچ برس اسکی حکومت رہی یہ شاہی خاندان سے تھا اسکے زمانہ مین نصرانیون پر بہت سختیان ہوئین بطریق رومہ کو مارڈالا مذہب صابیہ کو ترقی دی بت پرستی پر نصرانیونکو مجبور کیا شہر افسس مین ایک بہت بڑا بت خانہ بنوایا اسی کے زمانہ مین سات اشراف روم جو مومن تھے بھاگ نکلے اور پھر بعد اسکے زمانہ تاودوسیوس مین ظاہر ہوئے انہین کو اصحاب کہف[1] کہتے ہین۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اسکا نام واجیہ بن محمثان تھا اسنے صرف ایک برس حکمرانی کی اسکے زمانہ مین ساتوین بار پھر نصرانیون پر بہت ظلم وتعدی ہوئی اسنے بطریق رومہ کو مار ڈالا اسکے بعد غالش قیصر حکمران ہوا دو برس تک اس کی حکومت رہی اس نے بھی نصرانیوں پر ظلم وستم کیا اسکے زمانہ مین بہت بڑی وبا آئی جس سے سیکڑون شہر ویران ہوگئے۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ یہ غالش

---

[1] اصحاب کہف کا ذکر قران شریف مین بھی آیا ہے یہ لوگ شہر افسوس مین رہتے تھے وقیانوس بادشاہ وقت کے جبر وتعدی اور بت پرستی پر مجبور کرنیکے وجہ سے شہر چھوڑ کر ایک غار وسیع مین جا چھپے تھے یہودی کہتے ہین کہ وہ تین آدمی تھے چوتھا اونکا کتا تھا اور نصارے کا یہ خیال ہے کہ وہ تعداد مین پانچ تھے چھٹا اونکا کتا تھا مسلمانو نکا یہ قول ہے کہ اصحاب کہف سات آدمی تھے آٹھوان اونکا کتا تھا۔ سیاق وسباق کلام پاک سے بھی صحیح معلوم ہوتا ہے بہرکیف یہ لوگ ایک زمانہ دراز تک اوسی غار مین پڑے سوتے رہے فرشتے بحکم الٰہی انکو ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کر دیتے تھے اور کتا اونکے روبرو اگلے پانون پر سر رکھے ہوئے لیٹا رہا۔ تا آنکہ بروایت طبری تین سو نو برس کے بعد اللہ جل شانہ نے بغرض اظہار قدرت کاملہ اونکو جگا دیا اون مین ایک شخص کھانا خریدنے کو بازار مین آیا اُسکے پاس وہی دقیانوسی اشرفی تھی اسوجہ سے وہ بجرم قلب سکہ گرفتار کر لیا گیا جب بادشاہ وقت نے اُس سے اوسکی سرگذشت دریافت کی تب اوسکو اصحاب کہف کے (صفحہ ۱۰۳)

بولیاش کالڑکا ہے اور ابن بطریق یہ بیان کرتا ہے کہ بولیاش ۔ غالش کا سلطنت وحکومت
مین شریک وسہیم تہا لیکن یہ غالش سے پہلے ہی مرگیا۔ اسکی حکومت پندرہ برس رہی
مسیحی اس تعداد سے اتفاق کرتا ہے مگر اسکا نام واقیوس بتایا ہے اور غالیوش کو اسکا
لڑکا کہتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا نام اولیوفنس تھا پانچ برس اسکی حکومت
رہی بہرکیف ابن عمید کہتا ہے کہ یہ بت پرست تھا اسکے زمانہ مین عیسائیون پر بیحد
سختیان ہوئین اسکے پہلے سال حکومت مین مکتیموس۔ اسکندریہ کا پندرہوان بطریق
مقرر ہوا بارہ برس تک یہ اس عہدہ پر رہا۔ سنہ ۵ جلوس مین اسنے اسکندروس کو
بیت المقدس کا اسقف مقرر کیا اور بعد سات برس کے قتل کرڈالا۔ اپنے لڑکے کو
لشکر روم کا سپہ سالار کرکے فارس پر بہیجا سپہ سالار فارس نے میدان جنگ سے
اوسکو گرفتار کرکے کسرے بہرام کے پاس بہیجدیا۔ کسرے بہرام نے اوسکو
قتل کرڈالا ہروشیوش کہتا ہے کہ اسکے بعد غلینوش قیصر حکمران ہوا پندرہ برس اسکی
حکومت رہی اسکے زمانہ مین بہی نصرانیون پر ظلم ہوتا رہا جا و بیجا مارے جاتے تھے۔
بیت المقدس کا بطریق مارڈالا گیا۔ فارس سے اوراس سے لڑائیان ہوئین جسمین اسنے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰۲) قصہ کا خیال آیا جسکا ذکر آسمانی کتاب مین تہا بادشاہ اور اوسکے ارکین سلطنت
اُسکے ساتھ غار پر گئے جب اُن لوگون نے مسیح کے پیدا ہونے اور دقیانوس کے مرجانے کا حال
سنا تو بحکم الہی دفعۃً زمین پر گرپڑے اور مرگئے بادشاہ نے اُسی مقام پر ایک قبہ بنواکر ایک پتھر پر اُنکے نام
لکھوادیا۔ انلوگونکے اسمار جیسا کہ مفسرین نے تحریر کیا ہے یہ ہین یملیخا۔ مکشلینا۔ مشلینا۔ یہ لوگ بادشاہ کے
داہنی طرف اصحاب تھے مرنوش۔ دبرنوش۔ شاذنوش۔ یہ لوگ بادشاہ کے بائین جانب کے ہمنشین تہے۔
ساتوان وہ چرواہا جسنے انکو غار کا راستہ بتایا تھا آٹھوان کتا تھا جسکو قطمیر کہتے ہین۔

اُسنے بادشاہ سابور کو گرفتار کرلیا تھا بعد ازان براہ احسان آزاد کر دیا اسکے عہد حکومت
مین وبا آئی اور عیسائیون کی دعا سے دفع ہوئی۔ قوط اپنے بلاد سے نکل کر غریقیون
اور مقدونیہ اور بلاد نبط پر قبضہ کر لیا۔ فالیؤش قیصر کو رومہ کے ایک سپہ سالار نے
مار ڈالا بعد اسکے اقادیدوش قیصر ایک برس حکمران رہا۔ ابن عمید بروایت مسیحی لکھتا ہے
کہ اسنے ایک برس نو مہینے ۵۸۰ اسکندری مین حکومت کی اسکی حکومت کے پہلے
سال مین یونس سمیصاطی۔ انطاکیہ کا بطریق مقرر ہوا آٹھ برس تک اس عہدہ کا انجام دیتا رہا
یہ بطریق وحدانیت کا قایل اور کلمہ اور روح خدا کے حلول کرنے کا انکار کرتا تھا جب
یہ مر گیا کل اساقفہ نے انطاکیہ مین مجتمع ہو کر اسکے اقوال کی تردید و تکذیب کی۔
ہروشیوش کہتا ہے کہ غلینوش قیصر کے بعد فلودیش ابن بلاریان بن موکلہ حکمران
ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ نامی سپہ سالارون مین سے تھا۔ خاندان شاہی سے
اسکو نسبا کچھ تعلق نہ تھا اس نے قوط کو جو کہ پندرہ برس سے مقدونیہ وغیرہ پر
قبضہ کیے ہوئے تھے نکال باہر کیا لیکن دو برس حکومت کر کے مر گیا۔ ہروشیوش
کہتا ہے کہ اسکے بعد اسکے بھائی نطیل نے سترہ یوم حکمرانی کی اسکو کسی سپہ سالار نے
مار ڈالا۔ ابن عمید نے اسکا کچھ ذکر نہین کیا بعد ازان اوریلیانش چھہ برس تک بادشاہ
رہا ابن بطریق نے اسکو ارد الیوش اور مسیحی نے ارموس اور ابو فانیوس نے اولیوش
اور ہروشیوش نے اوریلیان ابن بلقیان کے نام سے یاد کیا ہے اور اسنے
اسکے زمانہ حکومت کو صرف پانچ برس مین محدود کیا ہے ابن عمید کہتا ہے کہ اسکے
سنہ جلوس مین تادونا۔ اسکندریہ کا سولہوان بطریق مقرر ہوا اور دس برس تک
اس عہدہ پر رہا۔ اس سے پہلے عیسائی قومین رسوم مذہبی اور نماز پوشیدہ

طور سے ادا کرنے نہے لیکن جب یہ بطریق مقرر ہوا تو اوسنے ہدایا و تحایف دیکر رومیون سے ایک کنیسہ (کلیسہ) مریم بنانے کی اجازت لے لی اسیوقت سے علانیہ اُنکے رسوم مذہبی اور نماز ادا کرنے لگے ۔ سنہ جلوس مین قسطنطین پیدا ہوا ہیروشیوش کہتا ہے کہ اسی اور لیان بن بلنسیان نے قوط سے مقابلہ اور مقاتلہ کیا اور اوسپر فتحیاب ہوا۔ روسہ کو از سر نو آباد کیا۔ عیسائیون پر نوین بار بعد نیرون کے اسکے زمانہ مین پھر سختی ہوئی۔ اسکے مارے جانے کے بعد طاتیش بن الیاس ایک برس تک بعد اسکے فروش قیصر پانچ برس تک بادشاہت کرتا رہا ابو فانیوس کہتا ہے کہ اسکا نام فروش تھا۔ ابن بطریق بروایت ابن الراہب وصعیدئین کہتا ہے کہ اسکو بروش کہتے تھے اسنے چھہ برس حکومت کی تہی اور مسیحی کہتا ہے کہ اسکا نام اکیوس تہا اسکا سات برس تک دور حکومت رہا ابن عمید کہتا ہے کہ یہ سنہ جلوس سابور ذوالاکتاف مین بعد سنہ پانچسو بانوے اسکندری کے گذرا ہے نصرانیونپر بیحد سختیان کرتا تہا ایک گروہ کثیر کو اسنے ناحق ذبح کر ڈالا کسی لڑائی مین یہ معہ اپنے لڑکے کے مارا گیا ہیروشیوش کہتا ہے کہ اسکے مارے جانیکے بعد اسکا لڑکا منار بان بادشاہ ہوا اور وہی چار روز کے بعد مارا گیا ابن عمید نے اسکا کچھہ تذکرہ نہین کیا بعد اسکے بقلادیانوش نے اکیس برس اور بروایت مسیحی بیس برس سنہ ۵۹۵ اسکندری مین حکمرانی کی۔ اسکے سوا اور مورخین کہتے ہین کہ اسکا نام عربیا تھا یہ خدمت گذاری کے ذریعہ سے قیاصرہ کے نظرونمین اسقدر عزیز تھا کہ فاریوش نے اپنا مشیر اور مصاحب خاص بنالیا تھا۔ اسکو مزامیر اور نگانیمین بہت بڑا دخل تھا۔ فاریوش کی لڑکی اسپر عاشق ہوگئی تہی جب اسکا باپ فاریوش اور بھائی لڑائی مین مارا گیا تو رومیون نے اسکے سر پر تاج شاہی رکہا اسنے بقلادیانوش (عربیا) سے اپنا نکاح کرلیا

اور ملک وحکومت کو اوسکے سپرد کر دیا۔ اسوقت سے یہ جمیع ممالک روم پر متولی ہو گیا۔
تیودوسیس اسکا برادر زادہ اندلون بلاد اشیا (ایشیا) و پیر تعلیہ مین تہا سنہ ۱۹ جلوس
عربیطانین اہل مصر و اسکندریہ سے بغاوت کی عربیطاسنے بزور تیغ اسکو فروکیا اسکے بعد
وہ بت پرستی کی طرف مایل ہوگیا۔ کنایس کے بند کر رکہنے جانے کا حکم دیا۔ نصرانیو پر بیحد
سختیان کین۔ مارجرجس قلیس کو (جوکہ اکابر انبار بطارقہ سے تہا) اور بلنتوس کو قتل کیا سنہ ۱۔
جلوس مین مارپطرس۔ اسکندریہ کا بطریق ہوا دس برس کے بعد مارا گیا بجاے اُسکے
اُسکا شاگرد اسکندروس بطریق اسکندریہ ہوا اسیکے ارشد تلامذہ سے اریوس ہے جو
اسکا سخت مخالف تہا اور اوسکے زمانہ بطریقی مین نکالدیا گیا تہا لیکن بعد مرنے مارپطرس
کے اریوس اپنے خیالات سے باز آیا اسکی وجہ سے وہ پہر کنیسہ مین داخل کرکے قیس بنادیا گیا
ابن عمید کہتا ہے کہ زمانہ دیقلادیانوس مین قسطنطس (اوسکا چچا زاد بہائی) اور اُسکا
نایب جو بیزنطیا اور ایشیا مین تہا اوسنے خروج کیا مسماۃ ہلانہ (جو شاہی خاندان سے تہی
اور اسقف الرہا کے ہاتھ سے اصطباغ حاصل کرچکی تہی) اوسنے اس سے شادی
کرلی جس سے قسطنطین پیدا ہوا انجمون نے اسکے پیدا ہونے پر اسکی حکومت کی پیشینگوئی
کی اور یہ کہا کہ یہ تیرے ملک ومال کا مالک ہوگا دیقلادیانوس نے یہ سُنکر نہایت غصہ
سے قسطنطین کے قتل کا حکم دیدیا ہلانہ اس حکم سے آگاہ ہوکر اپنے بیٹے کو لیکر الرہا کیطرف
چلی گئی بعد ازان بعد مرنے دیقلادیانوس کے واپس آئی جبکہ اوسکا شوہر بجاے
دیقلادیانوس کے روم مین حکومت کر رہا تہا۔ قسطنطین نے ملک وحکومت قسطنطین کے
سپرد کر دیا۔ جیساکہ ہم آیندہ بیان کرینگے۔ دیقلادیانوس نے بیس ۲۱ برس حکومت کی
سنہ ۹۱۶ اسکندری مین اسکا آخری زمانہ ہوا۔ بعد ازان اوسکا لڑکا یقیمانوس۔ ابن بطریق اور

مسیحی اور ابن الراہب وغیرہ کہتے ہین کہ مقطاوس دیقلادیانوس کا حکومت وملک مین شریک تھا یہ اوس سے کفر وعصیان مین بدرجہا بڑھا ہوا تھا نصرانیونکو ان دونونکے ہاتھون بہت بہت سختیان اوٹھانی پڑین ایک گروہ کثیر اونکے تیغ ظلم سے نظر ہوگیا۔ اسکے سنہ جلوس مین اسکندروس شاگرد ماپطرس۔ اسکندریہ کا مشہور بطریق ہوا اور تیئیس برس تک اس عہدہ پر رہا۔ اور عہد حکومت مقسمانوس مین یہ خرافات قصے بیان کرتے ہین کہ سابور شاہ فارس بہ تبدیل لباس روم گیا اور مقسمانوس کے دربار مین حاضر ہوا مقسمانوس نے اوسکو پہچان کر قید کر لیا اور گاے کی کھال اوسکو پہنا کر اپنے لشکر کے ہمراہ لیے ہوے سلطنت فارس پر حملہ کرنے کو روانہ ہوا اثناے راہ مین سابور موقع پاکر قید سے بھاگ کھڑا ہوا اور فارس پہنچکر اوسنے لشکر فارس کو جمع کر کے مقسمانوس کو شکست دی۔ اسی طرح کی اور روایات وحکایات مستحیلہ وبعید از فہم بیان کرتے ہین لیکن صحیح یہ ہے کہ سابور نے رومیون پر چڑھائی کی مقسمانوس نے اوسکا مقابلہ کیا جیسا کہ ہم بیان کرینگے۔

ہیرودتیوش نے متاریان قیصر بن قاریوس کے نسبت یہ بیان کیا ہے کہ یہ اپنے باپ کے بعد تخت نشین ہوا اور اوسیوقت مارا گیا بعد اسکے وہ کہتا ہے کہ رومیونکی زمام حکومت دیوقاریان نے اپنے ہاتھ مین لی اسنے قاتل قاریوس سے اوسکے خون کا بدلہ لیا پھر اسپراقریربن قاریوس نے خروج کیا دیوقاریان نے اسکو بعد متعدد اور طویل لڑائیونکے گرفتار کر کے مار ڈالا اس واقعہ کے بعد ایک طرف سے بلاد افرنجہ (فرانس) اندلس۔ افریقہ۔ مصر مین بغاوت پھوٹ نکلی اور دوسری جانب سے سابور ذوالاکتاف نے حملہ کر دیا دیوقاریان نے ان کل لڑائیون اور بغاوتونکو سختیان ہر کوشش کے جان توڑ کوششون

سے رفع و فع کیا۔ بلاد افرنجہ کی بغاوت اندلس سے برطانیہ کی حکومت کا (جو سات برس
سے قایم ہوگئی تھی) نہایت تھوڑی مدت مین قلع وقمع کرکے برطانیہ کو دوبارہ دیوقاربان
کی اطاعت پر مجبور کردیا بعدازان مخشیان نے اپنے داماد قسطنطش اور اُسکے بھائی
مخشش پسران ولیتوس کو دیوقاربان کی نیابت پر مقرر کیا مخشش نے افریقہ کی بغاوت
فرو کردی اور اوسکو بدستور رومائیون کی حکومت مین قایم رکھا۔ اور دیوقاربان قیصر نے
مصر واسکندریہ کے باغیونکو شکست دیکر ایک ایک کو چُن چُنکر مار ڈالا اور قسطنطش
المائیون کیطرف گیا اور وہان کی بغاوت کی مشتعل آگ کو بجھایا پھر مخشیان۔ سابور بادشاہ فارس
کے مقابلہ پر گیا ایک طویل اور خوفناک لڑائی کے بعد اوسپر غالب آیا اُسکے شہر غورہ اور
کوفہ کو ویران کردیا۔ وہان کے رہنے والونکو گرفتار کرکے غلام بنالیا بعد اس کے
دیوقاربان قیصر نے اوسکو اہل غالش کے (جو کہ بلاد افرنجہ سے تھے) سرکشونکو بھیجا اسنے
اونکی بھی سرکوبی اور معقول گوشمالی کی ان واقعات کے ختم ہونے پر دیوقاربان نے
انصار سے اپنا ہاتھ صاف کرنا شروع کیا قیصر نیرون کے بعد نصاریٰ کی مصائب کا
یہ دستوان ہلہ تھا دس برس تک یہ قوم انہین مصیبتون مین گرفتار رہی۔ پھر دیوقاربان
اور اوسکے نایب مخشیان کو اُسکے اراکین دولت نے معزول کرکے حکومت و سلطنت
قسطنطش ابن ولیتوس اور اوسکے بھائی مخشش کے سپرد کردیا ان دونون مین رومیون
کی سلطنت اسطرح تقسیم کردی گئی کہ مخشش (جسکو غلاویش بھی کہتے ہین) مشرقی ممالک
کا مالک ہوا اور قسطنطش ممالک مغرب و افریقہ و بلاد اندلس و افرنجہ پر حکومت کرنے لگا
دیوقاربان اور مخشیان بحالت معزولی شام کے کسی شہر مین مرگئے اور بعد مرنے قسطنطش
کے اوسکا لڑکا قسطنطین۔ لاطینیون کا بادشاہ ہوا۔ انتہیٰ کلام ہیروشیوش

(ہیروشیوش کا کلام تمام ہوا)

قراین خارجی سے معلوم ہوتا ہے کہ جس بادشاہ کا نام ابن عمید نے دیقلادیانوس ظاہر کیا ہے اوسیکو ہیروشیوش دیوقاربان کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اسکے بعد پھر واقعات اور روایتین نہایت متشابہ اور اسمار بیحد مختلف ہین اس امر کو ناظرین اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہین ایک غیر زبان کے اسمار کو دوسری زبان مین لانا نہایت دشوار ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

"(مترجم) مسعودی کہتا ہے کہ کل ملوک رومیہ اونتالیس[۳۹] تن ہوئے جنھون نے چارسو ستاسی برس" "نو ماہ چھیہ یوم سلطنت کی سب سے آخری بادشاہ یہی تہا جسکا ذکر اوپر ہوچکا یہ بت پرست تہا اسکے بعد" "ملوک روم نصرانی ہو گئے، اور قیاصرہ متنصرہ کے لقب سے یاد کئے جانے لگے۔"

اخبار قیاصرہ متنصرہ قسطنطنیہ وشام تا زمان فتح اسلامی

ملوک قیاصرہ متنصرہ دنیا کے عظیم الشان اور مشہور ترین ملوک سے شمار کئے جاتے ہین انکی حکومت ساحل بحر رومی پر اندلس سے رومہ، قسطنطنیہ، شام، مصر، اسکندریہ، افریقیہ مغرب تک پہیلی ہوئی تہی انھون نے مشرق اور سودان مین ترک اور فارس سے مغرب مین نوبہ وغیرہ سے مجادلہ ومقاتلہ کیا۔ پہلے یہ لوگ دین مجوسی کے پابند تہے لیکن بعد ظہور حواریین عیسی وشیوع دین نصرانیت اونھون نے دین مجوسی چھوڑکر مذہب عیسائی اختیار کرلیا سب سے پہلے جسنے دین عیسائی اختیار کیا وہ قسطنطین بن قسطنطس وتیبنوش اور اسکی مان ہلانہ تہی۔

وجہ تسمیہ نصرانی

دین مسیحی کو دین نصرانی اسوجہ سے کہتے ہین کہ مسیح علیہ السلام موضع ناصرہ مین رہتے تہے جبکہ وہ مصر سے معہ اپنے مان کے واپس آئے تہے اور نصران۔ مبالغہ کے صیغون مین سے ہے معنی اس کے یہ ہین کہ یہ دین

غیر اہل عصابیت کا ہے جسکی اعانت اور تائید اونکی تعین سے نے کی ہے۔

نسب قیاصرہ یہ قیاصرہ بنو الاصفر کے نام سے معروف ہین۔ بعض مورخ انکو عیصو بن اسحاق کیطرف منسوب کرتے ہین حالانکہ محققین نے اسکا انکار کیا ہے۔ ابو محمد بن حزم نے بنی اسرائیل علیہ السلام کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ اسحاق کا ایک لڑکا اور سوا سے یعقوب کے تہا جسکا نام عیصاب تہا اُسکی اولاد۔ جبال سراۃ۔ سرزمین شام مین تا حجاز رہتی تھی اسکا تقریباً کل حصہ معدوم ولا پتہ ہو گیا لیکن بعض کا یہ خیال ہے کہ روم اسنکے اولاد سے ہین حالانکہ یہ سراسر غلطی ہے منشاء اس غلطی کا یہ ہے کہ جہان یہ رہتے تھے اوسکو ادوم کہتے ہین اس سے اونکو یہ خیال پیدا ہوا کہ روم اسی مقام کا ٹکڑا ہے اور یہ امر ایسا نہین ہے کیونکہ روم رومُلس بانی رومہ کیطرف منسوب کیا گیا ہے۔ میرے نزدیک ان بنو عیصو کا مسکن ادوم مین تھا عرب نے اوسکو معرب کرتے ہوے دال معجمہ کو راے مہملہ سے بدل دیا اور یہین سے غلطی واقع ہوئی۔ واللہ اعلم۔

قسطنطین ابن عمید کہتا ہے کہ قسطنطین نے مقسیانوس پر حملہ کیا مقسیانوس شکست کھا کر میدان جنگ سے رومہ کیطرف بھاگا پُل پر دونون لشکرون مین دوبارہ مقابلہ ہو مقسیانوس اور اُسکے لشکر کا اکثر حصہ دریا مین ڈوب کر مر گیا قسطنطین مظفر و منصور رومہ مین داخل ہو کر اپنی فتح کا پھریرہ اوسکی بلند اور شاندار مینار پر اوڑا دیا بعد اسکے کہ وہ بیزنطیہ مین بعد اپنے باپ کے چھبیس برس حکومت کر چکا تھا اس نے عدل و انصاف سے اپنی رعایا کو خوش کیا اس کا سپہ سالار نواح قسطنطنیہ کا رہنے والا تھا اور رومہ مین اُس کی طرف سے عامل تھا اوس نے باوجود تاکید و ممانعت زیادہ یہودی کی نصرانیون کو قتل کیا بت پرستی کی بنا ڈالی ماریا دس لطایق کو سولی دے دی

قسطنطین نے یہ سنکر اوس کے گرفتار کرنے کو ایک لشکر رومہ کی جانب روانہ کیا۔
وہ گرفتار ہوکر قسطنطین کے روبرو لایا گیا اور وہین قتل کیا گیا بعد ازان قسطنطین شہنشہ مین
اپنے حکومت کے سنہ ۱۲ مین نصرانی ہوگیا بت خانہ گروا دیے کتاانس دگریت
بنواے سنہ ۱۹ جلوس مین شہر نیقیہ مین اسقاقفہ کا مجمع ہوا اریوس گریت سے نکالا گیا
جیسا کہ ہمنے اس سے پیشتر بیان کیا ہے اس مجمع کا صدر انجمن اسکندروس بطریق
اسکندریہ تھا یہ اس مجمع کے پانچ مہینے کے بعد اپنی ریاست مذہبی کے پندرھوین برس
مرگیا۔ ابن الراہب کہتا ہے کہ اسکندروس بطریق سنہ ۵ جلوس قسطنطین مین بطریق ہوا
بائیس برس تک اسی عہدہ پر رہا ہیلیکے عہد مین ہلانہ مادر قسطنطین بیت المقدس کی زیارت
کو آئی کتاانس (گریت) بنواسے صلیب کو دریافت کیا مقاریوس اسقف بیت المقدس
نے اوسکا پتہ بتایا کہ یہود نے اوسکو دفن کردیا ہے اب اوسپر کوڑا اور غلیظ پھینکتے
ہین ہلانہ نے یہود کے کاہنونکو جمع کرکے صلیب کے مدفن کو دریافت کرکے
اوس مقام کو خس وخاشاک سے صاف کیا اور اوس مقام سے تین لکڑیان نکالین
ہلانہ نے دریافت کیا کہ ان تینون لکڑیون مین صلیب مسیح کون سی ہے اسقف نے
کہا کہ جس لکڑی کے مس سے مردہ زندہ ہوجاے وہی اصلی صلیب ہے
ہلانہ نے اوسکے کہنے کے موافق تجربہ کیا اور اس دن کو صلیب کے ملنے کیوجہ سے
عید کا دن مقرر کیا اور اوس مقام پر کنیسہ (قمامہ) بنا دیا اور اسقف مقاریوس کو کتاانس
(گریت) بنوانے کا حکم دیا یہ واقعہ سنہ ۳۲۸ میلادی مسیحی مین واقع ہوا سنہ ۱۷ جلوس
قسطنطین مین اسکندروس بطریق کی ہلاکت ہوئی اور بجاے اسکے اوسکا شاگرد اثناثیوس
مقرر ہوا اسکی مان اسکندروس کے ہاتھ عیسائی ہوئی تھی اور اسنے اوسکی خدمت مین پرورش

وتعلیم پائی اور اُسی کے جگہہ پر بطریق ہوا اریوش کے مقلدین نے اسکی دو مرتبہ کوشش کی لیکن ناکام رہے قسطنطین نے یہودیان قدس کو مذہب نصرانی اختیار کرنے پر مجبور کیا وہ لوگ بظاہر نصرانی ہوئے لیکن یہ راز خنزیر (سُور) نکھانے سے ظاہر ہوگیا قسطنطین نے برہم ہوکر اون مین سے اکثر کو قتل کر ڈالا اور بعضے اون مین سے بخوف جان عیسائی ہوگئے بعد اسکے قسطنطین نے شہر بیزنطیہ کو از سر نو آباد کرکے اوسکو اپنے نام پر قسطنطنیہ کے نام سے موسوم کیا پھر اسکا ملک اسکے تین بیٹون مین اسطرح پر

لہ قسطنطنیہ | پہلے ایک جزیرہ خالی مثلثۃ الشکل تھا اسم قدیم اسکو بغت کہتی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سلیمان علیہ السلام کی شکار گاہ تھی چھہ سو سمتھہ[۱۶] برس قبل از مسیح اسکا ظہور ہوا اور پانچہزار آٹھہ سو برس بعد ہبوط آدم اُسکی بنا پڑی۔ اسکی دولت اور زرخیزی اس درجہ بڑہی ہوئی ہے کہ اسکے بندرگاہ کا نام گولڈن ہارن (شاخ زرین) ہے سب سے پہلے اسپر ایران نے حملہ کیا اور بعد متعدد لڑائیون کے اسکو فتح کرلیا ایک مدت تک یہ ایران کے قبضہ مین رہا پھر چار سو تریسٹھہ برس قبل از مسیح یونان کی خطرناک بغاوت نے حکومت ایران کا خاتمہ کرکے یونانیونکو اسکا حاکم بنادیا چوبیس[۲۴] بار اسپر حملہ کیا گیا اور چھہ بار یورش سے فتح کرلیا گیا اور ہر بار اسکے باشندے قتل اور بازارون مین فروخت کئے گئے آخر کار قسطنطین اعظم نے اسکو فتح کرکے بجاے رومۃ الکبرے کے اسکو اپنا دار السلطنت بنایا گیارہ صدی تک یہ خوب ترقی پذیر رہا سینکڑون نئے قلعے تعمیر ہوئے شہر کے باہر پانچ پہاڑیان نئی قلعہ بندیوں مین محاط بنائی گئیں جسکا اس زمانہ مین بھی برابر میلون نشان ظاہر ہوتا ہے ۳۳۰ء سے ۱۴۵۳ء تک متفرق بادشاہون کی حکومت پر ملکی لڑائیان بغاوت سے بہت زیادہ اسکی عظمت وشان کو نقصان پہونچا اسی عرصہ مین ایرانیون نے پہر کئی بار اسپر حملے کئے حملون سے اسپر چڑہائی کی۔ آخر آخر یہ ہوگیا تھا کہ شہنشاہان قسطنطنیہ خلفاء عباسیہ کو خراج دیتے تھے عیسائی مجاہدین سے ہی جو جنگ صلیبی مین ثواب کمانے آتے تھے اسکو نقصان پہونچایا اور اسکے باشندے وظلم ایذائین دین آخر الامر سلطان محمد ثانی ترکی ۱۴۵۳ء میں عثمانیہ نے اسپر حملہ کیا اور سینٹ صوفیہ بجاے کلیسا کے مسجد

تقسیم ہوگیا کہ قسطنطین اوّل قسطنطنیہ اور اوسکے متعلقات پر حکمران ہوا اور دوسرا قسطنطین بلاد شام کا اقصا سے مشرق تک اور قسطوس روم اور اُس کے مضافات کا بادشاہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قسطنطین نے پچاس برس حکومت کی چھبیس برس مین قبل غلبہ مقسیمانوس اور چوبیس برس بعد قبضہ روم اور بارھوین برس اپنے حکومت کے نصرانی ہوا اور سنہ ۳۳۵ اسکندریہ مین مرگیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ پہلے قسطنطین بن قسطنطیش دین مجوسی رکھتا تھا عیسائیون پر نہایت سختی اور ظلم کرتا تھا اسنے بطریق روم کو نکالدیا جسکے بد دعا سے یہ مجذوم ہوگیا۔ اطبا نے اسکو لڑکون کے خون سے نہانا کہا چنانچہ اس معالجہ کیلئے متعدد لڑکے پکڑ لیے گئے اتفاقاً اسکو اونکی بیکسی پر رحم آگیا اسنے ان سبھونکو چھوڑدیا شب کو اوسنے خواب مین دیکھا کہ "بطریق روم کی اقتدا کرنیکی ہدایت ہوتی ہے" صبح ہوتے ہی اُسنے بطریق روم کو پھر روم مین اعزاز و تکریم سے بھیجدیا اور خود نصرانی ہوگیا۔ قوم کی مخالفت کے خیال سے اوسنے روم کو چھوڑکر قسطنطنیہ مین قیام کیا اور اسکی مضبوط فصیلین اور جدید قلعے بنوائے اور اپنی نصرانیت کا علانیہ اظہار کردیا اہل روم نے اسکے تبدیل مذہب سے بغاوت شروع کردی قسطنطین نے اپنے قوی بازوؤن سے اوسکو فرو کرکے اونکو مغلوب کردیا اور نصرانیت کے پھیلانے مین پوری مدد کی پھر فارس پر چڑھائی کی اور اُسکے اکثر ممالک کو اُسنے چھین لیا۔ اسکے سنہ ۲۰ جلوس مین قوط کا ایک گروہ باغیانہ طور پر اسکے ملک مین گھس آیا اسنے اُنکی شورش کو بھی فرو کیا اور اپنے ملک سے اُنکو نکالدیا بعد اسکے اُسنے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۱۲) ہلالی پھریرہ اوڑادیا پھر اوسیوقت سے آجتک سلاطین اسلامیہ کا یہ پایہ تخت ہے اور اسلام بول کے نام موسوم ہے گو ان دونون مین جدت وقدامت کے اعتبار سے کچھ فرق ہے۔

خواب مین صلیب کو دیکھا اور کسی کہنے والے نے خواب مین کہا "یہی تیرے لئے
فتحیابی کی علامت ہے" صبح ہوتے ہی اسنے اپنے خواب کو بیان کیا۔ اسکی مان
ہلانہ بیت المقدس مین گئی اور صلیب کو نکالا عطریات سے اُسکو معطر کر کے طلسی غلاف مین
لپیٹ کر اپنے ہمراہ لائی۔ کنائس (گرجے) مختلف شہرون مین بنوائے۔ پہران واقعات
کے بعد قسطنطین اکتیس برس حکومت کر کے مرگیا۔ انتہی کلام ہیروشیوش۔

قسطنطین ثانی اور اُسکے بعد

قسطنطین کے بعد قسطنطین صغیر بن قسطنطین حکمران ہوا
ہیروشیوش اسکو قسطنطش کے نام سے موسوم کرتا ہے
ابن عمید لکھتا ہے کہ اسنے چوبیس برس حکمرانی کی اسکا بھائی قسطوس اپنے باپ کے
جانب سے رومہ مین حکومت کر رہا تھا ۳ سنہ جلوس قسطنطین مین ایک لشکر رومہ پر
بہیجا گیا اسنے رومہ کو فتح کر لیا اریوس اسوقت نہین موجود تھا اور ایک گونہ اوسکا مذہب
پہیل چلا تھا اسکے خیالات اہل قسطنطنیہ۔ انطاکیہ۔ مصر۔ اسکندریہ مین پورے طور سے
اثر کر گئے تھے اسکے مقلدین کا ایک خاصہ گروہ ہو گیا بطریق اسکندریہ بخوف جان
اسکندریہ چھوڑکر بھاگ گیا قسطنطش کے بعد قسطنطین کے خاندان سے حکومت جاتی رہی
اسکا چچازاد بھائی یولیانش (الیانش) بادشاہ ہوا۔ اسنے نصرانیت چھوڑکر بت پرستی
اختیار کر لی گرجے بند کروا دئے عیسائیون پر سختی کی اونکی معافیان ضبط کر لین۔ فارس پر
زمانہ حکومت سابور مین چڑھائی کی اثنا لڑائی مین اسکے ایک تیر آلگا اور وہین مرگیا۔
ہیروشیوش کہتا ہے کہ یہ فارس جاتے ہوئے راستہ بھول کر ایک بیابان مین پڑگیا
دشمنون نے اوسکو گرفتار کر کے قتل کرڈالا اسکے بعد بلیان بن قسطنطی نے ایک برس بادشاہت
کی اسنے بادشاہ فارس پر حملہ کیا لیکن بلا کسی لڑائی کے صلح کر کے جب واپس آرہا تھا اثنائے راہ

مین اثنا قائم گیا ابن عمید نے اسکا کچھہ ذکر نہین کیا وہ کہتا ہے کہ بولیانوس کے بعد یوشانوش نے بالاتفاق ساپور کے حکومت کے سولھوین برس حکمرانی کی یہ بولیانوس کے لشکر کا سپہ سالار تھا جب وہ مارا گیا تو اہل لشکر نے متفق ہوکر اس شرط پر اُس کی بیعت کی کہ وہ عیسائی مذہب اختیار کرے یوسانوش نے یہ شرط قبول کرلی اور اپنے لشکر کا صلیبی پھریرہ بنوایا نصیبین سے (جوکہ فارس کے قبضہ مین تھا) عیسائیون کو لاکر آمد مین بسایا اور اپنے دارالسلطنت مین پہونچکر اساقفہ کو کنائس کیطرف واپس کر دیا مجملہ اُسکے اثناثیوش بطریق اسکندریہ بھی تہا اس نے اوسنے کونسل نیقہ کے عقیدہ متفقہ کے لکہنے کی خواہش ظاہر کی اوسنے اساقفہ کو جمع کرکے دوبارہ اُس عقیدہ کو لکہایا اور اوسکی پابندی کی ہدایت کی۔ ہیروشیوش نے اس یوشانوش کا کچھہ ذکر نہین کیا بلکہ بجاے اسکے بلنسیان بن قسطنطش کو لکہا ہے اسکے زمانہ مین قوط کے دو فرقے ہوگئے ایک تو مذہب اریوش کا پابند تھا اور دوسرا مجمع نیقہ کے مقرر عقیدہ متفقہ کا معتقد ہوا اور داماش رومہ کا بطریق ہوا بعد اسکے وہ بعارضہ فالج مبتلا ہوکر مرگیا بجاے اسکے دالنش چار برس بادشاہ رہا یہ مذہب اریوش کا مقلد تھا اسیوجہ سے مجمع نیقہ کے مقلدین کو اسنے ستایا اور پر سختیان کین اکثر کو قتل کرڈالا بعض عیسائی قومین بااعانت اہل افریقہ اس سے باغی ہوگئین اسنے اون پر بزور تیغ فتح حاصل کی اور قرطاجنہ مین اونکو قتل کرکے قسطنطنیہ کو واپس آیا قوط اور دو دوسری قومون سے جو اس سے باغی ہوگئی تھین اوسنے لڑا اور اوخین لڑائیون مین مارا گیا ابن عمید کہتا ہے کہ جو قیصر مارا گیا وہ والیطینوس تہا اسنے بارہ برس حکومت کی جیسا کہ ابن بطریق اور ابن الراہب سے روایت کیگئی۔ مسیحی سے روایت کیجاتی ہے کہ اسنے پندرہ برس حکمرانی کی

کی اور اسکا بھائی والیاش اوسکا ملک مین شریک تھا سنہ ۶۷۶ اسکندری مطابق سنہ ۳۶۱ جلوس ساپور کسرے مین یہ بادشاہ ہوا وہ کہتا ہے کہ اسیکے زمانہ مین اہل اسکندریہ نے اثناشیوش بطریق اسکندریہ کو گرفتار کرکے مارنا چاہا لیکن وہ اس سے واقف ہوکر بھاگ گیا اہل اسکندریہ نے بجاے اسکے لوقیوس کو بطریق بنایا جو کہ اریوش کی راے کا مقلد تھا بعد ازان ایک کونسل نیقیہ نے پانچ مہینہ کے بعد پھر مجتمع ہوکر اثناشیوش کو بطریق بنایا اور لوقیوس کو نکال باہر کیا اثناشیوش کے مرنیکے بعد اوسکا شاگرد بطرس دو برس تک بطریق رہا۔ لوقیوس کے ہوا خواہون نے پھر سر اوٹھایا اور لوقیوس کو دوبارہ بطریق بنایا تین برس تک یہ اس عہدہ پر رہا پھر اہل کونسل نیقیہ نے یورش کرکے لوقیوس کو معزول کر دیا۔ اور بجاے اسکے بطرس کو مذہبی حکومت کی کرسی پر بیٹھایا۔ ایک برس کے بعد یہ مر گیا اور یانوس قیصر اور اریوش کے مقلدین مین بہت نا صافی رہی مسیحی کہتا ہے کہ والیطینوس اہل کونسل کے مقررہ عقیدہ کا معتقد اور اوسکا بھائی والیش مذہب اریوش کا متبع تھا اسنے اس مذہب کی تعلیم ثادوکسیس اسقف قسطنطنیہ سے پائی تہی اسنے اوس سے اس مذہب کی پابندی اور اظہار کا قول لیا تہا چنانچہ جب یہ بادشاہ ہوا تو اسنے کل اساقفہ کو (جو کونسلی مذہب کے پابند تھے) نکال باہر کیا اور اریوش انطاکیہ سے اسکندریہ تک کے کنائس کا اسقف ہوا بطرس بطریق قید کر لیا گیا پھر قید سے بھاگ کر رومہ مین جا ٹھیرا۔ والیطینوس قیصر اور ساپور کسرے مین اکثر لڑائیان ہوئین اثنا لڑائی مین والیطینوس مر گیا بجاے اسکے والیش حاکم ہوا ابن عمید بروایت ابن الراہب تحریر کرتا ہے کہ اسنے دو برس اور بوفانوس کہتا ہے کہ تین برس حکومت کی اسکا نام والا

تھا وہ کہتا ہے کہ یہ اُن دو بادشاہون کا باپ ہے جنھون نے سلطنت چھوڑکر رہبانیت
اختیار کی تہی یعنی مکسیموس اور دوقادیوش اسکے سنہ ۲ جلوس مین طیماناوس براور بطرس
بطریق اسکندریہ کی طرف بہیجا گیا سات برس کے بعد وہین مرگیا اور سنہ ۳ جلوس مین
دوسری کونسل قسطنطنیہ مین منعقد ہوئی جسکا ذکر پہلے ہوچکا اسی کے زمانہ حکومت مین
بطریق قسطنطنیہ مرگیا بجاے اسکے اغریوس استقف ہوا چار برس کے بعد مرگیا اسکے بعد والیشن
پرکسی نے عرب سے خروج کیا اور یہ اونہین لڑائیون مین مارا گیا بعد اسکے اغراویانوس
قیصر ہوا ابن عمید کہتا ہے کہ یہ والیشن کا بہائی اور والینطوس ابن والیش اسکا شریک
تہا ایک برس اسکی حکومت رہی ابو فانیوس کہتا ہے کہ دو برس اور ابن بطریق کی
روایت سے ہے کہ اس نے تین برس حکومت کی ابن مسیحی اور ابن الراہب سے روایت
کیجاتی ہے کہ تاوداسیوس کیران دونون کے حکومت مین شریک تھا چھ سو نوے
برس بعد اسکندر کے یہ لوگ بادشاہ ہوے اس نے کل اون اساقفہ کو واپس بلا
لیا جنکو والیش نے جلاوطن کردیا تھا اور اون کو پہر اونکے عہدہ پر مقرر کیا ایک ہی
برس مین اغراویانوس اور اوسکا بھتیجہ مرگیا ابن عمید کہتا ہے کہ ان دونون کے
بعد تاوداسیوس بادشاہ ہوا سترہ برس اسکی حکومت رہی بالاتفاق چھ سو نوے
برس بعد اسکندر کے سنہ ۱۳ جلوس سابور کسرے مین یہ بادشاہ ہوا اسکے سنہ ۶
جلوس مین اتھاشیوش بطریق اسکندریہ مرگیا بجاے اوس کے اوسکا کاتب داوفیلا
مقرر ہوا۔ قسطنطنیہ کا بطریق یوحنا فم الذہب اور قبرش استقف ابو فانیوس تھا یہ
پہلے یہودی تہا بعدہٗ نصرانی ہوگیا۔ تاوداسیوس کے دو لڑکے ارقادیوس اور
برباریوس تھے۔ سنہ ۱۵ جلوس مین وہ ساتون جوان ظاہر ہوے جو اہل کہف

سکے نام سے مشہور ہین اور زمانہ دقیانوس مین شہر چھوڑ کر چلے گئے تھے یہ لوگ تین سو نوے برس تک خواب مین پڑے رہے جیسا کہ قرآن مین اسکا ذکر آگیا ہے اونکے ساتھ ایک تانبے کا صندوق اور ایک صحیفہ پایا گیا جس مین انکا قصہ لکھا ہوا تھا تاوداسیوس قیصر کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو اوس نے انکو تلاش کرایا چنانچہ بعد تجسّو کے وہ لوگ مردہ پاسے گئے تاوداسیوس نے اوس مقام پر ایک کنیسہ (گرجا) بنوا دیا اور اسدن کو اونکے ظاہر ہونے کی خوشی مین عید کا دن مقرر کیا یحیی کہتا ہے کہ اریوش کے مقلدین کنائس دگرجون) مین چالیس برس سے حکومت کر رہے تھے اسنے اون سبھون کو گرجون سے نکلوا دیا اور اپنے لشکریون مین سے انکو موقوف کر دیا جو اوسکے مذہب کے پابند تھے۔ کونسل نیقیہ کے دو سو پچاس برس کے بعد دوسرا جلسہ قسطنطنیہ مین منعقد ہوا اور یہ طے پایا کہ جلسہ اولی کا مقرر عقیدہ بہت صحیح اور درست ہے نہ اوس سے کچھ کم کیا جاے اور نہ اوس پر کوئی کچھ اضافہ کرے۔ اسکے حکومت کے پندرھوین برس سابور بن سابور شاہ فارس مر گیا بجاے اسکے بہرام بادشاہ ہوا اسکے بعد سترہ برس حکومت کر کے تاوداسیوس بھی مر گیا۔

پھر یحیی وقش۔ والنش کے تذکرہ کے بعد تحریر کرتا ہے کہ بعد اسکے ولیطانش ابن فلنطیان برادر والنش چھ برس بادشاہ رہا یہ لوک قیاصرہ کی چالیسوین عدد پورا کر رہا ہے طوذوسیش بن انطیوس بن لوخیان مشرقی ممالک مین اسکا گورنر تھا اور اپنی حکومت کو فتوحات کے ذریعہ سے وسیع کرنے مین مشغول تھا اسی اثنا مین اہل روم نے یورش کر کے اپنے سپہ سالار لوطارذالا اور ولیطانش کو بادشاہی سے معزول کر کے طوذوسیش کو مشرق سے لا کر اپنا بادشاہ بنالیا تو ذوسیش نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی ہلوائیو نکو سزائین دین

اور نہایت استقلال سے چودہ برس حکمرانی کرکے مرگیا بعدہٗ اسکالڑکا ارکادیکش حکمران ہوا۔
"ہیرثیوش کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ طوڈوشش ہی تاوداسیوس ہے جسکا تذکرہ
ابن عمید نے کیا ہے کیونکہ یہ دونون اس امر مین متفق ہین کہ اوسکالڑکا ارکادیکش
ہے اور نیز یہ دونون مورخ ان کے مدت حکومت مین بھی اتفاق کرتے ہین عجب
نہین کہ والالیطانش جسکا ذکر ہیروشیوتش نے کیا ہے اغرادیانوس ہو جسکا تذکرہ ابن عمید
نے کیا ہے۔ واللہ اعلم۔"

ابن عمید کہتا ہے کہ ارکادیکش (ارقادیوس) ابن تاوداسیوس اکبر نے بالاتفاق
تیرہ برس حکومت کی سنہ جلوس بہرام بن سابور مین تخت نشین ہوا یہ قسطنطنیہ مین رہتا
تہا اور اسکا بھائی نوریش (اور نوریوس) روما کا حاکم تھا۔ اسکے صلب سے صرف
ایک لڑکا ہوا جسکا نام اسنے اپنے باپ کے نام پر طوودوشیش رکھا جب یہ بڑا ہوا تو
اُسنے اپنے اُستاد اریانوس کو طوودوشیش کے تعلیم کے لیے طلب کیا اریانوس بھاگ کر
مصر جا پہنچا اور ترک دنیا کرکے راہب ہوگیا ارکادیکش نے مال وزر کے طمع سے اُسکو
بلانا چاہا لیکن وہ نہ آیا جبل مقطم کے ایک قریہ طرا مین تین برس کے بعد مرگیا ارکادیکش
نے اوسکے قبر پر ایک کنیسا اوسکی یادگار مین بنوادیا جو دیر القصیر کے نام سے موسوم
ہے اسی کے زمانہ حکومت مین ابوفاتیوس۔ قبرس سے واپس آتے ہوے دریا
مین ڈوب کر مرگیا اور وحنافم الذہب بطریق قسطنطنیہ کا انتقال ہوگیا اسکے سنہ ۹
جلوس مین بہرام ابن سابور مرگیا بجاے اسکے یزدجرد بادشاہ فارس ہوا پھر ارکادیکش
بھی ہلاک ہوا بجاے اسکے طوودوشیس اصغر بن ارکادیکش تیرہ برس تک بادشاہ رہا اسکے
زمانہ مین لاطینون کا ملک تقسیم کردیا گیا اطراف وجوانب کے عمال نے مخالفت کی

افریقہ مین بہت بڑا فتنہ و فساد برپا ہوا اقوس اسکے بھائی نے اسکو فرو کیا بعد ازان
افریقہ سے قبرس مین چلا آیا اور رہبانیت اختیار کر لیا پھر قوط نے روم پر حملہ کیا
انوریش شکست کھاکر روم چھوڑکر بھاگ گیا قوط نے بزور شمشیر اوسکو فتح کر لیا وہان
کے مال و اسباب کو لوٹ لیا کنائس کے اسباب و اموال اوٹھا لے گئے
پھر جب ارکادیش قیصر مر گیا تو انوریش نے بجاے اسکے پانچ برس حکمرانی
کی اور قوط کو روم سے نکال باہر کیا بعضے کہتے ہین کہ جب یہ مر گیا تو طودوشیش
بن ارکادیش بادشاہ ہوا ابن عمید نے انوریش کا کچھ تذکرہ نہین کیا بلکہ اوسکا بیان
یہ ہے کہ ارکادیش کے بعد اوسکا لڑکا طودوشیش اصغر بادشاہ ہوا بیالیس برس
اسکی حکومت رہی یہ بالاتفاق یزدجرد کے حکومت کے پانچوین برس حکمران ہوا
اس سے اور اہل فارس سے اکثر لڑائیان ہوئین اسکے سنہ جلوس مین تاوفیلا
بطریق اسکندریہ کا انتقال ہوا بجاے اوسکے اوسکا بھتیجا کیرلوش کنیسہ اسکندریہ
کا افسر ہوا سنہ ۲۰ جلوس مین نسطوریش قسطنطنیہ کا بطریق مقرر ہوا چار برس تک یہ
اس عہدہ پہ رہا لوگون مین اسکے عقاید مشہور اور پھیل چلے رفتہ رفتہ اسکی خبر کیرلوس
بطریق اسکندریہ کو پہونچی اوس نے دربارہ عقاید نسطوریش بطریق روم اور انطالیہ
اور بیت المقدس سے مشورہ کرکے شہر افسس مین دوسو اساقفہ کو ایک کونسل مین
جمع کیا اور بالاتفاق کل عہدہ داران گرجا نسطوریش کے کفر کا فتوی لکھا گیا اور گرجا
سے نکال باہر کیا گیا نسطوریش قسطنطنیہ سے نکل کر اخمیم (صعید مصر) مین
آکر مقیم ہوا سات برس تک وہین ٹھیرا رہا جزیرہ اور موصل مین فرات تک
عراق اور فارس مین مشرقی بلاد تک اسکا مذہب پھیل گیا طودوشش نے قسطنطنیہ کے گرجا

مین نسطوریش کے بعد تقیموس کو مقرر کیا تین برس تک یہ اس عہدہ پر رہا سنہ ۱۴
جلوس طوودوسیس اصغر مین کیرلوس بطریق اسکندریہ مرگیا بجاے اسکے دیسقرس
مقرر کیا گیا اور سنہ ۱۹ جلوس مین یزدجرد کسرے مرگیا بجاے اسکے بہرام گور بادشا
ہوا اس سے اور خاقان بادشاہ ترک سے اکثر لڑائیان ہوئین پہر بہرام گور اُن
لڑائیون سے اعراض کرکے ارض روم پر حملہ آور ہوا طوودوسیس نے اُسکو ہزیمت
دی بعد ازان اوسکا لڑکا یزدجرد بادشاہ ہوا ہیروسیلوش کہتا ہے کہ زمانہ طوودوسیس اصغر
مین قوط نے روم پر تسلط حاصل کر لیا تھا اسی زمانہ مین اوسکا بادشاہ بطریک مرگیا
جیسا کہ ہم آئندہ بیان کرینگے پہر تھوڑے دنون کے بعد روم سے قوط نے بجاے
بجاے روم کے اندلس دیگر مصالحت کر لی ابن عمید کہتا ہے کہ طوودوسیس کے بعد
مرقیان قیصر تخت حکومت پر بیٹھا اسنے باتفاق مورخین چھ برس حکمرانی کی طوودوسیس کی
بہن سے اسکا نکاح ہوا۔ ہیروسیلوش اس قیصر کا نام مرکیان ابن طلیکہ بتلاتا ہے اور
کہتا ہے کہ اسکے زمانہ حکومت مین چوتھا کونسل مقام مقدونیہ مین ہوا جسکا ذکر اس سے
پیشتر ہو چکا ہے یہ کونسل دیسقرس بطریق اسکندریہ کیوجہ سے منعقد ہوا تہا اسنے عقیدہ
مقررہ جلسہ اولی مین چند بدعات نکالی تہین جس سے کل گرجے کے عہدہ دارون نے
متفق ہوکر دیسقرس کو گرجا سے نکالدیا اور بجاے اسکے برطارس کو مقرر کیا اسیوقت
سے مذہباً عیسائیون کے تین گروہ ہو گئے ایک ملکیہ ہے جو کہ عقیدہ مقررہ کونسل کے پابند
ہین جسکو مرقیان قیصر نے باجتماع عہدہ داران گرجا مقرر کیا تہا اور یہ حکم دیا تہا کہ تلقدونی
کے کونسل کے مقررہ عقیدہ کی پابندی نہ کیجاے۔ دوسرا یعقوبیہ ہے جو مذہب دیسقرس
کا پابند ہے یعقوبیہ کی وجہ تسمیہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین تیسرا نسطوریہ ہے یہ مذہب

مشرق مین زیادہ ہے کیونکہ زمانہ جلاوطنی نسطوریس مین اسکا شیوع ہوا تہا ہی مرکیان کے
زمانہ مین سب سے پہلے نصرانیون مین سے شمعون صومعہ انطاکیہ مین رہبان ہوا اور
یزدجرد وکسرے مرگیا اور یہ خود ہی چھہ برس حکومت کرکے ہلاک ہوا بعد اس کے
لاون کبیر تخت نشین ہوا بروایت ابن عمید سنہ اسکندری مین اس نے سولہ برس
بادشاہت کی ۔ ہیروڈیونیشس اس مدت سے اتفاق کرتا ہے ۔ یہ مذہب ملکیہ کا پابند
تہا جب اہل اسکندریہ نے مرکیان کے مرنے کی خبر پائی تو اونھون نے بروٹارس
بطریق پر حملہ کرکے اسکو چھٹے برس اوسکی تولیت کے مار ڈالا اور بجاے اس کے
طیماناوس کو مقرر کیا یہ یعقوبی مذہب رکہتا تہا تین برس کے بعد قسطنطنیہ سے ایک
سپہ سالار آیا اور اوس نے اسکو نکال کر سورس کو مقرر کیا جو کہ ملکیہ مذہب کا پابند
تہا پہر نو برس کے بعد بحکم لاون قیصر سورس معزول کیا گیا اور طیماناوس بحال ہوا اسکے
سنہ ۱۲ جلوس مین بادشاہ فارس نے شہر آمد پر حملہ کیا اور اوسکو ایک مدت تک
محاصرہ مین رکہا شمعون رہبان کا اسی کے زمانہ مین انتقال ہوا پہر لاون قیصر
سولہ برس حکومت کرکے مرگیا ابن عمید کہتا ہے کہ اسکے بعد لاون صغیر تخت پر بیٹھا یہ
زینون بادشاہ کا باپ ہے ابن بطریق کہتا ہے کہ یہ ابن زینون ہے بہرکیف
یہ یعقوبی تہا ایک برس اس نے حکومت کی ہیروڈیونیشس نے اسکا کچہہ ذکر نہین کیا
ہان زینون کا تذکرہ کیا ہے جو اسکے بعد بادشاہ ہوا اور اسکا نام اوسنے لیسین پہلے
تحریر کیا ہے اور یہ لکہا ہے کہ اس نے سترہ برس بادشاہی کی یعقوبی مذہب کا
پابند تہا اسپر اسکے لڑکے اور ایک شخص نے جو اس کے قرابت دارون مین سے
تہا خروج کیا بیس مہینے تک لڑائی ہوتی رہی انجام کار وہ دونون معہ

اپنے تبعین کے مارے گئے۔ بطریق قسطنطنیہ نے اسی اثنا مین کتب مذہبی کو رد و بدل
کرکے اور اپنے عقاید فاسدہ کو ظاہر کر رہا تھا اس وجہ سے زینون قیصر نے
بطریق کو اس کے حال سے آگاہ کرکے کل گرجون کے عہدہ دارون کو مجتمع کرکے
بطریق قسطنطنیہ کو گرجا سے نکلوا دیا سنہ جلوس مین طیماتاوس بطریق اسکندریہ
فوت ہوا بجاے اسکے پیدرس بطریق مقرر ہوا جو آٹھ برس کے بعد مرا اور اسکے
عوض اثناسیوس اسکندریہ کا بطریق ہوا سات برس کے بعد یہ بھی مرگیا اور زینون بھی
اپنی حکومت کے سترہوین برس ہلاک ہوا بعدہٗ نشطاس ستائیس برس بادشاہ رہا
یہ سنہ ۲۳ اسکندریہ مین تہا یعقوبی مذہب کا پابند تھا تاآنکہ اس نے دو برس مین
فصیل بنوائی اور وہین سکونت اختیار کی پھر اپنی حکومت کے تیسرے برس نقل دارا
مین ایک شہر آباد کئے جانے کا حکم دیا بعد ازان اس سے اور اکاسرہ سے لڑائیان
شروع ہوگئین لشکر فارس اسکندریہ پر آ پہونچا اور اوس کے اطراف و جوانب
کے باغات اور قلعات کو ویران کر دیا ایک عالم اس لڑائی مین مارا گیا اسکے
سنہ جلوس مین اثناسیوس بطریق اسکندریہ کا انتقال ہوا بجاے اس کے یوحنا
یعقوبی مقرر کیا گیا یہ نو برس تک اس عہدہ پر رہا اسکے مرنے کے بعد یوحنا ثانی بطریق
ہوا جو گیارہ برس کے بعد مرا اور بجاے اس کے دیسقرس جدید ڈھائی برس بطریق
رہ کر فوت ہوا اور اسی کے زمانہ حکومت مین ساریوس انطاکیہ کا بطریق مقرر
ہوا۔ یہ دونون دیسقرس کے عقاید کے پابند تھے سعید بن بطریق کہتا ہے کہ ایلیا
بطریق بیت المقدس نے نشطاس قیصر کو مذہب ملکیہ کی طرف رجوع کرنا
چاہا تھا اور اوس پر اس مذہب کی حقانیت ظاہر کرنے کو رہبانون کو روانہ کیا

تہا نسطاس قیصر ان کی باتین سُنکر اوسکے مذاہب کیطرف مایل ہوچلا اوس نے بحسن عقیدہ تحایف اور صدقات کے لیے مال واسباب روانہ کیا اتفاق سے ایک شخص قسطنطنیہ مین دیسقرس کے مذہب کا پابند اور عالم تھا وہ نسطاش قیصر سے ان واقعات کے بعد ملا اور اوس نے اپنے مذہب کی طرف اوسکو کھینچ لیا نسطاش قیصر نے اس مذہب کے اختیار کرنے کا عام حکم دیدیا بطریق رومہ کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو اس نے نسطاش قیصر کو لعنت وملامت کی قیصر نے برہم ہوکر اوسکو نکالدیا اور بجاے اسکے انطاکیہ کا کرجا سولوس کے سپرد کردیا ایلیا بطریق بیت المقدس نے جب یہ سُنا تو اوس نے رہبانون اور اطراف وجوانب کے رؤسا کو جمع کرکے سولوس کے تکفیر کا فتوی لکھالیا اگرچہ نسطاس قیصر نے یہ رنگ دیکھکر سولوس کو نکال دیا لیکن پھر بھی کل بطارقہ اور اساقفہ نے مجتمع ہوکر اسکو بھی مجرم ٹھیرایا جس سے کچھ فائدہ نہ ملا ستائیس (۲۷) برس حکومت کرکے یہ مرگیا بجاے اسکے یسطیانس سنہ ۸۳ اسکندری مین قیصر ہوا نو برس اسکی حکومت رہی اسکی حکومت کے تیسرے برس شاہ فارس نے بلاد روم پر حملہ کیا رومیون اور اہل فارس مین خوب لڑائیان ہوئین پھر اسکے آخری زمانہ مین یعنی سنہ جلوس مین شاہ فارس نے بلاد روم پر فوج کشی کی اس لڑائی مین منذر بادشاہ عرب بھی بادشاہ فارس کے ہمراہ تھا شاہ فارس الرہا تک بڑھ آیا رومی مغلوب ہوئے فریقین مین ایک گروہ کثیر فرات مین ڈوب مرا قیصر کے مرنے کے بعد اہل فارس اور روم مین صلح ہوگئی اسی قیصر کے نوین سال حکومت مین بربر نے رومہ پر حملہ کرکے اوسکو اپنا باجگذار بنایا

ابن بطریق کہتا ہے کہ یہ قیصر ملکیہ مذہب کا پابند تھا اسنے کل اُن لوگون کو واپس بلالیا جنکو نسطانش قیصر نے جلاوطن کردیا تھا ابن الراہب کہتا ہے کہ یہ مذہب مقررہ مجمع خلقدونیہ کا پابند تہا اسنے بمشورہ شاویرش بطریق انطاکیہ - اساقفہ مشرق مجتمع کرکے لوگون کو مذہب مقررہ مجمع خلقدونیہ کا پابند کرنا چاہا تہا لیکن انھون نے جب انکار کیا تو بطریق انطاکیہ کو گرفتار کرلیا پہر بعد دو برس کے آزاد کردیا بطریق انطاکیہ قید سے رہا ہوکر مصر چلا گیا اسکے بعد ابولیناریوس اسکندریہ کا بطریق آیا اسکے پاس کونسل خلقدونیہ کے مقررہ عقاید کی کتاب تہی لوگون نے اوس سے اپنے عقاید کی تعلیم حاصل کی اور اوسی کی تقلید کی جب یسطیانش اپنی حکومت کے نوین برس مرگیا تو بجاے اوسکے یسطینانش قیصر سنہ اسکندری مین تخت نشین ہوا یہ مذہب ملکیہ کا پابند اور یسطینانش کے چچا کا لڑکا تہا ہوکہ اس سے پہلے قیصر ہوا ہے اسنے چالیس برس حکمرانی کی ابوفانیوس کہتا ہے کہ اس نے تینتیس برس حکومت کی اس کے سنہ جلوس مین کسریٰ نے بلاد روم پر فوج کشی کی - ایلیا کو جلا دیا صلیب کو جو وہان تہی اوٹھا لے گیا اور سنہ ١١ جلوس مین سامریہ نے بغاوت کی اس نے اون کے شہرون کو اوجاڑ دیا اور سنہ ١٩ جلوس مین حارث بن جبلہ امیر غسان وتوب نے بریہ شام مین قیصر کے جانب سے صف آرائی کی اور شاہ فارس کو شکست دیکر قیدیون کو چھوڑا لایا اس کے بعد روم اور فارس مین مصالحت ہوگئی اس کے زمانہ حکومت مین عید میلاد مسیح کا چھٹے کانون کے چوبیسوین کانون مین مقرر کی گئی سعید کہتا ہے کہ یسطینانش نے لوگون مین مذہب ملکیہ کے پھیلانے کا قصد کیا تھا طیماناوس بطریق اسکندریہ

سے یعقوبی ہونے کی وجہ سے مخالفت کی قسطنطیانس نے قتل کرنے کے ارادہ سے اسکو گرفتار کر لیا لیکن پہر کچھہ سوچ سمجھکر چھوڑ دیا بطریق اسکندریہ رہائی کے بعد مصر چلا گیا قسطنطیانس نے بجاے اسکے بولس کو مقرر کیا یہ مذہب ملکیہ کا مقلد تھا اسکو یعقوبی مذہب والون نے نہین مانا یہ دو برس تک اس عہدہ پر رہا۔ سعید ابن بطریق لکہتا ہے کہ اس کے بعد قیصر نے بولیناریوس سپہ سالار کو بطریق اسکندریہ مقرر کر کے روانہ کیا بولیناریوس لشکری لباس پہنے ہوئے کنیسہ مین داخل ہوا پہر اوسکو اوتار کر مذہبی لباس زیب تن کیا اسنے لوگون کو بجبر مذہب ملکیہ کی ہدایت کی جس نے کچھہ بہی مخالفت کی اوسکو تہ تیغ کیا اسی قسطنطیانس کے زمانہ حکومت مین سامرہ نے ارض فلسطین مین بغاوت کی۔ بہت عیسائیون کو قتل کیا اونکے گرجاؤن کو منہدم کر دیا قیصر نے یہ سُنکر اوکی سرکوبی کو لشکر روانہ کیا جس نے سامرہ کے سر پر پہونچکر معقول گوشمالی دی اور گرجاؤن کو از سر نو جیسا کہ اس سے پیشتر تہی بنوا دیا بیت اللحم کا گرجا پہلے چھوٹا تھا اسی زمانہ مین اسی قیصر کے حکم سے وسیع کیا گیا جیسا کہ اب موجود ہے پانچوان جلسہ مذہبی عیسائیون کا ایک سو تریسٹھ برس بعد جلسہ خلقدونیہ کے سنہ جلوس قیصری مین منعقد ہوا جیسا کہ بیان کیا گیا بولیناریوس سپہ سالار بطریق اسکندریہ سترہ برس مذہبی ولایت کر کے اسی کے زمانہ مین مرگیا وہی اس جلسہ کا صدر انجمن اور بانی تھا بجاے اس کے یوحنا مقرر کیا گیا یہ بہی مذہب ملکیہ کا معتقد تھا تین برس کے بعد یہ بہی ہلاک ہوا بعد اس کے مذہب یعقوبیہ کا اسکندریہ کے گرجا مین دور دورہ ہوا اسکندریہ مین اون دنون اکثر قبطی رہتے تھے اونہون نے اپنے طرف سے طودوسیوس کو بطریق مقرر کیا جو بتیس برس تک اسکندریہ

سے کے گرجا مین رہا۔ ملکیہ والون نے دقیانوس کو بطریق بناکر بہیجا جسنے طودوشیوش
کو گرجا سے نکال دیا نسطینیانش قیصر نے طودوشیوش کے بحال کرنے کا حکم صادر
کیا اور یہ بہی لکہا کہ دقیانوس ملکیہ کا بطریق تماسیہ مین رہے اسکندریہ والون نے
قیصر کے اس حکم کی تعمیل کی پہر قیصر نے طودوشیوش کو لکہا کہ وہ یا اجماع مجمع خلقدونیہ
کا معتقد ہو یا عہدہ بطریقی سے کنارہ کش ہوجائے طودوشیوش نے پچہلی شق
کو اختیار کر لیا قیصر کے حکم سے بجاے اس کے بولس مقرر کیا گیا اہل اسکندریہ نے
نہ اسکو منظور کیا اور نہ وہ احکام جو یہ لاتا تہا اسکو قبول کیا۔ بعد ازان یہ مرگیا
اور قبطا کے گرجے بند کردیے گئے ان لوگون نے اہل مذاہب ملکیہ سے
بہت ایذائین پائین طودوشیوش کا نسطینانش قیصر کی حکومت کے بتیسوین
برس انتقال ہوا بجاے اسکے اسکندریہ مین پطرس بطریق مقرر ہوا بعد دو برس کے
یہ بہی فوت ہوگیا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ کسرے انوشیروان نے اسی کے زمانہ حکومت
مین بلاد روم پر حملہ کرکے انطاکیہ لے لیا تہا پہر اسکے بعد نسطینانش قیصر مرگیا بعد
اس کے یوسطونش چہتیسوین سال جلوس انوشیروان مطابق سنہ ۸۹۰ اسکندری مین تخت
قیصری پر بیٹہا تیرہ برس اسکی حکومت رہی اسکی حکومت کے دوسرے سال
پطرس بطریق اسکندریہ مرگیا بجاے اسکے دامیانو مقرر کیا گیا چہتیس برس تک یہ
اس عہدہ پر رہا اسکے سنہ ۱۲ جلوس مین بعد روانگی لشکر دیلم بہمراہی سیف بن
ذی یزن (تبالعہ) کے کسرے انوشیروان مرگیا اور لشکر دیلم نے یمن کو ملوک
حبشہ سے لیلیا اسیوقت سے یمن مین سلاطین اکاسرہ کے حکمرانی کا پرچم اوڑنے لگا
بعد تیرہ برس کے یوسطونش قیصر بہی مرا بعدہ طیباریش قیصر ہوا ہرمز بن انوشیروان

کے حکومت کا تیسرا سال اور سنہ ۸۹۲ اسکندری تھا اسکی حکومت تین برس رہی اسکے
زمانہ مین روم اور فارس کی مصالحت کا خاتمہ ہوکر لڑائیون کا دوبارہ دروازہ کھلا
فارس کا لشکر خانیوتک بڑھ آیا موریق (بطریق روم) نے نکلکر لشکر فارس کو پسپا کیا
اوس کے بعد ہی طبارلیش قیصر بھی آپہونچا جس سے فارس کو شکست فاش ہوئی اور
بیدریغ لشکر فارس مارا گیا چار ہزار کے قریب قید کرلیے گئے جو بعد ختم جنگ جزیرہ قبرص کو
بھیجدیے گئے بعد اسکے بہرام مرزبان ہرمز کسرے کا مخالف ہوکر اوسکو ملک سے
نکال دیا ہرمز کسرے نے طبارلیش قیصر کے پاس چلا آیا اور اس نے اوسکی چار ہزار
لشکر سے مدد کی ہرمز کسرے نے باعانت لشکر روم مداین اور واسط کے مابین
بہرام کا مقابلہ کیا اور اوسکو شکست فاش دیکر دوبارہ تخت نشین ہوا اور طبارلیش
قیصر کے خدمت مین بے شمار مال واسباب اور تحایف بدرجہا زیادہ اوس سے
کہ قیصر نے اسکو دیا تھا روانہ کیا اور کل وہ چیزین اور بلاد جو کہ اس سے
پیشتر فارس نے رومیون سے چھین لیا تھا واپس کردیا اور طبارلیش قیصر کے
کہنے سے مداین اور واسط مین دو ہیکلین بنوادین بعد اسکے طبارلیش قیصر مرگیا
اور موریقیش قیصر ہرمز کے حکومت کے چھٹے برس سنہ ۸۹۵ اسکندری مین تخت نشین
ہوا اس نے باتفاق مورخین بیس برس حکمرانی کی نیک سیرت اور عادل تھا
اس کے سنہ ۱۱ جلوس مین کسی یہودی نے انطاکیہ مین مسیح کی تصویر کے ساتھ
بے ادبی کی تھی جس کے پاداش مین اکثر یہودی قتل کر ڈالے گئے اور باقی
جلاوطن کردیے گئے۔ اسی کا زمانہ حکومت تھا ہرمز کسرے کو بہرام نے
جو اوس کے قرابتمندون سے تھا تخت سے اوتار دیا تھا اور خود

تخت پر بیٹھکر حکمرانی کرنے لگا تھا ہرمز کے بیٹے
دریا مین اشنا غرق کیا موریکش قیصر نے اوسکی پرویز نے موریکش قیصر کے
ملک و تخت اپرویز کو دیدیا اپرویز نے بھی اپنے امداد کی اور بہرام کو قتل کرکے
قیصر کیخدمت مین تحایف او بیش بہا اسباب روانہ باپ کی طرح تخت نشینی کے بعد
کے لڑکی مریم سے خواہش منگنی کیا موریکش نہ کیا۔ اپرویز نے موریکش قیصر
کردیا طرح طرح کی قیمتی چیزین اور بیش بہا نے اپنی لڑکی کا عقد اپرویز سے
نے موریکس کو بطارق فوقاکی سازش سے بچا باپ جہیز مین دیا بعد چندے کسی غلام
پر بیٹھکر حکومت کرنے لگا یہ واقعہ سنہ ۶۱۴ اسکے متعلقات مارڈالا اور خود تخت قیصری
واقع ہوا اس غلام نے آٹھ برس حکمرانی کی سندی مطابق سنہ جلوس اپرویز مین
اتفاق سے ایک لڑکا ان مین سے بچکر بھاگا موریکش کی اولاد کو چن چن کر قتل کیا
اپنی عمر کے بقیہ ایام پورے کئے اس کوہ سینا پر چلا گیا اور راہبانہ زندگی سے
کو ہوئی تو اوسنے اپنے خسر کا بدلہ لی قتل کی اطلاع جب اپرویز بادشاہ فارس
ایک سپہ سالار کے تدرس سترابیت نے کو جمع کیا ایک حصہ اپنے لشکر کا بسرگردگی
قتل کرنے اور اون کے ویران کر ن طرف روانہ کیا اور اون سے یہود کے
کیجانب روانہ کیا گیا تیسرا حصہ لشکر کا نے کا عہد لیا دوسرا سپہ سالار مصر و اسکندریہ
پڑھا اسکا پہلا سپہ سالار جو شام کی اپنے ہمراہ لیکر اپرویز خود قسطنطنیہ کی طرف
جسوقت یہود طبریہ و جلیل و ناصرہ طرف گیا تھا اوسنے برعکس عہد شام مین پہونچکر
ہاتھ صاف کرنا شروع کردیا او ظلو اوسکے پاس جمع ہو گئے عیسائیون پر
مال و اسباب لوٹ لیا گیا حلی ن کے کنائس (گرجے) منہدم کرا دے انکا
ب اوٹھا لے گئے عیسائی قیدیون مین دختر ما

بطریق ہی تھا اسکو معہ صلیب کے مریم بنت موریکش زوجہ اپرویز نے اپنے شوہر
سے مانگ لیا۔ الغرض شام جبو قدر رومیون سے خالی ہوگیا اور اہل فارس قسطنطنیہ
پر چڑھے جارہے تھے یہودیان تن طبریل وطبریہ ودمشق وقبرص بیس ہزار کے
قریب جمع ہوکر صور پر قبضہ کرنے کو بڑھے صور مین اندنون چار ہزار یہودی موجود
تھے جنکو انکے پہونچنے سے پہلا وہان کے بطریق نے گرفتار کرلیا تھا محاصر
یہودیون نے صور کے باہر کے کنائس دگرجے منہدم کرنا شروع کردئے اور
بطریق یہودی قیدیونکو قتل کرکے ان کے سرون کو محاصرین کی طرف
پھینکنے لگا تا آنکہ مقید یہودی کل فنا ہوگئے اور لشکر اپرویز یہ سنکر قسطنطنیہ سے
صور پر آپہونچا یہودی باقی اسکے آنے سے شکست کھاکر بھاگ گئے۔

ابن عمید کہتا ہے کہ قوقاص قیصر کی حکومت کے چوتھے برس یونا الروم[۱]
ملکیہ کا بطریق اسکندریہ ومصر مین مقرر ہوا جب اوسکو اہل فارس کے حملہ کی خبر معلوم
ہوئی تو وہ معہ والی اسکندریہ قبرص کو بھاگ گیا سات برس تک اسکندریہ مین
اسکی جگہہ خالی رہی فرقہ یعقوبیہ نے اسکندریہ ان ایام زمانہ حکومت قوقاص قیصر مین
انسطانیوش کو بطریق بنایا تھا جو بارہ برس تک بطریق رہا فرقہ ملکیہ نے مجبور ہوکر طبر کا
کلیسہ فرقہ یعقوبیہ کو دیدیا اور یعقوبیہ وہان کے سارے گرجاؤن پر مسلط ومستولی ہوگئے
انستاسیوش بطریق انطاکیہ تحائف وہدایا لیکر ساتھ اور راہبون کے
ہمراہ انسطانیوش سے ملنے کو آیا اور اس عہدہ پر پہونچنے کی اوسکو مبارکباد دی
وہ چالیس روز ٹھہر کر اپنے مقام پر چلا گیا اور انسطانیوش اپنی ولایت کے

[۱] یونا الروم انکو اسوجہ سے کہتے ہین کہ یہ تابع [illegible] ور [illegible] القاب تھا۔

بارہوین برس مین سو تیس[۳۱] برس بعد حکومت بادشاہ دیقلا دیانوس کے مرگیا۔

ہرقل

ابرویز مہم صور سے فارغ ہوکر پھر قسطنطنیہ پر جا پہونچا اور نہایت سختی سے حصار کرکے آمد و رفت رسد و غلہ بالکل بند کردیا بطریقون نے ملوقیا مین مجتمع ہوکر براہ دریا کھانے پینے کا کافی ذخیرہ ایک کشتی مین ہرقل (ایک بطریق تھا) کے ہمراہ قسطنطنیہ مین پہونچا دیا رومی محصور اس کشتی کے پہونچنے سے بہت خوش ہوے ہرقل کو انتظام ملکی مین شامل کرلیا اور فوقاص کے طرف سے بدظن ہوکر اس فتنہ و فساد کا اسکو باعث سمجھکر قتل کرکے سنہ ۹۲۲ اسکندری مین ہرقل کو تخت قیصری پر بٹھا دیا ہرقل نے تخت پر بیٹھتے ہی ابرویز کو بحکمت عملی قسطنطنیہ سے ٹال دیا اور اسکے بعد بیفکری کے ساتھ اکتیس برس چھ مہینے حکومت کرتا رہا ابن الراہب کہتا ہے کہ اسنے بتیس[۳۲] برس حکمرانی کی اور بخیال ابن بطریق اسکی حکومت کا زمانہ اول سنہ ہجری سے شروع ہوتا ہے اور ہروثیوش کہتا ہے کہ یہ واقعہ سنہ ۹ ہجری کا ہے اور اسکو ہرقل بن ہرقل بن انطوطیش کہتے ہین جب یہ حکمران ہوا تو اسنے ابرویز کے پاس صلح کا پیغام بھیجا ابرویز نے خراج کرنا چاہا ہرقل نے اس سے انکار کیا اور چھ برس تک اور اوسکے محاصرہ مین رہا پھر جب ہرقل نے اسکے محاصرہ سے اپنی مخلصی نہ دیکھی تو براہ فریب خراج دینا قبول کرلیا اور تاوان جنگ ادا کرنے کے لئے چھ مہینے کی مہلت مانگی ابرویز انقضاء وعدہ کے انتظار مین ٹھیرا رہا اور ہرقل اپنے بھائی قسطنطین کو قسطنطنیہ مین چھوڑکر پانچہزار رومیون کو لے کر دوسری راہ سے فارس

---

[۱] ہرقل کو رومی زبان مین ارقلیس کہتے تھے سکہ ہرقلیہ درہم و دینار کا اسی کے عہد مین بنایا گیا۔

کی طرف چلا گیا ملک فارس اپنے معین اور مددگارون سے خالی ہونے کے سبب سے
ہرقل کے ہاتھون خوب خراب اور ویران ہوا اپرویز کسریٰ کے دونون
لڑکے قباد اور شیرویہ کو جو بطن مریم بنت موریکش سے تھے ہرقل نے گرفتار کر لیا
حلوان اور شہرزور ہوتے ہوئے مداین کے طرف آیا اور دجلہ سے عبور کرکے
ارمینیہ کی طرف بڑھا جب ہرقل قسطنطنیہ کے قریب پہونچا تو اپرویز یہ سنکر اپنی سلطنت
کو واپس ہوا۔ ہجری ہرقل نے اپنے سنہ جلوس مین بغرض فراہمی مال و اسباب
و ملک گیری خروج کیا عامل دمشق منصور بن سرجون نے پہلے کسریٰ کا باجگذار اور
تابع ہونے کا عذر کیا لیکن جب ہرقل اوسکے سر پر پہونچ گیا تو ایک لاکھ دینار دیکر
اپنی جان بچائی ہرقل نے مراتب خسروانہ کے لحاظ سے اوسکو اوس کے عہدہ پر
بحال رکھا اور وہان سے بیت المقدس کی طرف گیا یہودیون نے تحائف پیش کئے
ہرقل نے اونکو اپنی حفاظت مین لیا اسقف اور رہبان نے یہودیون کی حرکات
اور ظلم کی شکایت کی جلے ہوئے کلیسون کے کہنڈر اور اپنے مقتولون کی ہڈیون کی
ڈہیر دکھائے تب ہرقل نے اس وجہ سے برہم ہوکر یہودیون کے قتل کا حکم عام
دیدیا بیشمار یہودی آن واحد مین تلوار کے گھاٹ اوتار دئے گئے سوائے
اون یہودیون کے جو مفرور یا روپوش ہو گئے تہے کوئی نہ بچا اس کے بعد
ہرقل نے کنائس (کلیسون) کو از سر نو تعمیر کرایا۔ اس کے سنہ جلوس مین اندراسکون
فرقہ یعقوبیہ کا اسکندریہ مین بطریق مقرر ہوا چھ برس تک اس عہدہ پر رہا اسکے
مرنے کے بعد بنیامین پینتیس برس تک بطریق رہا اس وقت تک مصر و اسکندریہ
شاہ فارس کے ماتحت تھا۔ ہرقل مہم قدس شریف سے فارغ ہوکر مصر جا پہنچا

اور او سپیریز ور تیغ قبضہ حاصل کرلیا اہل فارس نے شکست کیا اسکندریہ مین نوس کو اپنا
نائب مقرر کیا یہ بطریق بھی تھا اور عالم بھی تھا بنیامین سے اس کے مقرر ہونے
سے پہلے خواب مین یہ دیکھا تھا کہ کوئی شخص اوس سے کہہ رہا ہے کہ "اوٹھ اور
روپوش ہوجا" تا آنکہ خداوند کا غضب فرو ہوجاوے" بنیامین خواب سے بیدار
ہوکر روپوش ہوگیا اور ہرقل نے اوس کے بھائی مینا کو گرفتار کرکے مذہب مقررہ
کونسل قلقدونیہ کا تبع کرنا چاہا مینا نے انکار کیا ہرقل نے اوسکو زندہ آگ مین ڈالدیا
جب وہ جلکر خاک ہوگیا تو اوسکی راکھہ دریا مین بہادی گئی بعد ازان ہرقل
قسطنطنیہ کے طرف واپس آیا بعد اس کے کہ اوس نے دمشق حمص بیت المقدس اور
حلب سے بیشمار مال واسباب جمع کرلیا تہا اس نے مصر کی آبادی بڑھائی اور
وہ یوماً فیوماً آبادی صنعت وحرفت مین ترقی پذیر ہوتا رہا تا آنکہ اسکو عمرو بن
العاص نے تین سو ستاون برس بعد بادشاہ دیقلادیانوس کے فتح کیا۔ ہرقل
نے بنیامین کو بعد چند روز کے امان دیا اور وہ تیرہ برس کے بعد اسکندریہ
مین واپس آیا۔

تاریخی معلومات ابن عمید کہتا ہے کہ حکومت ہرقل کے گیارہوین برس
سنہ ۹۳۳ اسکندری مطابق سنہ ۶۲۲ عیسوی مین تاریخ ہجری کی بنا پڑی مسعودی کہتا ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت زمانہ حکومت یسطیانس ثانی مین
ہوئی ہے جسکو اوسنے نوسطیوس لکہا ہے اسی نے الرہا کلیسہ بنوایا بیس برس
اسکی حکومت رہی اسکے بعد ہرقل بن نوسطیوس پندرہ برس حکمران رہا اسی نے
سکہ ہرقلیہ کا رواج دیا بعد اسکے مورق بن ہرقل تخت قیصری پر جلوہ افروز ہوا۔

سعودی کا یہہ بہی بیان ہے کہ مشہور لوگون مین یہہ ہے کہ ”واقعہ ہجرت اور زمانہ شیخین رضہ
عہد حکومت ہرقل بادشاہ روم مین گذرا ہے“ پہر وہ کہتا ہے ”کہ کتب سیر مین یہہ تحریر
ہے کہ ہجرت زمانہ قیصر بن مورق مین ہوئی بعدہ اسکا لڑکا قیصر بن قیصر زمانہ ابوبکر رض
مین اور ہرقل بن قیصر زمانہ عمر رضی اللہ عنہ مین تہا اسیکے زمانہ مین اسلامی فتوحات سے اسکو شام
سے نکال باہر کیا تہا“ یہہ بہی اوسکا بیان ہے کہ قیاصرہ متنصرہ کا زمانہ حکومت ہجرت تک
ایک سو پچہتر [175] برس تک رہا طبری کہتا ہے کہ بقول نصارے تعمیر بیت المقدس بعد
تخریب بخت نصر سے زمانہ ہجرت تک کا فاصلہ ایکہزار برس کا ہے اور حکومت اسکندر
سے ہجرت تک کا زمانہ نو سو تیس [930] برس اور اسکندر سے مولد عیسیٰ تک کا زمانہ تین سو تین [303]
برس کا ہے عیسیٰ کی عمر وقت رفعت تینتیس [33] برس کی تہی اور زمانہ رفعت عیسیٰ سے ہجرت
تک کا زمانہ پانچسو پچاسی برس مین محدود ہے ہروشیوش کہتا ہے کہ ہرقل کی حکومت
کے نوین برس سنہ ۶۱۱ء مین ایک ہزار ایک سو برس بعد بناء روما ہجرت ہوئی ہے
ہے اوسکو ہرقل بن انطونیوس کا لڑکا بتایا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

اخبار قیاصرہ متنصرہ از زمان ہرقل و دولت اسلامیہ تا زمان انقراض حکومت قیاصرہ

ابن عمید کہتا ہے کہ سنہ ۲ ہجری مین اپرویز (بادشاہ فارس) نے ایک لشکر ممالک شام اور جزیرہ کی طرف روانہ کیا اوس نے اون ممالک پر قبضہ حاصل کرلیا۔ بلاد روم کو خوب پامال کیا۔ عیسائیون کے کنائس (گرجے) منہدم کردیے اوران مین جو اسباب اور ظروف طلائی و نقرئی ملے لوٹ لے گئے اپرویز نے ایک عیسائی طبیب کے کہنے سے (جو کہ اوسکے پاس رہتا تھا) اہل الرہا کو یعقوبیہ مذہب کا مقلد بنایا اوراس سے پیشتر وہ ملکیہ مذہب رکھتے تھے۔ پھر سنہ ۸ ہجری مین شاہ فارس نے بلاد روم پر فوج کشی کی اس فوج کا سپہ سالار مرزبانہ شہریار تھا اسنے بلاد روم کو برباد و ویران کیا قسطنطنیہ کا مدتون محاصرہ کیئے رہا اثناء محاصرہ مین شاہ فارس کسی وجہ سے اس سے بدظن ورنجیدہ ہوکر ودیعہ سے فوجی افسرون کے نام کو ایک خط جسمین اسکی گرفتاری کا حکم تھا۔ روانہ کیا اتفاق سے یہ خط ہرقل کے ہاتھ پڑگیا ہرقل نے بجنسہ یہ خط مرزبانہ شہریار کے پاس بھیجدیا مرزبانہ شہریار یہ خط دیکھتے ہی آگ بگولا ہوگیا اپنے ولی نعمت قدیم سے باغی ہوکر ہرقل سے مدد کا خواستگار ہوا ہرقل بنفسہ تین لاکھ رومی اور چالیس ہزار ترکمانون کو لیکر اوس کے مدد کو آیا اور اوس کے ہمراہ بلاد شام اور جزیرہ کی طرف روانہ ہوا جن شہرون کو اس سے پہلے شاہ فارس نے لیلیا تھا اس نے اون کو فتح کرلیا منجملہ اون کے ارمینیہ بھی تھا بعد ازان موصل

کیطرف گیا لشکر فارس سے مقابلہ ہوا بیشمار فارس کا لشکر تہ تیغ ہوا جو بچگیا وہ وہان بہاگکر میدان جنگ سے بہاگ نکلا اپرویز۔ شاہ فارس چند ہمراہیون کو لیکر مداین سے بہاگ گیا ہرقل نے اوس کے خزاین پر قبضہ کر لیا شیرویہ بن کسرے کو جو ایک مدت سے قید مین تھا شہر یار مرزبان نے قید سے نکالکر تخت حکومت پر بیٹھایا ہرقل سے اور اس سے دوستانہ تعلقات قایم کیے گیے اسکے بعد ہرقل۔ مداین سے مراجعت کر کے آمد مین آیا بعد اسکے کہ اسکا بھائی تذادس جزیرہ اور شام کا حکمران ہوگیا تھا پھر وہ الرہا مین آیا اور ایک برس تک وہین ٹہیرا رہا۔ اسنے عیسائیان یعقوبیہ کو پھر اوسی مذہب کا پابند کر دیا جسکو اونھون نے بجبر واکراہ ترک کیا تہا۔

ہرقل اور دعوت اسلام

ابن حمید کے سوا دوسرون کی یہ روایت ہے کہ آخری سنہ ۶ ہجری مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کے معرفت ایک خط ہرقل کے پاس بہیجا تھا جسمین جناب ختم الیہ نے ہرقل کو اسلام کی دعوت کی تہی۔ عبارت اوسکی (جیسا کہ صحیح بخاری مین مذکور ہے) یون ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یوتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان علیک اثم الاریسین و یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ان لا

ۓ ابن جریر نے لکھا ہے کہ یہ خط ہرقل کے پاس سنہ ۷ ہجری مین پہونچا تہا ان دونون روایتون مین اسطرح تطبیق ہوسکتی ہے کہ آخر سنہ ۶ ہجری مین خط روانہ کیا گیا اور اوایل سنہ ۷ مین یہ خط ہرقل کے پاس پہونچا۔ واللہ اعلم

نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا
من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون

(ترجمہ شروع کرتا ہون مین ایسے اللہ کے نام سے جو کہ رحمن اور رحیم ہے۔ از محمد رسول اللہ صلعم
بہ ہرقل عظیم الروم۔ سلام اوس شخص پر ہو جو کہ ہدایت کا تابع ہو۔ بعد اسکے مین بیشک تجھکو اسلام کیطرف
بلاتا ہون اسلام لا سلامت رہیگا خدا تجھکو دو چند اجر دے گا اور اگر تو نے اسلام لانے سے
منہ پھیرا تو بیشک تجھپر تیرے تبعین کا بھی گناہ ہوگا اور اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو کہ ہم مین اور
تم مین برابر ہے یہ کہ پرستش نکرین ہم کسی کی سوائے اللہ کے اور یہ کہ کسیکو اوسکا شریک نہ کرین اور یہ
کہ سوائے اللہ کے ایک دوسرے کو رب نہ بنائین پس اگر اس سے بھی وہ روگردانی کرین تو کہو تم کہ
گواہ رہو تم اس امر کے کہ ہم مسلمان ہین) ہرقل کے پاس جسوقت یہ خط پہونچا اوسنے
اون لوگونکو ایک جلسہ مین مجتمع کیا جو قبیلہ قریش کے اوسوقت وہان موجود تھے اور اوسنے
اوسکو دریافت کیا جو نسبا رسول اللہ علیہ التحیات والصلوات سے قریب تھا
اون لوگون نے ابو سفیان بن حرب کی طرف اشارہ کیا ہرقل نے ابو سفیان کو دیکھکر
موجودین قریش سے کہا کہ "مین اس سے (ابوسفیان) اوس شخص (یعنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم) کا حال دریافت کیا چاہتا ہون تم لوگ ذرا سنتے رہنا کہ یہ کیا کہتا ہے بعد اسکے
ہرقل نے ابو سفیان سے وہ حالات دریافت کئے جو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کیلئے
ضروری پاک اوس سے اونکو منزہ اور پاک ہونا لازم ہوتا ہے چنانچہ ابو سفیان نے
اوس کے کل سوالات کے جوابات صحیح طور سے دیدئے ہرقل ان امور سے خوب
واقف تھا آسمانی کتابون پر اوسکی نظر تھی اوسنے آپ کی نبوت کی تصدیق کی جیسا کہ
امام بخاری نے اپنی صحیح مین ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط

بدست شجاع بن وہب اسدی حرث ابن ابوشمر غسانی والی غسان (سرزمین بلقا ملک شام) کے پاس بغرض دعوت اسلام روانہ کیا۔ شجاع ابن وہب روایت کرتے ہین کہ جسوقت مین یہ خط لیکر حرث کے پاس پہونچا اوسوقت یہ غوطہ (دمشق) مین قیصر کے اوتارنے کی تیاری کر رہا تھا چند دنون وہ مجھ سے غافل ہوگیا ایک روز اوسنے مجھے طلب کیا اور نامہ نامی پڑھکر کہنے لگا "وہ کون شخص ہے جو مجھ سے میرا ملک لیلیگا مین خود اوسکے طرف بڑھتا ہون اگرچہ وہ یمن مین ہو" اسکے بعد وہ تیاری مین مصروف ہوا اور قیصر کو اس حال سے آگاہ کیا قیصر نے اوسکو اس عزیمت سے روکدیا تب اوسنے مجھے واپس ہونیکا حکم دیا۔

شام پر مسلمانونکا پہلا حملہ

سنہ ۸ ہجری مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر اسلام کو شام کی طرف بڑھنے کا حکم صادر فرمایا یہ لڑائی غزوہ موتہ کے نام سے مشہور ہے اس مین تین ہزار مسلمان تھے اس لشکر کی سرداری زید بن حارثہ کو مرحمت ہوئی تھی روانگی کیوقت آپنے فرمایا تھا کہ اگر زید بن حارثہ اثناء لڑائی مین کام آجاے تو جعفر ابن ابوطالب پھر عبداللہ بن رواحہ یکے بعد دیگرے سردار بنائے جائین الغرض جسوقت یہ لشکر معان (سرزمین شام) مین پہنچا ہرقل بھی ایک لاکھ رومی اور چند فوجین جذام۔ غید۔ بہراء۔ بلقین کو ساتھ لیے ہوے ماب (سرزمین بلقا) مین اونکی جلوگیری کو آپہنچا بلقین کا سردار مالک بن رافلہ تھا مسلمانون کا لشکر دو شب تک معان مین ٹھیرا رہا بعد اسکے بقصد حملہ بلقا کیطرف بڑھا

(١) اس غزوہ اور نیز دوسرے غزوات کے مفصل حالات آیندہ اسلامی تاریخ مین بیان کیے جائینگے۔

(٢) ابن اثیر نے لکھا ہے کہ عرب مستعربہ لخم و جذام و بلقین کی تعداد بھی ایک لاکھ تھی۔

ہرقل نے ماب سے نکلکر مقام موتہ مین اوسکا مقابلہ کیا لڑائی نہایت سخت اور خوفناک تہی پہلے زید پہر جعفر پہر عبداللہ شہید ہوئے اور جب خالد بن ولید سردار بنائے گئے تو اُنھون نے لڑائی موقوف کردی اور لشکر اسلام کو لیکر مدینہ واپس آئے۔

دوسرا حملہ پہر ۹ھ ہجری مین بعد فتح مکہ و حنین و طایف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم پر جہاد کرنے کا حکم صادر فرمایا یہ لڑائی غزوہ تبوک کے نام سے مشہور ہے جسوقت جناب موصوف مقام تبوک مین پہونچے والیان ایلہ وجربا و اذرح خدمت مبارک مین آئے اور جزیہ دینا منظور کیا والی ایلہ اثناء نون یوحنا بن روبہ بن نقابہ (از بطون جذام) تھا اسنے ایک خچر سفید بطور ہدیہ پیش کیا تھا اور خالد بن ولید۔ دومۃ الجندل کیطرف بھیجے گئے تھے وہان کا حاکم اکیدر بن عبدالملک تھا اسکو خالد بن ولید نے ایک روز چاندنی شب مین گرفتار کرلیا اور اوسکے بھائی کو مار ڈالا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جسوقت یہ حاضر لایا گیا آپنے اوسکا خون مباح کردیا لیکن اوسنے بہی جزیہ دینا منظور کرلیا جس سے اوسکی جان بچگئی اور اپنے شہر کو لوٹا دیا گیا تقریباً دس شب تک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین مقیم رہے

ف۱ ابن اثیر لکہتا ہے کہ پہلی لڑائی مشارف مین ہوئی ہے پہر یہان سے مسلمان ہٹ کر موتہ مین آئے تھے۔ مسلمانون کے میمنہ کے افسر قطبہ بن قتادہ عذری اور میسرہ کے سردار عبایہ بن مالک انصاری تھے لڑائی نہایت سختی اور تیزی سے شروع ہوئی جب زید بن حارثہ اثناء لڑائی مین شہید ہو توحسب حکم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت اسلام جعفر بن ابوطالب نے لیا جب یہ بہی شہید ہوگئے تو عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا جب یہ بہی شہید ہوئے تو ثابت ابن ارقم انصاری سردار ہوئے پہر سبھون نے ملکر خالد بن ولید کو امیر مقرر کیا انھون نے مصلحتاً لڑائی موقوف کردی اور لوٹ آئے۔

جب کوئی شخص نہ تو رومیون مین سے اور نہ عرب تنصرہ سے مقابلہ پر آیا تو آپ مدینہ کو واپس آئے اسکے بعد جب ہرقل کو یوحنا کے حالات سے آگاہی ہوئی تو اوسنے بنظر تنبیہ اوسکے ہاتھ پیر اوسکے قتل اور صلیب دئے جانیکا حکم دیا۔ انتہی الکلام من غیر ابن العمید (ابن عمید کے سوا دوسرونکا کلام تمام ہوا)۔

اسلام دمشق مین

ابن عمید کہتا ہے کہ ۱۳ھ ہجری مین حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عساکر اسلامیہ سربسر کو شام کے فتح کرنے کو روانہ کیا عمرو بن العاص فلسطین پر اور یزید ابی سفیان حمص پر اور شرجیل بن حسنہ بلقاء پر بھیجے گئے ان سب کے افسر اعلیٰ ابوعبیدہ بن الجراح تھے اور خالد بن سعید بن العاص کو سماوہ کیطرف بڑھنے کا حکم دیا گیا ماہان بطریق رومیون کا ایک گروہ لئے ہوے انکا مقابل ہوا خالد نے اوسکو دمشق کیطرف ہزیمت دیکر مرج الصفر مین قیام کیا پھر آگے بڑھکر اوسکا راستہ روک لیا اور اوسپر دوبارہ حملہ کیا ماہان بطریق عساکر اسلامیہ کیطرف لوٹ پڑا اس لڑائی مین اوسکا لڑکا مارا گیا اسی اثنا مین حضرت ابوبکرؓ نے خالد بن ولید کو عراق سے شام مین مسلمانون پر افسر اعلیٰ مقرر کرکے روانہ کیا چنانچہ لشکر اسلام خالد بن ولید کی ماتحتی مین دمشق کیطرف بڑھا اور اوسکو فتح کر لیا جیسا کہ ہم فتوحات (اسلامیہ) مین بیان کرین گے۔

جنگ یرموک

اور عمرو بن العاص نے اطراف فلسطین پر حملہ کیا رومیون نے نہایت مستعدی سے اوسکا جواب دیا لیکن اون کی قسمت مین ناکامی پہلے سے لکھی جاچکی تھی وہ ہزیمت پاکر میدان جنگ سے بھاگ کر بیت المقدس

اور قیبسار یہ مین پناہ گزین ہوگئے اسکے بعد عساکر روم نے ہرطرف سے دو لاکھ چالیس ہزار کی جمیعت سے مسلمانون پر حملہ کیا مسلمانون کی تعداد اسوقت تقریباً تیس ہزار تہی دونون لشکرون کا مقابلہ مقام یرموک مین ہوا رومیونکو باوجود اس کثرت کے ہزیمت ہوئی اور اون مین بیشمار رومی مارے گئے یہ واقعہ ۱۵ھ ہجری کا ہے اس لڑائی کے بعد رومیونکو ہزیمت پر ہزیمت ہوتی گئی۔

فتح قنسرین و بیت المقدس وغیرہ

پہر ابو عبیدہ اور خالد بن ولید نے حمص کا محاصرہ کیا اور جزیہ لیکر اہل حمص سے صلح کر لیا بعد اسکے خالد بن ولید قنسرین پر جا پہونچے مینا س بطریق نے رومیون کو جمع کرکے اونکا مقابلہ کیا خالد بن ولید نے نہایت تیزی سے اوسکو ہزیمت دیکر قنسرین کو فتح کر لیا اس لڑائی مین بہی رومیون کی ایک تعداد کثیر ماری گئی عمرو بن العاص اور شرجیل بن حسنہ نے شہر رملہ کا محاصرہ کیا حضرت عمر بن الخطاب شام مین آئے اور اہل رملہ پر جزیہ مقرر کرکے صلح کر لیا اسکے بعد حضرت عمرؓ نے عمرو اور شرجیل کو بیت المقدس کے محاصرہ کرنے کو روانہ کیا جب اہل قدس طول محاصرہ اور کثرت جدال و قتال سے تنگ آگئے تو اونھون نے صلح کا پیام اس شرط سے بہیجا کہ بذات خود حضرت عمر فاروق آکر اونھین امان دین چنانچہ جناب موصوف آئے اور اون کو امان نامہ اس طور پر لکھدیا "بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمر بن الخطاب لاهل ایلیا انهم امنون علی دمائهم واولادهم ونسائهم وجمیع کنائسهم لاتسکن ولاتهدم (ترجمہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم عمر بن الخطاب کا اہل ایلیا (بیت المقدس) کے لئے یہ عہد ہے کہ بیشک اونکو اونکی جانون اور اولادون اور عورتون کو

امان دیجاتی ہے اور کل کنائیس (گرجے) نہ تو آباد کئے جائینگے اور نہ مسمار کئے جائینگے)۔
اسکے بعد خلیفہ ثانی عمر ابن الخطاب بیت المقدس مین داخل ہوئے اور کلیسہ قمامہ کے صحن مین بیٹھے رہے نماز کا وقت آیا تو آپنے بطریق سے فرمایا کہ "مین نماز پڑھا چاہتا ہون" بطریق سنے عرض کیا "اسی مقام پر نماز پڑھ لیجیے" جناب موصوف نے اس سے انکار کیا اور قمامہ کے باہر دروازہ پر تنہا نماز ادا کی اور جب نماز پڑھکر فارغ ہوئے تو بطریق سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ "اگر مین کلیسہ کے اندر پڑھتا تو میرے بعد مسلمان کلیسہ پر قبضہ کر لیتے اس حیلہ سے کہ عمر نے یہان نماز پڑھی تھی" عمر ابن الخطاب نے علاوہ اوس امان نامہ کے یہ بھی لکھدیا کہ "قمامہ کے درجہ مین نہ تو نماز پڑھی جائے اور نہ اذان دیجائے" اسکے بعد بطریق سے مخاطب ہوکر کہا کہ ہمکو کوئی ایسا مقام بتاؤ جہان ہم مسجد بنائین بطریق نے کہا کہ صخرہ زیادہ مناسب ہوگا جسپر یعقوب علیہ السلام سے اللہ جل شانہ نے کلام کیا ہے۔ عمر ابن الخطاب نے صخرہ کو پسند فرمالیا اور بنفسہ اوسکو صاف کرنے لگے آپکو صاف کرتے ہوئے دیکھکر اور مسلمانون نے بھی ہاتھ لگا دیا فوراً دم زدن مین صاف ہوگیا عمر ابن الخطاب نے اپنے مبارک ہاتھ سے مسجد کی بنا ڈالی بعد ازان عمرو ابن العاصی کو مصر کے محاصرہ کرنیکو بھیجا اور انکی مدد کو زبیر ابن العوام کو چار ہزار مسلمانون کا افسر مقرر کرکے روانہ کیا مقوقس والی مصر نے جزیہ (خراج) دیکر صلح کرلیا پھر عمرو ابن العاصی نے اس مہم سے فارغ ہوکر اسکندریہ کا رخ کیا بعد چند ایام کے محاصرہ کے اوسکو بھی فتح کیا۔

ہرقل کا آخری زمانہ اور اسلامی فتوحات

سنہ ۱۷ ہجری (مطابق سنہ ۶۳۸ء) مین بادشاہ روم (ہرقل) عیسائیان جزیرہ کی تحریک سے بھی

لشکر لیکر حمص کیطرف بڑھا حمص مین ان دنون ابو عبیدہ بن الجراحؓ موجود تھے اونھون سے نے ہرقل کو ہزیمت دی وہ میدان جنگ سے بھاگ کے انطاکیہ کی طرف آیا۔ اسی اثنا مین مسلمانون کے نامی نامی سردار فلسطین۔ طبریہ اور کل ساحل فتح کر چکے تھے جس سے عرب قنصرہ غسان۔ لخم۔ جذام۔ مین ایک خاص قسم کا جوش پیدا ہو گیا تھا ماہاب بطریق ہونکا افسر ہو کر مسلمانان عرب سے لڑنے کو چلا منصور بن سرجون اپنے عامل دمشق سے مالی مدد طلب کی منصور بن سرجون نے چونکہ اس سے پہلے سے کشیدہ خاطر تھا مدد دینے سے انکار کیا ماہاب بطریق برہم ہو کر مسلمانان عرب سے اعراض کر کے دمشق کی جانب بڑھا لیکن اسکی روانگی سے پہلے عامل دمشق منصور کچھ سوچ سمجھکر سامان رسد و غلہ لیکر دمشق سے نکلا اتفاقات زمانہ سے جسوقت یہ مقام جابیہ خولان مین پہونچا اوسی روز شب کو لشکر روم بھی آگیا عامل دمشق نے طبل اور بگل بجا یا لشکر ماہاب نے یہ خیال کر کے کہ یہ لشکر مسلمانان عرب کا ہے حملہ کر دیا دونون مین خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی صدہا جانین ضائع ہو گئین ماہاب بطریق مارے شرم کے طور سینا پر چلا گیا اور وہین راہبانہ زندگی سے اپنی بقیہ عمر تمام کر دی۔ بقیہ لشکر روم نے منصور کے ہمراہ دمشق مین جا کر دم لیا مسلمانون نے مناسب موقع سمجھ کر دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ دوسرے طرف سے رومیون نے بھی جمع ہو کر اوسکو گھیر لیا بعد چھ مہینے کے منصور عامل دمشق مجبور ہو کر خالد بن ولیدؓ سے امان کا خواستگار ہوا خالد بن ولید نے اوسکو امان دیا اور باب شرقی سے شہر مین داخل ہوئے رومی لشکر دوسرے دروازون سے نکل کر بھاگ گیا علاوہ خالد بن ولید کے اور امرا اسلام جو دوسرے دروازون سے

بزور تیغ داخل ہوئے تھے اور اونکو اس امان دہی کی اطلاع نہ تھی اسوجہ سے
کسیقدر دمشق لوٹا گیا بعد ازان اہل دمشق کو وہی رعایتین دی گئین جو اہل اسکندریہ کو
عمرو ابن العاصی سے دی تھین۔

ہرقل کے بعد ان واقعات کے بعد ہرقل سنہ ۲۱ ہجری (مطابق سنہ ۶۴۱ع)
مین اکتیس برس حکومت کر کے مرگیا بجاے اسکے قسطنطنیہ مین رومیون کا بادشاہ
قسطنطین بن ہرقل ہوا اسکو چھ مہینہ کے بعد اسکی کسی سوتیلی مان نے مار ڈالا تب بجاے
اسکے ہرقل بن ہرقل تخت نشین ہوا بعد چند سے رومیون نے اسکو تخت سے
اوتار کر مار ڈالا اور قسطنطینوس بن قسطنطین کو تخت حکومت پر بٹھایا یہ کچھ برس حکومت
کر کے سنہ ۳۶ ہجری (مطابق سنہ ۶۵۶ عیسوی) مین ہلاک ہوگیا۔ اسی زمانہ مین امیر معاویہ
نے سنہ ۲۴ ہجری مین بلاد روم پر چڑھائی کی وہ اندنون شام کے امیر تھے
انھون نے اکثر شہرون کو فتح کیا بعد اسکے مسلمانون نے براہ دریا قبرص پر فوجکشی
کی اکثر قلعجات کو اوسکے فتح کر کے سنہ ۲۵ ہجری مین اہل قبرص پر جزیہ و خراج
قائم کیا۔ عمرو بن العاصی نے جسوقت اسکندریہ کو فتح کیا تھا تو بنیامین بطریق یعقوبیہ
کو امان نامہ لکھدیا تھا چنانچہ وہ بعد تیرہ برس کے واپس آیا اسکو ہرقل نے اول
سنہ ہجری مین اسکندریہ کا متولی کیا تھا جیسا کہ ہمنے اس سے پیشتر بیان کیا
لیکن سبب شاہ فارس نے مصر و اسکندریہ پر زمانہ حصار قسطنطنیہ مین قبضہ کرلیا تھا اور
دس برس تک اوسکی وہان حکومت رہی تو اوسی زمانہ مین بنیامین روپوش ہوگیا تھا
دس برس یہ اور تین برس زمانہ حکومت اسلامیہ مین غایب رہا پھر جب عمرو بن العاصی
نے اوسکو امان دیا تو وہ اسکندریہ مین واپس آیا اور سنہ ۳۹ ہجری (مطابق)

سنہ ۶۵۹ء عیسوی میں مرگیا بجاے اسکے اغاثو اسکندریہ کے گرجا کا سترہ برس عہدہ دار رہا اور جب قسطنطینوس بن قسطنطین سنہ ۴۸ ہجری (مطابق سنہ ۶۶۸ء) میں ہلاک ہوا تو بجاے اسکے رومیون کا بادشاہ اسکا لڑکا پوطیانوس بارہ برس تک رہا سنہ ۶۵ ہجری میں اس کے مرنیکے بعد طیباریوس بادشاہ ہوا اسکی حکومت سات برس رہی اسی کے زمانہ میں یزید بن معاویہ نے بہ گروہی عساکر اسلامیہ قسطنطنیہ پر چڑہائی کی ایک مدت تک اوسکو محاصرہ مین رکہا ابو ایوب انصاری اسکے حصار مین شہید ہوئے اور وہین دفن کردے گئے بعد چند دنون کے محاصرہ کے یزید بن معاویہ اور طیباریوس قیصر کے اس امر پر صلح ہوئی کہ شام کے کل کنائس (گرجے) معطل کردئے جائین اور کوئی شخص ابو ایوب کی قبر سے کچہہ تعرض نہ کرے۔ اس مصالحت کے ہوجانے سے اسلامی لشکر واپس آیا اور طیباریوس قیصر سنہ ۸۵ ہجری (مطابق سنہ ۷۰۴ء) مین مارا ڈالا گیا اور تخت قیصری پر اوغسطش قیصر جانشین ہوا اسکے زمانہ حکومت مین اغاثو البطریق بیتقو بیہ اسکندریہ مین مرگیا اور یوحنا بطریق مقرر کیا گیا تہوڑے دنون کے بعد اوغسطش قیصر کو کسی خادم نے مار ڈالا بعدہ اسکا لڑکا اصطفانیوس قیصر ہوا یہ سنہ ۶۵ ہجری (مطابق سنہ ۶۸۴ء) زمانہ حکومت عبد الملک بن مروان مین تہا عبد الملک بن مروان نے اپنے عہد حکومت مین مسجد اقصی کو بڑہایا صخرہ کو حرم مین داخل کرلیا بعد چندے اصطفانیوس سے سلطنت چہین لی گئی اور لاون تخت حکومت پر بٹہایا گیا سنہ ۸۰ ہجری (مطابق سنہ ۶۹۷ء) مین مرگیا اور طیباریوس ثانی قسطنطنیہ کا بادشاہ ہوا سات برس اسکی حکومت رہی سنہ ۸۶ ہجری (مطابق سنہ ۷۰۵ء) مین یہ ہلاک ہوا اور سطیانوس حکمران مقرر کیا گیا یہ زمانہ حکومت ولید ابن عبد الملک مین تہا یہ وہی شخص ہے

جس نے دمشق میں جامع مسجد بنی امیہ بنوایا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اس مسجد
کی تعمیر میں چار سو صندوقین صرف کین ہر صندوق مین چودہ چودہ لاکھ دینار تھے
مسجد مین چھ سو زنجیرین طلائی قندیلون کے لٹکانے کو تھین زینت اور آرایش
ایسی تھی کہ جس سے دیکھنے والون کو چکاچوند ہوتا تھا اور مسلمان فتنہ مین پڑتے
تھے عمر بن عبد العزیز نے اپنے زمانہ حکومت مین ان سب چیزون کو اوتار کر
بیت المال مین داخل کر دیا ۱۰۱ھ ہجری (مطابق ۷۱۹ء) مین سطیانوس کے
بعد ڈیڑھ برس تک تداوس حکمران رہا بعد ازان لاون ثانی چوبیس برس تک حکمرانی
کرتا رہا بعدہ اسکا لڑکا قسطنطین تخت نشین ہوا ۱۱۳ھ ہجری مین ہشام بن عبد الملک
صائفہ یسریٰ اور اسکے بھائی سلیمان صائفہ یمنیٰ نے رومیون پر چڑھائی کی قسطنطین
نے اوسکا مقابلہ کیا میدان جنگ سے اوسکا لشکر بے قابو ہو کر بھاگ نکلا
اور یہ خود گرفتار کر لیا گیا لیکن بعد چندے آزاد کر دیا گیا۔ زمانہ حکومت مروان بن محمد
اور ولایت موسیٰ بن نصیر مین عیسائیان اسکندریہ (اور مصر یا زو) اور دولت مین پڑکے
صدقہ اور خیرات پر یطریق کا گزران ہونے لگا جب اسکی خبر بادشاہ نوبہ کو پہونچی تو
وہ ایک لاکھ فوج لیکر مصر پر چڑھ آیا لیکن عامل مصر کی تیزی و ہوشیاری سے
بلا جدال و قتال واپس گیا اور زمانہ ہشام بن عبد الملک مین فرقہ ملکیہ کے کنائس
دگر جے) گروہ یعقوبیہ کے ہاتھون سے نکال لئے گئے اور اون کا اونہین کے
مذہب کا بطریق مقرر کیا گیا ان واقعات کے تمام ہونے پر قسطنطنیہ مین ایک
غیر شخص جو خاندان شاہی سے نہ تھا جرجیس نامی بادشاہ ہوا اور نہایت ابتری اور
سوء حالی سے زمانہ سفاح اور المنصور تک باقی رہا اسکے مرنیکے بعد قسطنطین ثانی

مین لاون بادشاہ ہوا اس نے متعدد شہر آباد کئے اہل ارمینیہ کو اون مین آباد کیا جب یہ مرگیا تو لاون بن قسطنطین ثانی اور اسکے مرنیکے بعد نقفور بادشاہ ہوا ۱۸۵ھ ہجری (مطابق ۸۰۱ء) مین خلیفہ الرشید نے قلعہ ہرقلہ کا محاصرہ کیا نقفور نے خراج دیکر صلح کرلیا خلیفہ الرشید مراجعت کرکے رقہ مین آیا اور تا انقضائے موسم سرما یہین ٹھیرا رہا نقفور نے یہ سمجھکر کہ خلیفہ الرشید چلا گیا ہے عہد شکنی کی خلیفہ الرشید یہ سنکر لوٹ پڑا اور نہایت سختی کے ساتھہ اوس معاہدہ کی اس سے پابندی کرائی اور خراج لیا اس کے بعد عساکر صائفہ درب صفصاق سے داخل ہوے سرزمین روم کو اپنے تیز گھوڑوں کا جولان گاہ بنایا نقفور نے ہرچند اون کے مدافعت کی کوشش کی لیکن اوسکی قسمت نے اوسکا ساتھہ نہ دیا مقام سنار مین نقفور کو ہزیمت ہوئی چالیس ہزار رومی مارے گئے اور نقفور زخمی ہوکر میدان جنگ سے جان بچاکر بہاگ نکلا پہر ۱۹۰ھ ہجری (مطابق ۸۰۶ء) مین خلیفہ الرشید نے اسپر چڑہائی کی ایک لاکھہ تیس ہزار اسکے ہمراہ فوج تہی قلعہ ہرقلہ مین سب سے پہلے اسی نے اسلامی جھنڈا گاڑا سولہ ہزار رومی علاوہ مجسمہ وحین کے قید کرلئے گئے نقفور نے مجبور ہوکر جزیہ (خراج) دینا قبول کیا اور تا عمر اس عہد کی پابندی کرتا رہا تاآنکہ زمانہ خلافت امین مین یہ مرگیا اور بجائے اسکے استبراق قیصر تخت نشین ہوا ۲۱۵ھ ہجری (مطابق ۸۳۰ء) مین پہر خلیفہ (الرشید) نے بلاد روم پر حملہ کیا متعدد قلعات فتح کرکے دمشق مین واپس آیا پہر وہ یہ سنکر کہ بادشاہ روم نے طرطوس اور مصیصہ پر حملہ کرکے تقریبا ایک ہزار چھہ سو آدمیوں کو مار ڈالا ہے اوٹھہ کھڑا ہوا اور انطوانیہ کا محاصرہ کرکے اوس کو بہ صلح وامان فتح کرلیا اور المعتصم نے حملہ کرکے تقریبا

ایک غیر شخص (جو خاندان سلطنت سے نہ تھا) نو برس رومیون پر حکمرانی کرتا رہا آخر
قسطنطین بن الیون تخت حکومت پر بیٹھا اس کے صغر سنی کے وجہ سے اس کی
مان حکومت و انتظام سلطنت مین مشیر کار رہتی اسکے بعد نقفور بن استبراق
زمانہ حکومت الرشید مین تخت نشین ہوا نقفور اور رشید مین باہم اکثر لڑائیان ہوتی
رہین تا آنکہ رشید کی سطوت اور رعب نے نقفور کو جزیہ دینے پر مجبور کیا اور اسی امر
پر فریقین مین مصالحت ہوئی پھر نقفور نے عہد شکنی کی اور رشید اوس کے زیر کر
پر آمادہ ہوا سنہ ۱۹۰ھ ہجری مین اس نے دارالہرقلا کو اوس سے فتح کر لیا تب نقفور نے
دوبارہ خراج دینا قبول کیا اور تاحیات اپنے قول کی پابندی کرتا رہا اس کے بعد استبراق
بن نقفور عہد حکومت امین مین حکمران ہوا بعد چندے قسطنطین بن قلفط نے
اسکو مغلوب کر دیا اور خود زمانہ مامون مین حکومت کرتا رہا اسکے بعد نوفیل زمانہ
خلافت المعتصم مین گذرا ہے المعتصم نے اس سے عموریہ بزور تیغ فتح کیا اور اسمین
جس قدر عیسائیون کو پایا اون کو قتل کر ڈالا بعدہ میخائیل بن نوفیل زمانہ خلافت
الواثق اور المتوکل اور المستنصر اور المستعین مین قیصر رہا پھر رومیون مین
ملک کے بارے مین باہمی نزاع ہو کر نوفیل بن میخائیل کو تخت پر بٹھایا بعد
چندے شبیل صقلی اسپر مستولی ہو گیا یہ خاندان سلطنت سے نہ تھا اسکا زمانہ
ایام المعتز اور المہتدی اور کسی قدر المعتمد مین گذرا اس کے بعد الیون بن شبیل
بقیہ ایام المعتمد اور ابتدا زمانہ حکومت المعتضد مین رہا پھر اس کا بیٹا اسکندروس
بادشاہ ہوا اسکی سیرت نامحمود تھی تھوڑے دنون کے بعد معزول کر دیا گیا
بجائے اسکے لاوی بن الیون اسکا بھائی قایم ہوا اسکا ملک بقیہ ایام المعتضد

والملتفی اور شروع زمانہ المقتدر تک باقی رہا اس کے مرنے کے وقت صرف
ایک کم سن لڑکا قسطنطین نامی موجود تھا اسکی کم سنی کے وجہ سے ارمنوس بطریق
ملک کا انتظام کرنے لگا اور اپنی لڑکی سے اسکا عقد کردیا اس بطریق کو دمستق بھی
کہتے تھے یہ وہی شخص ہے جو سیف الدولہ (بنی حمدان) والی شام سے لڑائی لڑا
ہے اسکی حکومت بقیہ ایام المقتدر اور القاہر اور الراضی اور المتقی تک باقی رہی اسکے
بعد روم کی حکومت نہایت ابتر ہوگئی بادشاہی خطاب سے قسطنطنیہ مین ارمنوس
یاد کیا جانے لگا یہ سب ملوک خلفاء اسلام کے باج گزار اور مطیع تھے پھر اسکے
بعد مسعودی کہتا ہے کہ ملوک روم زمانہ قسطنطین ہلانہ سے اسوقت (سنہ ۳۳۲ھ
تک) اکتالیس نفر ہوئے پانچسو سات برس ان کی حکومت رہی اس حساب سے
زمانہ ہجرت مین اون کی حکومت کی عمر ایک سو چہتر برس کی تہی - واللہ اعلم - انتہی
کلام المسعودی (مسعودی کا کلام تمام ہوا)

تاریخ ابن اثیر مین یہ تحریر ہے کہ ارمانوس (ارمنوس بطریق) کے مرنیکے
بعد اس کے دو لڑکے کم سن موجود تھے دمستق فوقاش نے اسی کے زمانہ مین
ملطیہ سنہ ۳۲۳ھ ہجری (مطابق سنہ ۹۳۴ عیسوی) مین باامان لے لیا تھا [1] نور اسلام کا

---

[1] دمستق فوقاش کے ہمراہ پچاس ہزار رومی لشکر تھا ایک مدت تک یہ ملطیہ کا محاصرہ کئے - بطول محاصرہ سے اکثر اہل ملطیہ بہوکون مرگئے انجام کار غرہ جمادی الثانی سنہ ۳۲۳ھ مین بصلح بہ امان ملطیہ پر قبضہ حاصل کیا کہ اس میدان مین دو خیمے نصب کرائے ایک پر صلیبی نشان تہا اور دوسرا بلا نشان کے تہا باہر کھڑا یہ خود کہہ رہا تہا کہ جو شخص نصرانیت قبول کرے وہ صلیبی خیمہ کیطرف جائے تاکہ اوسکے اہل عیال اوس سے ملا دئے جائین اور جو مسلمان رہنا چاہے وہ دوسرے خیمہ مین جائے اوسکو ذاتی امان حاصل ہے اونکو اونکے اہل وعیال اور مال و اسباب نہ دیا جائیگا اسکے علاوہ اوس نے اور بہی افعال وحرکات ناپسندیدہ کئے تہے جنکا ذکر کتب تواریخ مین موجود ہے -

عضد الدولہ سے اسکے بارے مین خط وکتابت کی عضد الدولہ نے وردیس کو بحکمت عملی گرفتار کرکے بغداد بھیجدیا پھر اسکے لڑکے صمصام الدولہ نے پانچ برس بعد اسکواس شرط سے آزاد کردیا کہ مسلمان قیدیون کو قید سے رہا کردے اور چند قلعات بلاد روم سے دست کش ہوجاتے اور آیندہ بلاد اسلام پر کسی قسم کی دست درازی نہ کرے وردیس آزاد ہونے کے بعد پہلے ملطیہ پر مستولی ہوا پھر قسطنطنیہ کا جاکر محاصرہ کیا اسی اثنار مین وردیس مارا گیا تبیل اور وردیس مین مصالحت ہوگئی بعد چند کے وردمرگیا تو تبیل اوسکے مقبوضات پر مستولی ہوکر بلغار پر چڑھ گیا اور اون کے ملک پر قبضہ حاصل کرکے چالیس برس تک اون پر حکمرانی کرتا رہا ۳۸۱ھ ہجری (مطابق ۹۹۱ء) مین منجوتکین والی دمشق نے خلیفہ مصر کے جانب سے اوسپر حملہ کیا تبیل ہزیمت پاکر ابو الفضایل بن سیف الدولہ کے پاس جاکر پناہ گزین ہوا منجوتکین لوٹ کر دمشق آیا پھر وہان سے حمص اور شیزر پر چلا پہونچا اور اوسپر بزور تیغ قبضہ حاصل کرلیا پھر اوس نے طرابلس کا محاصرہ کیا ابن مروان نے دیار بکر دیکر صلح کرلیا پھر دوقس دمستق نے خروج کیا والی مصر نے ابوعبداللہ بن ناصر الدولہ بن حمدان کو اس کے مقابلہ پر روانہ کیا دوقس دمستق کو ہزیمت ہوئی اور اثنار دار وگیر مین مارا گیا ان واقعات کے بعد تبیل ۴۱۱ھ ہجری (۱۰۱۹ء) مین مرگیا اسکے بعد قسطنطین اسکا بھائی نو برس تک حکمران رہا اسکے مرنے کے بعد تین لڑکیان اسکے خاندان کی باقی رہین سب سے بڑی لڑکی تخت نشین کی گئی اس نے اپنے ماموں زاد بھائی کو اپنے ملک کا منتظم وناصر مقرر کیا اور اوس کے ساتھ شادی کرلی اس وجہ سے مملکت روم پر مستولی ہوگیا لیکن خود اسکے ماموں میخائیل کو

مزاج مین بے حد رسوخ تہا۔ بلکہ اسکے طرف مائل ہوگئی اور میخائیل نے بسازش ملکہ ارمانوس (اپنے ماموں) کو قتل کر کے اوسکے مقبوضات پر مستولی ہوگیا پھر اسنے سنہ ۴۲۲ہ ہجری مین ابن مروان کو شکست دیکر الرہا اور سروج پر قبضہ کرلیا وزیری سے خلافت علویہ کے طرف سے اسکا مقابلہ کر کے پسپا کر دیا اسکے بعد رومیون نے بلاد اسلام کے طرف خروج کرنے سے اقتصار کیا اور میخائیل نے تقریبًا کل مدعیان سلطنت کو گرفتار کرلیا اور اپنی نیک سیرتی سے اہل ملک کو خوش کرنے لگا بعد چندے اپنی بی بی سے منزاع سلطنت کر کے مستقل حکمرانی کرنے کا مدعی ہوا اسکی بی بی نے انکار کیا تب میخائیل نے اپنی بی بی کو کسی جزیرہ مین جلا وطن کر کے بہیجدیا اور خود رومی حکومت پر سنہ ۴۳۳ہ ہجری مین مستولی ہوگیا اس فعل سے بعض بطارقہ برہم ہوئے اور اون کو اسکی یہ حرکت شاق گذری میخائیل نے درپردہ اوسکے قتل کی کوشش کی اتفاق سے اسکی خبر بطارقہ کو ہوگئی بطارقہ نے گرجا مین کہڑے ہوکر میخائیل سے نزع سلطنت کا حکم دیا اور اوسکو قلعہ مین گہیر کے اوسکے جلا وطن ملکہ کو بلا لیا میخائیل اپنی حکمت عملی سے انکے محاصرہ سے نکل آیا اور ملکہ (اپنی بی بی) کو بدستور جلا وطن کردیا اسکے بعد کل بطارقہ اور عوام الناس رومیون نے متفق ہو کر ملکہ بنت قسطنطین (زوجہ میخائیل) کو تخت سے اوتار کر اسکی دوسری بہن تودورہ کو تخت نشین کر کے میخائیل کے سپرد کردیا پھر ہوا خواہان تودورہ اور میخائیل مین نزاع پیدا ہوگئی اور یہ فساد ایک مدت تک قایم رہا رومیون نے گہبرا کر اس امر پر اتفاق کرلیا کہ جو شخص اس فساد کو فرو کرے وہی روم کا بادشاہ بنایا جاے چنانچہ مدعیان سلطنت کے نام قرعہ ڈالا گیا قسطنطین کا نام قرعہ مین نکلا اور یہی اوسکا حکمران بنایا گیا اور تودورہ

سے اسکی شادی کردی گئی یہ واقعہ ۴۳۴ھ ہجری (مطابق ۱۰۴۲ء) کا ہے ۴۴۶ھ ہجری (مطابق ۱۰۵۴ء) مین قسطنطین کے مرنے کے بعد ارمانوس حکمران ہوا اسکا زمانہ ظہور دولت سلجوقیہ اور اوس زمانہ کا مقارن ہے جبکہ طغرلبک بغداد پر مستولی ہوا تھا ان دونون حکمرانون نے پہر اسپر آذربائیجان کے طرف سے جہاد شروع کردیا اسکا لڑکا الپ ارسلان (الپرسلان) نے بلاد کرخ کے اکثر شہرون پر قبضہ کرلیا رومیون کے آباد بلاد کو پامال کیا اور رومیون نے منبج پر چڑہائی کی ابن مرداس اور ابن حسان اور عرب کے لشکر کو ہزیمت ہوئی الپ ارسلان یہ سنکر ۴۶۲ھ ہجری (مطابق ۱۰۷۰ء) مین رومیون کے طرف بڑہا ارمانوس دو لاکھ فوج رومی اور عرب اور روس اور کرخ کی لیکر نواح ملازکرد سے نکلکر اسکے مقابلہ پر آیا اور ایک خونریز لڑائی لڑا لیکن کہیت مسلمانون ہی کے ہاتہہ رہا اثنا لڑائی مین مسلمانون کے ہاتہہ گرفتار ہوگیا بعد چندے بمصالحت تاوان جنگ اور زر فدیہ دیکر اپنی رہائی کرائی اسکے زمانہ غیر حاضری مین دوبارہ میخائیل مملکت روم پر مستولی ہوگیا تہا جب یہ قید سے رہا ہوکر قسطنطنیہ مین پہونچا تو میخائیل نے اسکو داخل نہونے دیا اور خود اون شرائط صلح کا پابند ہوگیا جو ارمانوس اور الپ ارسلان سے طے پاسکتے تہے ارمانوس غریب (جس نے بمجبوری سلطنت ترک کی تہی) راہب ہوگیا اور اسی حالت مین مرگیا۔ انتہی کلام ابن الاثیر (ابن اثیر کا کلام تمام ہوا)

ان واقعات کے بعد ملک الافرنج (شاہ فرانس) کے ظہور کا زمانہ آیا اور وہ رومہ وغیرہ کے حکومت پر مستولی ہونے کا مدعی ہوا۔ روم نے جسوقت نصرانیت اختیار کی تہی تو اونہون نے اور اقوام کو جو اسکے ہمسایہ تہین

بجبر و اکراہ عیسائی بنایا منجملہ اون کے اہل ارمن ہین (جنکا نسب اس سے پیشتر ناحوز برادر جناب ابراہیم علیہ السلام تک ہم تحریر کر چکے ہین) انکا ملک ارمینہ اور دار السلطنت خلاط ہے۔ اور اہل کرج بہی ہین (جو کہ روم کی ایک شاخ ہین) یہ خزر مین ما بین ارمینہ اور قسطنطنیہ کے شمالاً دشوار گزار پہاڑون مین رہتے تہے اور چرکس بہی ہین (جو ترک کے شعوب سے ہین) یہ لوگ دریاے نیطش کے شرقی کنارے کے پہاڑیون مین فروکش تہے اور اہل روس بہی اونہین مین ہین جو جزایر دریاے نیطش اور اوسکے شمالی کنارے مین آباد ہین اور بلغاری (جو دریاے نیطش کے شمالی ساحل پر ہین) اور برجان ہین (جو جانب شمال آباد ہین جنکا حال بوجہ بُعد معلوم نہین ہوسکا) یہ سب ترک کی شاخین ہین عیسائیون کو سب سے زیادہ ترقی فرانسوی قوم سے ہوئی انکا دار السلطنت فرنجہ یا فرنسہ (یعنی پیرس) ہین ہے جو بحر رومی کے شمالی جانب ہے جسکے مغرب مین جزیرہ اندلس ہے۔ ان دونون مقامات کو چند پہاڑ اور دشوار گزار گہاٹیان ایک دوسرے سے جدا کرتی ہین جسکو وہ لوگ البون کے نام سے موسوم کرتے ہین اسمین جلالقہ آباد ہین جو بذاتہ افرنج (فرانس) کی ایک شاخ ہین شاہ فرانس کل اون ملوک سے عظیم الشان مانا جاتا ہے جو دریاے رومی کے شمالی جانب حکمرانی کرتے ہین یہ اکثر جزائر بحریہ مثلاً صقلیہ۔ قبرص۔ اقریطش جنوا اور بلاد اندلس مین برشلونہ تک پر مستولی ہین بعد حکومت قیاصرہ اول انہین کی حکومت کا سکہ چلا تہا انہین کے گروہ سے بنادقہ ہین یہ لوگ اوس خلیج پر رہتے ہین جو بحر روم سے سات سو میل کے فاصلہ پر شمال مغرب کے جانب نکلا ہے یہ خلیج۔ خلیج قسطنطنیہ کے بمقابل بلاد جنوا سے آٹھہ منزل پر واقع ہے

اسکے بعد شہر روم سے جو ان کے بادشاہ کا دار الحکومت اور بطریق اکبر کا (جسکو پوپ یا پاپا
کہتے ہین) مقرر مقام ہے افرنجہ کی گروہ مین جلالقہ بھی داخل ہین انکا مسکن بلاد اندلس
ہے یہ سب اور نیز امم سودان و حبشہ و نوبیہ اور جو امراء و ملوک حکومت روم کے
ماتحت تھے مثلاً بربرہ مغرب مین اور نفادہ و ہوارہ افریقیہ مین اور مصامدہ مغرب
اقصی مین باتباع ملوک روم نصرانی ہو گئے لیکن جب اللہ جل شانہ نے اسلام
کو ظاہر فرمایا اور اسکا دین کل ادیان پر غالب ہوا تو اوس نے پہلے کل حدود
جنوبیہ شام و مصر و افریقیہ و مغرب سے ملوک روم کی حکومت چھین لی جنکی سلطنت
کل بحر رومی پر پھیلی ہوئی تہی اور نیز وہ تبلیغ طلبہ سے مجبور کرکے اندلس کو قوطا (گاتھ)
اور جلالقہ کے قبضہ سے نکال لیا اسوقت ملوک روم کی حکومت ایک ادنی درجہ
تک پہونچکر ضعیف ہو گئی بعد اسکے افرنجہ (فرانس) نے اندلس اور جزائر مین عرب
سے زمانہ عبد الرحمن و ابناء عبد الرحمن سے اندلس مین اور عبد اللہ و پسران
عبد اللہ شیعی سے افریقیہ مین معرکہ آرائیان کین اور اون جزائر بحر رومی (جنپر وہ
حکمرانی کرتے تھے) مثل صقلیہ و میورقہ و دانیہ وغیرہ کو اون سے چھین لیا
اسی زمانہ سے حکومت ملوک روم کی ضعیف ہو گئی اور افرنجہ کے قدم سلطنت
پر جمتے گئے تاآنکہ کل اون بلاد اور جزائر بحر کو جنپر مسلمانون نے ان سے قبضہ
حاصل کر لیا تھا پھر سے لیا لیکن تقریباً چودہ منزل طولاً بحر رومی پر اسلامی پہرہ اڑتا
رہا اسکے بعد افرنجہ (فرانس) نے ملک شام اور بیت المقدس کے طرف رخ
کیا (جو ان کے دین کا مطلع اور ان کے انبیا کی مسجد تہی) چنانچہ اونہون نے
پانچوین صدی کے آخر مین اوسپر قبضہ حاصل کرکے سواحل اور قلعات

اور بلاد اسلامیہ کے طرف بڑہے بیان کیا جاتا ہے کہ المستنصر عبیدی نے انکو
اس امر پر جرات دلائی تھی اور اوسی نے ملوک سلجوقیہ کی حکومت و سلطنت کو
بڑہتے ہوئے دیکھکر براہ رشک وحسد انکو بلاد اسلامیہ پر حملہ کرنے کو بلایا تھا اندنون
فرانس کا بادشاہ پردوبل تھا اور اسکا داماد زجار حکمران صقلیہ اسکا ماتحت ومطیع تھا ان
دونون نے فوجین آراستہ کرکے بقصد بلاد اسلامیہ براہ قسطنطنیہ ۴۹۱ھ ہجری مین
اپنے ممالک سے خروج کیا رومی بادشاہ نے پہلے اونکو اپنے ملک سے گزرجانیکی
اجازت نہ دی جب انہون نے انکو ملطیہ بشرط فتح دینے کہا تو راستہ دیدیا چنانچہ یہ
دونون بعد طے مراحل وقطع منازل بلاد ابن قلطمش کے قریب پہونچے ابن قلطمش
اندنون مرہ اور ارزن اور اقصر اور ملیوان وغیرہ پر مستولی ہورہے تھے اتفاق
زمانہ سے اون دونون کو بلاد اسلامیہ تک پہونچنے کی نوبت نہ آئی درمیان ہی
مین انمین اور رومیون مین نزاع پیدا ہوگئی اور ان مین سے ہر ایک نے ملوک
اسلام سے سازش پیدا کرنا شروع کردیا یہ فتنہ وفساد تقریبًا ایک صدی تک قائم
رہا ملوک روم کی حکومت مضمحل اور اوسکے قوی ضعیف ہوگئے زجار والی صقلیہ
آئے دن قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کو تلا رہتا تھا بحر روم مین جو کشتیان (خواہ وہ
تجارتی ہوتین یا شاہی ہوتین) پا جاتا گرفتار کرلے جاتا تھا اسکا بحری جنگی سپہسالار
جرجی بن میخائیل ۵۴۲ھ ہجری مین قسطنطنیہ کے مینا تک پہونچکر شاہی محل پر
آتشباری کی یہ زمانہ رومیون کے ابتری اور تباہی کا تھا اسکے بعد فرانس نے
آخری چھٹی صدی ہجری مین پھر قسطنطنیہ پر استیلاء حاصل کیا اسی زمانہ مین رومی بادشاہ
قسطنطنیہ نے اپنی بہن شاہ فرانس سے بیاہ دی ان واقعات کے چند دنون بعد

رومی بادشاہ کے بہائی نے سر اوٹہایا اور دفعتہً حملہ کرکے اوسکو تخت سے اوتار کر خود حکمران بن بیٹہا رومی بادشاہ کا لڑکا شاہ فرانس کے پاس مستغیث ہوکر گیا اگرچہ اسکے پہونچنے سے پہلے اوس نے جنگی کشتیان دوبارہ بیت المقدس کے واپس لینے کو روانہ کردیا تہا (اس معرکہ مین دو شخص صاحب مراکب بحریہ اور مرکیش سپہ سالار فرانس اور ان سب کا افسر اعلی کید فلید شریک تہا) لیکن بادشاہ فرانس نے ان کو پہلے قسطنطنیہ کے طرف جانیکا حکم دیا اور باہم چچا اور بہتیجے مین مصالحت کرا دینے کی تاکید کی جب یہ لوگ قسطنطنیہ کے قریب پہونچے تو موجودہ رومی بادشاہ نے ان سے معرکہ آرائی کی یہ لوگ نہایت مردانگی سے شہر مین داخل ہوگئے موجودہ رومی بادشاہ بہاگ گیا شہر کے بعض محلون کو انہون نے جلادیا اور لڑکے کو تخت حکومت پر بٹہا دیا اس ردوبدل کا اثر شہر اور اہل شہر پر بہت برا پڑا اوباشون نے کنائس کے اسباب لوٹ لئے فرانسیسیون کے چلے جانے کے بعد اہل شہر نے متفق ہوکر اس لڑکے کو تخت سے اوتار دیا اور دوبارہ اسکے چچا کو تلاش کرکے تخت پر بٹہایا فرانس کو جب یہ معلوم ہوا تو اوس نے پہر انکا محاصرہ کیا محصور بادشاہ رومی نے سلیمان بن قلیج ارسلان والی قونیہ وبلاد روم شرقی خلیج کو اپنے امداد پر اوبہارا لیکن اسکے پہونچنے سے پہلے اون فرانسیسیون نے بلطائف الحیل شہرپناہ کا دروازہ کہول دیا جو اوسوقت شہر مین موجود تہے پہر کیا تہا لشکر فرانس نے شہر مین داخل ہوکر آٹہ روز تک قتل وغارت کا بازار گرم کر رکہا رومی کنیسہ عظمی موسومہ بہ "موقیا" مین جانکے خوف سے جا چہپا ایک گروہ قسیسین اور اسافقہ اور رہبان کا انجیل اور صلیب لئے ہوئے الامان الامان پکارتے ہوئے نکلے

لیکن اہل فرانس نے نہ تو اونکے ہم مذہب ہونے کا کچھ خیال کیا اور نہ اون کے عہد وپیمان پر نظر کیا سبھون کو دم زدن مین قتل کر ڈالا اسکے بعد اہل فرانس نے قسطنطنیہ کے شاہی کے لیے قرع ڈالا کید فلبد کا نام قرع مین نکلا چنانچہ یہی قسطنطنیہ اور اوسکے متعلقات کا بادشاہ ہوا اور روفس بنادقہ جزایر بحریہ مثل اقریطش و رودس وغیرہ کا اور مرکیش سپہ سالار اون بلاد کا حکمران ہوا جو خلیج کے شرقی جانب واقع ہین ان واقعات کے بعد روم کا ایک بطریق لشکری نامی شرقی خلیج پر غالب آیا اور فرانسیسیون کو وہان سے نکالدیا اسکے بعد قسطنطنیہ پر میخائیل نامی ایک شخص مستولی ہوا پھر اوسنے از سر نو قسطنطنیہ کو آباد کیا - فرانسیسی کشتیونپر سوار ہوکر بھاگ گئے اسنے اوس بادشاہ کو قتل کر ڈالا جو اس سے پہلے قسطنطنیہ پر حکمرانی کر رہا تھا اسنے منصور قلاون والی حال مصر وشام سے صلح کر لیا سنہ ۶۸۱ھ مطابق سنہ ۱۲۸۲ع مین اسکے مرنے کے بعد اسکا لڑکا ماند تخت نشین ہوا اسکا لقب دوقس اور لشکری کے نام سے مشہور تھا۔ دولت بنی قلیج ارسلان کے منقرض ہونے کے بعد انکی سلطنت وممالک کے مالک تتر ہوئے جیساکہ ہم اون کے اخبار مین بیان کرینگے اور بنو لشکری اسی زمانہ تک قسطنطنیہ پر حکمرانی کرتے رہے اور بلاد روم سے دولت تتر کے منقضی ہونے کے بعد شرقی خلیج پر ابن عثمان جق امیر الترکمان حکمران ہوا اور اسکی اولاد اسوقت تک قسطنطنیہ اور اوسکے جمیع اطراف وجوانب پر مستولی اور متصرف ہے ہذا ما بلغنا من اخبار الروم من اول دولتهم منذ یونان والقیاصرة لهذا العهد والله وارث الارض ومن علیها وهو خیر الوارثین -

اخبار قوم قوط (گاتھ) ملوک اندلس تا زمان فتح اسلامی

یہ گروہ بھی منجملہ اون امتوں کے ہے جنکی عظیم الشان دولتین دول طبقہ ثانیہ عرب کے معاصر رہے ہین ہمنے لاطینون کے بعد انکا تذکرہ اسوجہ سے کیا ہے کہ انکو حکومت وسلطنت اونہین مین سے حاصل ہوئی تھی جیساکہ اس سے پیشتر ہم بیان کرچکے ہین۔ زمانہ قدیم مین یہ گروہ سیتہین کے نام سے معروف تھا اس نظر سے کہ مابین فارس اور یونان کے مشرق مین اسنے اس سرزمین کو آباد کیا تھا نسباً انکو صین (چین) سے تعلق ہے یہ ماغوغ بن یافث کے اولاد سے ہین ملوک شریانین سے اور اسنے اکثر محاربے پیش آئے مومن مالی بادشاہ سریان نے زمانہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مین انپر حملہ کیا تھا اور انھون نے اونکی مدافعت کی تھی پھر زمانہ تخریب بیت المقدس اور ایام بنا رومہ مین یہ فارس سے بھی لڑے تھے پھر جب انپر اسکندر غالب آیا تو یہ او سکے محکوم ہوکر قبایل روم اور یونان مین شامل ہو گئے بعد مرور ایام وزمانہ اسکندر جب رومیون کی حکومت مضمحل ہوگئی تو انھون نے بقیون کے بلاد اور نہر مقدونیہ اور بحلہ پر زمانہ قلیدوس بن بارایان قیصر مین قبضہ کرلیا ایک مدت تک انمین باہم لڑائی قایم رہی اسکے بعد پھر قیاصرہ نے انکو مغلوب اور زیر کرلیا پھر جب قیاصرہ کا دارالحکومت قسطنطنیہ مین آرہا اور اونکی قوت رومہ مین گھٹ گئی تو پھر قوط (گاتھ) نے رومہ پر حملہ کردیا اور پھر اوسپر قبضہ حاصل کرلیا پھر زمانہ طودوسیس بن ارکادش مین متعدد لڑائیون کے بعد رومہ سے نکالے گئے

اس زمانہ مین اونکا سردار انطرک تھا یہ طودوشیش ہی کے زمانہ مین مرگیا اسنے اپنے ملک کو
رومہ کے نام سے موسوم کرنا چاہا تھا لیکن کامیاب نہ ہوا پھر رومانیون سے اور
اس سے اس امر پر مصالحت ہوئی کہ بلاد اندلس سے جس شہر کو یہ فتح کرے اوسکا
مستقل حکمران یہ ہو۔ رفتہ رفتہ یہ مصالحت اسوجہ سے رومانیون نے کرلی تھی کہ انکی حکومت
اندلس مین ضعیف ہوگئی تھی عربیقیون کے تین گروہ ابیون۔ شوابیون۔ قندلس نے پھر
باہم اوسکو تقسیم کرلیا تھا قندلس ہی کے نام سے اندلس موسوم ہوا اندلس مین انسے
پہلے اربارپون حکمرانی کررہے تھے جو طوال بن یافث کے اولاد سے ہین یہ شبا
انطالیس کے بھائی ہین بعد طوفان یہ سب کے سب اسی مقام پر آباد ہوے اور ایک زمانہ
تک رومہ کے حکومت کے مطیع رہے تا آنکہ ان عربیقیون نے اسپر قبضہ حاصل کیا
جس زمانہ مین قوط (نکا ذکر) نے شہر رومہ پر حملہ کیا اور ان اشتون کو مغلوب کر دیا جو
طوال کے اولاد سے تھین بعضے یہ کہتے ہین کہ یہ اعربیقی طوال بن یافث کے اولاد
سے ہین۔ واللہ اعلم۔

ان لوگون نے اس ملک کو یون تقسیم کیا تھا کہ قندلس نے جلیقیہ کو اور شیونہ
نے ماردہ طلیطلہ۔ اور شواشن نے مرسیہ کو لیلیا اشبیلیہ۔ قرطبہ۔ جیان۔ طالعہ پر ابیق
نے قبضہ کرلیا انکا سردار عندریقس برادر تیبقس تھا جس زمانہ مین رومیہ پر قوط نے
حملہ کیا تھا۔ انکی حکومت چالیس برس تک رہی بعد ازان ملشریک بادشاہ ہوا اسکو
رومانیون نے قتل کرکے بجاے اسکے ماسنہ کو قایم کیا تین برس تک یہ بادشاہ
رہا انکی بہن کا عقد طودوشیش بادشاہ رومہ سے ہوا طودوشیش نے اس سے اس
شرط پر مصالحت کرلی تھی کہ بلاد اندلس سے جس شہر کو یہ فتح کرے اوسکا حکمران

یہ ثود رہے پھر اس کے مرنے کے بعد لزریق تیرہ برس تک حکمران رہا یہ وہی شخص ہے جسنے اندلس پر چڑھائی کی اور اُسکے بادشاہ کو قتل کرکے کل اون طوایف الملوک کو اندلس سے نکال باہر کیا جو اس سے پیشتر وہان موجود تھے لزریق کے بعد طوردیق سترہ برس تک بادشاہت کرتا رہا بعد چندے تنبکس نامی ایک شخص نے بغاوت اختیار کی اسکی بغاوت کے فرو کرنے کے بعد طوردیق مرگیا بعد اسکے ویک تنبکس برس تک حکمرانی کرتا رہا اسکے زمانہ مین شاہ افرنج (فرانس) نے اندلس پر حملہ کرنے کی طیاری کی اور اس غرض کے پورا کرنے کو ایک کثیر التعداد لشکر مجتمع کیا ویک کو جب یہ معلوم ہوا تو اوسنے اسکے خروج سے پہلے قوط کو مجتمع کرکے فرانس پر حملہ کر دیا اور بخوف وخطر اوسکے ملک مین گھستا چلا گیا اہل فرانس نے اسکو دوراندوبار و امصار پاکر گرفتار کر لیا اسکو اور اسکے عام مصاحبین کو قتل کر ڈالا۔

اس سے پیشتر اخبار دولت بلنیان بن قسطنطین (قیاصرہ قسطنطنیہ) مین ہم بیان کر چکے ہین کہ اندلس مین داخل ہونے سے پہلے قوط کے دو گروہ تھے ایک گروہ اندلس کی طرف چلا آیا اور دوسرا اطراف رومہ مین مقیم رہا جب اس گروہ کو ویک والی اندلس کی حالت سے آگاہی ہوئی تو اوسنے بمشورہ اپنے امیر طودریک فرانس پر حملہ کر دیا اور بلاد اندلس مین جسقدر اس قوم کے لوگ آباد تھے اُنھون نے اسکی موافقت کرکے فرانس کو زیر کرکے اندلس سے نکالدیا بعد اختتام جنگ والی اندلس ویک کے لڑکے اشتریک کو تخت نشین کرکے اپنے ملک کو واپس آیا اسکے بعد پھر فرانس نے اشتریک پر چڑھائی کی اور مقام طلوسہ مین اوسکو فاش ہزیمت دی

پانچ برس حکومت کرکے اخترریک مرگیا بجاے اسکے لشلیقش چار برس بعدہٗ
طودریق اٹھ برس حکمران رہا طودریق کو خود اسکے کسی مصاحب نے اشبیلیہ مین مار ڈالا
تب بجاے اسکے ابریق پانچ برس بعدہٗ طودس تیرہ برس اور طودشکل دو برس
دان بعد ایلہ پانچ برس یکے بعد دیگرے حکمران رہے اس کے زمانہ مین اہل قرطبہ
باغی ہوگئے تھے اُس سے اوران سے لڑائیان ہوئین بعدہٗ طلیحاد پندرہ برس
بھولہ ایک برس لوبلیدہ اٹھارہ برس بادشاہت کرتے رہے اسکے زمانہ مین
اطراف وجوانب مین بغاوت پھوٹ نکلی اس نے اوسکو نہایت خوبی سے فرو
کیا پھر عیسائیون سے اوراس سے مسئلہ توحید (تثلیث) پر جھگڑا ہوا جس کے انتہا
مین یہ مارا گیا اور بجاے اسکے اس کا لڑکا ززریق سولہ برس بادشاہ رہا یہ نصرانیونکی
توحید تثلیث کا معتقد اور قائل ہوگیا اس نے قرطبہ مین اپنے نام سے دو ایک شہر
آباد کیے جب اسکا بھی خاتمہ ہوگیا تو قوط (گاتھا) پر بوبہ نے دو برس تد بیقاعدہ مار
نے دو برس شیشوط نے اسی برس یکے بعد دیگرے حسب ترتیب حکومت کی اسی کے
زمانہ مین قسطنطنیہ اور شام کا حکمران ہرقل تھا جس کے عہد حکومت مین ہجرت
واقع ہوئی تھی شیشوط کے مرنے پر ززریق ثانی تین مہینے ششلہ تین برس شیشاویس
پانچ برس خنشوند سات برس خنشوند تیئیس برس بترتیب مسطور بادشاہت و
حکومت پر قایم رہے اسی کے زمانہ حکومت سے قوط کے قواے حکمرانی
ضعیف اور مضمحل ہوگئی بعد ازان ماتیہ آٹھ برس بعدہ لوری آٹھ برس ریقیہ
سولہ برس تعطلسہ چودہ برس حکمران رہا ان کے بعد ززریق ثالث نے
دو برس بادشاہت کی یہ وہی شخص ہے جسپر مسلمانون نے حملہ کیا تھا اور

اسکے زمانہ مین اندلس مین قوط مغلوب ہوے تھے اور اسلامی پھریرہ اندلس کی
پہاڑیوں پر اوڑایا گیا تھا جیسا کہ ہم وقت ذکر فتح اندلس بیان کرینگے۔ انشاء اللہ
قوم قوط (گاتھ) کی یہ خبرین ہم نے ہیروڈوٹس کے کلام سے نقل کیا
ہے اور وہی ہمارے نزدیک اور مورخین کے اخبار سے اصح اور قابل اعتبار ہے
واللہ سبحانہ وتعالی عالم۔

طبقۂ ثالثہ عرب یعنے عرب تابعہ عرب کے حالات

اور

انکے فرقوں کے انساب اور مقبوضات کے واقعات وغیرہ وغیرہ

عرب بادیہ کا یہ گروہ ان لوگون مین سے ہے جو خیمون مین گذران اوقات
کرتے تھے کسی مکان کے پابند نہ تھے یہ ہمیشہ امم عالم اور اجیال خلیقہ سے بڑھے
رہے کبھی انکی ترقی کی یہ حالت ہو جاتی تھی کہ عزت وغلبہ وقوت انکے ہمرکاب
ہوتی انکی فتوحات کی موجین مضبوط مضبوط ممالک کے دیوارین گرادیتی اور انکو
عزت وسطوت کے ساتھ قبضہ دلادیتی تھین پھر بعد چندے عیش وعشرت پسندی
انکو ہلاک کردیتی یہ اپنے معاصرین سے مغلوب ہوجاتے اور بعضے بیباک کرکے
میدانون مین چلے جاتے بدستور سابق زندگی بسر کرتے۔ ان مین سے وہ لوگ
وجو ریاست وحکومت کے بانی تھے عشرت پسندی آرام طلبی کیوجہ سے ہلاک ہوجاتے
اور انکی حکومت وامارت بعد مرور دہور دوسرون کے قبضہ مین چلی جاتی۔ یہ لوگ
اپنے معاصرین اور ہمسایہ امراء سے ہر زمانہ مین بغرض طلب معاش ورزق اکثر لڑتے
بھڑتے تھے درحقیقت فطرت انسانی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان اپنے جلب منفعت

کیلیے (اگرچہ امید موہوم پڑتی کیون نہو) غیر ونسے لڑے اور دفع مضرت کے خیال سے اپنے کو بچا
الغرض جب بوجہ غلبہ زمام حکومت عرب کے قبضہ مین آئی تو طبقہ اولی
مین عمالقہ اور طبقہ ثانیہ مین تبابعہ اوس کے ممالک اور کثرت کی وجہ سے اوس
زمانہ مین وہ یمن و حجاز اور عراق و شام مین پھیلے رہے جب اونکا ملک اُنکے
ہاتھون سے جاتا رہا اور عراق مین اون مین سے کچھ لوگ باقی رہے تو وہ
زیر حمایت شاہ وقت وہین مقیم رہے۔

اس مقام پر اہل عرب کے آنیکا سبب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جو قت
اہل وبر نے اطراف عدن (یمن) مین اپنے نبی شعیب بن ذی مہدم کو شہید کیا تو
اللہ جل شانہ نے اونپر اور نیز بنی اسرائیل پر بوجہ سرکشی اور بغاوت کے بخت نصر کو مسلط
کیا اللہ جل و علا ذکرہ نے ارمیا بن خرقیاہ و برخیا علیہم السلام پر وحی نازل فرمائی کہ
بخت نصر کو یہ اون عرب کی گوشمالی کو روانہ کرین جنکے گھر دروازہ نہین ہین (یعنی
جو لوگ بیابانون مین بسر اوقات کرتے ہین) یہ اونکو قتل کرے اونکے گھر و کھود
اوجاڑ دے لیکن اونکی عورتون کو مباح نکرے بخت نصر یہ سنکر بولا کہ مین نے
ایسا ہی دیکھا ہے اور لشکر سوار اور پیادون سے مرتب کرکے عرب کیطرف بڑھا
عرب بھی اپنے جزیرہ نما کے رہنے والون کو لیکر مقابلہ پر آیا سب سے پہلے عدنان
کو شکست ہوئی باقی جسقدر رہے وہ گرفتار کرلیے گئے بخت نصر نے وقت مراجعت
بابل کے کل قیدیان عرب کو انبار مین ٹھیرایا ابن کلبی کہتا ہے کہ بخت نصر نے جب عرب
پر حملہ کرنے کی تیاری کی تو اسنے اون اہل عرب کو رسد رسانی کے لیے گرفتار
کرلیا جو اسکے ملک مین موجود تھے اور اونکو حیرہ مین لاکر ٹھیرایا پھر جب وہ لشکر لیکر

نکلا اور اون مین سے چند قبائل اوسکے ہمراہ ہوگئے اوسنے اون کو شط فرات
پر جہان اوسکا لشکر تھا ٹھیرایا ان لوگون نے اوس مقام کو انبار کے نام سے
موسوم کیا پھر بعد چندے اُسنے اونکو وہان سے منتقل کرکے حیرہ مین لا بسایا
پس وہ یہین تا زمانہ بخت نصر مقیم رہے پھر جب وہ مرگیا تو انبار مین چلے آے۔ طبری
کہتا ہے کہ تبع ابو کرب نے زمانہ اردشیر بہمن مین جب عراق پر چڑھائی کی تھی
اور براہ جبل طے اور وہان سے انبار ہوتے ہوے مقام حیرہ تک شب کو پہنچا
راستہ نہ ملنے کی وجہ سے تحیر ہوکر وہین ٹھہر گیا اسیوجہ سے اوس مقام کا نام حیرہ
رکھدیا پھر وہان سے روانہ ہوتے ہوے اپنی قوم ازد۔ لخم۔ جذام۔ عاملہ۔ قضاعہ
مین سے چند لوگونکو وہین چھوڑدیا یہ لوگ وہین رہنے لگے اور اُنکین چند لوگ قبیلہ طے
کلب۔ آیاد۔ حرث بن کعب وغیرہ کے آکر شامل ہوگئے اور اونکے ساتھ
وہین رہنے لگے۔ اسی روایت سے ملتی ہوئی یہ روایت ہے کہ جسوقت تبع
یمن عرب کو لیکر عراق کی طرف بڑھا تو کوفہ کے باہر ہو چکا حیرت زدہ ہوکر
شب کو راستہ بھول گیا صبح کیوقت چند ضعفا لشکر وہین چھوڑکر آگے بڑھ گیا اسیوجہ سے
اوس مقام کا نام حیرہ ہوگیا پھر جب وہ واپس ہوکر اس مقام پر پہونچا تو ان لوگونکو
آباد پایا جنکو وہ چھوڑ گیا تھا تبع نے انکو مصلحتاً وہین رہنے دیا ان مین عرب کے اکثر
قبائل ہذیل۔ لخم۔ جعفی۔ طی۔ کلب۔ بنو لحیان (جرہم) کے آدمی موجود تھے
ہشام بن محمد تحریر کرتا ہے کہ بخت نصر کے مرنے کے بعد جنکو اسنے حیرہ مین آباد کیا
تھا وہ انبار مین چلے آے اسکے ساتھ وہ لوگ بہی تھے جو بنو اسماعیل اور
بنو معد کے ان مین شامل ہوگئے تھے۔ پھر معد کی اولاد کی کثرت ہوئی اور وہ

لوگ بلاد یمن اور مشارف شام کیطرف بطلب معاش نکلے اور تہامہ (عرب) سے
مالک و عمرو پسران فہم بن تیم اللہ بن اسد ابن وبرہ بن قضاعہ اور مالک بن زہیر
ابن عمرو بن فہم اپنی قوم کی ایک جماعت کو لیے ہوے اور حیقار بن الحیق بن عمرو
بن معد بن عدنان معہ اپنے خاندان کے بحرین میں چلے آئے بعد چندے غطفان بن عمرو
بن غطان بن عبد مناة بن یعدم بن دعمی بن ایاد بن ارقص بن تنیخ بن عائش
بن افصی بن دعمی اور زہیر بن الحرث ابن ایل بن زہیر بن ایاد بھی آکر ان میں شامل
ہو گئے بحرین میں اندنون قوم ازد آباد و مقیم تھی جو یمن سے زمانہ خروج مزیقیا
میں یہاں چلی آئی تھی عرب کا اجتماع بحرین میں زمانہ طوائف الملوکی میں ہوا ہے
ملوک بحرین متفرق طور پر مختلف اور معدود سے چند بلاد کے مالک تھے
ہر ایک اُن میں سے دوسرے پر حملہ کر دیتا تھا اور ہمیشہ ایک دوسرے کی خرابی
کی فکر میں رہتے تھے اسی زمانہ میں اہل عرب بحرین میں آئے اور اس خیال سے
کہ مبادا عجمی بحرین پر غالب یا اوسکی حکومت میں شریک ہو جائیں عرب نے
اوس اختلاف کو رفع کر دیا جو باہمی وہان کے حکمرانون میں واقع ہو رہا تھا اور
اُنکے امراء و رؤساء کو مجتمع کر کے عراق کے طرف بڑھنے کی تحریک کی سب سے
پہلے اُن میں سے حیقار بن الحیق - اشلاء قنص بن معد معہ چند آدمیون کے سواد
عراق کیطرف بڑھے ارض جزیرہ میں موصل تک ہوا - ارم بن سام (جو اس سے
پہلے دمشق کے ملوک اور بقیہ عرب اولی تھے) ملوک الطوائف سے محاربہ
و مقاتلہ کرتے تھے عرب سے انکو سواد عراق سے نکال باہر کیا بعد اسکے
مالک و عمرو پسران فہم اور مالک بن زہیر (بنی قضاعہ سے) غطفان بن عمرو -

روضیح بن صبیح - زہیر بن الحرث نے (بنی ایاد سے) معہ اون لوگون کے جو
بنو غسان اور اسکے حلفا دا نبار مین موجود تھے عراق کیطرف خروج کیا۔ بنو ارم کے
قبضہ مین جو بقیہ بلاد تھے وہ بھی نکل گئے سواد عراق پر انکی حکومت کا برائے نام
بھی اثر نہ رہا ان کے بعد نمارہ بن قیس اور نمارہ ابن لخم بامداد قبائل کندہ۔ حیرہ مین
آکر آباد ہو گئے تا آنکہ تبع ابو کرب کا اس طرف سے گزر ہوا اور اس نے اپنے
کمزور لشکریون کو یہان چھوڑ دیا پس وہ لوگ وہین آباد ہو گئے اون مین ہر قبیلہ
کے آدمی تھے جیساکہ اس سے پیشتر ہمنے بیان کیا ہے اور ایک گروہ تنوخ
کا خیمون مین مابین حیرہ اور انبار کے میدانون مین رہنے لگا نہ وہ شہرون مین آتا
اور نہ اہل شہر سے مخالطت و مجالست پسند کرتا تھا یہ لوگ عرب ضاحیہ کے نام
سے مشہور تھے سب سے پہلے ان مین سے زمانہ ملوک الطوایف مین مالک
بن فہم بعد اسکے عمرو بن فہم بعدہ خذیمۃ الابرش بن فہم حکمران ہوئے جیساکہ آئندہ
اسکا ذکر آئے گا۔

الغرض رفتہ رفتہ عرب کا یہ گروہ شام و عراق مین پھیل گیا اور چند لوگ (یعنی
خزاعہ) اسنے علحدہ ہو کر حجاز مین چلے آئے بنی جرہم سے مکہ مین لڑے اور اونکو
مغلوب کیا نصر بن الازد عمان مین اور غسان جبال سراۃ مین جا ٹھہرے ان سے
اور بنو معد سے معرکہ آرائیان ہوئین تا آنکہ مابین حجاز و شام انکا بھی مقر و مقام
ہوگیا یہ حال عرب کے اوس گروہ کا ہے جو عراق اور شام مین رہا تھا باقی اکین
کے چھ قبیلہ مذحج - کندہ - اشعر - حمیر - انمار - ابو خثعم ابجیلہ یمن مین رہے۔ یمن مین
حکومت پہلے حمیر مین پھر تبابعہ مین ہوئی اس کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ خروج مزیقیاد

اور ازد کا زمانہ حکومت تبابعہ یا اوس سے چند دنون پیشتر ہوا ہے۔
باقی رہے بنو معد بن عدنان۔ اونکا یہ ماجرا ہے کہ جب ارمیا اور برخیا علیہما السلام
کو بذریعہ وحی عرب پر بخت نصر کے حملہ کرنے کی اطلاع دی گئی تو یہہ بھی حکم دیا گیا کہ "وہ دونون
گروہ عرب سے معد بن عدنان کو نکال لائین کیونکہ معد بن عدنان ہی کی اولاد سے
(حضرت) محمد نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگے" چنانچہ ارمیا و برخیا علیہما السلام
عرب مین تشریف لے گئے اور معد بن عدنان کو اوس گروہ سے نکال لاے۔ معد
بن عدنان کی عمر اُس وقت بارہ برس کی تھی مقام حران مین انھین دونون نبیون
کے سایۂ عاطفت مین انھون نے پرورش پائی۔ بخت نصر نے عرب کو زیر و زبر
کیا اور عدنان کا انتقال ہوگیا ایک مدت تک بلاد عرب ویران پڑے رہے
پھر جب بخت نصر ہلاک ہوگیا تو معد بن عدنان انبیاء بنی اسرائیل کے ہمراہ حج کرنے کو
آئے تلاش کرنے سے معلوم ہوا کہ حرث بن مضاض جرہمی کی اولاد اور قبائل
اوس کے کچھہ لوگ باقی رہ گئے ہین معد بن عدنان نے جرہم بن جلہمہ
کی لڑکی معانہ سے عقد کر لیا جس کے بطن سے نزار بن معد پیدا ہوا سہیلی کہتا ہے
کہ معد بن عدنان نے حجاز کی طرف اوسوقت مراجعت کی ہے جبکہ اللہ جل شانہ
نے عرب سے کل نحصات اور مصائب دور کر دئے تھے اور بقایاء عرب جو
اطراف و جوانب مین منتشر ہو گئے تھے بعد استیصال حضور و اہل الرس (جنکی سطوت
سارے عرب پر چھائی ہوئی تھی) و تخریب بخت نصر عرب مین واپس آئے ہین
(انتہی کلام السہیلی) اسکے بعد معد کی کثرت اولاد ربیعہ و مضر و ایاد مین ہوئی اور یہ لوگ
عراق اور شام مین پھیل گئے سب سے پہلے ان مین سے اشلاء قنص نے

قدم نکالا تھا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اور انکے بعد قدم بہ قدم اور عرب آئے جو احیار
یمینہ کے ساتھ (جنکا ذکر اس سے پیشتر ہو چکا ہے) یمن مین ٹھہرے تبابعہ کے
ساتھ اکثر جدال و قتال کرتے رہے۔

پھر عراق شام اور حجاز مین زمانہ ملوک الطوائف اور بعد حکومت تبابعہ یمنیہ و
عدنانیہ کے حکومتین و سلطنتین ہوئی ہین بعد اسکے کہ اجیال سابقہ اور احوال سالفہ منقضی
ہو چکے تھے اسوجہ سے یہ گروہ اس امر کا ضرور مستحق ہے کہ گروہ سابق سے علیحدہ
کیا جاے اور طبقات سابقہ سے جداگانہ سمجھا جاے اور جبکہ انشاء و بیت مین انکا
کچھ اثر نہین سمجھا گیا اور نہ اوسکے لغت مین انکا دخل پایا گیا اور یہ لوگ کل احوال مین
اپنے سلف کے تابع رہے ہین تو مناسب یہ ہے کہ عرب تابعہ للعربیہ کے نام
سے یہ گروہ موسوم کیا جاے پس طبقہ یمانیہ مین ایک زمانہ تک ریاست و حکومت
رہی اور اجیال مضر و ربیعہ حکومت و سلطنت مین انکے تابع رہے چنانچہ حیرہ مین لخم
(بنی منذر) اور شام مین غسان (بنی جفنہ) اور یثرب مین اوس و خزرج بنو قیلہ کی
حکومت قایم ہوئی علاوہ انکے عرب کے رہنے والے اکثر بادیہ نشین تھے گو انمین
خال خال ریاست کا بھی وجود پایا جاتا ہے لیکن درحقیقت وہ ریاستین انھین مین سے
کسی ریاست کی ماتحت و مطیع سمجھی جاتی ہین بعد چندے تمام حکومت و سلطنت مضر کے
ہاتھ مین آئی مکہ اور اطراف حجاز مین قریش کا ایک زمانہ تک ظہور رہا اطراف و
جوانب کے حکمران انکی تعظیم کرتے رہے پھر اسلام کے روشن آفتاب نے اس
گروہ کو اپنے نورانی شعاعون سے منور کیا بنی مضر حکومت اور نبوت سے سرفراز کیے
گئے اسلامی حکومتین تقریباً کل اسی قبیلہ مین ہوئین لیکن یہ کہ بعض حکومتین جو عجم مین علاوہ

اس قبیلے کے قائم ہوئین وہ اسی کی شاخ اور ہی دولت کی تمہید سمجھی جاتی ہین جیساکہ آئندہ ہم بیان کرینگے ہمرست مناسب ہے کہ اس طبقہ کے قبائل قحطان وعدنان وقضاعہ کا بالانفراد ہم ذکر کرین اور انکی حکومت وسلطنت کی قبل وبعد اسلام کی مفصل کیفیات ہم معرض تحریر مین لائین ۔

عرب کا نسب کل عرب کا نسبی سلسلہ عدنان ۔ قحطان ۔ قضاعہ پر منتہی ہوتا ہے

عدنان باتفاق علما نسب اسمٰعیل علیہ السلام کے اولاد سے ہے باقی رہان دونون مین پشتون کا شمار ۔ وہ ایسا امر ہے جس سے کوئی یقینی امر نہین معلوم ہو سکتا ۔ عدنان کے سوا اسمٰعیل کی اور اولاد سے کوئی سلسلہ نسلی نہین چلا اور نہ انمین سے کوئی شخص روے زمین پر باقی رہا

قحطان کے بارے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ اسمٰعیل کے اولاد سے ہے ۔ امام بخاری کا ظاہری کلام اسی امر کی شہادت دے رہا ہے کیونکہ امام موصوف نے باب نسبۃ الیمن الی اسمٰعیل مین رسول اللہ صلعم کا یہ قول ارموا یا بنی اسمٰعیل فان اباکم کان رامیاً (جو آپنے اوس قوم کے لئے فرمایا تھا جو یمن کی تھی) تحریر کیا ہے پھر آگے چلکر تحریر کیا ہے کہ ابن اقصیٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر بن خزاعہ اسلام لایا اس مقصود یہ ہے کہ خزاعہ سبا سے ہے اور اور اوس وخزرج اونھین مین سے ہے اس قول کے قایل یہ کہتے ہین کہ قحطان ۔ ہمیسع کا اور وہ ابن بن قیدار بن بنت بن اسمٰعیل کا لڑکا ہے اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ قحطان ۔ یقطن کو کہتے ہین جس کا ذکر توریت مین بزمرہ اولاد عابر آیا ہے اور حضر موت ۔ قحطان سے منسوب ہے ۔

قضاعہ کی نسبت ابن اسحاق ۔ کلبی اور گروہ مورخین کا یہ خیال ہے کہ

یہ حمیر سے سے تھی اس بیان کی تائید کے لئے وہ حدیث پیش کیجاتی ہے جسکو
ابن لہیعہ نے عقبہ بن عامر الجہنی سے روایت کی قال یا رسول اللہ ممن
نحن قال انتم من قضاعۃ ابن مالک (عقبہ بن عامر نے کہا یا رسول اللہ
ہم کس قبیلہ سے ہیں فرمایا جناب موصوف نے تم لوگ قضاعہ ابن مالک کے
نسل سے ہو) عمرو بن مرہ صحابی کہتے ہیں ۔ ہ

نحن بنو الشیخ الہجان الازہری قضاعۃ بن مالک بن حمیر

زبیر کا یہ خیال ہے کہ قضاعہ اور اوسکے بھائی مشرقیہ حمیر بن معد بن عدنان سے
ہیں سہیلی کہتا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ چونکہ مادر قضاعہ (عکبرہ) کا شوہر مالک بن حمیر
اوس وقت فوت ہوا ہے جبکہ اسکے حمل میں قضاعہ تھا اور عکبرہ نے بعد بیوہ گی
معد بن عدنان سے عقد کر لیا تھا بعدہ قضاعہ پیدا ہوا اسی وجہ سے قضاعہ
معد بن عدنان کیطرف منسوب ہوتا ہے یہی قول زبیر کا بھی ہے حکما متقدمین
یونان مثل بطلیموس ۔ ہروڈیٹوس وغیرہما کی کتابوں میں قضاعیوں اور اونکی لڑائیوں کا
تذکرہ ہے لیکن اوس سے یہ نہیں مفہوم ہو سکتا کہ وہ ان قضاعیوں کے اسلاف
سے ہیں یا کہ اونکے مغایر ہیں ۔ کبھی اس قول پر کہ قضاعہ نسل عدنان سے ہے
یہ شہادت پیش کیجاتی ہے کہ بلاد قضاعہ بلاد یمن سے متصل نہیں ہے بلکہ بلاد شام
اور ممالک بنو عدنان سے ملا ہوا ہے اور اصل تو یہ ہے کہ انساب بعیدہ میں نسبت
یقین کے ظن کا احتمال غالب ہے ۔ واللہ اعلم ۔

بطون حمیر قحطانیہ	چونکہ زمانہ قدیم میں عرب کی حکومت سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان میں تھی پھر اوسکی حمیر بن سبا اور کہلان بن سبا میں تقسیم ...

پچھلی تھیں بعدہ بنو حمیر نے حکومت و مملکت میں علیحدہ روش اختیار کر لی انھیں میں سے ملوک تبابعہ ہیں جنکی دولت و حکومت مشہور عالم ہے لہذا ہم پہلے قحطانیہ میں سے حمیر کے حالات لکھتے ہیں بعد ازاں قضاعہ کے اخبار تحریر کرینگے اسوجہ سے کہ بلحاظ قول مشہور قضاعہ کو حمیر سے نسبی تعلق ہے پھر اسکے بعد ہی کہلان برادر حمیر (قضاعی) کا ذکر کر کے بنو عدنان کے حالات لکھیں گے۔

اس سے پیشتر اون بنو حمیر کے کل شعوب کا ذکر ہم کر چکے ہیں جنکی دولت و حکومت ملوک تبابعہ کے پہلے تھی اور یہ بھی لکھ چکے ہیں کہ حمیر بن سبا کے نو لڑکے تھے صبح[1]۔ مالک[2]۔ زید[3]۔ عریب[4]۔ وائل[5]۔ مسروح[6]۔ معدیکرب[7]۔ اوش[8]۔ مرہ[9]۔ پس بنو مرہ حضر موت میں جا رہے اور حمیر سے ایمن بن زہیر بن الغوث بن ایمن بن الہمیسع بن حمیر ہے انھیں کیطرف عدن ابین منسوب ہوتا ہے اور انھیں میں سے بنو الملوک اور بنو عبد شمس ہیں جو وائل بن الغوث بن قطن بن عریب بن زہیر کے لڑکے ہیں۔ عریب اور ایمن دونو بھائی ہیں اور بنو عبد شمس سے بنو شرحبیل بن قیس ابن معاویہ بن جشم بن عبد شمس ہیں جس شخص کا یہ خیال تھا کہ جشم اور عبد شمس دونوں بھائی اور وائل کے لڑکے ہیں اوسکا قول اس سے پیشتر بیان کر دیا گیا ہے اور صحیح وہی ہے جو ہمنے اس مقام پر بیان کیا ہے اور بنو خیران اور شعبان پسران عمرو برادر شرحبیل بن قیس ہیں اور زید الجمہور بن سہل برادر خیران و شعبان سے ہے اور چوتھا اونکا حسان القیل بن عمرو ہے جسکا اس سے پیشتر ذکر ہو چکا اور زید الجمہور سے ذورعین ہے جسکا نام یریم بن زید بن سہل ہے اسی کیطرف عبد کلال منسوب ہوتا ہے جسکا ذکر ملوک تبابعہ میں ہو چکا ہے۔ حارث اور عریب پسران عبد کلال بن عریب بن

یشرح بن مدان بن ذی رعین وہ ہین جنکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا تھا اور انھین مین سے کعب بن زید الجمہور (ملقب بہ کعب الظلم) اور ابناء سبا الاصغر بن کعب ہے اسی کے طرف ملوک تبابعہ کا نسبی سلسلہ منتہی ہوتا ہے اور زید الجمہور سے بنو حضور بن عدی بن مالک بن زید ہے۔ ان سبھون کا تذکرہ ہم اس سے پیشتر لکھ چکے ہین۔

اہل یمن کہتے ہین کہ انھین مین سے شعیب بن ذی مہدم نبی تھے جنکو انکی قوم نے شہید کر ڈالا تھا پس بخت نصر نے انپر چڑھائی کی اور انکو قتل کیا اور بعضے کہتے ہین کہ جناب موصوف حضور بن قحطان سے ہین جسکا نام توریت مین یقطن لکھا ہے۔

انھین مین سے بنو ہیثم اور بنو جال پسران سعد بن عوف بن عدی بن مالک برادر ذو رعین ہین اور یہ عوف۔ حضور کا بھائی ہے اور اسکے بھائی احاظہ او وہیثم بنو حراز بن سعد ہین پس ہیثم سے کعب احبار ہے (یعنی کعب بن ماتع بن ہاسوع بن ذی ہجری بن ہیثم) اور احاظہ سے مرثد ذو الکلاع ہے (یعنی سمیفع بن ناکور بن عمرو بن یعفر بن یزید) اور وہی ذو الکلاع الاکبر بن النعمان بن احاظہ ہے اور عمرو بن سعد الخبائر ذو سحول سے بنو سوادہ بن عمرو ابن الغوث بن سعد یحصب اور ذو داجح ابرہہ بن الصباح ہے جو عہد اسلام مین یمن کا بادشاہ تھا اسکا نسب اور اس کے حالات ہم بیان کر چکے ہین۔ انھین مین سے مالک[1] بن انس امام دار الہجرہ (مدینہ منورہ)

---

[1] کنیت ان کی ابو عبد اللہ ہے ۹۵ ہجری مقام مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے قرات نافع بن ابی نعیم سے سیکھی اور زہری و نافع مولی عبد اللہ بن عمر سے حدیث کی سماعت کی چوراسی برس کی عمر پائی ۱۷۹ھ ماہ ربیع الاول مین انتقال کیا۔ اور حالات انکے آئندہ موقع پر لکھے جائینگے۔

ورئیس فقہا سلف ہین نسب ان کا یون ہے

"مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر (نافع) بن عمرو بن الحرث بن عثمان[1]

بن خثیل ابن عمرو بن الحارث (ذواصبح)"

اور ان کے دونون لڑکے یحیی و محمد اور انکے چچا اویس و ابو سہل ور بیع بنی تیمم قریش کے حلفا سے تھے اور زید الجمہور سے مرثد بن علس بن ذی جدن بن الحرث ابن زید ہے جس سے امرؤالقیس نے بنی اسد اپنے باپ کے قاتل پر مدد مانگی تھی اور بنو سبا اصغر سے اذواء (یعنی مرثد بن زید بن شدد بن زرعہ بن سبا اصغر) ہین انہین کے بھائیون مین سے بنو یعفر ہین جنہون نے حکومت یمن پر غلبہ حاصل کیا تھا جیسا کہ انکے اخبار کو ملوک یمن عہد حکومت عباسیہ مین ہم بیان کرینگے نسب اسکا یون ہے۔

"یعفر بن عبدالرحمن بن کریب بن قنار بن الوضاح بن ابراہیم بن یافع

بن عون بن تدرس بن عامر بن ذی معار البطین بن ذی مراثد[2] بن مالک

بن زید بن غوث ابن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن شدد بن زرعہ"

آخری بادشاہ بنو یعفر کا یمن مین ابو حسان اسعد بن ابی یعفر ابراہیم بن محمد یعفر ہوا ہے ابو ابراہیم نے صنعا پر قبضہ حاصل کر کے یمن مین قلعہ کحلان بنوایا اسکے بعد وراثتہ اسکے لڑکے حکومت کرتے رہے تاآنکہ انپر صلیحیون نے ہمدان سے بدعوت دولت عبیدیہ شیعی استیلا حاصل کر لیا جیسا کہ ہم انکے حالات مین بیان کرینگے

---

[1] بعضون نے بجاے عثمان کے غیمان بغین معجمہ و یاے تحتانیہ لکھا ہے۔

[2] بجاے اس نام کے بعضے مورخ جلیل بجیم ونا ے مثلثہ و یاے تحتانیہ ساکنہ لکھتے ہین۔

زید الجمہور سے ملوک تبابعہ اور ملوک حمیر صیفی بن سبا اصغر بن کعب بن زید
سے ہیں ابن حزم کہتا ہے کہ صیفی کی نسل سے تبع بنا اور تبع سے اسعد ابو کرب حسان ذو معاہر
اور تبع زرعہ ہے جو ذو نواس کے نام سے معروف ہے اسنے خود یہودیت
اختیار کر لی تہی اور اہل یمن کو یہودی بنا ڈالا تھا بعضے اسکو یوسف کے نام سے
بہی مشہور کرتے ہیں اسنے نصرانیان نجران کو قتل کیا تھا انہیں تبابعہ سے شمر یرعش
بن یاسر ینعم بن عمرو ذی الاذعار اور افریقش بن قیس بن صیفی اور بلقیس بنت ابی الشرح
بن ذی جدن بن ابی الشرح بن الحرث بن قیس بن صیفی ہے ابن حزم کا یہ بھی
خیال ہے کہ تبابعہ کے انساب میں نہایت تخلیط اور اختلاف ہے اُنکے اخبار اور
حالات سے کم خبریں ایسی ہیں جو صحیح اور پایہ تصدیق کو پہونچتی ہیں۔

زید الجمہور سے ذو یزن بن عامر بن اسلم بن زید ہے بخیال ابن حزم۔ عامر ہی
ذو یزن ہے اور اسی کی اولاد سے سیف بن النعمان بن عفیر بن زرعہ بن عفیر بن
الحرث بن النعمان بن قیس بن عبید بن سیف بن ذی یزن ہے یہ سیف بن
ذی یزن وہی ہے جو کسریٰ شاہ فارس کے پاس ملوک حبشہ کے ظلم و جور
کی شکایت لیگیا تھا اور فارس کو یمن میں لایا تھا۔

بطون حمیر اور اون کے انساب یہی ہیں ان کا ملک یمن میں صنعاء
سے ظفار و عدن تک تھا ان کے حکومت کے حالات اس سے پیشتر ہم
بیان کر چکے ہیں۔

قبائل حضرموت چونکہ مورخین حمیر بن سبا کے انساب کے ساتھ حضرموت
اور جرہم کے بھی انساب کو ذکر دیا کرتے ہیں لہذا ہم بھی حمیر بن سبا کے انساب

سے کے ساتھ ہی حضرموت اور جرہم اور اونکے شعوب کے انساب تحریر کیا چاہتے
ہین کیونکہ حضرموت اور جرہم سبا کے بھائیون مین سے ہین جیسا کہ توریت
مین مذکور ہے اور ہم اوسکو بیان کر چکے ہین اور سوا سے ان دونون کے
قحطان کے اولاد سے بجز سبا کے کوئی معروف المنتسب نہین رہا۔

حضرموت اور اون کے ملوک کا تذکرہ عرب بائدہ کے ذیل مین ہم بیان
کر چکے ہین اور وہین اشارۃً ہم نے لکھ دیا ہے کہ اسکے اجیال متاخرہ طبقات غیر
مین شامل ہو گئے ہین اسی وجہ سے ہم اونکو عرب کے طبقہ ثالثہ مین ذکر کیا چاہتے ہین
ابن حزم کہتا ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرموت یقطن برادر قحطان کا لڑکا ہے
واللہ اعلم اس خاندان مین حکومت و ریاست عہد اسلام تک قائم رہی ہے انہین
مین سے وائل بن حجر ہین جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب
ہوئی تھی نسب انکا اسطرح ہے۔

"وائل بن حجر بن سعید بن مسروق بن وائل ابن النعمان بن ربیعہ بن الحارث"
"بن عوف بن سعد بن عوف بن عدی بن شرحبیل بن الحرث بن مالک بن مرۃ"
"بن حمیر بن زید بن لاہی بن مالک بن قدام بن اصحب ابن مالک ابن لاہی بن قحطان"

اس کا لڑکا علقمہ بن وائل ہے ابن حزم کے نزدیک حجر بن سعید اور سعید ابن
مسروق مین ایک پشت چھوٹ گئی ہے جس کا نام سعد ہے اور وہ سعید کا
لڑکا ہے پھر ابن حزم تحریر کرتا ہے کہ بنو خلدون اشبیلی بھی انہین مین سے جبار
بن علقمہ بن وائل کے اولاد سے ہین اور انھین سے علی المنذر بن محمد اور
اس کے لڑکے قرمونہ اور اشبیلیہ مین سے ہے جن کو ابراہیم بن حجاج لخمی نے

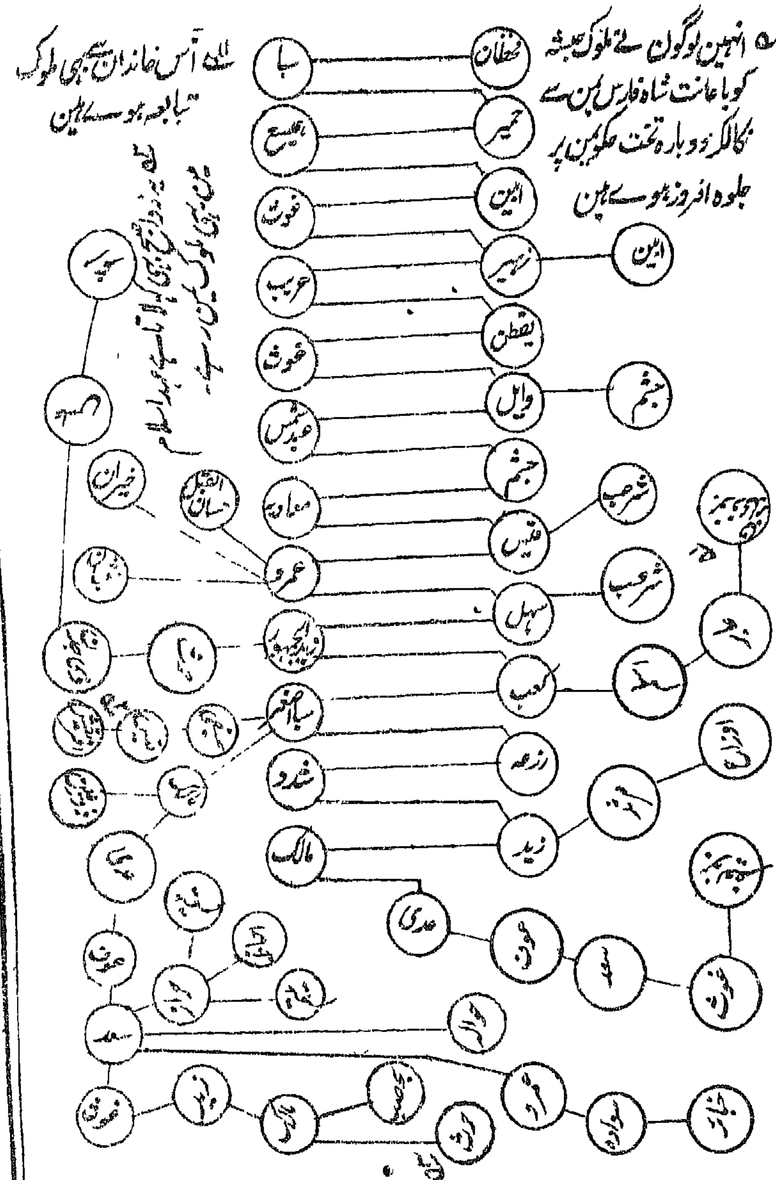
بجیلہ قتل کیا یہ دونوں عثمان ابو بکر ابن خالد بن عثمان ابو بکر بن مخلوف معروف بہ خلدون کے لڑکے ہیں (جو کہ مشرق میں داخل ہوا تھا) اور صدف بن اسلم بن زید بن مالک بن زید بن حضرموت اکبر بھی تو حضرموت سے ہے انہیں حضرمیوں میں سے علاء بن الحضرمی بھی ہیں جنکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کا والی مقرر کیا تھا اور ابو بکر و عمر نے بھی بعد جناب موصوف اسی عہدہ پر قائم رکھا تھا تا آنکہ ۲۱ھ میں ان کا انتقال ہوا اور یہ علاء عبد اللہ بن عبدہ بن حماد بن مالک حلیف بنو امیہ بن عبد شمس کے بیٹے ہیں اور ان کا بھائی میمون ابن الحضرمی بن الصدف ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے "عبد اللہ بن حماد بن اکبر بن ربیعہ بن مالک بن اکبر بن عریب بن مالک بن الخزرج بن الصدف" ابن حزم کہتا ہے کہ انہیں علاء بن حضرمی کی بہن صعبتہ بنت الحضرمی طلحہ بن عبد اللہ کی ماں ہیں ۔ انتہی ۔

بنو جرہم جرہم کے نسبت لوگوں کے مختلف خیال ہیں ابن سعید کہتا ہے کہ یہ دو گروہ تھے ایک گروہ تو زمانہ عاد میں تھا اور ایک گروہ جرہم بن قحطان کی اولاد سے ہے یہ وہ جرہم ہے جو کہ حجاز کا مالک ہوا تھا جبکہ اسکا بھائی یعرب بن قحطان یمن پر اپنی حکمرانی کا سکہ چلایا تھا بعد اسکے اسکا لڑکا عبد یالیل بن جرہم پھر اسکا لڑکا جرشم بن عبد یالیل پھر بعد اسکے اسکا لڑکا عبد المدان بن جرشم بعد ازاں نفیلہ بن عبد المدان بعدہ عبد المسیح بن نفیلہ پھر اسکا لڑکا مضاض بن عبد المسیح پھر عمرو بن مضاض ازاں بعد اسکا بھائی حرث بن مضاض بعد ازاں عمرو بن الحرث پھر اسکا بھائی بشر بن الحرث پھر مضاض بن عمرو بن مضاض سکے بعد دیگرے

[illegible]

حکمرانی کرتے رہے یہ جرہم کی دوسری امت ہے جسکے طرف سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے اور جنہیں آپ نے اپنی شادی کی تھی۔ واللہ اعلم۔

شجرہ انساب بنو حمیر قحطانیہ



قضاعہ ابھی یہ بیان ہو چکا ہے کہ قضاعہ۔ بنو حمیر سے ہے یا کہ بنو عدنان سے اور اس مقام پر فریقین کے دلایل مختصر طور پر نقل کردیے گئے ہین اور بنظر ترجیح اس قول کے کہ قضاعہ حمیر کے خاندان سے ہے بنو حمیر کے بعد ہی قضاعہ کا نسب بہی لکھدیا گیا ہے بنابراسکے بعض کہتے ہین کہ قضاعہ مالک بن حمیر کا لڑکا ہے اور کلبی لکھتا ہے کہ قضاعہ۔ مالک بن عمرو بن مرّہ بن زید بن مالک بن حمیر کے نسل سے ہے بروایت ابن سعید۔ قضاعہ بلاد شحر پر حکمران تہا بعد اوسکے اوسکا لڑکا الحاف پہر اوسکا لڑکا مالک حاکم ہوا۔ قضاعہ اور وایل بن حمیر سے اکثر لڑائیان ہوئین پہر بلاد شحر پر مہرہ بن حیدان بن الحاف بن قضاعہ مستقل طور پر حکمران ہوا بعد چند سے بنو قضاعہ نے نجران پر بہی قبضہ کرلیا پہر انپر بنو حرث بن کعب ابن الازد مستولی ہوا اور بنو قضاعہ حجاز مین چلے گئے اور قبایل معد مین مل جل گئے اسیوقت سے بنو قضاعہ غلطی سے معد کیطرف منسوب کردیے گئے

علما انسب نے اس امر پر اتفاق کرلیا ہے کہ قضاعہ کا سواے الحاف (الحافی کے اور کوئی لڑکا نہ تھا اس سے کل قبایل قضاعہ متشعب ہوئے ہین الحافی (الحاف) کے تین لڑکے عمرو۔ عمران۔ اسلم (بضم اللام) تھے۔

عمرو بن الحافی سے حیدان و بلی و بہراء ہین اور حیدان سے مہرہ ہوا اور بلی کے نسل سے مشاہیر صحابہ (رضی اللہ تعالی عنہم) کی ایک جماعت ہے منجملہ اونکے کعب بن عجرہ رض بدری ہین سلامہ اور سہل بن رافع ابو بردہ بن نیار ہین اور بہراء کی اولاد مشاہیر صحابہ کی ایک جماعت ہے ازانجملہ مقداد بن عمرو ہین جو اسود ابن عبد یغوث بن وہب (خال یعنی ماموں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کیطرف منسوب کیے جاتے ہین کیونکہ انہون نے اونکو اپنا متبنی کیا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ خالد بن برمک خاندان برامکہ کا مورث اعلی) بنی بہراء کا مولی (غلام آزاد) تھا

اسلمُ بن الحافی سے سعد ہذیم ۔ جہینہ ۔ نہد ۔ بنو زید بن لیث ابن سود بن اسلم ہوے جہینہ اسوقت تک حجاز کے بیدان مین مابین ینبع و مدینہ منورہ موجود ہین اور ان کے شمال مین عقبہ ایلہ تک بلی کے مساکن و مواطن ہین اور یہ دونون بحر قلزم کے شرقی سمت مین واقع ہین ایک گروہ ان مین کا بحر قلزم کے غربی جانب نکلکر مابین صعید مصر و بلاد حبشہ پھیل گیا وہین اُنکی کثرت ہوئی اور انھون نے بلاد نوبہ پر استیلاد حاصل کیا اور ان کی جماعت کو منتشر کر کے ان کے قبضہ سے حکومت و سلطنت چھین لی ملوک حبشہ سے بھی لڑے اور اسوقت تک اُن کے خون سے اپنے تلوار کی پیاس بجھاتے ہین سعد ہذیم سے بنو عذرہ ہین جو عرب مین محبت اور پیار مین مشہور ہین انہین مین سے جمیل بن عبداللہ بن معمر اور اُنکی بیوی بثینہ بنت حبا ہے ابن حزم کہتا ہے کہ بثینہ کے باپ کو صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوئی تھی اور عروہ بن حزام اور ان کی صاحبہ عفرا اور رزاح بن ربیعہ (قصی بن کلاب کا برادر مادری) بھی انہین مین سے ہے یہ رزاح بن ربیعہ وہی شخص ہے جسکی اعانت سے قصی بن کلاب اور اوسکی قوم نے بنو سعد بن زید بن مناۃ بن تمیم کو مغلوب کیا تہا اور اسیوقت سے قریش کی ریاست کی بنا پڑی تہی۔

عمران بن الحافی سے بنو سلیح (یعنی عمرو بن حلوان بن عمران) اور ضجعم بن سعد بن سلیح (جو شام مین روم کی طرف سے غسان کے پہلے حکمران تھے) اور قبیلہ بزرگ بنو جرم بن زبان بن حلوان بن عمران ہین اس خاندان کے اکثر صحابی ہین ان کا مسکن و موطن مابین غزہ و جبال سراۃ د شام ہے اور تغلب بن حلوان سے بنو اسد ۔ بنو النمر ۔ بنو کلب کے بڑے بڑے قبائل ہین

جو حسب کے سب بنو وبرہ بن تغلب کی طرف منسوب ہوتے ہیں بنو تیم سے بنو حسین بن
النمر اور بنو اسد بن وبرہ سے متفرع ہیں اور وہ فہم بن تیم اللات بن اسد سے ہے جنہیں
سے مالک بن زہیر بن عمرو بن فہم ہے یہ سب بنی حزم کے حلفاء تھے اور بنو تیم اللات
وغیرہ سے یہی تین قبیلے ہیں بنو قبائل عرب کندہ۔ لخم۔ جذام۔ عبد القیس کے احلاف
کہلاتے ہیں۔ بنو اسد بن وبرہ سے بنو القین ہیں اسکا نام نعمان بن جسر بن شیع اللات
بن اسد تھا اور بنو کلب بن وبرہ بن تغلب بن حلوان سے بنو کنانہ بن بکر بن عوف
بن عذرہ بن زید اللات بن رفیدہ بن ثور بن کلب کا بڑا قبیلہ ہے جس میں
تین بطون ہیں۔ بنو عدی۔ بنو زہیر۔ بنو علیم۔ اور بنو جناب بن ہبل بن عبد اللہ
بن کنانہ انہیں میں کا ایک بہت بڑا بطن ہے از ان جملہ عبیدہ بن ہبیل شاعر
قدیم ہے جسکو بعض لوگ ابن حرام کہتے ہیں اور بنو عدی سے بنو حصین بن
ضمضم بن عدی ہے جن میں سے نائلہ بنت الفرافصہ بن الاحوص بن عمرو
بن ثعلبہ بن الحرث بن حصن زوجہ عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ ہیں اور
انہیں میں سے ابو الخطار الحسام بن ضرار بن سلامان بن خثیم بن ربیعہ بن
حصن (امیر اندلس) اور منسبہ بن نجم بن منجاش بن مرغور بن منجاش بن ہزیم
بن عدی بن جناب زہیر اور اسکا ابن الابن حسان بن مالک بن بحدل ہے زمانہ اسلام
میں ریاست و حکومت بنو کلب میں بنی بحدل کے لیے مخصوص تھی انہیں کے
اعقاب سے بنو نقد ملوک تیسر تھیں اور بنو زہیر بن جناب سے خنظلہ بن صفوان بن
توبل بن بشر بن خنظلہ بن علقمہ بن شراحیل بن ہربر بن ابی جابر بن زہیر ہے جو
ہشام کیطرف سے افریقہ کا والی ہوا تھا اور علیم بن جناب سے بنو معقل ہیں اور قبیلہ

بنو کلب بن عوف بن بکر بن عوف بن کعب بن عوف بن عامر بن عوف سے
جبلہ[1] (رضی اللہ عنہ) بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ بن زید بن امرالقیس بن خزرج
بن عامر بن بکر بن عامر بن عوف (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے
انکی صورت پر کبھی کبھی جبرئیل علیہ السلام جناب موصوف کے پاس آئے ہین) اور
منصور بن جمہور بن حصن بن عمرو بن خالد بن حارثہ بن العبیہ بن عامر بن عوف (رضی اللہ
عنہ) (جسکو یزید بن ولید نے کوفہ کا والی مقرر کیا تھا) اور اسامۃ ابن زید (رضی اللہ عنہ)
بن حارثہ بن شراحیل بن عبدالعزی بن عامر بن النعمان بن عامر بن عبدود بن عوف
ہین (جو رسول اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین صحابہ سے تھے اسامہ کے باپ زید
ایام جاہلیت مین گرفتار ہوکر حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے قبضہ مین آئے تھے
اور انکو حضرت خدیجہ رض نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا تھا اسکے بعد
اُنکے باپ حارثہ آئے آپ نے زید کو باپ کے ساتھ جانے کی اجازت دیدی
لیکن زید اپنے باپ کے ساتھ نہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
آزاد کر دیا اور انکے لڑکے اسامہ نے آپ ہی کے سایہ عاطفت مین پرورش
پائی) اور بنو کلب بنو کنانہ بن بکر بن عوف سے مشہور نسابہ ابن کلبی (ابوالمنذر ہشام
بن محمد بن سائب بن بشر بن عمرو بن الحرث بن عبدالعزی بن امرالقیس) ہے
اور امرالقیس۔ عامر بن النعمان بن عامر بن عبدود بن کنانہ بن عذرہ ہے اور بقیہ نسب
اسکا اس سے پیشتر گذر چکا۔

ان قضاعیون کی حکومت مابین شام و حجاز۔ عراق تک ایلہ مین اور جبال کرک

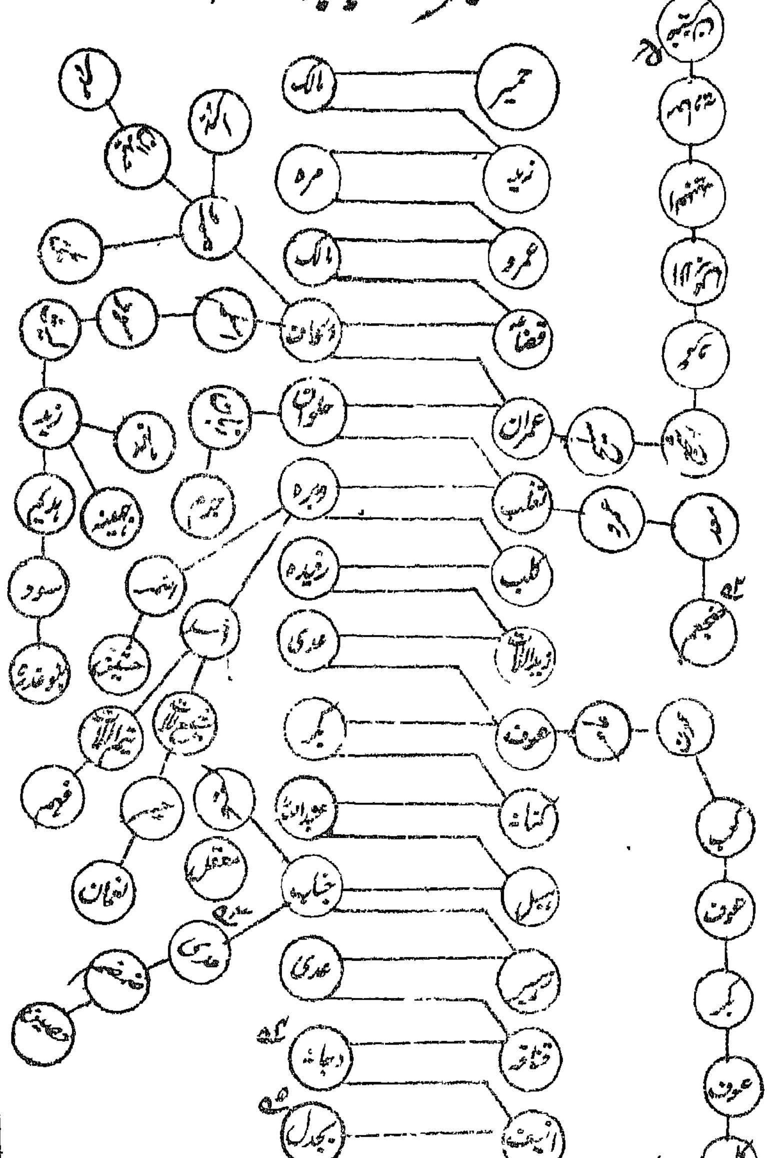
[1] انہین کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ہجری مین خط لیکر قیصر روم کے پاس بھیجا تھا۔

سے مشارف شام تک پھیلی ہوئی تھی۔ روم نے ان کو بادیہ عرب پر حکمران کیا تھا سب سے پہلے ان مین حکومت کا تاج تنوخ کے سر پر رکھا گیا بروایت مسعودی متواتر انمین تین بادشاہ ہوئے نعمان بن عمرو پھر اسکا لڑکا عمرو بن النعمان پھر اسکا لڑکا حواری بن عمرو۔ بعد اسکے یہ بنو سلیح سے مغلوب ہوگئے انمین حکومت ضجعم بن سعد مین تھی۔ یہ اُس زمانہ مین تھا جبکہ طیطشش قیصر نے شام پر غلبہ حاصل کیا تھا اُسنے انکو اپنی طرف سے بادیہ عرب کا بادشاہ بنایا تھا یہ اُسکے ہر حکم کی اطاعت کرتے رہے تا آن کہ انمین زیادۃ بن ہبولۃ بن عمرو بن عوف بن ضجعم حکمران ہوا اور غسان نے یمن سے خروج کیا وہ اِس سے مغلوب ہوگئے اور عرب کی زمام حکومتِ شام بنی جفنہ کے قبضہ مین آگئی اور بنو ضجعم کی حکومت وسلطنت جاتی رہی۔ ابن سعید کہتا ہے کہ زیادۃ بن ہبولۃ بعد غلبہ غسان بقیۃ السیف کو لیکر حجاز کیطرف چلا گیا جسکو حجر اکل المرار کندی نے مار ڈالا جو تبابعہ کیجانب سے حجاز کا حکمران تہا اون لوگون مین سے جو زیادہ کے ہمراہ تھے نہایت کم آدمی جانبر ہوئے ابن سعید کا یہی خیال ہے کہ بعض مورخ تنوخ کا اطلاق بنو ضجعم اور دوسرے پہلے ہین جنہون نے حیرہ مین قیام اختیار کیا تہا پھر آگے چلکر وہ تحریر کرتا ہے کہ بنو عبید بن الابرص بن عمرو بن اشجع بن سلیح کے قبضہ مین ایک ملک اور تھا جسکے آثار اسوقت تک بریہ سنجار مین باقی ہین جسکا آخری حکمران ضیزن بن معاویہ بن عبید تہا جسکو عرب ساطرون کے نام سے یاد کرتے ہین اور اسکا قصہ جو بادشاہ سابور ذو الجنود کے ساتھ پیش آیا تھا معروف ہے۔

قضاعیون مین سے بنو کلب بن وبرہ نے حکمرانی کی ہے اسکے قبضہ مین دومۃ الجندل اور تبوک وغیرہ تہا اس خاندان نے مذہب عیسائی اختیار کر لیا تھا

عہد اسلام مین اسکا حکمران اکیدر بن عبد الملک بن سکون تھا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کندی تھا اور اون حکمرانون کے ذریت سے تھا جسکو ملوک تبابعہ نے کلب کا حاکم مقرر کیا تہا اسکو خالد بن ولید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) گرفتار کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین لائے تھے بنو کلب کے یادگار نسلین اسوقت تک خلیج قسطنطنیہ پر کثرت سے آباد ہین بعض ان مین سے مسلمان ہین اور روحانی زندگی سے بسر کررہے ہین اور بعض عیسائی مذہب رکھتے ہین۔

شجرہ انساب بنو قضاعہ



۱ه ملوک حضر از بنی عبید
۲ه قبل عامر کے بنو ضجعم ملوک شام تھے۔
۳ه بنی عدی سے نائلہ بنت الفرافصہ بن۔
۴ه بنو دجانہ دومۃ الجندل کے ملوک تھے۔
۵ه اسکے اعقاب سے بنو منقذ ہیں جو ملوک شیزر تھے

بنو کہلان

بنو کہلان[۱] بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان۔ بنو حمیر بن سبا کے نسبی بھائی ہین ابتداءً بنو حمیر کے ساتھ ملک و حکومت مین شریک تھے بعد چندے زمام حکومت صرف بنو حمیر کے قبضہ مین آگئی اور بنو کہلان یمن مین اسکے ماتحت رہے پھر جب بنو حمیر کی حکومت منقرض ہوگئی تو عرب بادیہ پر بنو کہلان حکمران ہوے بطون کہلان سے بنو کندہ ہین جنکی حکومت یمن و حجاز مین تہی بعد چندے بنو کہلان ہی کے شعوب سے مزیقیا کے ہمراہ یمن سے بنو ازد نکلکر سرزمین شام مین پھیل گئے شام کی حکومت بنو جفنہ مین اور یثرب کی اوس و خزرج مین اور عراق کی بنو فہم مین رہی پھر لخم و طی انہین کے شعوب سے ظاہر ہوے اور انکی حکومت و سلطنت حیرہ مین آل منذر کے صورت مین پیدا ہوئی جیسا کہ ہم آئندہ ذکر کرینگے۔

کہلان کا کل نسلی سلسلہ زید بن کہلان سے چلا ہے اور اوس کی شاخین مالک بن زید اور عریب بن زید اور ربیعہ بن زید سے پھیلی ہین۔ مالک بن زید سے بطون ہمدان کا تعلق ہے ان کا مسکن و موطن ہمیشہ شرقی یمن مین رہا یہ خاندان بنو اوسلہ کے نام سے مشہور ہے اور یہ ہمدان لڑکا ہے مالک بن زید بن اوسلہ بن ربیعہ بن الخیار بن مالک بن زید بن نوف بن ہمدان کا۔ اور شعوب حاشد سے بنو یام بن اصفی بن مانع بن مالک بن جشم بن حاشد ہین اور انہین مین سے

---

[۱] مورخین لکھتے ہین کہ سبا بن یشجب نے اپنی حکومت اپنے دونون لڑکون حمیر و کہلان مین اسطرح تقسیم کیا تہا کہ حمیر کو سیاست ملک و انتظام سلطنت سپرد کیا اور کہلان کو اطراف و جوانب کا افسر زیر نگرانی حمیر مقرر کیا چنانچہ حمیر کہلان نسلاً بعد نسلٍ اس طریقہ پر بسر کرتے رہے تا آنکہ بنو حمیر کا زمانہ شباب و ترقی منقضی ہوگیا اور بنو کہلان بجاے انکے تخت حکومت پر بیٹھ گئے۔

طلحہ بن مصرف شمار کئے جاتے ہین لیکن جب اللہ جل شانہ نے نور اسلام سے
عرب کی پہاڑیون اور ریگستانون کے ذرات کو روشن کیا تو اکثر بنو ہمدان اطراف و
جوانب مین منتشر ہو کر نکل گئے اور جو باقی رہ گئے وہ یمن مین باقی رہ گئے یہ لوگ
جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے شیعیت (متابعت یا گروہ)
مین شامل رہے جبوقت کہ صحابہ (رضی اللہ تعالی عنہم) مین مشاجرت واقع ہو رہی تہی
یہ اسی تشیع کی حالت مین تازمانہ اسلام رہے انہین مین سے علی بن محمد الصلیحی۔ بنو یام
کے اولاد سے تہا (جو کہ دعوت دولت عبیدیہ کا یمن مین قایم کرنیوالا تھا) بنو یام کا نسبی
تعلق حاشد سے ہے یہ اوسی زمانہ مین حصن حرار پر مستولی ہو گیا تھا جس کی حکومت
اسکے بعد نسلاً بعد نسلٍ اسی کے خاندان مین رہی اسکے پہلے اور بعد زیدیہ کے زمانہ
مین بنو الرسی کی حکومت صعدہ مین تہی بیہقی کہتا ہے کہ بعد منتشر ہونے کے اسکے کسی
قبیلہ کا نشان باقی نہ رہا سواے اسکے کہ کچھ لوگ یمن مین باقی رہے حالانکہ یہ عرب
کے اعظم قبایل سے تھے ابن سعید کہتا ہے کہ بنو ہمدان سے بنو الزریع زیدیہ ہین جو
عدن وجہ ہ مین ملک وحکومت کے مالک تھے ہمدان کا نسبی بہائی الہان بن
مالک بن زید بن اوکلان ہے اور مالک بن زید سے بنو ازد[1] (یعنی ازد بن الغوث بن
نبت بن مالک بن زید) اور خثعم و بجیلہ پسران انمار بن اراش (برادر ازد بن الغوث)

[1] بعض مورخ اسکو بنو الاسد (بجائے زا کے سین مہملہ) لکہتے ہین لیکن جوہری نے لکھا ہے کہ ازد با سد سے زیادہ صحیح ہے یہ بہت بڑا قبیلہ تہا اسکو جوہری نے تین قسمون پر تقسیم کیا ہے (۱) ازد شنوہ جو نصر ابن الازد کے نسل سے ہین (۲) ازد السراۃ یہ وہ ہین جو بنو الازد کے مقام سراۃ مضافات یمن مین جاکر مقیم ہو رہے گئے تہے اور اسی مناسبت سے یہ ازد سراۃ کیطرف مضاف کر دیا گیا (۳) ازد عمان یہ وہ ہین جو بنو الازد مین سے عمان مین جاکر آباد ہو گئے تھے اور یہ اسی مناسبت سے ازد عمان کے نام سے معروف ہوے۔

ہین بعضے کہتے ہین کہ انمار۔ نزار بن معد کا لڑکا ہے لیکن یہ صحیح نہین ہے بہرکیف بنوالازد
کا بہت بڑا قبیلہ ہے جس سے بہت سی شاخین نکلی ہین ازانجملہ بنو دوس۔ نصر بن الازد کے
نسل سے یعنی دوس بن عدثان (بالثا المثلثہ) ابن عبداللہ بن زہران بن کعب بن
الحرث بن کعب بن مالک بن نصر بن الازد اور جذیمہ بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس
ہین جنکا ملک اطراف عمان مین تھا پھر بعد انقضاء حکومت دوس و جذیمہ۔ عمان مین
انکے نسبی بہائی بنو نصر بن زہران بن کعب حکران ہوے چنانچہ ان مین سے قبل اسلام
مستکبر بن مسعود بن الجرار بن عبداللہ بن معولہ بن شمس بن عمرو بن غنم بن غالب ابن عثمان
بن نصر بن زہران تھا اور جس نے اون مین سے اسلام کا زمانہ پایا ہے وہ جیفر رض بن
الجلندی بن کرکر بن مستکبر اور اسکا بھائی عبداللہ والی عمان تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان دونون صاحبون کیطرف نامہ نامی ارسال فرمایا تھا اور اسکے اطراف
وجوانب کا عمرو بن العاص کو متولی مقرر کیا تھا۔ بنو الازد ہی مین سے بنو مازن بن الازد
کے نسل سے بنو عمرو مزیقیا ابن عامر (ملقب بہ ماء السماء) ابن حارثہ الغطریف ابن
امرء القیس البہلول ابن ثعلبہ بن مازن بن الازد ہین یہ عمرو اور اسکے آباء و اجداد حمیر کے
ساتھ بادیہ کہلان پر یمن مین حکمرانی کرتے تھے بعد انکی حکومت کو قیام ہو گیا سرزمین
سبا (بلاد یمن مین) سرسبز ترین بلاد سے تھی اور یہی اون سیول کی مدافع تھی جو دو
پہاڑیون سے گرتے تھے ان دونون پہاڑیون کے مابین سیل و مطر روکنے کے
غرض سے دیوارین (یا بند) قائم کر دی تہین جن مین جابجا کھڑکیان بنی ہوئی تہین جس سے
حسب حاجت پانی لیلیا جاتا تھا یہ بند یا دیوارین زمانہ دراز تک قائم رہین جب
ان کی حکومت جاتی رہی اور ان کی سلطنت کا کارخانہ درہم و برہم ہو گیا اور

ارض سبا پر بنو کہلان کا دور دورا ہوا تو رو و بدل مین بے مرمتی کی وجہ سے وہ بند اور
دیوارین خراب ہوگئین اور اوسکے نگہبان ادہر اودہر پریشان ہوکر چلے گئے عمرو مزیقیا
(اسکے بادشاہ) نے بند کے خراب ہو جانے کے وجہ سے شہر کے ویران ہونیسے
اہل شہر کو آگاہ کیا۔ ابن ہشام بروایت ابوزید انصاری تحریر کرتا ہے کہ عمرو مزیقیا نے
خواب مین دیکھا تھا کہ گھوس بند کو کھود رہی ہے" جس سے اُسنے یہ تعبیر کیا کہ عنقریب
اس شہر کو قیام ہوگا اور نہ بند باقی رہیگا اور اپنی قوم کو جمع کرکے شہر چھوڑ دینے پر آمادہ کیا
اس کی قوم نے کہا کہ جسوقت یہ حالت پیش آئے تو اپنے چھوٹے لڑکے کو اس کل
کے نذر کر دینا عمرو مزیقیا نے کہا کہ مین ایسے شہر مین نہین قیام کیا چاہتا جہان پر میرا چھوٹا لڑکا
لقمۂ نہنگ اجل کیا جائے عمرو مزیقیا نے یہ کہکر اپنے مال و اسباب کو فروخت کر ڈالا
اور اپنے لڑکون اور پوتون کو ہمراہ لے کر نکل کھڑا ہوا ازدیہی عمرو مزیقیا کو نکلتے ہوئے
دیکھ کر سفر پر آمادہ ہوگیا چنانچہ یہ دونون معہ بقایا بنی مازن کے اپنے ملک یمن
سے جدا ہوکر حجاز مین چلے آئے سہیلی کہتا ہے کہ ان کی علیحدگی یمن سے حسان
بن تبان اسعد (ملوک تبابعہ) کے زمانہ مین ہوئی ہے الغرض جب یہ یمن
سے جدا ہوکر چلے تو پہلے یہ بلاد عک مابین زبید و زمع مین جا اترے بادشاہ عک
سے اور ازد سے لڑائی ہوئی اس کے بعد وہ اطراف بلاد مین پھیل گئے چنانچہ
بنونصر ابن الازد۔ شراۃ و عمان مین اور بنو ثعلبہ بن عمرو مزیقیا یثرب (مدینہ منورہ)
مین اور بنو حارثہ بن عمرو۔ مر الظہران (مکہ) مین جا پہونچے بیان کیا جاتا
ہے کہ بنی خزاعہ تھا یہ لوگ اثنا سفر مین مابین زبید و زمع ایک چشمہ پر
(جس کو غسان کہتے ہین) ہوکر گذرے پس جس نے بنو مزیقیا مین سے

اُس چشمہ سے پانی لیا وہ اُسی نام سے موسوم ہوا اس پانی کے پینے والے
بنو مالک۔ بنو الحرث۔ بنو جفنہ۔ بنو کعب ہین اور یہی غسان کے نام سے موسوم
ہوتے ہین اور چونکہ بنو ثعلبہ عنقاء سے نہین پایا تھا اسوجہ سے وہ اس نام سے
معروف نہ ہوے۔ جفنہ کی اولاد سے ملوک شام ہین جنکا ذکر و بیان آئندہ آئیگا اور
ثعلبہ عنقاء کے نسل سے اوس وخزرج۔ یثرب۔ (مدینہ) کے ملوک زمانہ جاہلیت
مین گزرے ہین جیسا کہ ہم بیان کرینگے اور عمرو مزیقیا سے بنو قصی ابن حارثہ بن عمرو ہین
بجیلہ کا ملک سروات بحرین وتجانہ بن نبالہ تک تھا یہ لوگ زمانہ فتوحات
اسلامی مین پریشان ہوکر نکل گئے معدودے چند اپنے ملک مین باقی رہ گئے جنمین سے
زمانہ حج مین ہرسال مکہ مین آتے ہین جنکے چہرون سے تنگی عیش کے آثار نمایان ہوتے
ہین بطون بجیلہ سے قسر یعنی مالک بن عبقر بن انمار اور بنو احمس بن الغوث بن انمار ہین۔
بنو حبیب ابن زید بن کہلان سے طئی۔ اشعریون۔ مذحج بنو مرہ ہین اشعریون
اشعر یعنی نبت بن ادد کے لڑکے ہین ان کا شہر زبید کے شمالی جانب تھا ابتدا
اسلام مین ان کو ایک گونہ سطوت وغلبہ حاصل تھا لیکن جب اسلامی فتوحات کی
موجین بڑھین تو یہ لوگ پریشان ہوکر اپنے وطن سے نکل گئے معدودے چند جو
یمن مین باقی رہ گئے وہ زمانہ مامون مین آے ون کی لڑائیون سے ضعیف ہوکر
حکمرانی کے سلسلہ سے نکالکر رعایا مین شمار کر لئے گئے اور بنو طی بن ادد یمن مین
رہتے تھے ازد کے نکلنے کے بعد ہی یہ بھی یمن سے نکل کھڑے ہوئے اور
بنی اسد کے جوار مین مقام سمیرا و فید مین سکونت اختیار کرلی یہ ایک زمانہ تک
یہین مقیم رہے لیکن شروع زمانہ فتوحات اسلامیہ مین یہ بھی منتشر ہوگئے

ابن سعید کہتا ہے کہ ان میں سے اسوقت تک اپنے ملک میں ایک گروہ کثیر موجود ہیں جن سے حجاز وشام وعراق کی پہاڑیاں بھری ہوئی ہیں یعنی اسوقت تک قبایل طے عراق وشام ومصر میں حکومت کر رہے ہیں منجملہ ان کے جنبش اور ثعالب دو قبیلہ بڑے مشہور ومعروف ہیں پس جنبش لڑکا ہے معاویہ کا اور وہ ثعیل بن عمرو بن الغوث بن طی کا اور بحتر بن ثعل بھی اس نسب میں شریک ہے۔ اور انہیں میں سے زبید بن ان بن عمرو بن عبس بن سلامان بن ثعل زبر بیہ تجار ہیں اور ثعالب بنو ثعلبہ بن رومان بن جندب بن خارجہ بن سعد بن قطرہ بن طے اور ثعلبہ بن جدعا بن ذہل بن رومان ہیں اور بنو لام بن ثعلبہ اسی گروہ سے ہیں ان کے مساکن مدینہ کے پہاڑوں میں ہیں اکثر اوقات یہ یثرب میں چلے آتے ہیں اور جو ثعالب صعید مصر میں ہیں وہ نسل سے ثعلب بن عمرو بن الغوث بن طے کے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بنو ہنی بن عمرو بن الغوث ابن طی۔ طی پر حکومت کرتے تھے اسی کے اولاد سے ایاس بن قبیصہ ہے جسکو کسرے ابرویز نے بعد قتل نعمان بن منذر کے عرب کا حاکم مقرر کیا تھا اور طے کو مقام حیرہ میں بجاے نجم کے ٹھیرایا تھا یہ ایاس۔ قبیصہ بن ابی عفر بن نعمان بن حبیب بن الحرث ابن الحویرث بن ربیعہ بن مالک بن سعد بن ہنی کا لڑکا ہے اسکی ریاست وحکومت تا زمانہ انقراض حکومت فارس قایم رہی اسی ایاس کے اعقاب سے بنو ربیعہ بن علی بن مفرج بن بدر بن سالم بن قصہ بن بدر بن سمیع اور ربیعہ سے آل مراد اور آل فضل کی شاخیں اور آل فضل سے آل علی اور آل مہنا کی شاخیں منسوب ہیں پس علی اور مہنا بیٹے ہیں فضل کے اور فضل و مراد بیٹے ہیں ربیعہ کے اور سمیع جو اسکے طرف منسوب ہوتا ہے۔ وہ درحقیقت قبیصہ بن

اپی یعفر کی اولاد سے ہے۔

عہد حکومت دولت عبیدیہ مین طی پر بنو مقرہ حکومت کرتے تھے پھر بنو مراد بن ربیعہ حکمران ہوتے یہ سب کے سب شام مین ارض غسان کے وارث تھے پھر بعد چند بنو علی اور بنو مہنا پسران فضل ابن ربیعہ بالاشتراک حکمران رہے لیکن اخیر مین مشارف شام و عراق و بریہ نجد مین بنو مہنا بالانفراد حکمرانی کرتے رہے انکا ظہور عہد دولت ایوبیہ اور انکے بعد ملوک ترک شام مین ہوا ہے جیسا کہ آیندہ بیان کیا جائیگا۔

مذحج کا نام مالک بن زید بن اود بن زید بن کہلان ہے اسی سے مراد (جسکا نام یحابر بن مذحج) اور سعد العشیرۃ بن مذحج ہے جو ایک بہت بڑا قبیلہ ہے جس سے بہت سی شاخین نکلین مین منجملہ اُن کے جعفر بن سعد العشیرۃ اور زبیدا بن صعب ابن سعد العشیرۃ اور بطون مذحج سے نخع۔ رہا سیلہ بنو حرث بن کعب مین۔ نخع جسر بن عمرو بن علۃ بن جلد بن مذحج اور سیلہ ابن عامر بن عمرو بن علۃ اور رہا ابن منبہ بن حرب بن علۃ ہے اور بنو حرث کا باپ حرث ابن کعب بن علۃ ہے یہ اطراف نجران مین رہتے تھے بنو ذہل بن مزیقیا از نسل ازد اور بنو حارث بن کعب بن عبداللہ بن مالک بن نصر بن الازد اسکے مجاورت مین آکر ٹھہرے۔

نجران مین اس سے پہلے جرہمی قبیلہ حکمران تھا اون دنون اونکا بادشاہ افعی کاہن تھا جو اولاد نزار بن معد کا حکم ہوا تھا جبکہ اُن لوگون مین بعد موت نزار آتش فتنہ و فساد مشتعل ہو رہی تھی اسکا نام تلمس اور عمرو بن ہمدان بن مالک بن منتاب بن زید بن وائل بن حمیر کا بیٹا ہے یہ ملکہ بلقیس کی طرف سے نجران کا حاکم تھا اسیکو ملکہ بلقیس نے سلیمان علیہ السلام کے پاس سفیر کرکے بھیجا تھا اس نے

جناب موصوف کے رسالت کی تصدیق اور آپ پر ایمان لایا اور تا حیات اُسی دین پر قائم رہا پھر نجران میں بنو الحرث بن کعب بن علتہ بن جلد بن مذحج کا دور دورہ ہوا دونوں مغلوب ہو گئے پھر اسکے بعد یمن سے ازد نے خروج کیا اور انکی طرف ہو کر گذرا آپس میں لڑائیاں ہوئیں آخر الامر اسکے جوار میں بنو نصر بن الازد اور بنو ذہل بن مزیقیا ٹھہر گئے اور ریاست و حکومت کو باہم تقسیم کر لیا انھیں مذحجیوں میں سے بنو حرث بن کعب سے بنو زیاد ہیں اسکا نام یزید بن قطن بن زیاد بن الحرث بن مالک بن کعب بن الحرث ہے یہ مذحج کا بہت بڑا خاندان اور نجران کا حکمران رہا ہے آخر زمانہ میں ریاست عبد المدان بن الدیان کے خاندان میں آگئی تھی یہ حکومت بعثت سے چند دنوں پیشتر یزید بن عبد المدان تک منتہی ہوئی تھی اسکا بھائی عبد الحجر بن عبد المدان خالد بن ولید کے ہمراہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد ہو کر آیا تھا اور اسکا بھتیجا زیاد بن عبد اللہ بن عبد المدان سفاح کا ماموں تھا اسکو اُسنے نجران و یمامہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔

ابن سعید لکھتا ہے کہ ایک مدت تک نجران کی حکومت بنو عبد المدان میں رہی پھر ان میں سے بنو ابو الجواد اور چھٹی صدی میں عبد القیس بن ابی الجواد پھر اس زمانہ میں اعاجم[1] یکے بعد دیگرے حکمران ہوئے پھر انہوں نے حرث بن کعب سے بنو معقل (یعنی ربیعہ بن الحرث بن کعب) کا تعلق ہوا بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت جو مغرب اقصیٰ میں بنو معقل ہیں وہ اسی بطن سے ہیں معقل بن کعب قضاعی کے نسل سے نہیں ہیں اسکی تائید میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ کل بنو معقل ربیعہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور ربیعہ نام ہے ابو معقل کا هذا ما رایت واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] اعاجم جمع ہے عجم کی

بنو مرہ بن ادد۔ طی و مذحج و اشعریین کے بھائی ہین یہ بہت بڑا قبیلہ ہے
اس سے بہت سی شاخین نکلی ہین جو سب کے سب مثل خولان و معافر و لخم و
جذام و عاملہ و کندہ کے حرث ابن مرہ تک منتہی ہوتی ہین۔ معافر۔ بنو یعفر بن مالک
بن الحرث بن مرہ ہین زمانہ فتوحات اسلام مین یہ سب منتشر ہوگئے انھین مین سے
منصور بن ابی عامر۔ ہشام والی اندلس کا مصاحب تھا۔ خولان کا نام افکل بن عمرو
بن مالک اخو عمرو برادر یعفر ہے یہ لوگ شرقی جبال یمن مین رہتے تھے زمانہ فتوحات
اسلام مین یہ بھی منتشر ہو گئے تھے الا آنکہ ان مین سے کچھ لوگ یمن مین باقی
رہ گئے لیکن پھر بھی وہ اور ہمدان اسوقت اعظم قبائل عرب یمن سے شمار
کئے جاتے ہین اور اہل یمن اور اوس کے اکثر قطعات پر ان کو استیلا حاصل
ہے۔ لخم کا نام مالک بن عدی بن الحرث بن مرہ ہے یہ بھی بہت بڑا خاندان ہے
جس سے بڑے بڑے قبائل نکلے ہین ازانجملہ بنو الدار بن ہانی بن حبیب بن
نمارہ بن لخم اور اس کے بڑے لڑکے سے بنو نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحرث
بن مسعود بن مالک بن عمم بن نمارۃ بن لخم ہین بیان کیا جاتا ہے کہ نمارۃ۔ آل منذر کا
قبیلہ ہے انہین مین بنو لخم سے بنو عبادہ[1] ہین جو اشبیلیہ کے حکمران رہے ہین۔ جذام[2]
کا نام عمرو بن عدی ہے یہ لخم بن عدی کا بھائی ہے یہ قبیلہ بھی کثیر الشعوب ہے

---

[1] اول جس شخص نے بنو عبادہ سے اشبیلیہ پر حکمرانی کی وہ قاضی محمد بن اسمٰعیل بن قریش ابن عبادہ تھا۔

[2] جذام لغت مین ایک خاص بیماری کو کہتے ہین ممکن ہے کہ یہ ماخوذ جذم سے ہو جسکے معنی قطع کے ہین
جوہری لکھتا ہے کہ نسابہ مضر کا یہ خیال ہے کہ یہ مضر کی اولاد سے ہے جو منتقل ہو کر یمن چلے گئے تھے جس سے
لوگون نے انکو اہل یمن سے سمجھ لیا ہے۔

غطفان و اقصی و بنو حرام بن جذام و بنو ضبیب و بنو مخرمہ و بنو بعجہ و بنو نفاثہ اسی قبیلہ کے بطون ہین انکا ملک اطراف ایلہ مین اول اعمال حجاز سے ینبع تک پھیلا ہوا تھا علاوہ اسکے معان (ارض شام) مین بنو نافرہ (بطن نفاثہ) کی ریاست تھی پھر اُن مین سے فروۃ ابن عمرو بن النافرہ حکمران ہوا یہ روم کی طرف سے اپنی قوم اور اون عرب کا جو اطراف معان مین رہتے تھے حاکم تھا یہ وہی شخص ہے جسکے پاس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ نامی بھیجا تھا اسنے خدمت اقدس مین ایک سپید خچر بطور ہدیہ ارسال کیا تھا قیصر نے یہ سنکر حارث بن ابی شمر غسانی والی غسان کو اسکی گرفتاری کو روانہ کیا حارث نے پہونچکر اسکو گرفتار کر کے مقام فلسطین مین صلیب دیدی۔ اس قبیلہ کے اخلاف اپنے مسکن اولی مین دو شعوب کے پیرایہ مین ظاہر ہوتے ہین ایک شاخ بنو عاید کے نام سے مشہور ہے جو کہ مابین بلبیس (اعمال مصر) و عقبہ ایلہ اور جانب فلسطین سے کرک تک آباد ہین اور دوسرا گروہ بنو عقبہ کہلاتے ہین یہ بریہ حجاز مین کرک سے ازلم تک اور مابین مصر و مدینہ منورہ حدود غزہ تک شام مین پھیلے ہوتے تھے۔ عاملہ اسکا نام حرث بن عدی ہے یہ بھی لخم و جذام کا بھائی ہے اسکو عاملہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ اسکی مان عاملہ قضاعیہ تھی یہ اپنی مان کے نام سے موسوم و معروف ہوا یہ بھی بہت بڑا قبیلہ ہے اسکا وطن بریہ شام مین تھا۔ کندہ[1] کو ثور بن عفیر بن عدی کے نام سے موسوم کرتے ہین عفیر لخم و جذام کا بھائی ہے۔ اسکے خاندان مین حکومت و سلطنت رہی ہے اسیوجہ سے کندۃ الملوک کہلاتے ہین

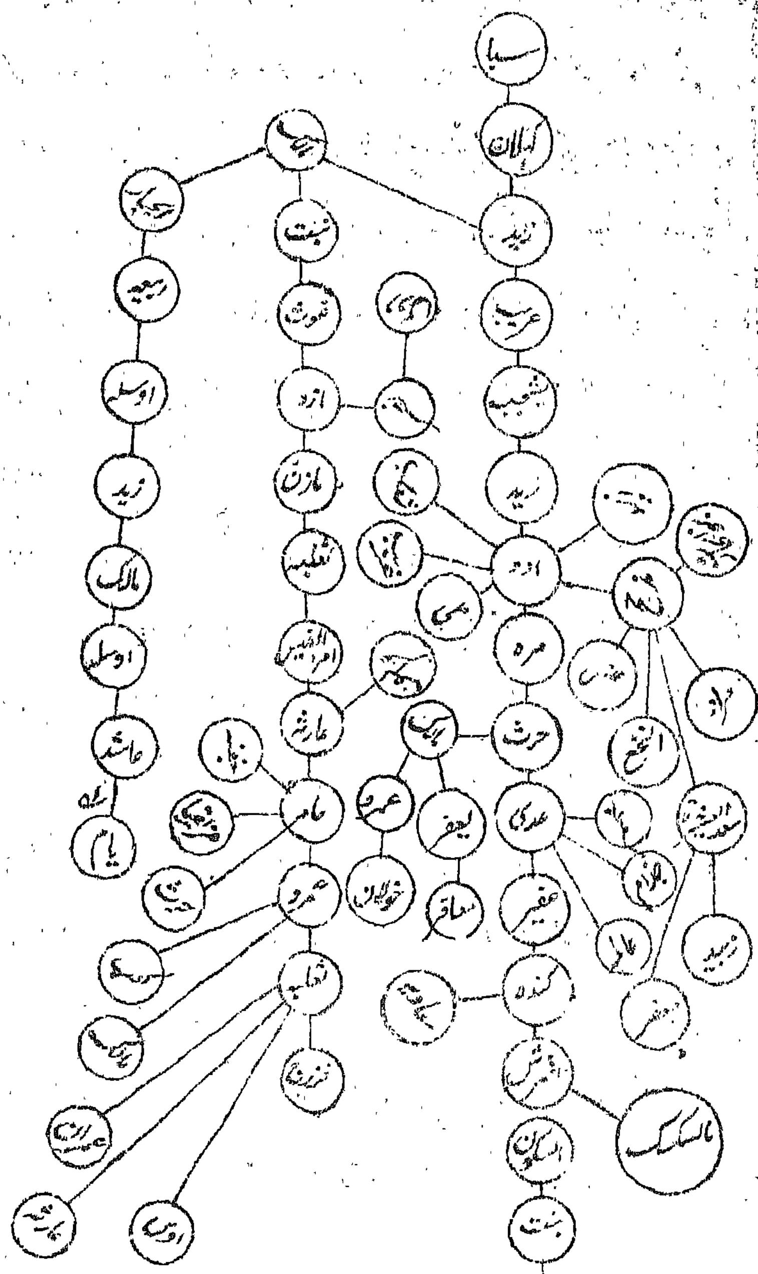
[1] صاحب حماۃ تحریر کرتا ہے کہ کندہ کو اسوجہ سے کندہ کہتے ہین کہ اسنے اپنے باپ کی کفران نعمت کی تھی اسی قبیلہ سے امرء القیس بن عابس کندی صحابی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین

انکی حکومت بادیہ حجاز مین عدنان کی جانب سے تھی جیساکہ ہم آئندہ بیان کرینگے
انکا وطن جبال یمن (متصل حضرموت) مین تھا اسکے تین قبیلہ بزرگ مشہور ہین ایک
معاویہ بن کندہ جس سے لوگ بنو حرث بن معاویۃ الاصغر ابن ثور بن مرتع بن
معاویہ دوسرا سکون تیسرا سکاسک ہے۔ سکون سے تجیب کا قبیلہ یعنی بنو عدی و
بنو سعد بن اشرش بن شبیب ابن اسکون ہے۔ بنو سکون کی حکومت دومۃ الجندل
مین تھی اسکا والی عبد المغیث بن اکیدر بن عبد الملک بن عبد الحق بن اعمی بن معاویہ
بن حلاوۃ بن اثامہ بن شکامہ بن شبیب بن السکون تہا اسکے سرکوبی کو غزوہ تبوک
مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن الولید کو روانہ کیا تھا خالد بن
الولید اس کو گرفتار کر لائے تھے جناب موصوف نے پہلے
اسکا خون مباح کر دیا پھر اسنے جزیہ دیکر صلح کر لی چنانچہ بعد مصالحت یہ اپنے دار القیام
کو واپس کر دیا گیا اور معاویہ بن کندہ سے بنو حجر بن الحرث الاصغر ابن معاویہ بن
کندہ ہین جس سے حجر آکل المرار ابن عمرو بن معاویہ ہے اور یہ حجر بدر لوگ بنو کندہ ہے
جسکا ذکر آئندہ آئے گا۔ اسی قبیلہ سے اشعث بن قیس بن معدی کرب بن معاویہ اور
جبلہ بن عدی بن ربیعہ ابن معاویہ بن الحرث اکبر جاہلی اسلامی ہین۔

یہی قحطانیہ یمن کے قبائل ہین انکے بطون اور انساب کو ہمنے یہانتک
بالاستیعاب بیان کیا اب ہم ان مین سے انکا ذکر کیا چاہتے ہین جو شام و حجاز و عراق مین
حکمرانی کرتے تھے واللہ المعین بکرمہ ومنہ لارب غیرہ ولاخیر
الاخیرہ۔

۱

شجرہ انساب بنو کہلان



ہ اسی بنو یام سے بنو صلیع صلیحیون کے دعاۃ یمن تھے

اخبار ملوک آل منذر طبقہ ثالثہ عرب

جنھون نے حیرہ مین حکمرانی کی

عرب کے گروہ اول (یعنی عرب بادیہ) کے عراق مین حکمرانی کے حالات بوجہ بعد زمانہ ایسی تاریکی مین پڑے ہوے ہین کہ جنکی تفصیل اور تشریح ہمکو قابل اطمینان نہین معلوم ہوئی ہان اسقدر ہم کہہ سکتے ہین کہ قوم عاد و عمالقہ نے عراق پر حکمرانی کی تھی اور بعض مورخین کا یہ قول ہے کہ ضحاک بن سنان انہین مین سے تھا جیساکہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا باقی رہا عرب کا دوسرا گروہ (یعنی عرب مستعربہ) پس اونکی حکومت ممتاز و منفرد حکومت نہ تھی بلکہ انکا ملک بالکل غیر آباد اور اُنکی حکومت بدوی تھی اور اُن کی ریاست اُن لوگوںپر تھی جنکا کسی ایک خاص مقام پر قیام نہ تھا در اصل عرب پر حکمرانی تبابعہ کر رہے تھے جو کہ اہل یمن سے تھے ان سے اور فارس سے اکثر لڑائیان ہوا کین کبھی یہ اونپر غالب آجاتے تھے اور کل یا کسی جزو عراق پر قبضہ حاصل کر لیتے تھے اور گاہے یہ اُنسے مغلوب ہو جاتے تھے لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ اہل یمن بعد قبضہ عراق دوبارہ مغلوب نہین ہوے جیساکہ بخت نصر کا عراق مین جانے اور وہان اہل یمن کے تنگ کرنیکا حال بیان کیا گیا۔

سواد عراق اور اطراف شام وجزیرہ مین ارمانی (ارمنی) ارم بن شام کے اولاد سے اور وہ عرب کے لوگ سکونت پذیر تھے جو عساکر ابن تبع جعفرطی و کلب وتمیم وجرہم وغیرہ کے وہان باقی رہ گئے تھے اور بعد اس کے تنوخ و نمارہ بن لخم وقنص بن معدان مین آملے جیساکہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا یہ گروہ

عرب کا مابین حیرہ و فرات اطراف انبار تک پھیلا ہوا تھا یہ لوگ عرب الضاحیہ کے
نام سے موسوم ہوتے ہین۔ پہلے جس نے ان مین سے زمانہ ملوک الطوائف
مین حکومت کی ہے وہ مالک بن فہم بن تیم اللہ بن اسد بن وبرہ بن ثعلبہ
بن حلوان بن قضاعہ تھا بعد اسکے اسکا بھائی عمرو بن فہم پھر ان دونون کے بعد
جذیمۃ الابرش بارہ برس تک حاکم رہا۔ مالک بن فہم۔ بنو زہران ازد سے ہے یہ
مزیقیا کے پہلے یمن سے نکلکر عراق مین چلا آیا تھا اور بعضے کہتے ہین حضر بن
مزیقیا کے اولاد کے ساتھ یمن سے نکلے ہین پس جب ازد و اطراف و جوانب
ممالک مین متفرق ہو گئے تو یہ بنو زہران شرات و عمان مین ٹھہر گئے جسوقت
طوائف الملوکی شروع ہوئی یہ بھی ایک قطعہ زمین دبا بیٹھے مالک ابن فہم اسی
خاندان کے بادشاہون مین سے ہے اور شط فرات کے شرقی جانب عمرو بن
الظرب بن حسان بن اذینہ (نسل سے سمیدع بن ہوثر یادگار نسل عمالقہ) کی حکومت
تھی اسکی حکومت کا سکہ مشارف شام و جزیرہ مین چل رہا تھا اور اسکا دار الحکومت مابین
خابور و قرقیسیا ایک تنگ مقام پر تھا اس سے اور مالک بن فہم سے اکثر لڑائیان
ہوتی رہین اتفاق سے عمرو بن الظرب انھین لڑائیون مین مر گیا بجائے اسکے اسکی لڑکی
الزبا بنت عمرو تخت نشین ہوئی طبری کے نزدیک اسکا نام نائلہ تھا سہیلی کہتا ہے کہ ملکہ
الزبا سمیدع بن ہوثر کی ذریت سے ہے جوکہ بنو قطورا (اہل کلہ) سے تھا یہ سمیدع بیٹا ہے
مرثد بن لاوذ بن قطورا کا کہ بنی عملاق کا اور دو لڑکی سے عمرو بن اذینہ بن الظرب
بن حسان کی اس حسان اور سمیدع مین بہت سی پشتین ہین چونکہ الزبا اور سمیدع کا زمانہ
ایک دوسرے سے بہت دور گذرا ہے اسوجہ سے اسکی صحت پر اطمینان نہین ہو سکتا

(انتہی کلام السہیلی) الغرض مالک بن فہم اور الزبا بنت عمرو مین بھی لڑائیون کا برابر سلسلہ جاری رہا تا آنکہ مالک بن فہم اسپر اور نیز اور ملوک الطوائف پر مستولی ہوگیا ابو عبیدہ کا یہ بیان ہے کہ یہ عرب کا عراق مین پہلا بادشاہ ہے سب سے پہلے اسنے منجنیق بنائی ساٹھ برس اسکی حکومت رہی جب یہ مرگیا تو جذیمہ ابو جناح (جسکو جذیمۃ الابرش بھی کہتے ہین) تخت نشین ہوا اسکی کنیت ابو مالک تھی عیسی علیہ السلام کے تیس برس بعد اسکا زمانہ ہوا ہے زمانہ ملوک الطوائف مین پچہتر (۷۵) برس اسکی حکومت رہی الزبا بنت عمرو سے اور اس سے کبھی صلح اور گاہے جنگ چھڑی رہی تا آنکہ الزبا نے بحیلہ شادی اسکو بلا بھیجا قصیر بن سعد اسکا وزیر اس حیلہ سے آگاہ ہوگیا اور اسنے جذیمۃ الابرش کو جانے سے منع کیا لیکن اسنے قصیر کے کہنے پر عمل کیا لشکر کو آراستہ کرکے الزبا کے دار السلطنت کو روانہ ہوا قصیر کو جبکہ وہ الزبا کے دار السلطنت مین پہونچا الزبا کے مکر و فریب کا پورا یقین ہوگیا اس وجہ سے وہ لوٹ کھڑا ہوا اور جذیمہ شادی کے اشتیاق مین الزبا کے محلسرا مین داخل ہوا غریب جذیمۃ الابرش کی مشتاق آنکھین الزبا کے حسن و جمال کے دیکھنے سے سیر نہ ہونے پائی تھین کہ اسکے حکم سے جذیمۃ الابرش کی رگ ہفت[۵] اندام کاٹ دی گئی جس سے اسقدر خون بہا کہ جذیمہ مرگیا جیسا کہ کتب اخبار مین مرقوم و مذکور ہے طبری کہتا ہے کہ جذیمہ کل ملوک عرب سے صائب الرای تھا مکر و فریب سے دور و عداوت اور عزائم کا سچا تھا سب سے پہلے اسیکو کل عراق پر حکومت حاصل ہوئی اور اسنے لشکر کو مرتب کیا اسکو برص ہوگیا تھا اس وجہ سے تعظیماً

---

۵ رگ ہفت اندام کو نہر البدن بھی کہتے ہین اس رگ کے کھول دینے سے کل بدن کا خون آنکلتا ہے اگر بند نہ کیا جاوے تو کثرت استفراغ دم سے انسان مرجاتا ہے۔

اسکی کنیت وضاح رکھی گئی اطراف وجوانب کے ملوک اسکو ہدایا و تحائف بھیجتے تھے
مختلف ممالک سے اسکے پاس وفود آتے تھے اسنے اپنے زمانہ حکومت مین طسم و
جدیس سے انکے ملک ایامہ) مین جاکر لڑائی کی جب حسان بن تبع نے بھی انپر حملہ کیا تو
اسنے مراجعت کی۔ اثناء مراجعت مین حسان بن تبع نے اسکے لشکر پر شبخون مارا اسکے
لشکریون نے حسان بن تبع کا منہ پھیر دیا بجاے نفع کے اسکو نقصان اٹھانا پڑا جذیمہ
اکثر عرب عاربہ سے لڑتا رہا یہ کاہن بھی تھا اسنے نبوت کا دعوی کیا تھا بنو ایاد پر بھی
اسنے حملہ کیا تھا جو عین اباغ مین رہتے تھے بنو ایاد اسکی لڑائی سے تنگ ہوکر صلح کے
خواستگار ہوے بنو ایاد مین عدی بن نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحرث بن مسعود بن مالک
بن عمرو بن نمارہ بن لخم نہایت حسین جوان تھا جو بنو ایاد کے بہن کی اولاد سے تھا جذیمہ
نے اسکو بنو ایاد سے طلب کیا جب بنو ایاد نے اسکے دینے سے انکار کیا تو
جذیمہ نے نہایت ہی سختی سے لڑائی کی دھمکی دیا بنو ایاد نے جذیمہ کے ان دونون
بتونکو چرا منگوایا جسکی وہ پرستش کرتا تھا جذیمہ کو جب یہ معلوم ہوا تو اسنے بنو ایاد سے
ان بتونکو طلب کیا بنو ایاد نے اس شرط سے ان بتون کے واپس دینے کا وعدہ
کیا کہ لڑائی موقوف کر دیجاے جذیمہ نے اس شرط کو قبول کر لیا لیکن اسکے ساتھ
یہ شرط اور بڑھا دی کہ ان دونون بتون کے ساتھ عدی بن نصر بھی آئے۔
بنو ایاد اور جذیمہ سے باہم اس شرط پر صلح ہوگئی جب عدی بن نصر جذیمہ کے
پاس آیا تو جذیمہ نے عدی بن نصر کو اپنا شرابدار بنا لیا جذیمہ کی بہن (رقاش)
اس پر عاشق ہوگئی عدی نے اسکے ملنے سے انکار کیا تب رقاش نے عدی
کو یہ ترکیب بتلائی کہ جسوقت جذیمہ شرابنوشی مین مشغول ہو تو اس سے میرے ساتھ

منگنی کی درخواست کرنا پہلے تو عدی اس امر پر راضی نہ ہوا لیکن جب رقاش سے نے اصرار کیا اور لوگون سے نے اوسکو ابھارا تو عدی نے عین شراب نوشی کے وقت جذیمہ سے کہا جذیمہ نے منظور کر کے اوسی شب کو رقاش کا عقد عدی سے کر دیا جب دوسرا دن ہوا اور جذیمہ کا نشہ فرو ہوا اور لوگون کے زبانی رقاش کے عقد کا حال سُنا تو جذیمہ رنج اور غصہ سے اپنے ہونٹ چبانے لگا عدی یہ سُنکر بخوف جان بھاگ کر نواح ایاد مین جا پہونچا تا آنکہ اونھین مین اسکا انتقال ہوگیا جذیمہ نے عدی کی بڑی تلاش کی لیکن وہ ہاتھ نہ آیا مجبور ہوکر رہگیا اتفاق وقت سے رقاش اُسی شب مین عدی سے حاملہ ہو گئی تھی چنانچہ بعد انقضاء مدت حمل اسکے بطن سے عمرو پیدا ہوا عمرو نے اپنے ماموں جذیمہ کی آغوش شفقت مین پرورش پائی جب وہ بڑا ہوا تو یہ مجنون ہوکر یا یہ کہ جن نے اسکو بیہوش کر دیا اس وجہ سے گھر سے غایب ہوگیا جذیمہ نے اطراف و جوانب مین اسکے غایب ہونیکی خبر کر دی اتفاق وقت سے مالک و عقیل پسران فارج بن مالک بن العنس (از بنو عشقا قضاعہ) عمرو کو راستہ مین مل گئے مالک و عقیل نے اسکا نام و نسب دریافت کیا جب انکو اسکی حالت سے آگاہی ہوئی تو وہ دونون عمرو کو جذیمہ کے پاس لے آئے جذیمہ اور اسکی مان اسکے آنیسے بہت خوش ہوئی۔ جذیمہ نے ان دونون کو اپنی مصاحبت مین رکھ لیا اور جس کام کو وہ آئے تھے وہ کام اونکا پورا کر دیا جیسا کہ کتب اخبار مین بالتفصیل لکھا ہے۔

طبری کہتا ہے کہ ارض حیرہ و مشارف شام مین عرب کا بادشاہ عمرو بن ظرب بن حسان بن اذینہ بن السمیدع بن ہوثر عملاقی تھا اس سے اور جذیمہ

سے لڑائی ہوئی اثناء لڑائی مین عمرو ابن الظرب مارا گیا تب بجاے اسکے
اس کی لڑکی الزبا جسکو نائلہ کہتے تھے تخت نشین ہوئی اسکے لشکر مین بقایا
عمالقہ (از آد اولی) اور نہد و سلیح پسران حلوان اور وہ لوگ جو ان سے ساتھ
قبایل قضاعہ کے تھے موجود تھے ملکہ الزبا شط فرات پر رہتی تھی اور وہین اسنے
ایک محل بنوایا تھا جب اسکی حکومت کو ایک گونہ مضبوطی اور استقلال ہو گیا تو یہ
اپنے باپ کا بدلہ جذیمہ سے لینے کو مستعد ہوئی لیکن مصلحتاً لڑائی کے عوض حیلہ
سے کام لینا زیادہ مناسب سمجھا بحکمت عملی جذیمہ کو اس امر پر ابھارا کہ اسنے ملکہ الزبا
سے شادی کا پیام بھیجا ملکہ الزبا نے اسکے پیام کو قبول کر کے اسے اپنے ہان بلا
بھیجا اس امر مین جذیمہ کی قوم نے جذیمہ کے ساتھ موافقت کی لیکن قصیر بن سعد بن
عمرو بن جذیمہ بن قیس بن الربی بن نمارہ بن لخم نے بنظر انجام بینی جذیمہ کو اس عزیمت
سے روکنا چاہا لیکن جذیمہ نے اسکے کہنے پر کچھ خیال نہ کیا پھر جذیمہ نے عمرو بن عدی
(اپنے بھانجے) سے اس امر مین مشورہ کیا عمرو بن عدی نے جذیمہ کی راے سے
اتفاق کیا اسوجہ سے جذیمہ نے بجاے اپنے عمرو بن عدی کو اپنی قوم مین اپنا قائمقام
کیا اور لشکر کی حکومت و سرداری عمرو بن عبد الجن کو دیکر خود براہ ساحل فرات ملکہ الزبا
کے ملنے روانہ ہوا جب یہ ملکہ الزبا کے ملک کے قریب پہونچا تو ملکہ کیطرف سے ہدایا اور تحائف
آئے بعد اسکے خود ملکہ کے سوار [illegible] کے ساتھ اسکا استقبال کیا قصیر نے اسوقت
بھی جذیمہ کو سمجھایا اور یہ کہا کہ اگر ملکہ کے سوار تجھکو گھیر لین تو سمجھنا کہ ملکہ نے دغا دیا
ایسی حالت مین جسطرح ممکن ہو فوراً [illegible] نکل آنا جذیمہ نے قصیر کے کہنے
پر کچھ خیال نہ کیا اور بیدھڑک ملکہ کے پاس تن تنہا چلا گیا ملکہ نے اس کا

نہایت احترام کیا بعد چند ساعت کے اسکی رگ ہفت اندام کاٹ دی گئی جس سے خون بہتے بہتے جذیمہ مر گیا قصیر یہ واقعہ دیکھکر لوٹ کھڑا ہوا جب اپنے ملک مین پہونچا تو اسکی قوم اس سے برگشتہ ہو کر عمرو بن عبد الجن کیطرف مایل ہو گئی تب قصیر نے ایسی معقول چال اختیار کی کہ جس سے اوسکی قوم عمرو بن عدی کے قابو مین آگئی بعد اسکے عمرو بن عدی نے اپنے ماموں جذیمہ کے خون کا بدلہ لینے کی تیاری کی ملکہ الزبا سے کاہنوں نے یہ کہدیا کہ تری ہلاکت فلان شخص کے ہاتھ سے ہو گی اور اوسکی علامات بتادیا ملکہ الزبا کو سخت تشویش پیدا ہو گئی اوسنے اوسیوقت ایک مصور عمرو بن عدی کی تصویر کھینچ لانے پر متعین کیا چنانچہ مصور عمرو بن عدی کی تصویر معہ اسکے لشکر یونکے کھینچ لایا ملکہ الزبا نے عمرو بن عدی اور اسکے لشکریونکی تصویرین دیکھکر اس امر کا یقین کر لیا کہ میری ہلاکت اسکے ہاتھ سے ہو گی اور ایک راستہ اپنے دربار سے قلعہ تک زمین کے اندر اندر بنوالیا عمرو بن عدی نے قصیر کو بسازش ملکہ کے پاس روانہ کیا قصیر نے ملکہ کے پاس پہونچکر عمرو بن عدی کی سخت شکایت کی اور یہ ظاہر کیا کہ مجھپر کل مصائب اسوجہ سے ڈالے گئے ہین کہ عمرو بن عدی کو یہ شبہ پیدا ہو گیا ہے کہ جذیمہ میرے سازش سے مارا گیا ہے مین اسکے رہنے سے موت کو بہتر سمجھتا ہون ملکہ نے یہ سنکر قصیر کی بیحد عزت کی اور اپنے دربار مین حاضر رہنے کا حکم دیا جب الزبا کو قصیر پر اعتبار کامل ہو گیا تو کئی اونٹ پر اسباب تجارت بار کر کے عراق کیطرف روانہ کیا قصیر اور عمرو بن عدی سے حیرہ مین ملاقات ہوئی عمرو بن عدی نے قصیر سے کل مال و اسباب خرید کر کے قصیر کو پھر ملکہ الزبا کے پاس روانہ کر دیا ملکہ الزبا کو قصیر کے واپس آنیسے اور زیادہ اعتبار اور بھروسہ ہو گیا دوبارہ

اور زیادہ مال واسباب دیکر روانہ کیا عمرو بن عدی نے پہلے سے اس مرتبہ زیادہ معاف
دیکر واپس کیا تیسرے بار عمرو بن عدی کے لشکریون نے قصیر کے قافلہ کو لوٹ
لیا اور عمرو بن عدی بہی اُنمین شامل تھا قصیر واپس ہوکر ملکہ الزبار کے پاس آیا
ملکہ الزبار اپنے محل سے قافلہ کے لینے کو نکلی جسوقت یہ قافلہ مین پہونچی تو اسکو معلوم
ہوا کہ یہ قافلہ تجارت نہین ہے جسکو اسنے روانہ کیا تھا بلکہ اسمین عمرو بن عدی کے
لشکری ہین ملکہ الزبار اسی کشمکش و پیچ مین تھی کہ عمرو بن عدی نے پہونچکر اُس راستہ
کو روک لیا جو ملکہ الزبار کے دربار سے قلعہ کو نکالا گیا تھا اور اسکے لشکریون نے
تلوارین نیام سے نکال لین ملکہ الزبار نے کسی نہ کسی طرح اپنے کو اوس مجمع سے
نکال کر اُس راستہ تک پہونچایا جسکو اُسنے اپنی جانبری کا باعث سمجھ رکھا تھا
لیکن اسکی بدقسمتی سے عمرو بن عدی وہان موجود تھا اُسنے ایک ضرب شمشیر
سے اسکا کام تمام کردیا بعد اسکے اہل شہر پر جو کچھہ گذرنا تھا گذرا اور عمرو بن عدی
بعد چندے مظفر و منصور واپس آیا۔

عمرو بن عدی نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی یہ ہمیشہ لڑائیون مین منہمک
رہا محل مین آرام سے بیٹھنے پر لڑائی کے خوفناک میدان کو اس نے ہمیشہ
فضیلت دی ملوک عرب مین سب سے پہلے اسی نے حیرہ کو دارالسلطنت
بنایا اور اہل حیرہ نے اپنی کتابون مین ملوک عرب سے اسکو عراق پر حکمرانی کرنیوالے
ہوئے پایا ہے ملوک الطوائف اس سے دبتے تھے تا آنکہ اردشیر بن بابک
کا اہل فارس مین دور حکومت آیا۔

ہشام بن کلبی بروایت ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ آل نصر کے

عراق مین آنیکی یہ وجہ ہوئی کہ ربیعہ بن نصر نے ایک خواب دیکھا تھا جسکی تعبیر شق اور سطیح کاہنون نے یہ کی کہ حبشہ اُن سے حکومت یمن چھین لینگے پس اسوجہ سے ربیعہ بن نصر نے اپنے اہل بیت (خاندان) سے جنکو مناسب سمجھا عراق کیطرف روانہ کردیا اور ایک خط شاہ فارس (سابور بن خرزاد) کو لکھدیا شاہ فارس نے اسکے خاندان والون کو حیرہ مین ٹھیرایا اور یادگار نسل ربیعہ بن نصر سے نعمان بن منذر بن عمرو بن عدی بن ربیعہ بن نصر ہے بعض کہتے ہین کہ منذر بادشاہ ساطرون (تنوخ قضاعہ) کے اولاد سے ہے ابن اسحاق نے علماء کوفہ سے اسکی روایت کی ہے۔ اور جبیر بن مطعم صحابی سے روایت کیجاتی ہے کہ جسوقت نعمان کی تلوار عمر رضی اللہ عنہ کے خدمت مین لائی گئی۔ تو آپنے جبیر بن مطعم کو طلب فرمایا جبیر بن مطعم عرب اور قریش کا نسب خوب جانتے تھے انھون نے انکی تعلیم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پائی تھی پس عمر رضی اللہ عنہ نے وہ تلوار جبیر کو عنایت کی اور دریافت کیا کہ "ممن کان النعمان یا جبیر" (اے جبیر نعمان کس سے تھا) جبیر نے کہا "کان من اسلاف قنص ابن معد" (وہ نعمان قنص ابن معد کے اسلاف سے تھا)۔ سہیلی کہتا ہے کہ قنص بن معد کی اولاد حجاز مین منتشر ہو گئی اسوجہ سے کہ انمین اور انکے یکجدی خاندان مین شہر تنگ ہونیکے وجہ سے لڑائیان شروع ہوگئین پس قنص بن معد کی اولاد سواد عراق کیطرف چلی آئی اور یہ زمانہ ملوک الطوائف کا تھا اُنھون نے اردوانیون سے معرکہ آرائی کی اور بعض ملوک الطوائف پر حملہ کرکے انکو سواد عراق سے نکالدیا اسکے بعد اشلا نے انکو زیر کیا اور قبائل عرب مین شامل ہوکر انکے نسب مین داخل ہوگیا۔ طبری کہتا ہے کہ عمر رضی اللہ نے جبیر بن مطعم

سے نعمان کا نسب دریافت کیا تھا اسوقت جبیر نے کہا تھا کہ عرب کا یہ خیال ہے کہ
اشلاء قنص بن معد سے ہے اور وہ سب عجم ابن قنص کے نسل سے ہین لیکن یہ کہ
لوگون نے عجم کی تصحیف کر دی اور بجاے اسکے لخم کہنے لگے ابن اسحاق کہتا ہے کہ
کل عرب کا یہ خیال ہے کہ نعمان بن المنذر لخم کے اولاد سے ہے جسنے ربیعہ بن
نصر مین پرورش پائی تہی واللہ اعلم۔

الغرض عمرو بن عدی کے ہلاک ہونیکے بعد عرب اور کل بوادی عراق و
حجاز و جزیرہ پر امرء القیس بن عمرو بن عدی حکمران ہوا۔ آل نصر اور عمال فارس مین
سب سے پہلے اسنے عیسائی مذہب اختیار کیا۔ بروایت ہشام ایکسو پندرہ برس
زندہ رہا منجملہ اسکے زمانہ سابور مین تیئیس برس اور زمانہ ہرمز بن سابور مین ایک برس
اور زمانہ بہرام بن ہرمز مین تین برس اور زمانہ بہرام بن بہرام مین اٹھارہ برس اور
زمانہ سابور مین ستر برس رہا اسی کے زمانہ مین یہ ہلاک ہوا تب بجاے اسکے عمرو بن
امرء القیس حکمران ہوا تیس برس اسکی حکومت رہی بعد اسکے اوس بن قلام عملیقی حاکم
ہوا ہشام روایت کرتا ہے کہ یہ بنو عمرو بن عملاق سے ہے پانچ برس اسکی حکومت
رہی جحجبی بن عتیک بن لخم نے اسکو مارکر حکومت لیلی زمانہ بہرام بن سابور مین
مرگیا بجاے اسکے امرء القیس بن عمرو پچیس برس حکمرانی کرتا رہا زمانہ یزدجرد اثیم مین ہلاک
ہوا بجاے اسکے نعمان بن امرء القیس حاکم ہوا اسکی مان شقیقہ ربیعہ بن ذہل بن شیبان
صاحب خورنق کی لڑکی ہے نعمان بن امرء القیس ملوک آل نصر مین سب سے زیادہ جری
اور بہادر تہا انتیس برس اسنے حکومت کی پھر زاہد ہوگیا ترک سلطنت کرکے بیابان کیطرف
چلاگیا بعضے مورخ کہتے ہین کہ یزدجرد اثیم نے اپنے لڑکے بہرام کو تعلیم کیلئے اسی نعمان

بن امر القیس کے سپرد کیا تھا لیکن طبری باستثنار علمار فارس کہتا ہے کہ جسکے سپرد بہرام
کی تربیت کیگئی تھی وہ منذر بن النعمان بن امر القیس ہے القرض بہرام بعد تکمیل و تعلیم فنون
جنگ و آداب شاہی اپنے باپ کے پاس آیا اور تھوڑے دنوں ٹھہر کر پھر منذر کے
پاس چلا گیا اس اثنا میں یزدجرد اثیم مرگیا اہل فارس نے ایک شخص کو اردشیر کی اولاد
سے تخت نشین کردیا اور بہرام سے اسوجہ سے اعراض کیا کہ اسنے عرب میں پرورش پائی
تھی اور آداب عجم سے ناواقف تھا جب اسکی اطلاع منذر کو ہوئی تو اسنے ایک لشکر مرتب
کیا اور زیر افسری اپنے لڑکے نعمان کے فارس کی طرف روانہ کیا اس غرض سے کہ شاہ
حال فارس کو تخت سے اوتار کر بہرام کے سر پر شاہی تاج رکھا جائے چنانچہ نعمان بن
منذر نے فارس پر پہونچکر دار السلطنت کا محاصرہ کرلیا اسکے بعد منذر معہ لشکر عرب اور اسکے
ساتھ بہرام بھی آیا اہل فارس نے ڈر کر بہرام کی بادشاہت کو تسلیم کرلیا اور بہرام نے
منذر کے کہنے سے اہل فارس کی خطائیں معاف کردیں اور منذر اپنے ملک کو واپس آیا

ہشام بن الکلبی کہتا ہے کہ پھر حرث ابن عمرو بن حجر الکندی ایک لشکر عظیم لیکر بلاد
معد اور حیرہ پر چڑھ آیا اسکو تبع بن حسان ابن تبع نے حکمران بنایا تھا نعمان بن امر القیس
نے نکلکر اسکا مقابلہ کیا اثنا جنگ میں نعمان اور چند لوگ اسکے خاندان کے مارے گئے
اسکے ہمراہی میدان جنگ سے بھاگ نکلے اور منذر بن النعمان الاکبر اور اسکی ماں ماء السما
کو نجات ملگئی آل نعمان کی حکومت جاتی رہی اور حرث بن عمرو ان کل بلاد کا مالک ہوگیا
جنکی حکمرانی آل نعمان کررہے تھے۔ ہشام کے سوا اور مورخین کا یہ بیان ہے کہ جس نعمان
کو حرث نے قتل کیا ہے وہ منذر بن نعمان کا لڑکا ہے اور اسکی ماں ہند بنت زید مناة
بن زید اللہ بن عمرو بن ربیعہ بن ذہل بن شیبان ہے پھر آگے چلکر ہشام تحریر کرتا ہے کہ

جب حرث بن عمرو نے آل نعمان سے حکومت چھین لی تو قباد سے اس سے چھیڑ چھاڑ
شروع کی حرث بن عمرو کی حکومت چونکہ کمزور تھی اس وجہ سے اُسنے قباد سے اس شرط
پر مصالحت کر لی کہ عرب فرات سے آگے نہ بڑہین پھر جب حکومت فارس ضعیف
ہو چلی تو اسنے عرب کو اطراف سواد مین فرات کے پرلی طرف لوٹ وغارت کرنیکا اشارہ
کر دیا جب شاہ فارس نے پھر اسکو لڑائی کی دہمکی دی تو اسنے کہلا بھیجا کہ عرب کا گروہ
ایک نہین ہے جسکو مین روک لون بلکہ انمین مختلف قبایل ہین اونکو سوائے مال کے
کوئی چیز لوٹ مار کرنیسے نہین روک سکے گی شاہ فارس نے یہ سُنکر عرب کو ایک حصہ
سواد کا دیدیا اسکے بعد حرث نے ایک طرف سے شاہ یمن کو فارس پر حملہ کرنیکو ابھارا
اور اپنے برادرزادہ شمر ذوالجناح کو دوسری طرف سے قباد سے لڑنیکو بھیجا چنانچہ
شمر ذوالجناح نے قباد سے لڑائی کی اور رے تک اسکا تعاقب کر کے قتل کر ڈالا
پھر شمر خراسان کیطرف بڑھا اور تبع نے اپنے لڑکے حسان کو صغد کیطرف روانہ کیا
اور یہ حکم دیا کہ سرزمین چین تک لڑتا ہوا چلا جائے اور اپنے برادرزادہ یعفر کو روم کیطرف
بڑھنے کا حکم دیا اسنے قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا تاآنکہ اہل قسطنطنیہ نے خراج دیا اور اسکی
اطاعت قبول کر لی بعد اسکے اسنے رومہ کیطرف قدم بڑھائے لیکن طاعون
نے اسکے ایسے ہاتھ پاؤن ڈھیلے کر دئے کہ ان سبکو رومیون نے دفعتاً حملہ
کر کے قتل کر ڈالا شمر ذوالجناح جو خراسان کیطرف گیا تھا اُسنے بطوالت اجمل
بعد محاصرہ کے سمرقند پر قبضہ کر لیا بعد اسکے چین کیطرف بڑھا اور ترک کو ہزیمت
دی لیکن اس سے تین برس پہلے حسان یہان پہونچگیا تھا یہ دونون اکیس برس تک
وہان ٹھیرے رہے تاآنکہ وہین حسان مر گیا ہشام یہ واقعات لکھکر لکھتا ہے کہ صحیح اور

متفق علیہ یہ ہے کہ یہ دونون اموال و ذخایر جواہرات لیکر اپنے ملک کو واپس آئے
تھے اسکی وفات یمن مین ہوئی ہے بعد اسکے کہ اسنے ایک سو بیس برس حکومت
کی پھر اسکے بعد ملوک یمن سے کسی نے بقصد لڑائی خروج نہین کیا بیان کیا جاتا ہے
کہ اسنے دین یہودی اختیار کر لیا تھا ابن اسحاق کہتا ہے کہ جو تبع تبابعہ سے مشرق
کیطرف گیا تھا وہ تبع اخیر یعنی تبان اسعد ابو کرب ہے۔ واللہ اعلم۔

ہشام لکھتا ہے کہ انوشیروان نے حرث بن عمرو کے بعد منذر بن نعمان
کو حیرہ کا حاکم بنایا جو وقت قتل اپنے باپ نعمان کے بچگیا تھا پھر فارس کیطرف سے
اسود بن منذر کے بعد منذر بن منذر عرب کا سات برس تک بادشاہ رہا اسکی ماں ماؤ
بنت نعمان ہے اسکے بعد نعمان بن اسود بن منذر نے چار برس تک حکومت کی
اسکی ماں ام الملک ہمشیرہ حرث بن عمرو تھی پھر ابو یعفر بن علقمہ بن مالک بن عدی
بن الذمیل بن ثور بن اسد بن اربی بن نمارہ بن لخم تین برس تک اسکا جانشین رہا
پھر منذر بن امرء القیس بادشاہ ہوا اسکی ماں ماء السماء بنت عوف بن جشم بن ہلال بن
ربیعہ بن زید مناۃ بن عامر بن ضحیب بن سعد بن الخزرج بن تیم اللہ بن نمر بن قاسط
ہے اونچاس برس اسکی حکومت رہی بعدہ اسکا لڑکا عمرو بن منذر بادشاہ ہوا اسکی
ماں ہند بنت الحرث بن عمرو بن حجر آکل المرار ہے سولہ برس اسکی حکومت کا زمانہ
رہا اسکی حکومت کے آٹھوین برس عام الفیل ہوا جسمین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ولادت ہوئی ہے پھر عمرو بن ہند سے شقیقہ قابوس کو چار برس تک حاکم بنا رکھا بعد
اسکے منذر چار برس پھر نعمان منذر بائیس برس تک آٹھ برس زمانہ ہرمز مین اور چودہ
برس زمانہ ابرویز مین حکمران رہا اسی نعمان کے عہد حکومت مین آل نصر کی حکومت

حیرہ مین مضمحل ہوگئی بلکہ اسکے بعد پھر کوئی آل نصر کا بادشاہ نہ ہوا یہ وہی ہے جسکو
کسرےٰ ابرویز نے قتل کرکے بجائے اسکے حیرہ وعرب کی حکومت کا مالک
ایاس بن قبیصہ طائی کو کیا تھا بعد اسکے حیرہ کی ریاست مرزبانان فارس کے قبضہ
مین چلی گئی تا آنکہ اسلام کا نورانی آفتاب چمکا اور حکومت فارس کی بہی جاتی رہی
ایاس بن قبیصہ حیرہ مین زیرنگرانی مہرجان مرزبان فارس نو برس تک حکومت
کرتا رہا اسکے بعد حیرہ مین دوسرا مرزبان آیا جسکا نام زاذویہ بن ماہان ہمدانی تھا یہ
سات برس تک تا زمانہ توران بنت کسرےٰ حکمران رہا پھر اسکے بعد منذر بن نعمان
بن منذر حاکم ہوا عرب اسکو غرور کے نام سے موسوم کرتے ہین چونکہ یوم احداث
بحرین مین مارا گیا اور مسلمانون نے جسوقت عراق پر چڑھائی کی تھی اور خالد بن
الولیدؓ نے حیرہ کا محاصرہ کر لیا تھا اور اہل حیرہ کو اپنے ہلاکت کا یقین ہوگیا تب
ایاس بن قبیصہ شرفا حیرہ کو ہمراہ لیکر خالد بن الولید کے خدمت مین آیا اور ایک لاکھ
ساٹھ ہزار درم دیکر مصالحت کر لی خالد بن الولیدؓ نے عہدنامہ اور امان نامہ اُسکو
لکھدیا یہ پہلا جزیہ تھا جو عراق مین مسلمانون نے وصول کیا۔ الغرض ایاس بن قبیصہ
نے جب مسلمانون کو جزیہ دیکر صلح کر لیا تو کسرےٰ فارس کو اسکا یہ فعل سخت شاق
گذرا اسیوجہ سے اسکو معزول کر دیا اسکی حکومت نو برس رہی اسکے ایک برس نو مہینے
کے بعد مسلمانون نے مختلف ممالک پر چڑھائی کی انہین ایام مین عمر ابن الخطاب
(رضی اللہ عنہ) سریر خلافت پر رونق افروز ہوئے اور انھون نے سعد بن ابی وقاص
کو جنگ فارس کیلیے روانہ کیا جب یزدجرد کو اس واقعہ سے آگاہی ہوئی تو اُسنے
مرزبان حیرہ کو لکھ بھیجا کہ قابوس بن قابوس بن منذر کو عرب کے مقابلہ پر بھیجے اور

اس سے یہ وعدہ کرے کہ قابوس عرب کے جس شہر کو فتح کریگا اسکا وہی مالک ہوگا جیسا کہ اس سے پیشتر اسکے اباواجداد سے عہد وپیمان تھا۔ ایسا ہی عہد وپیمان بکر بن وایل کے ساتھ کیا گیا قابوس تو اس خبر کے سنتے ہی قادسیہ مین جا پہونچا اور بکر بن وایل کو ذی قار مین مثنی بن حارثہ نے گرفتار کر لیا اور قابوس پر قادسیہ مین یہ واقعہ گذرا کہ اثنا جنگ مین اسکا لشکر بے قابو ہوگیا اور خود یہ میدان جنگ مین مارا گیا یہ یادگار اُن لوگونکا تھا جو ملوک آلِ نصر بن ربیعہ سے باقی رہگئے تھے اور اُنکی حکومت فارس کے حکومت کے ساتھ جاتی رہی مغیرہ بن شعبہ نے ہندہ بنت نعمان سے اور سعد بن ابی وقاص نے صدقہ بنت نعمان سے عقد کر لیا تھا اسکا واقعہ نہایت مشہور ہے

ہشام کے نزدیک پانچسو تیس برس مین ملوک آلِ نصر مین سے بیس نفر نے حکومت کی اور بروایت مسعودی تیئیس نفر کی چھ سو بیس برس حکومت رہی بیان کیا جاتا ہے کہ ابتدار آبادی حیرہ سے زمانہ ویرانی تک وقت بنا رکوفہ پانچسو برس کی مدت ہوتی ہے واللہ اعلم۔

آلِ نصر بن ربیعہ بن کعب بن عمرو بن عدی اول کے ملوک کی یہ ترتیب وہی ہے جسکو طبری نے ابن کلبی وغیرہ سے نقل کیا ہے لیکن سوا اسکے اور مورخین ملوک آلِ نصر کی ترتیب مین اختلاف کرتے ہین بعد اسکے کہ اُنھون اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ عمرو بن عدی کے بعد اسکا لڑکا امرالقیس پھر اسکا لڑکا عمرو بن امرالقیس تخت حکومت پر بیٹھا ہے اور یہ اُن مین کا تیسرا بادشاہ ہے۔

علی بن عبدالعزیز جرجانی اسکے انساب مین بعد ذکر عمرو مذکور کہتا ہے کہ "پھر اسپر اوس بن قلام عملقی نے دفعتہً حملہ کر دیا اور خود حکمران بن گیا بعد

چند سے جگب بن عتیک تحجی نے اسکو مار کر حکومت چھین لی پھر اسکے بعد امرالقیس بن عمرو ثالث پھر اسکا لڑکا نعمان اکبر ابن امرالقیس بن الشقیقہ (جس نے ترک سلطنت کرکے فقیری اختیار کر لی تھی) بعد ازان اسکا لڑکا منذر بعدہ اسکا لڑکا اسود بن منذر پھر اسکا بھائی منذر بن منذر پھر نعمان بن اسود بن منذر پھر ابو یعفر بن علقمہ بن مالک بن عدی بن الذمیل بن ثور بن اسنش بن زبی بن نمارہ بن لخم پھر بعد اسکے امرالقیس بن نعمان الاکبر پھر اسکا لڑکا امرالقیس حکمران ہوا اسکے بعد حرث بن عدی کندی کا واقعہ پیش آیا تا آنکہ دونون مین مصالحت ہو گئی اور منذر نے اسکی لڑکی ہند سے شادی کر لی جس کے بطن سے عمرو پیدا ہوا پھر بعد منذر کے عمرو بن ہند پھر قابوس بن منذر اسکا بھائی پھر منذر بن منذر اوسکا دوسرا بھائی پھر اسکا لڑکا نعمان بن منذر حاکم ہوا جرجانی کا یہ بیان طبری کی تحریر کے بالکل موافق ہے سوا حرث بن عمرو کندی کے کیونکہ طبری نے نعمان اکبر بن امرالقیس اور اسکے لڑکے منذر کے بعد حرث بن عمرو کا واقعہ تحریر کیا ہے اور جرجانی نے منذر بن امرالقیس بن نعمان کے بعد لکھا ہے اس منذر اور منذر بن نعمان اکبر مین پانچ ملوک گذرے ہین جس مین ابو یعفر بن الذمیل بھی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

مسعودی اس ترتیب کی مخالفت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بعد نعمان اکبر کے امرالقیس نے (جسکو قائد الفارس کہتے ہین) ۶۰ برس حکمرانی کی بعدہ اسکا لڑکا منذر ۲۵ پچیس برس حاکم رہا یہان تک تو طبری اور جرجانی کی ترتیب سے مسعودی متفق ہے پھر آگے چل کر ان دونون کی مخالفت کرتا ہے اور تحریر کرتا ہے کہ نعمان بن منذر نے ۳۵ پینتیس برس حیرہ پر حکمرانی کی

(یہ وہ ہے جس نے خورنق آباد کیا تھا) اور اسود بن نعمان نے بیس برس اور اسکے
لڑکے منذر نے چالیس برس حکومت کی اسکی ماں مارالسماء۔ تمر بن قاسط (بطن ربیعہ)
سے ہے اور یہ اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے پھر اسکا لڑکا عمرو ابن المنذر
چوبیس ۲۴ برس رہا بعدازان اسکا بھائی نعمان بادشاہ ہوا اسکی ماں کا نام یامہ تھا اسی
کو کسرےٰ نے قتل کیا ہے اور یہی ملوک حیرہ کا آخری بادشاہ ہے سہیلی کہتا ہے
کہ منذر بن مارالسماء کے دو لڑکے عمرو و نعمان تھے عمرو ہند بنت الحرث آکل المرار
کے بطن سے ہے یہ اعظم ترین ملوک حیرہ سے تھا اسکو محرق کے لقب سے
بھی یاد کرتے ہین اسوجہ سے کہ اس نے شہر ملہم کو یمامہ کے قریب جلادیا تھا
یہ کسرےٰ انوشیروان کیجانب سے حکومت کرتا تھا بعد اسکے اسکا بھائی نعمان
بن منذر حاکم ہوا اسکی ماں یامہ تھی اسکو کسرےٰ ابرویز بن ہرمز بن انوشیروان نے بوجہ
سازش زید بن عدی بن زید عبادی کے قتل کر ڈالا اسکے بعد اسنے اسکے مارے
جانیکا قصہ اور ایاس بن قبیصہ طائی کی حکومت کا حال لکھا ہے اور اسکے بعد حرب
ذی قار کا حال تحریر کیا ہے جسمین عرب عجم پر غالب آگئے تھے۔

ابن سعید ان کی حکومت کی ابتدا یون بیان کرتا ہے کہ بنو نمارہ۔ عمالقہ کے لشکریون
مین سے تھے اور یہ شام وحیرہ مین انکی طرف سے الزبا کے ساتھ حکمرانی کرتے تھے
جب الزبا نے جذیمہ کو تہ تیغ کیا تو عمرو بن عدی جو جذیمہ کے بہن کا لڑکا تھا اپنے مامون
کے خون کا بدلہ لینے کو اٹھ کھڑا ہوا اور الزبا کو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا اور برلب فرات
ارض عراق مین حیرہ کو آباد کیا صاحب تواریخ الامم کا یہ بیان ہے کہ عمرو بن عدی نے
زمانہ ملوک الطوایف مین ایکسو اٹھائیس ۱۲۸ برس حکومت کی اسکے بعد امرالقیس بن عمرو

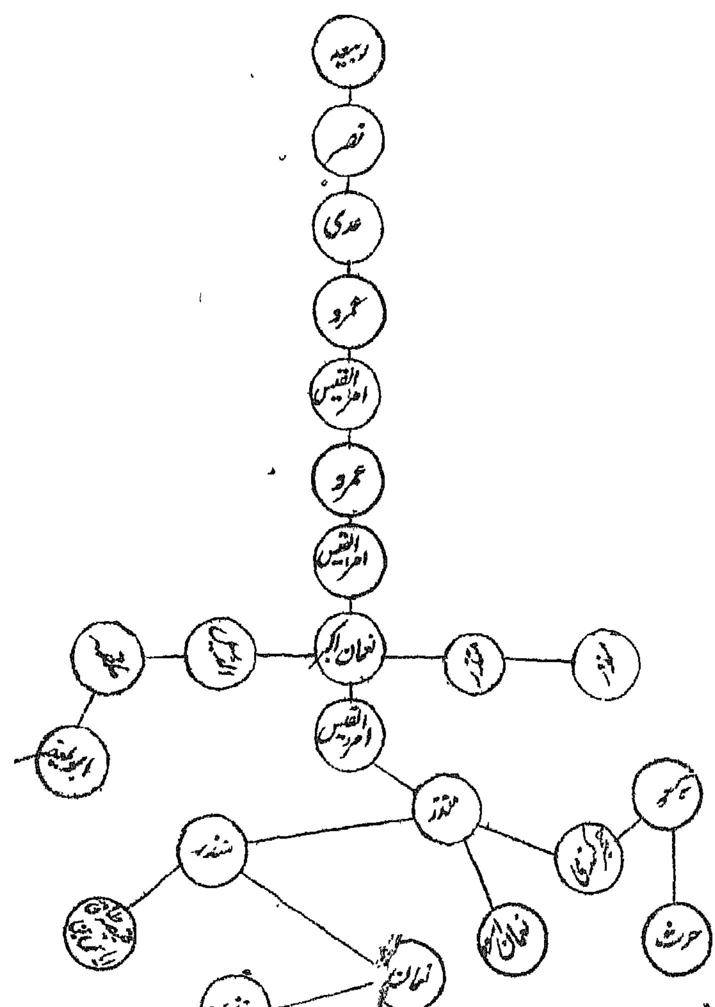
حاکم ہوا جب یہ مر گیا تو اردشیر بن سابور نے حیرہ پر اوس بن قلام عملقی کو حکمران مقرر کیا
بعد اسکے امرء القیس بن عمرو بن امرء القیس معروف بہ محرق پہر اسکا لڑکا نعمان بن شقیقہ
(جس نے شیبان آباد کیا اور خورنق کی بنا ڈالی اور جو آخر عمر مین تارک الدنیا ہوگیا)
تیس برس بعد اسکے اسکا لڑکا منذر (جس نے بہرام گور کی مدد کی تہی) چوالیس برس
بعد اسکا لڑکا اسود پہر اسکا بہائی منذر بن منذر پہر نعمان بن اسود حاکم ہوا کسریٰ نے
ناراض ہوکر اسکو معزول کردیا اور بجائے اسکے الذمیل بن لخم کو بادشاہ بنایا یہ شاہی
خاندان سے نہ تہا بعد اسکے پہر اسی خاندان مین حکومت آگئی چنانچہ امرء القیس بن نعمان
اکبر (جو ابن شقیقہ کے نام سے معروف ہے) حکمران ہوا یہ بکر بن وائل سے ہم نبرد
ہوا اسکے بعد اسکا لڑکا منذر بن ماء السماء حاکم ہوا ماء السماء کلیب کی بہن ہے قباد نے
مزدک زندیق کی اتباع پر اسکو مجبور کرنا چاہا جب اسنے انکار کیا تو اسکو معزول کرکے
بجائے اسکے حرث بن عمرو بن حجر کندی کو حاکم بنایا پہر اسکو انوشیروان نے حاکم
بنایا تا آنکہ حرث اعرج غسانی نے یوم حلیمہ مین اسکو قتل کیا جیسا کہ آیندہ بیان کیا جائیگا
بعد ازان عمرو بن ہند بادشاہ ہوا ہند کا نام یا یہ تہا یہ امرء القیس بن حجر کی پہوپہی تہی عمرو
بن ہند کو محرق ثانی بہی کہتے ہین اس لحاظ سے کہ اسنے بنو دارم کو قبیلہ تمیم سے جلادیا
تہا کیونکہ انہون نے اسکے بہائی کو قتل کرڈالا تہا جب اسکی خبر عمرو بن ہند کو ہوئی
تو اسنے قسم کہائی کہ بعوض ایک خون کے ان مین سے سو آدمیونکو جلادونگا چنانچہ
ایسا ہی کیا سولہ برس اسنے زمانہ حکومت انوشیروان مین حکمرانی کی بعد ازان اسکا بہائی
قابوس بن ہند حاکم ہوا یہ اعرج تہا اسکو بنو یشکر مین سے کسی نے مار ڈالا تہا پس بجائے
اسکے انوشیروان نے حیرہ پر اپنے کسی مرزبان کو مقرر کیا جب عرب نے اس کی

اطاعت نہ کی تو مجبور ہو کر منذر بن منذر بن ماء السماء کو حاکم بنایا منذر تخت حکومت پر بیٹھتے ہی شام کی طرف اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کو بڑھا حرث اعرج غسانی نے اسکو بھی مار ڈالا۔ تب بجائے اسکے اسکا لڑکا نعمان بن منذر حاکم ہوا یہ لوگ حیرہ میں سے زیادہ مشہور ہے عرب کے وفود اسکے پاس بکثرت آنے اور اسنے بنو جفنہ سے بہت آدمیونکو گرفتار کر لیا یہ عدی بن زید کی تحریک سے نصرانی ہو گیا اور اپنے آبائی دین کو چھوڑ دیا پھر عدی بن زید کو کسی شبہ سے قید کر دیا جب کسریٰ نے عدی کے بھائی کی سفارش سے عدی کی سفارش کی تو نعمان نے اسکو حالت قید ہی میں مار ڈالا عدی کا لڑکا زید جب بڑا ہوا تو کسریٰ نے اسکو اپنا ترجمان مقرر کیا اسنے کسریٰ ابرویز کو نعمان سے بدظن کر دیا اور اسکے ساتھ جنگ فارس و روم میں شامل ہوا فارس کو ہزیمت ہوئی اور نعمان ایک گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ سے بھاگا کسریٰ نے اس سے گھوڑا طلب کیا اسنے گھوڑا دینے سے اعراض کیا اور ایاس بن قبیصہ نے اپنا گھوڑا دیدیا بعد اس واقعہ کے نعمان وفد ہو کر کسریٰ کے پاس آیا کسریٰ نے اسکو مار ڈالا اور بجائے اسکے حیرہ پر ایاس بن قبیصہ کو حاکم بنایا لیکن عرب نے نعمان کے مارے جانیسے اسکی اطاعت نہ کی اور نہ اسکی حکومت مستقل طور پر رہی پھر ایاس کے مرنے کے بعد حیرہ پر فارس کی طرف سے آل منذر بہ نگرانی مرزبانان فارس حکومت کرنے لگے تا آنکہ مسلمانوں کی عالمگیر فتوحات نے حیرہ کو اپنے جھنڈے کے نیچے لیلیا۔

بیہقی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بنو نصر بتوں کی عبادت کرتے تھے سب سے پہلے نعمان بن شقیقہ نصرانی ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ نعمان ثانی عیسائی ہوا اس کے بعد عرب نے ان سب اطراف و جوانب کا اس کے لڑکے منذر کو

حاکم بنایا تھا جسکو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لشکر نے مار ڈالا - تواریخ الامم مین لکھا ہے کہ بنو نصر وغیرہ سے حیرہ کے ملوک پچیس ۲۵ نفر چھ سو برس کی مدت مین ہوئے ہین واللہ اعلم - یہ ترتیب طبری و جرجانی کی ترتیب سے بہت ملتی ہے واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین

شجرہ ملوک حیرہ



ملوک کندہ

طبری بروایت ہشام تحریر کرتا ہے کہ شرفاءحمیر ملوک حمیر کی کارپردازی کرتے
تھے ازانجملہ حسان بن تبع کا کارپرداز عمرو بن حجر سردار کندہ تھا اسکا باپ حجر وہ ہے
جسکو عرب آکل المرار کہتا ہے اور یہ حجر لڑکا ہے عمرو بن معاویہ بن حرث اصغر ابن معاویہ
بن حرث اکبر ابن معاویہ بن کندہ کا اور مادری بھائی ہے حسان تبع کا جب حسان
نے بلاد عرب پر چڑھائی کی اور حجاز کیطرف گیا تو بوقت واپسی معد ابن عدنان پر اپنے
بھائی حجر بن عمرو کو والی مقرر کیا اسنے نہایت نیک سیرتی سے اُنپر بسر کی اسکے
مرنیکے بعد اسکا لڑکا عمرو مقصور حاکم ہوا پھر آگے چلکر ہشام سے روایت کرتا ہے
کہ جب حسان نے جدیس پر فوج کشی کی تو حمیرین اسکو اپنا نایب کر گیا پس جبکہ وہ
مارا گیا اور اسکے بعد اسکا بھائی عمرو بن تبع حکمران ہوا تو اسنے اپنے بھائی حسان
بن تبع کی لڑکی سے عمرو بن حجر کا عقد کر دیا۔ بنو حمیر نے اس عقد کرنیسے بہت شور و
غل مچایا لیکن اُنکی ایک نہ سنی گئی بعد چند سے بطن بنت حسان اور صُلب عمرو بن حجر
سے حرث بن عمرو پیدا ہوا اور عمرو بن تبع کے بعد عبد کلال بن مثوب اصغر (حسان کی
اولاد سے) حاکم بنایا گیا اس وجہ سے کہ تبع بن حسان کی عقل زایل ہو گئی تہی عبد کلال
نصرانی مذہب رکھتا تھا اور اپنی قوم کے ساتھ برائی سے پیش آتا تھا لوگ اسکی کج خلقی سے
آزردہ تھے غالباً اسی سبب سے بنو حمیر نے اس حیلہ سے کہ اسنے ایک غسانی کو اپنا مشیر
بنا لیا تھا مار ڈالا اسکے بعد تبع بن حسان اچھا ہو گیا لوگون نے اسکو حاکم بنا لیا بنو حمیر اور
عرب اس سے ڈر گئے اسنے اپنے ہمشیر زادہ حرث بن عمرو بن حجر کندی کو بسر گروہی ایک
عظیم الشان لشکر کے بلاد معد و حیرہ کیطرف روانہ کیا نعمان بن امرء القیس بن شقیقہ سے

لڑائی ہوئی اثنا لڑائی مین نعمان معہ چند اپنے اہل بیت کے مارا گیا اسکے ہمراہی میدان جنگ سے بھاگ نکلے اور منذر بن نعمان اکبر اور اسکی مان ماءالسماء بچگئی اسیوقت سے آل نعمان کی حکومت جاتی رہی اور حرث بن عمرو کل ان بلاد کا حکمران ہوگیا جنپر آل نعمان حکومت کرتے تھے ۔

عام مورخین کا یہ بیان ہے کہ جب حرث بن عمرو بعد اپنے باپ کے عرب کا حکمران ہوا اور اسکی سطوت و غلبہ نے ایک طرحکی شہرت حاصل کرلی اسوقت ملوک حیرہ سے چھیڑ چھاڑ شروع کردیا (حیرہ مین ان دنون منذر بن امرالقیس حکومت کرتا تھا) اسی اثنا مین کسرے قباد بعد اپنے باپ فیروز بن یزدجرد کے تخت فارس پر بیٹھا یہ مانی زندیق کے مقلدین مین سے تھا اسنے منذر کو اپنے مذہب کی دعوت دی منذر نے انکار کیا اور حرث بن عمرو نے اسکے مذہب کو اختیار کرلیا اسوجہ سے کسرے قباد نے اسکو عرب کا حاکم بنادیا اور حیرہ مین اسکو رہنے کا حکم دیا اسکے بعد قباد مرگیا تو اسکے بعد اسکا لڑکا انوشیروان تخت نشین ہوا اسنے حیرہ کی حکومت پھر منذر کو دیدی اور حرث بن عمرو کو نہر سواد دیکر راضی کردیا پھر حرث نے ملک عرب کو اپنے لڑکون مین اسطرح تقسیم کیا کہ حجر کو بنو اسد پر اور شرحبیل کو بنو سعد و رباب پر اور سلمہ کو بکر و تغلب پر اور معدیکرب کو قیس و کنانہ پر حکمران کردیا بعض کہتے ہین کہ سلمہ حنظلہ و تغلب پر اور شرحبیل بسعد و رباب و بکر پر حاکم بنایا گیا اور قیس بن الحرث بعد چندے انمین آملے تھے کتاب الاغانی مین لکھا ہے کہ اسکا لڑکا شرحبیل بکر وائل پر اور حنظلہ بنو اسد اور بنو عمرو بن تمیم کی ایک گروہ اور رباب پر اور غلفا یعنی معدیکرب قیس پر سلمہ بنی الحرث بنو تغلب و نمر بن قاسط و سعد بن زید مناۃ پر حکمران ہوا ۔ انتہی کلام الاغانی ۔

شرحبیل اور اسکے بھائی سلمہ مین ناصافی ہوگئی مابین بصرہ وکوفہ یمامہ سے سات
منزل پر کلاب سے لڑے کلاب کی طرف سفیان بن مجاشع بن دارم (سلمہ کا دوست)
اپنے برادران مادری کو لیکر بڑھا بعد اسکے سلمہ معہ اپنے ہمراہیون کے آپہونچا
بڑی گھمسان لڑائی ہوئی بنو حنظلہ ۔ عمرو بن تمیم ۔ رباب بکر بن وائل کو ہزیمت ہوئی اور
بنو سعد معہ اپنے ہمراہیون کے واپس ہوئے اس اثنا مین سلمہ کیطرف سے کسی نے
باواز بلند کہا "جو شخص شرحبیل کو مار ڈالیگا اسکو سو اونٹ دیے جاینگے" اس آواز کے
سنتے ہی بنو سعد پھر لوٹ پڑے اور پہلے سے زیادہ مستعد ہو کر لڑے اس لڑائی
مین عصیم بن نعمان بن مالک بن غیاث بن سعد بن زہیر بن بکر بن حبیب تغلبی
نے شرحبیل کو مار ڈالا ۔ شرحبیل کے مارے جاتے ہی لڑائی کا خاتمہ ہوگیا جب اسکی خبر اسکے
بھائی معدیکرب کو پہونچی تو وہ صدمہ رنج والم سے مجنون ہوگیا اور اُسی حالت جنون مین مرگیا
بنو سعد نے کامیابی کے بعد شرحبیل کے اہل وعیال کو قید کرنا چاہا تھا لیکن عوف بن شجنہ
بن الحرث بن عطارد بن عوف بن سعد بن کعب نے انکو بحفاظت تمام اونکی قوم کے
پاس بھیجدیا اسکے بعد سلمہ پر فالج گرا اور اسی صدمہ سے وہ مرگیا ۔ حجر بن الحرث ایک مدت
تک بنو اسد پر حکمران رہا تا آنکہ اُسنے بضرورت بنو اسد کے پاس اطلب رسد وغلہ اپنا سفیر روانہ
کیا تو بنو اسد نے رسد وغلہ دینے کے عوض اسکے سفیر کو مارا اور اسکے خط کی اہانت کی حجر
اندنون تہامہ مین تھا جب اسکو اس واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ ربیعہ وقیس وکنانہ کو
لیکر انپر چڑھ آیا ان کے خون کو مباح کردیا رؤسا کو ان کے گرفتار کرلیا انہی مین عبید
ابن الابرص کو معہ ایک جماعت کے گرفتار کیا ۔ عبید ابن الابرص نے ایک
شعر لکھکر حجر کے پاس بھیجا جس سے خوش ہو کر حجر نے اسکو آزاد کردیا قیصر سے لوٹنے کے بعد

بنو اسد نے وفود (ڈیپوٹیشن) حجر کے پاس روانہ کیے جب یہ حجر کے پاس پہونچ گئے تو ایک موقع دیکھ کر دفعتہً حجر پر حملہ کر کے اسکو مار ڈالا اس قتل کا بانی مبانی علباء بن الحرث کاہلی تھا جب اسکی خبر امرؤ القیس کو پہونچی تو اُسنے یہ قسم کھائی کہ "جب تک بنو اسد سے معاوضہ نہ لونگا کسی دنیاوی چیز سے متمتع نہ ہونگا" امرؤ القیس چونکہ تنہا بنو اسد کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا اس وجہ سے اوس نے بنو بکر و تغلب سے اعانت چاہی چنانچہ بنو بکر و تغلب نے اسکا ساتھ دیا بنو اسد میدان جنگ سے بہ عجلت تمام بھاگ کر منذر بن امرؤ القیس والی حیرہ کے پاس جاکر پناہ گزین ہوے اور امرؤ القیس بنو کنانہ پر جا پڑا نہایت سختی سے ان کو قتل کیا بعد اسکے بنو اسد کے تعاقب کو چلا لیکن بلا کسی کامیابی کے درماندہ ہوکر واپس آیا اور بنو بکر و تغلب کے چلے جانیکے بعد موثر الخیر بن ذی جدن (بادشاہ حمیر) کے پاس گیا اور اس سے مدد کا خواستگار ہوا اُسنے پانچسو حمیری اور اوسکے علاوہ ایک گروہ عرب کا اسکے ساتھ کر دیا منذر نے اپنی قوم کو جمع کر لیا اور کسریٰ نوشیروان نے ایک لشکر اسکے مدد پر روانہ کیا دونوں فریق میں سخت لڑائی ہوئی انجام کار امرؤ القیس کو ہزیمت ہوئی حمیری اور جو اس کے ہمراہ تھے وہ میدان جنگ سے جان بچا کر بھاگ گئے امرؤ القیس ایک قبیلے سے دوسرے قبیلہ میں چھپتا پھرتا تھا اور منذر اس کی جستجو کر رہا تھا تا آنکہ امرؤ القیس قیصر کے پاس گیا اور اس سے مدد کا خواستگار ہوا قیصر نے اس کی امداد کی لیکن طماح[1] نے اس کی ساری امیدوں کا خاتمہ کر دیا یعنی

---

[1] طماح ایک شخص کا نام ہے بنو اسد سے۔ یہ قیصر کی خدمت میں رہتا تھا۔

یعنی بحکمت عملی اسکو زہر دلایا۔ واللہ اعلم۔

جرجانی کہتا ہے کہ ان ملوک کے بعد یہ نہین معلوم ہوا کہ پھر ملوک کندہ کو حکومت وسلطنت نصیب ہوئی یا نہین بہرکیف عرب انکو کندۃ الملوک کہتا ہے کہ حسان بن عمرو بن حجر تمیم پر اور معاویہ بن شرحبیل بن حصن۔ بنو عامر پر یوم جبلہ حکمران تھے اور حجر معاویہ بن حجر آکل المرار پر اور ملک مقصور عمرو بن حجر حاکم تھا ابن سعید کہتا ہے کہ ثور بن عفیر بن حرث بن مرۃ بن ادد بن یشجب ابن عبید اللہ بن زید بن کہلان کا لقب کندہ تہا یمن کے بلاد شرقی مین رہتا تھا اسکا دار الحکومت دمون تہا حکومت ان مین سے بنو معاویہ بن عنزہ کے خاندان مین تہی ملوک تبابعہ سے انکو مصاہرت[1] کا تعلق تہا تبابعہ بنو معد بن عدنان پر حجاز مین اپنی طرف سے حکمرانی کرنے پر مقرر کئے تھے پس اول جو شخص ان مین سے حکمران ہوا وہ حجر آکل المرار ابن عمرو بن معاویہ اکبر ہے اسکو تبع بن کرب نے جس نے کعبہ پر غلاف چڑہایا تہا حکومت کی کرسی پر بیٹہایا بعد اسکے عمرو بن حجر پہر اسکا لڑکا حرث مقصور بادشاہ ہوا جس نے قباد بادشاہ فارس کے کہنے سے مانی زندیق کی اتباع کی اور اسیوجہ سے بنو کلب مین مارا گیا مال واسباب اسکا لوٹ لیا گیا اس کے لڑکے جو بنو معد پر حکمرانی کرتے تھے وہ بہی اکثر مارے گئے از انجملہ حجر بن حرث بہی مارا گیا جو بنو اسد کا حاکم تہا پہر اسکا لڑکا امرء القیس اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کو اوٹھا اور قیصر کے پاس گیا لیکن طماح اسدی کے سازش سے مسموم

[1] مصاہرت کے لئے اردو زبان مین کوئی لفظ نہین پایا جاتا سسرالی رشتہ دار کو خواہ وہ زوج کے طرف سے ہو یا زوجہ کیطرف سے صہر کہا کرتے ہین۔

مارا گیا طماح اسدی سے نے اسکی نسبت یہ عام طور سے مشہور کر دیا تھا کہ امرء القیس قیصر کی لڑکی پر شیفتہ ہے اسیوجہ سے اسکو زہر آلود کپڑا پہنا دیا گیا اور اس ذریعہ سے اوسکی ساری امیدون اور ارمان زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا۔ صاحب التواریخ تحریر کرتا ہے کہ بعد اسکے حکومت بنو جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ مین منتقل ہوئی ان مین سے قیس بن معدیکرب بن جبلہ کی بڑی شہرت ہوئی انہین مین سے اعشیٰ اور اسکی لڑکی عمرۃ ہے جسکی لڑائیون اور شرت سے اخبار مشہور ہین اسکا بہائی اشعث مسلمان ہوگیا لیکن بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتد ہوگیا تہا جسکو ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لشکر گرفتار کر لایا تہا جیساکہ ہم آیندہ بیان کرینگے۔ اسی کے نسل سے بنو اشعث ہین جنکا ذکر دولت امویہ مین آئیگا۔

کندہ کے بطون سے سکون اور سکاسک ہین سکاسک اسوقت تک شرقی یمن مین ایک ممتاز حالت سے سحر و کہانت مین معروف و مشہور ہین انہین مین سے تجیب کا بہت بڑا قبیلہ ہے جن مین سے اندلس مین بنو صمادح بنو ذی النون اور بنو الاقسطس ملوک الطوائف ہین۔ واللہ تعالیٰ وارث الارض ومن علیہا۔

وهو خیر الوارثین

۱۱ رجب

غیرہ

اخبار ابناء جفنہ ملوک غسان شام

اس سے پیشتر ہم تحریر کر چکے ہین کہ شام مین سب سے پہلے عرب مین سے جس نے حکمرانی کی ہے وہ عمالقہ ہین بعد ازان بنوارم بن سام۔ جوارماین کے نام سے مشہور ہین اور ہم اس اختلاف کا ذکر جو کہ مورخین نے عمالقہ شام کی بابت کہا تھا اس سے پیشتر آئے ہین آیا وہ عمیلق بن لاوذ بن سام سے ہین یا عمالیق بن الیفاز بن عیصو سے مشہور و متعارف یہ ہے کہ وہ عملیق بن لاوذ سے ہین بنوارم اندنون اطراف شام و اعراق مین رہتے تھے۔ ملوک الطوائف سے اور ان سے اکثر معرکہ آرائیان رہین جیسا کہ اس سے پیشتر اسکا ذکر اشارۃً ہو چکا ہے ان عمالقہ کا آخری بادشاہ سمیدع بن ہوبر تھا جسکو یوشع بن نون نے قتل کیا تھا جس زمانہ مین بنی اسرائیل شام پر غالب آ گئے تھے۔ بعد اسکے بنو ظرب بن حسان (قبیلہ عاملہ عمالیق) مین حکومت چلی آئی انکا آخری حکمران الزبا بنت عمرو بن سمیدع تھی قضاعہ دیار جزیرہ مین انکے ہمسائگی مین تھے اور جب انکی ہوا بگڑی تو عمالقہ غالب آ گئے پھر الزبا کے مرنیکے بعد بنو الظرب بن حسان کی حکومت جاتی رہی اسوقت عرب کی زمام حکومت تنوخ (قبیلہ قضاعہ) نے اپنے ہاتھ مین لیلی اور وہ تنوخ لڑکا ہے مالک بن فہم بن تیم اللہ بن اسود بن وبرہ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ کا انکے حیرہ اور انبار مین جانے اور ٹھہرنے اور ارمانیون کے مجاورت رہنے کا حال اس سے پیشتر ہم بیان کر چکے ہین بروایت مسعودی تنوخ سے تین شخصون نے حکومت کی (۱) نعمان بن عمرو (۲) اسکا لڑکا عمرو بن نعمان (۳) اسکا بھائی حوار بن عمرو یہ لوگ روم

کیطرف سے حکمران تھے بعد اسکے تنوخ کے قوا ئے حکومت مضمحل ہوگئے اُنپر سلیح (بطون قضاعہ سے) پھر ضجاعمہ ضجعم بن سعد بن سلیح کی اولاد سے) غالب آیا اسکا نام عمرو بن حلوان بن عمران بن الحاف تھا تھوڑے دنون کے بعد یہ لوگ نصرانی ہوگئے روم سے انکو عرب کی حکومت دیدی ایک مدت تک حکومت انکے قبضہ مین رہی یہ بلاد مواب (ارض بلقا) مین رہتے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ جس نے سلیح کو اطراف شام کا حکمران بنایا تھا وہ قیصر طیطش ابن قیصر باہان تھا۔

ابن سعید کہتا ہے کہ بنو سلیح کی دو حکومتین تھین ایک بنو ضجعم کی دوسری بنو عبید کی بنو ضجعم کا دور حکومت ایک زمانہ تک رہا تا آنکہ غسان کو اُنپر استیلا و غلبہ حاصل ہوگیا انھون نے اُنکے ملک کو اُنسے چھین لیا انکا آخری بادشاہ زیاد بن ہبولہ تھا یہ اپنے بقیۃ السیف قوم کو لیکر حجاز کیطرف چلا گیا جنکو حجر آکل المرار والی حجاز نے قتل کر ڈالا بعض علما نسب بنو ضجعم اور دوس پر تنوخ کا اطلاق کرتے ہین جنھون نے بحرین مین قیام کیا تھا بعد ازان ضجاعمہ برشام کی طرف اور دوس بتہ عراق کیطرف چلا گیا اور بنو عبید بنو الابرس بن عمرو ابن اجع بن سلیح حضر پر حکمرانی کرتے رہے جسکے آثار اسوقت تک بر سنجار مین باقی ہین انہین مین سے ضیزن بن معاویہ بن عبید مشہور حکمران گذرا ہے جسکو جرامقہ ساطرون کے نام سے مشہور کرتے ہین اسکا قصہ جو سابور کے ساتھ گذرا ہے مشہور و معروف ہے۔ انتہی کلام ابن سعید۔

پھر عرب کی ریاست حمیر سے منتقل ہوکر کہلان کے قبضہ مین آگئی اور وہ بلاد حجاز پر حکمران ہوئے اور ازد یمن سے نکلکر بلاد عک مین مابین زبید و زمع مقیم ہوئے اہل ملک سے لڑے اُنکے بادشاہ کو ثعلبہ بن عمرو مزیقیا نے قتل کر ڈالا بعض اہل یمن

سے کہتے ہین کہ عک۔ عدنان۔ بن عبد اللہ بن ازد کا لڑکا ہے اور دار قطنی کہتا ہے کہ یہ عبد اللہ
بن عدثان (بالثار المثلثہ وضم العین) کی نسل سے ہے الغرض پھر وہ ظہران مین آئے
اور بنو جرہم سے مکہ مین لڑے بعد اسکے وہ اطراف و جوانب بلاد مین منتشر ہوگئے نیس
بنو نصر بن الازد شراۃ و عمان مین اور بنو ثعلبہ بن عمرو مزیقیا یثرب مین اور بنو حارثہ بن عمرو
مر الظہران (مکہ) مین قیام پذیر ہوئے انہین خزاعہ بھی کہتے ہین مسعودی کہتا ہے
کہ عمرو مزیقیا جسوقت اثنار سفر مین مقام مکہ پر وارد ہوا تو بنو نصر بن الازد اور عمر الکاہن اور
عدی بن حارثہ بن عمرو وہین ٹہر گئے اور بقیہ لوگ اسکے ہمراہ روانہ ہوئے تاآنکہ مابین
بلاد اشعر بین و عک دو وادیون زبید و زمع کے درمیان ایک نہر پر ٹھہرے جسکو غسان
کہتے تھے پس اُن لوگون نے اُس سے پانی پیا اور وہ اسی نام سے موسوم ہوئے
پھر ان سے اور معد سے لڑائیان ہوئین جنمین معد کو کامیابی ہوئی اور اُسنے ان کو شراۃ
کی طرف نکالدیا شراۃ ہی کو جبل الازد کہتے ہین یہ پہاڑ سرزمین شام مین اُن پہاڑیون
سے ملا ہوا ہے جو مضافات دمشق اور اردن سے ملی ہوئی ہین۔ ابن کلبی کہتا ہے
کہ عمرو بن عامر مزیقیا کی اولاد سے جفنہ[1] (جنمین ملوک ہوئے ہین) اور حرث[2] محرق
جس نے سب سے پہلے لوگون کو آگ مین جلایا تھا) اور ثعلبہ[3] (یعنی عنقاء) اور
حارثہ[4] اور ابو حارثہ و مالک[5] و کعب[6] و وداعہ[7] و عوف[8] و ذہل[9] و وائل[10] ہوئے۔ ذہل۔ نجران
کیطرف چلا گیا اُسی سے اسقف و عبیدہ ہین چونکہ یہ پچھلے تین اور عمران بن عمر اور ابو حارثہ
نے آب غسان نہین پیا اسیوجہ سے غسان نہین کہے جاتے اور اولاد مزیقیا
سے (۱) جفنہ (۲) حارثہ (۳) ثعلبہ (۴) مالک (۵) کعب (۶) عوف نے آب غسان
استعمال کرنیسے غسان کہلائے گئے۔ بعض کہتے ہین کہ ثعلبہ اور عوف نے بھی آب غسان

نہین استعمال کیا تھا الغرض غسان شام مین پہونچکر ضجاعم اور ان کے قوم سلیح کے
قریب مقیم ہوئے غسان کی سرداری ان دونون ثعلبہ بن عمرو بن المجالد بن حرث
بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن ابن الازد اور ضجاعم کی حکومت داود اللثق بن ہبولہ
بن عمرو بن عوف بن ضجعم کے قبضہ مین تہی یہ بنو ضجاعم روم کی طرف سے عرب مین
حکمران تھے جیساکہ ہمنے بیان کیا غسان نے جو کچھ عرب کی ریاست بنو ضجاعم کے قبضہ
مین تہی ان سے چھین لیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ روم اور فارس مین چھیڑ چھاڑ ہو رہی تہی
روم نے اس خیال سے کہ مبادا یہ گروہ فارس سے نہ مل جائے ان کے سردار
ثعلبہ بن عمرو (برادر جذع بن عمرو) سے نامہ و پیام کرکے یہ معاہدہ کر لیا کہ وہ کہ اگر
کسی وقت عرب بنو غسان سے سرکشی کرے گا تو روم چالیس ہزار رومیون سے
اس کی امداد کرے گا اور اگر کسی وقت روم کو ضرورت پیش آئے گی تو غسان بہی ہزار
جنگ آور سوار سے مدد کرے گا۔ بعد تکمیل معاہدہ روم نے انکو اپنی طرف سے حکمران
مقرر کیا اور ان کی حکومت تسلیم کر لی سب سے پہلے جس نے ان مین سے حکومت
کی وہ ثعلبہ بن عمرو بن المجالد ہے بعد اسکے ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ حکمران ہوا جرجانی
لکھتا ہے کہ "بعد ثعلبہ بن عمرو اوسکا لڑکا حرث بن ثعلبہ (جسکو ابن ماریہ بہی کہتے ہین)
بعد اوان منذر بن الحرث پہر نعمان بن منذر بن الحرث بعدہ ابو بشر (یا ابو شمر) بن الحرث
بن جبلہ ابن الحرث بن ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ حکمران ہوا بعض نسابین نے اسکا نسب
ایسا ہی بیان کیا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ لڑکا ہے عوف ابن الحرث بن عوف بن
عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن کا۔ پہر بعد ابو بشر کے حرث الاعرج ابن ابی شمر
پہر عمرو ابن الحرث الاعرج بعد اس کے منذر بن الحرث الاعرج بعدہ الایہم بن

جبلہ بن الحرث بن جبلہ بن الحرث بن ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ پھر بعد اسکے اسکا لڑکا جبلہ تخت حکومت پر بیٹھا۔

مسعودی کہتا ہے کہ پہلے جس نے اُن مین سے حکمرانی کی وہ حرث بن عمرو مزیقیا ہے بعد ازان حرث بن ثعلبہ بن جفنہ (یعنی ابن ماریہ ذات القرطین) بعدہ نعمان بن الحرث بن جفنہ بن الحرث پھر ابو شمر بن الحارث بن ثعلبہ بن جفنہ بن الحارث پھر اسکا بھائی منذر بن الحارث بعد اسکا بھائی جبلہ بن الحارث بعد ازان عوف بن ابی شمر بعدہ حارث بن ابی شمر حکمران ہوا اسکے عہد حکومت مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اسکی طرف بھی شجاع بن وہب اسدیؓ کو نامہ نامی لیکر روانہ فرمایا تہا جس مین اُسکو اسلام کی دعوت دی تہی ایسا ہی ابن اسحاق نے بہی روایت کی ہے نعمان بن منذر اور حارث بن ابی شمر کا ایک زمانہ تہا دونون ریاست وحکومت کیوجہ سے باہم لڑتے رہتے شعراء عرب مثل اعشی اور حسان بن ثابتؓ وغیرہ ان کے پاس قصائد مدحیہ لیکر جاتے تہے۔ پھر بعد حارث بن ابی شمر کے اسکا لڑکا نعمان پھر بعد اسکے جبلہ بن الایہم بن جبلہ حکمران ہوا یہ جبلہ دادا ہے اُس جبلہ کا جس نے اپنے دو بہائیون شمر ومنذر کے بعد حکومت کی۔

اور ابن سعید کہتا ہے کہ پہلے جس نے غسان سے شام پر حکمرانی کی اور بنو ضجاعم کی حکومت چھین لی وہ جفنہ بن مزیقیا ہے صاحب تواریخ الامم سے نقل کرتا ہے کہ جب جفنہ حکمرانی کی کرسی پر بیٹھا تو اُسنے جلق (یعنی دمشق) کی بنا ڈالی پینتالیس برس اسکی حکومت رہی بعد اسکے حکومت نسلاً بعد نسلٍ اسکے لڑکے کرتے رہے تا آنکہ حارث الاعرج ابن ابی شمر کا ظہور ہوا۔ اس کی مان ماریہ ذات القرطین

(بنو جفنہ سے) تھی۔ ابن قتیبہ کہتا ہے کہ منذر بن ماالسمار بادشاہ حیرہ نے ایک لاکھ لشکر لیکر اسی حارث پر حملہ کیا تھا جسکا مقابلہ حارث نے ایک سو قبایل عرب سے کیا تھا جسمین لبید شاعر بھی تھا لبید نے منذر کے قلب پر حملہ کرکے اُن مین سے اکثر کو قتل کر ڈالا بعضے جو بچگئے وہ بھاگ نکلے بعد اسکے غسان نے منذر کے بقیہ فوج پر حملہ کرکے میدان جنگ سے بھگا دیا چونکہ حلیمہ بنت الحارث لوگون کو جدال و قتال پر ابھار رہی تھی جبکہ وہ لڑائی سے جی چُراتے نظر آتے اسیوجہ سے یہ لڑائی یوم حلیمہ کے نام سے موسوم ہوئی اسکے بعد حکومت حارث اعرج ہی کی اولاد مین رہی تا آنکہ اُن مین سے جفنہ بن المنذر حکمران ہوا اسکو محرق اسوجہ سے کہتے ہین کہ اسنے حیرہ دارالسلطنت آلِ نعمان کو جلا دیا تھا تیس برس اسکی حکومت رہی پھر نعمان بن عمرو بن منذر حکمران ہوا جس نے قصر سویدا و قصر حارث صیدا کے قریب بنوایا جسکا ذکر نابغہ کے شعر مین ہے اسکا باپ بادشاہ نہ تھا بلکہ فوج کا سپہ سالار تھا بعد اسکے جبلہ بن نعمان بادشاہ ہوا اسکا قیام صفین مین تھا اسکو اولا منذر بن منذر ابن ماالسمار نے ہزیمت دی تھی لیکن انجام کار اسی روز منذر مارا گیا پھر بعد اسکے انہین مین نو حکمران یکے بعد دیگرے ہوئے دسوان ابو کرب نعمان بن حارث تھا جسکا مرثیہ نابغہ نے لکھا ہے اسکا قیام واطراف دمشق مقام جولان مین تھا بعد اسکے ایہم بن جبلہ بن حارث بادشاہ ہوا اسکو ایک قبیلہ سے دوسرے کو لڑا دینے کا بہت بڑا ملکہ حاصل تھا چنانچہ اسکی انہین حرکات سے بعض قبایل عرب فنا ہو گئے یہی فعل اسنے جسر گو عاملہ وغیرہ کے ساتھ کیا یہ تدمر مین رہتا تھا اس کے بعد پھر پانچ بادشاہون نے انمین سے حکومت کی چھٹا ان مین کا

جبلہ بن ایہم تہا جو اسکا آخری بادشاہ ہوا ہے۔ انتہی کلام ابن سعید۔

جبلہ بن ایہم ہی کے عہد حکومت مین اللہ جل شانہ نے اسلام کی روشنی سے دنیا کو منور فرمایا تہا چنانچہ جب شام کی سرزمین بہی آفتاب اسلام سے منور ہوئی اور اسلامی حکومت نے اپنے سطوت کے پہریرے اڑائے تو جبلہ بن ایہم مسلمان ہو گیا اور اپنا آبائی ملک و وطن چھوڑکر مدینہ منورہ چلا آیا اہل مدینہ نے اسکی سخاوت و دریا دلی سے اسکے آنے پر خوشی و مسرت ظاہر کی عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) نے کمال عزت سے اسکو ٹہیرایا مہاجرین و انصار تو قیر کی نگاہ سے دیکھتے تھے بعد چندے اسنے فزارہ کے ایک مسلمان کو مارا اور اُسکے پاؤن پکڑکر زمین پر گھسیٹا۔ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کے روبرو یہ مقدمہ پیش کیا گیا

عمرؓ (جبلہ سے) تم نے اس شخص کو طمانچہ مارا ہے اور پاؤن پکڑکے گھسیٹا ہے؟

جبلہ۔ ہان مین نے ایسا ہی کیا ہے۔

عمرؓ۔ کیون؟ اسنے کوئی تمہارا قصور کیا تہا؟

جبلہ۔ ایک بازاری معمولی آدمی کے مارنے کے لئے کسی قصور کی ضرورت نہین ہے ان لوگونکو گناہ اور بے گناہ مارنا چاہیے۔

عمرؓ۔ اولاً اسلام نے اسکو جائز نہین رکہا ثانیاً اگر اسنے کچھ قصور بہی کیا ہوتا تو اسکو میرے روبرو پیش کرتے تمکو خود سزا دینے کا مجاز نہ تہا۔

جبلہ۔ مجاز کیسا جسکو مین خود سزا دے سکون اوسکو امیر المومنین کے روبرو کیون پیش کرون۔

عمرؓ۔ یہ تقریر تمھاری قابل پذیرائی نہین ہے تمکو یا کسی کو کسی مجرم کے سزا دینے کا اختیار نہین ہے تمسے اسکے عوض مین قصاص لیا جائیگا۔

جبلہ۔ مجھکو آپ اس امر کی اجازت دیجئے کہ مین اپنے دین کو چھوڑ دون جسمین ایک بازاری کے مقابلہ مین ملوک سزا پاتے ہین۔

عمرؓ۔ دیکھو ایسے کلمات زبان سے نہ نکالو یہ خیالات تمھاری بربادی کے باعث ہون گے۔

جبلہ۔ مجھکو اسکی پرواہ نہین ہے اور نہ ایسے دین کی حاجت ہے جسمین بازاری اور ملوک ایک درجہ مین شمار کئے جائین۔

عمرؓ۔ دیکھ اس جرم کی سزا مین گردن ماری جائیگی اسلام مین مرتد ہونیکی یہی سزا ہے۔

جبلہ۔ تو کیا میری بھی گردن ماری جائیگی؟ مجھکو حکم دیجئے کہ مین اس دین کے قیود سے آزاد ہو جاؤن مین آج سے اس دین کیطرف مڑکر کبھی نہ دیکھونگا۔

عمرؓ۔ مین تجھسے پہلے اس مسلمان کے مارنیکا قصاص لیتا ہون بعد اسکے مرتد ہونیکی وجہ سے تیری گردن زنی کا حکم دیتا ہون۔

جبلہ۔ مجھکو ایک شب کی مہلت دیجئے تاکہ مین اپنے بارے مین غور کر لون۔

عمرؓ۔ اچھا مین تجھے ایک شب کی مہلت دیتا ہون۔

عمر فاروقؓ نے یہ کہکر جبلہ کی حفاظت اور نگہبانی کا حکم دیا جبلہ اوٹھکر اپنے مکان پر آیا اور نگہبانون کی آنکھ بچاکر قسطنطنیہ چلا گیا اور وہین تا بقاء حیات رہا تا آنکہ سنہ ۲۰ ہجری مین مر گیا۔

بروایت ثقات۔ جبلہ اپنے اس فعل پر نادم ہوا اور تا عمر خود کردہ پریشان اور رفتار بادیان کیا جاتا ہے کہ حسان بن ثابتؓ کے پاس اکثر تحایف بھیجتا تھا اسوجہ سے کہ انھون نے زمانہ جاہلیت مین اس کی اور اوس کی قوم کی مدح لکھی تھی۔ بروایت

ابن ہشام شجاع بن وہب رضؓ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبلہ کیطرف روانہ کیا تھا

مسعودی کہتا ہے کہ کل ملوک غسان شام مین گیارہ (۱۱) نفر ہوئے۔ نعمان اور منذر و جبلہ و ابوشمر کے بھائی ہین۔ علاوہ آل جفنہ کے شام پر اور لوگون نے بھی حکومت کی تھی مثلاً حارث اعرج یعنی ابوشمر بن عمرو بن حارث بن عوف اور یہ عوف دادا ہے ثعلبہ بن عامر قاتل داؤد اللثق کا اور اسپر ابوجبیلہ بن عبد اللہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج بن ثعلبہ بن مزیقیا نے بھی حکمرانی کی ہے یہ ابوجبیلہ وہ ہے جس سے مالک بن عجلان نے یہود یثرب کی شکایت کی تھی جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے

ابن سعید بروایت صاحب تاریخ الامم تحریر کرتا ہے کہ چھ سو برس کے عرصہ مین کل ملوک بنو جفنہ بتیس (۳۲) نفر ہوئے غسان کی حکومت شام سے جاتی رہی اُنکے ممالک کے مالک بنو سطیح ہو گئے اور غسان بعد انقراض حکومت شام قسطنطنیہ مین رہے پھر جب حکومت قیاصرہ کی بھی منقرض ہو گئی تو بنو غسان جبل کرش یعنی مابین بحر طبرستان و بحر نیطش مین (جو خلیج قسطنطنیہ سے نکلا ہے) جاکر مقیم ہوئے اسی پہاڑ مین باب الابواب ہے یہین ترک تنصر و شرکس وارکس ولاص وکسا کی شاخین ہین انھین کے ساتھ فارس و یونان کی بعض نسلین بھی رہتی ہین لیکن ان کل پر شرکس غالب ہین پس قبایل غسان بعد انقراض حکومت قیاصرہ ان پہاڑون مین چلے آئے اور ایک دوسرے مین مل جلکر اپنے انساب کو ضایع کر دیا اسی سے بعض کا یہ خیال ہے۔ شرکس غسان کی نسل سے ہین۔ واللہ حکمتہ بالغتہ فی حکمہ۔

اخبار اوس وخزرج ابنار قیلہ

ملوک یثرب

اس سے پیشتر کسیقدر اجمالی کیفیت یثرب کی ہم بیان کر چکے ہین کہ یہ (شہر یثرب) یثرب بن قائیۃ بن مہلهل بن ارم بن عبیل ابن عوص کا آباد کیا ہوا ہے اور عبیل بھائی ہے عاد کا۔ اور بروایت یثرب بیٹا ہے قاید بن عبیل بن مہلائیل ابن عوص بن عملیق بن لاوذ بن ارم کا اور یہ روایت بہ نسبت اول کے صحیح تر ہے اور ہمارے بیان سے جاسم کا (گروہ عمالقہ سے) حکمران ہونے اور ان کے بادشاہ ارقم کی حکومت اور پھر بنی اسرائیل کا انپر غالب آنے اور انکو قتل کرنے اور حجاز کو عمالقہ کے قبضے

یثرب کی تحقیق ؎ یثرب۔ مدینہ منورہ کا قدیمی نام ہے جسکے کہنے کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے قال ابن الاثیر یثرب اسم مدینۃ النبی صلعم قدیما فغیرها طیبۃ وطابۃ کراهۃ التثریب وهو اللوم والتعییر (ابن اثیر نے کہا ہے کہ یثرب مدینہ نبویہ (صلعم) کا قدیمی نام ہے پس جناب موصوف نے اسکو طیبہ اور طابہ سے بدل دیا بوجہ کراہت تثریب یعنی لوم اور تعییر کے) تاج العروس مین لکھا ہے (یثرب) کیضرب واثرب) بابدال الیاء ہمزۃ کذا فی معجم البلدان اسم للناحیۃ التی منها المدینۃ وقیل للناحیۃ منها وقیل هی (مدینۃ النبی صلعم) سمیت باول من سکنها من ولد سام بن نوح وقیل باسم رجل من العمالقۃ و قیل هو اسم ارضها یثرب مثل یضرب (یعنی بروزن یضرب) ہے اور اثرب یا کو ہمزہ سے بدل کر بھی آیا ہے ایسا ہی معجم البلدان مین ہے (یثرب) نام ہے اس سمت کا جس سمت مین مدینہ ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ اسکی طرف کے ایک سمت کا نام ہے اور کہا گیا ہے کہ یہی مدینۃ النبی صلعم ہے جو کہ موسوم ہوا ہے اون کے نام سے جو اسمین پہلے اولاد سام بن نوح سے رہتے تھے اور کہا گیا ہے کہ یہ ایک شخص کے نام سے موسوم ہوا ہے جو عمالقہ سے تھا اور کہا گیا ہے کہ یہ نام اوس سرزمین کا ہے) وروی عن النبی صلعم انه نهی ان یقال للمدینۃ یثرب وسماها طیبۃ وطابۃ کانه کره التثریب باقی صفحہ ۲۳۷ مین)

نکال لینے کا حال کسیقدر معلوم ہو چکا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حجاز اس زمانہ مین آباد اور قابل سکونت تھا۔ ہمارے اس بیان کی تائید یہ واقعہ کر رہا ہے کہ جسوقت بنی اسرائیل نے داؤد علیہ السلام کی اطاعت سے انحراف کیا اور اُن کے لڑکے اشبوشت کے ہمراہ ہوکر خروج کیا داؤد علیہ السلام معہ سبط یہوداخیبر کیطرف چلے گئے اوسان کا لڑکا شام کا مالک بن بیٹھا سات برس تک معہ سبط یہودا خیبر مین رہے تاآنکہ اونکا لڑکا مارا گیا اور داؤد علیہ السلام شام کو واپس آئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی آبادی یثرب سے ملی ہوئی تھی بلکہ خیبر سے بھی متجاوز تھی ہم نے اُسی مقام پر اُن بنی اسرائیل کے ٹھہرنے کا حال جو کہ حجاز مین سکونت پذیر ہو گئے تھے اور یہود خیبر اور بنو قریظہ کے اجتماع کی کیفیت تحریر کر دی ہے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۳۱ کا) ضماد فی کلام العرب (اور روایت کیگئی ہے جناب نبی صلی اللہ علیہ سے بیشک آپ نے منع فرمایا ہے یہ کہ مدینہ کو یثرب کہا جائے اور نام رکھا ہے آپنے اسکا طیبہ اور طابہ گویا آپ نے مکروہ جانا یثرب کو کیونکہ وہ کلام عرب مین فساد ہے) اس تقریر سے معلوم ہو گیا کہ یثرب کو یثرب کہنا ناجائز ہے بلکہ وہ طیبہ اور طابہ باعتبار حدیث نبوی کہنا چاہیے اور با این ہمہ جو شخص یثرب کہے گا وہ بیشک مرتکب منہی عنہ کا ہوگا محبت کے معنی یہ نہین ہین کہ محبوب جس نام کے لینے کی ممانعت کرے عاشق اوسکو پیار سے کہے یہ محبت نہین ہے بلکہ مخالفت ہے مسلمانون کو اس سے بچنا چاہیے باقی رہا یہ شبہ کہ یثرب کو بجائے طیبہ یا طابہ کے مدینہ کیون کہتے ہین اوسکا جواب یہ ہے کہ لوگ بنظر سہولیت یثرب کو مدینۃ الرسول کہنے لگے پھر رفتہ رفتہ بہ خیال تخفیف حسب قاعدہ عرب بجائے مدینۃ الرسول کے المدینہ زبان زد ہو گیا جب عجمیون کے ہاتھ یہ نام پڑا تو انھون نے الف ولام کو حذف کر دیا اور مدینہ کہنے لگے انکو شاید اسکی اطلاع ہی نہ تھی کہ عرب نے اس الف ولام کو بعوض مضاف الیہ کے قائم کیا ہے (میرے خیال مین یثرب کو مدینہ کہنے مین کوئی ہرج نہین ہے برعکس یثرب کہنے کے کیونکہ اوسکی ممانعت آگئی ہے۔

حارثہ مدینہ میں

مسعودی کہتا ہے کہ حجاز اس زمانہ مین سیرابی اور تروتازگی مین عمدہ ترین بلاد سے تھا چنانچہ یہود بلاد یثرب مین آکر مقیم ہوے وہین اونھون نے اپنے ٹھہرنے اور قابل گزران مکانات بنا کے آپ ہی اپنی حکمرانی کرنے لگے بعد چندے قبایل عرب بھی آکر ان مین شامل ہو گئے اور ان کے ساتھ رہنے لگے ان کی تمام حکومت ملوک بیت المقدس کے قبضہ مین تھی جو بعد سلیمان علیہ السلام کے یہودیہ کے حکمران ہوے ہین پس جب مزیقیا ابتدا ئے یمن سے نکلا اور غسان نے شام پر قبضہ کر لیا پھر وہ مر گیا اور اسکا لڑکا ثعلبہ عنقا حکمران ہوا اسکے مرنے کے بعد ثعلبہ بن عنقا حاکم ہوا اس نے اپنے لڑکے حارثہ پر سختی کی تب حارثہ چند لوگونکو ہمراہ لیکر یثرب کی طرف چلا آیا اور بنو جفنہ شام مین ٹھہرے رہے حارثہ نے یثرب مین پہونچکر یہود خیبر سے عہد و پیمان لیکر وہین سکونت اختیار کر لی ابن سعید کہتا ہے کہ ان دنون یمن کا بادشاہ شریب بن کعب تھا یہی اسکے بوادی کے حکمران تھا تا آنکہ بوجہ کثرت و غلبہ اُسکی حکومت منعکس ہو گئی۔

ابو الفرج اصفہانی کتاب الاغانی مین تحریر کرتا ہے کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کاہن اولاد کوہن بن ہارون (علیہ السلام) سے تھے یہ لوگ اس سے پیشتر کہ ازد سیل عرم کی وجہ سے یمن سے جدا ہوا اور اوس و خزرج یثرب مین آئین موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد ہی یثرب مین آ گئے تھے یثرب مین یہود کے آنے سے پہلے عمالیق کی نسل سکونت پذیر تھی اور وہی اسکے قدیم باشندہ ہین ان مین بغاوت و شرارت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اطراف یثرب مین یہی پہیلے ہوئے تھے چنانچہ مدینہ مین انہین مین سے بنو لقیف اور بنو سعد اور بنو الارزق اور بنو نظرون رہتے

تھے حجاز کی حکومت ان مین سے ارقم کے ہاتھ مین تھی اس کی حکومت کا دایرہ تیما سے فدک تک پھیلا ہوا تھا مدینہ ایک سرسبز اور اُن کے کھیتون اور باغات کا مقام تھا۔ جس زمانہ مین موسیٰ (علیہ السلام) نے بغرض جہاد جا بجا فوجین بھیجی تھین تو عمالقہ کی طرف بھی ایک لشکر بنی اسرائیل کا روانہ کیا اور یہ حکم دیا تھا کہ اُن مین سے کوئی باقی و زندہ نہ رکھا جاسے لیکن بنی اسرائیل سے برخلاف اس حکم کے ارقم کے لڑکون کو قتل نہ کیا پس جب وہ بعد وفات موسیٰ (علیہ السلام) شام مین سگئے اور بنی اسرائیل سے ارقم کے لڑکونکے قتل نکرنیکا حال بیان کیا تو بنی اسرائیل سے انکو شام مین داخل نہ ہونے دیا اور اس معصیت کیوجہ سے بلاد عمالقہ کیطرف انکو واپس کردیا چنانچہ وہ واپس ہوکر مدینہ مین آٹھہرے یہ اولا یہود کے قریب مین ٹھہرنیکا ماجرا ہے بعد اسکے وہ لوگ اطراف مدینہ مین منتشر ہوگئے اپنے حسب حاجت قلعہ۔ باغات۔ مکانات۔ بنا سے غرضکہ ایک زمانہ تک اسی اسی حالت پر رہے۔ تاآنکہ رومی بادشاہ شام مین بنی اسرائیل پر غالب آیا اور اُسنے انکو قتل و گرفتار کرنا شروع کیا بنو نضیر۔ بنو قریظہ۔ بنو بہدل حجاز کیطرف بھاگے روم نے انکا تعاقب کیا اثنا راہ مین روم مابین شام و حجاز شدت تشنگی سے ہلاک ہوگئے اور یہ مقام ثمر الروم کے نام سے موسوم ہوا۔ جب یہ تینون قبایل مدینہ مین پہونچے تو انھون نے بالائے مدینہ مین قیام اختیار کیا۔ بنو نضیر قریب بطحان اور بنو قریظہ و بنو بہدل نہرونہ پر مقیم ہوئے اور جس زمانہ مین اوس و خزرج مدینہ مین آئے ہین اسوقت وہان یہود کے ساتھ بنو شقمہ۔ بنو ثعلبہ۔ بنو زریمہ۔ بنو قینقاع۔ بنو یزید۔ بنو نضیر۔ بنو قریظہ۔ بنو بہدل۔ بنو عوف۔ بنو عصص [illegible] بنو یزید اور بنو نعیف بلی سے اور بنو شقمہ غسان سے تھے

بنو قریظہ اور بنو نضیر کے نسبت بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ یہ کاہنون (یعنی بیت المقدس
کے مجاورون) مین سے ہین جیساکہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا پس جبکہ سیل عرم
آیا اور ازد یمن سے نکلا تو ازد شنوہ شام (سراۃ) مین اور خزاعہ طوی مین اور غسان
بصرے وارض شام مین اور ازد عمان طایف مین اور اوس وخزرج یثرب مین ٹہرے
بعض ان مین سے کہلے ہوے میدانون مین اور بعض دیہاتون مین اپنے اہل وعیال
کے ساتھ مقیم ہوے اوس وخزرج نہایت تنگی ومصیبت مین پڑگئے اسوجہ سے کہ مدینہ
مین نہ تو اسکے باغات تہے اور اُنکے قبضہ مین کاشتکاری اور چراگاہین تہین حکومت
یہود کے قبضہ مین تہی ایک زمانہ تک رعایا خوش باشون کیطرح گذران اوقات
کرتے رہے بعد مدت مالک بن عجلان وفود (ڈیپوٹیشن) لیکر ابو جبیلہ غسانی حکمران
غسان کے پاس گیا اور اپنے ہم قوم کی تنگی معیشت اور تنگی معاشرت سے اسکو
آگاہ کیا ابو جبیلہ نے کہا "تم بہی عجیب آدمی ہو تمنے اُس زمانہ مین اپنے ہمساؤن پر
کیون نہ قبضہ کرلیا جبوقت ہمنے اپنے اہل شہر کو مغلوب کیا تہا خیر جو کچہ ہوا اچہا ہوا
اب تم جاؤ ہم تمہارے امداد کو آئینگے" مالک بن عجلان یہ خوشخبری لیکر اپنی قوم مین
آیا اور ابو جبیلہ کے آمد کا منتظر رہا تا آنکہ ابو جبیلہ چند کارآزمودہ آدمیونکو لیکر ذی حرض
مین آاُترا اور اوس وخزرج کو اپنی امداد سے آگاہ کیا اور اس خیال سے کہ مبادا
یہود اسکی امداد سے مطلع ہوکر قلعہ مین پناہ گزین نہ ہوجاوین اسنے مدینہ کے باہر ایک
حوض پر تکلف اور ایک خوشنما مکان بنایا اور یہودیون کی وہین دعوت کی جب یہود
اس مکان مین داخل ہوے تو انکو چُن چُن کر قتل کرڈالا بعد اسکے اُسنے اوس و
خزرج سے متوجہ ہوکر کہا "کہ ان یہودیون کے قتل کے بعد بہی اگر شہر پر قبضہ نہ کرلیا تو

مین تم لوگو نکو جلا دونگا، ابوجبیلہ یہ کہکر شام کو واپس آیا۔ یہود اور مالک بن عجلان مین آتش عداوت بھڑک اُٹھی بعد چند سے جب وہ اس واقعہ کو بھول گئے تو مالک بن عجلان نے بہ صلاح ومشورہ یہود کی دعوت کی یہود نے دعوت مین آنے سے انکار کیا اور ابوجبیلہ کے غداری اور دھوکہ دینے کا عذر بیان کیا مالک بن عجلان نے کہا کہ مین ابوجبیلہ کیطرح غدار اور کینہ ور نہین ہون اور نہ مین اسکی طرح تمھارے ساتھ بدعہدی کرسکتا ہون یہود اسکے کہنے مین آگئے جب وہ لوگ مکان دعوت مین آنے لگے تو مالک نے ان مین سے ستاسی رئیسون کو قتل کیا کچھ لوگ جو باقی رہ گئے وہ کسیطرح سے اپنی جان بچاکر بھاگ گئے اس واقعہ کے بعد یہود نے جھلاکر مالک بن عجلان کی صورت اپنے کنایس (گرجے) اور بازارون مین بنالی اور اسپر لعنت ونفرین کرنے لگے الغرض جب مالک نے ابوجبیلہ کے بقیۃ السیف کو اس حیلہ سے ختم کیا تو جو باقی رہگئے وہ بخوف جان دبگئے اور اوس فتنہ پردازی سے جو اس سے پیشتر کرتے تھے باز آئے اور اوس وخزرج کے بطون سے امداد چاہنے اور انکے زیر سایہ امن رہنے لگے انتہی کلام الاغانی۔

اوس و خزرج کے بطون

حارثہ بن ثعلبہ کے دو لڑکے تھے (۱) اوس (۲) خزرج۔ ان دونون کی مان قیلہ بنت الارقم بن عمرو ابن جفنہ تھی بعضے کہتے ہین کہ قیلہ کاہن بن عذرہ کی لڑکی (قبیلہ قضاعہ سے) تھی ایک مدت تک یہ اسی حالت مین رہے تاآنکہ انکی نسلی شاخین بڑہین اور ان مین ایک گونہ توانائی اور اپنے دشمنون سے مقاومت کرنے کی طاقت آگئی۔ بنوالاوس کی کل نسلی شاخین مالک بن اوس سے نکلی ہین منجملہ اُنکے خطمہ بن جشم بن مالک اور ثعلبہ اور لوذان (یہ دونون عمرو بن

عوف بن مالک کے نسل سے ہیں) اور بنو عوف بن عمرو سے خنش و مالک و کلفہ (یہ سب بنو عوف بن مالک سے ہیں) اور مالک بن عوف سے معاویہ و زید اور زید سے عبید و ضبیعہ و امیہ اور کلفہ بن عوف سے جحجبا بن کلفہ اور مالک ابن الاوس ہی سے حارث و کعب پسران خزرج بن عمرو بن مالک اور کعب سے بنو ظفر اور حارث بن الخزرج سے[1] حارثہ و جشم اور جشم سے بنو عبد الاشہل اور اسی (مالک بن الاوس) سے بنو سعد و بنو عامر پسران مرہ بن مالک ہیں پس بنو سعد جعادرہ اور بنو عامر سے عطیہ و امیہ و وائل ہیں اور یہ سب زید بن قیس بن عامر کی نسل سے ہیں اور نیز مالک بن الاوس سے بنو اسلم و بنو واقف پسران امرء القیس بن مالک ہیں۔ قبیلہ اوس کے یہی بطون ہیں اور خزرج بن حارثہ کے کعب و عمرو و عوف و جشم و حارث سے پانچ بطون ہوئے پس کعب بن الخزرج سے بنو ساعدہ بن کعب اور عمرو بن الخزرج سے بنو نجار (یعنی تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو) ہیں نجاری قبیلہ کی بہت سی شاخیں ہیں از انجملہ بنو مالک۔ بنو عدی۔ بنو مازن بنو دینار ہیں) اور مالک بن نجار سے مبدول (جسکو عامر کہتے ہیں) اور غانم و عمرو اور عمرو سے عدی و معاویہ ہیں اور عوف بن الخزرج سے بنو سالم و قواقل اور قواقل سے ثعلبہ و مرضخہ اور سالم بن عوف سے بنو عجلان بن زید بن غصم بن سالم ہیں اور جشم بن الخزرج سے بنو جشم تزید بن جشم ہیں پس غضب بن جشم سے بنو بیاضہ اور بنو زریق پسران عامر بن زریق بن عبد حارثہ ابن مالک بن غضب اور تزید بن جشم سے بنو سلمہ بن سعد بن علی راشد بن

---

[1] صاحب سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل نے جشم کو حارثہ کا اور حارث کو خزرج کا لڑکا لکھا ہے حالانکہ حارثہ اور جشم دونوں حارث بن الخزرج کے لڑکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

[2] جشم سے علاوہ بنو عبد الاشہل کے بنو حریش اور بنو زعورا اور عبد الاشہل سے بنو زعبہ ہیں۔

سارده بن تزید اور حارث بن الخزرج سے بنو خدرہ و بنو حرام پسران عوف بن الحارث بن الخزرج ہین۔ بطون خزرج بہی ہین واللہ اعلم۔

الغرض جسوقت مدینہ مین ان دونون قبیلون اوس وخزرج کی نسل کی ترقی ہونے لگی ہوتی گئی اور انکے نفوس کی کثرت ہوچلی یہود نے انکی قوت توڑنے اور انکی طاقت کے پریشان کرنے کے غرض سے نقض عہد کرلیا اور اُس عہد و پیمان کا لحاظ چھوڑ دیا جو اُنکے بزرگون نے اوس وخزرج کے مورث اعلی سے کیا تھا اور ان دنون مدینہ مین یہود ہی کو عزت و ثروت حاصل تہی بعد چندے مالک بن عجلان کا ظہور ہوا جسکا ابہی مذکور ہوچکا ہے اسکے ظاہر ہوتے ہی قبایل مالک و سودہ کی کسیقدر عزت ہونے لگی پس جب یہود نے بدعہدی کی اور اُس سے بنو اوس وخزرج کو مصیبتون مین گرفتار ہونا پڑا اسوقت مالک بن عجلان۔ ابو جبیلہ والی غسان کے پاس شام مین گیا اور ابو جبیلہ اسکی مدد کو نکلا (ابو جبیلہ لڑکا ہے عبداللہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج کا۔ حبیب بن عبد حارثہ اور اسکا بھائی غانم۔ غسان کے ساتھ شام کیطرف چلے گئے خزرج کا ساتھ چھوڑ دیا تہا) جب ابو جبیلہ کے آنیکی خبر پسران قیلہ (یعنی اوس وخزرج) کو ہوئی تو وہ اسکے استقبال کو آئے اور اسکو اس واقعہ سے آگاہ کردیا کہ یہود تمہارے آنیکی خبر سنکر قلعات مین پناہ گزین ہوگئے ہین۔ جبیلہ نے پوشیدگی بظاہر یمن کا قصد کردیا جب یہود کو معلوم ہوا تو وہ اپنے قلعہ سے نکلے ابو جبیلہ نے بمشورہ اوس وخزرج رؤسا یہود کی دعوت کی اور جب وہ کھانے مین مصروف ہوئے تو اُنمین سے ایک کو بہی زندہ نہ چھوڑا اس واقعہ کے بعد اوس وخزرج کی حکومت کا پھریرہ کامیابی کے ہوا مین لہرانے لگا اور انکے قدم اعالی اور اسافل مدینہ پر جم گیا یہود کا

[illegible] قمیص [illegible] جبیر [illegible] الخیل واعلموا [illegible] وقل عفوا [illegible]

کی تعداد کم ہو گئی وہ جسقدر ذلت و خواری اور تباہی و رسوائی مین پڑ گئے اسیقدر ابنا قیلہ کو توانائی و عزت و ثروت حاصل ہو گئی غرضکہ یہود کے قبضہ مین سواے دو ایک قلعہ کے اور کچھ نہ رہگیا باقی اطراف یثرب مین جو کچھ تھا اسکے مالک ابنا قیلہ بن بیٹھے۔

اسلام مدینہ مین

پھر یہ دونون قبیلہ بعد مغلوبی یہود یثرب مین کمال عزت و احترام سے بسر کرنے لگے ان کے ہمسایہ دشمن قبایل مضر ان دونون قبایل کے احلاف ہوتے اکثر ان دونون قبیلون مین لڑائیان ہوئین ہر ایک کے حلیف انکے ساتھ ہوکر اپنے مقابل سے لڑتے تھے اسکے مشہور ترین وقایع سے جسمین گھمسان لڑائی ہوئی تھی یوم بعاث ہے جو قبل بعثت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقع ہوا تھا اندنون خزرج مین عمرو بن نعمان بن صدرۃ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضہ اور اوس مین حضیر الکتائب ابن سماک بن عتیک بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل حکمران تھا اور حلفاء خزرج مین اشجع (غطفان سے) جہینہ (قضاعہ سے) اور اوس کے حلفا مین مزینہ (اسیار طلحہ بن الیاس سے) قریظہ و نضیر (یہود سے) داخل تھے (لڑائی کا عنوان نہایت خطرناک تھا عرب کے دو نہایت عظیم الشان قبیلے (قبیلہ) میدان جنگ مین شمشیر بکف نکلے ہوئے تھے ابتداء خزرج کی کامیابی کی صورت دکھائی دیتی تھی بعدہ حضیر نے اثناء جنگ مین اپنے گھوڑے کو میدان جنگ سے پھیر دیا جس سے اوس اور اُسکے حلفا کسیقدر پیچھے کو ہٹے خزرج نے یہ سمجھکر کہ اوس کو ہزیمت ہوئی قدم آگے بڑھاے اور اس مغالطہ مین اسکو ہزیمت اوٹھانی پڑی اُنکا سردار عمرو بن النعمان مارا گیا اس کے بعد وہ لڑائیون سے تھک گیا یہ کہ ہر ایک اپنی اپنی کامیابی سے ناامید ہوکر بیٹھ گئے اور اسلام نے انکو اس خستہ و تباہ حالت مین

دیکھ لیا جبکہ وہ فتنہ وفساد سے کنارہ کش اور لڑائی سے بچا چاہ رہے تھے پہر اگلین بار
اہل عقبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ مین حاضر ہوے آپ نے انکو
دعوت اسلام دی اور نصرۃ اسلام کے لئے کہا وہ لوگ لوٹ کر اپنی قوم مین آئے
اور کل حالات سے آگاہ کیا (جیساکہ ہم آئندہ بیان کرینگے) اہل مدینہ (اوسکی قوم
نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنیسے آپکی مدد پر متفق الراے ہوگئے
ان دنون خزرج کی سرداری سعد بن عبادہ اور اوس کی حکومت سعد بن معاذ کے قبضہ مین تھی۔

خلاصہ اس کلام کا یہ ہے کہ جب انکو جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین مبعوث
ہونے اور دین اسلام کے لانے اور اہل مکہ کے اعراض کرنے اور جھٹلانے اور
تکلیف وایذا دینے کے حالات سے آگاہی ہوئی چونکہ ان مین اور قریش مین بھائی چارہ
اور مصاہرت کا تعلق تھا سو بوجہ سے ابوقیس بن الاسلت کو بنی مرہ بن مالک بن الاوس
سے روانہ کیا اسنے اہل مکہ کیطرف ایک بڑا قصیدہ لکھکر بھیجدیا جسمین جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی عزت اور احترام کرنے اور اونکو آپسے لڑائی کرنیکی مخالفت کی تھی اور آپکو
ایذا نہ دینے کا ذکر تھا اور اسمین اصحاب فیل کے ہاتھون سے آپکی بدولت
بچنے کا بھی حال مذکور تھا یہ قصیدہ چالیس بیتون کا تھا ابن اسحاق نے اسکو کتاب السیر
مین تحریر کیا ہے اور پھر جبکہ جناب رسول ممدوح صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے ایمان
لانیسے ناامید ہوے اسوقت آپ وفود عرب اور حجاج عرب کو ایام موسم مین دین
اسلام اور اسکی نصرت کی دعوت دینے لگے قریش کو یہ بھی گوارا نہوا اور انھون نے
آپکو تبلیغ احکام الہی سے روکنا شروع کیا اور یہ مشہور کرنے لگے کہ (عیاذاً باللہ) آپکو جنون
ہوگیا ہے آپ کاہن ہین آپکو سحر آتا ہے جیساکہ اسکا تذکرہ قران مجید مین آگیا ہے لیکن

آپ بحکم الٰہی دین اسلام کی دعوت دیتے رہے چنانچہ ایک موسم حج مین عقبہ کے قریب بنو خزرج کے کچھ نوجوانون[1] سے ملاقات ہوئی دو آدمی ان مین کے بنو غانم بن مالک سے یعنی اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید اللہ بن ثعلبہ بن غانم اور عوف بن حرث بن رفاعہ بن سواد ابن مالک بن غانم اور بنو زریق بن عامر سے رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن زریق اور بنو غانم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن عبد اللہ بن عمرو بن الحرث بن ثعلبہ بن الحرث بن حرام بن کعب بن غانم سے کعب بن رئاب بن غانم اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن غانم بن سواد بن غانم بنو سلمہ سے اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غانم بنو عبیدہ سے تھے۔ آپنے انلوگون سے دریافت فرمایا من انتم (تم لوگ کون ہو؟) انلوگون نے جواب دیا کہ ہم لوگ بنو الخزرج ہین پھر آپنے فرمایا من موالی یہود (کیا تم موالی یہود سے ہو؟) انھون نے اسکا اقبال کیا تب آپنے ارشاد کیا لا تجلسون اکلمکم (کیا تم نہین بیٹھ سکتے ہو کہ مین تمسے باتین کرون) وہ لوگ یہ سنکر آپکے روبرو بیٹھ گئے آپنے انکو توحید کی تعلیم دی اسلام کو پیش کیا قرآن سے نورانی آیتین پڑہین۔ وہ لوگ آپسمین سرگوشیان کرنے لگے ایک دوسرے کے کان مین جھک کے کہنے لگے وہ جو یہ کہہ رہے ہین سیکھ لو بخدا یہ وہی نبی ہین جنکے مبعوث ہونیکا یہود وعدہ کر رہے تھے دیکھو تاخیر نکرو ایسا نہو کہ وہ ایمان لانے مین تمسے آگے بڑھ جائین یہ باتین کر کے انلوگون نے ہاتھ بڑھایا اور آپ پر ایمان لائے اور یہ وعدہ کیا کہ جسوقت ہم اپنی قوم مین پہونچینگے انکو آپکی امداد پر ابھارینگے۔ آپنے انکو دعائے خیر و برکت دی اور یہ آپکی خدمت سے

---

[1] ابن اثیر نے سات آدمیون کا نام لکھا ہے جو عقبہ اولی مین ایمان لائے تھے دو بنو نجار سے اسعد بن زرارہ و عوف بن الحرث اور دو بنو زریق سے رافع بن عجلان و عامر بن عبد حارثہ ایک بنو سلمہ سے قطبہ بن عامر اور دو بنو عبیدہ سے عقبہ بن عامر و جابر بن عبد اللہ تھے۔

آپکی خدمت سے رخصت ہوکر جسوقت مدینہ مین پہونچے اور اپنی قوم سے جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بیان کئے اور اُنکو اسلام کیطرف بلایا رفتہ رفتہ
آپکا ذکر خیر مدینہ مین اسقدر ہونے لگا کہ کوئی مکان اور کوئی جلسہ انصار کا آپکے تذکرہ
سے خالی نہ تھا انصار کا کوئی شخص ایسا نہ تھا جسکے زبان پر آپکا ذکر نہ رہا ہو پھر جب
سال آئندہ کا موسم آیا تو بارہ آدمیون نے عقبہ پر آکر آپکی بیعت کی یہ بیعت عقبہ اولی
کے نام سے موسوم ہے ان مین چھ پہلے والے یعنی اسعد بن زرارہ عوف بن الحرث
ومعاذ ابن الحرث (یہ دونون عفرار کے بیٹے ہین) رافع بن مالک عقبہ بن عامر کعب بن رباب
(رضی اللہ عنہم) اور چھ دوسرے تھے ان مین سے خزرج کے (یعنی بنو غانم بن عوف
سے عبادۃ بن الصامت بن قیس بن احرم بن فہر بن ثعلبہ بن غانم اور بنو زریق سے
ذکوان بن عبد القیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق اور بنو سالم سے عباس
بن عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان) اور ایک بلی بطون قضاعہ سے ابو عبد الرحمن
بن یزید ابن ثعلبہ بن خزیمہ بن احرم بن عمرو بن عمارہ حلیف خزرج اور دو اوس
کے تھے (یعنی الہیثم بن التیہان انکا نام مالک ہے تیہان بن مالک بن عتیک بن امرء القیس
بن زید بن عبد الاشہل کے بیٹے ہین اور عویم بن ساعدہ از بنو عمرو ابن عوف) ان بزرگون
نے آپکے مبارک ہاتھ پر فقط اسلام کی بیعت کی اسوجہ سے کہ اُسوقت تک جہاد
فرض نہین ہوا تھا وہ بیعت یہ تھی کہ اللہ جل شانہ کا کسی کو شریک نہ کرین۔ چوری نکرین
زنا نہ کرین۔ قتل نکرین اپنی اولاد کو نہ مار ڈالین۔ بعد بیعت لینے کے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنلوگون سے مخاطب ہوکر فرمایا"

لہ ہندوستان کیطرح عرب مین بھی بعض لوگ عار کیوجہ سے اپنی لڑکیونکو مار ڈالتے تھے۔

فان وفیتم فلکم الجنة وان غشیتم من ذلک شیئًا فاخذتم بحده فی الدنیا فھو کفارة له وان سترتم علیه فی الدنیا الی یوم القیامة فامرکم الی الله ان شاء عذب وان شاء غفر (پس اگر تم نے اس (عہد) کو پورا کیا تو تمھارے لئے جنت ہے اور اگر انمین سے تم کسی کے مرتکب ہو گئے اور بعوض اُسکے دنیا مین تمپر حد جاری کی گئی تو وہ اس گناہ کا کفارہ ہو گا اور اگر وہ گناہ دنیا مین قیامت تک پوشیدہ رہگیا تو تمھارا معاملہ اللہ تعالی کے ساتھ ہے اگر اسکی مرضی ہو گی تمکو عذاب دیگا اور اگر چاہے گا تو بخشدیگا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر مصعب ابن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی کو اُنکے ہمراہ کر دیا یہ انکو قرآن پڑھاتے اور دین اسلام کی تعلیم دیتے اور نماز پڑھاتے اسعد بن زرارہ کے مکان پر رہتے تھے رفتہ رفتہ بنو خزرج مین اسلام کا اسقدر چرچا ہو گیا کہ تھوڑی مدت مین مدینہ کے چالیس آدمی مشرف باسلام ہوے بعد اسکے اوس کے قبیلہ سے سعد بن معاذ بن نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل اور اُنکے چچا کے لڑکے اسید بن حضیر الکتائب ایمان لائے یہ دونون بنو عبد الاشہل کے سردار تھے پھران دونون بزرگونکے ایمان لانیکے بعد اوس کے ہر بطن مین اسلام نہایت تیزی سے پھیلنے لگا تقریبًا انبار قبلہ مین کوئی ایسا مکان نہ تھا جس مین دو ایک شخص (خواہ عورت ہون یا مرد) مسلمان نہ ہوے ہون سوائے بطون بنو امیہ بن زید وخطمہ ووائل وواقف کے کہ انھون نے ابو قیس بن الاسلت کی رائے سے اتفاق کیا تا آنکہ ابتدائے زمانہ اسلام کا گذر گیا۔

اسکے بعد مصعب ابن عمیر معہ اُن چند اہل مدینہ کے جو مسلمان ہو چکے تھے کہ ین

واپس آئے اور سال آیندہ مین آنیکا وعدہ کیا چنانچہ وسط ایام التشریق مین اہل مدینہ تقریباً
تین سو ستر (جنمین عورتین بہی تہین) رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت مین
آئے اور آپکے مبارک ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی اور اس امر کا اقرار کیا کہ جو شخص جناب
موصوف کو اذیت دینے کا قصد کریگا اسکو وہ مانع ہونگے اگرچہ نوبت بقتال آجائے
بعد اسکے آپنے بارہ ۱۲ نقیب انکے لئے منتخب کئے ۹ نو نقیب خزرج سے اور ۳ تین اوس
سے سب سے پہلے اس عقبہ ثانیہ مین براء بن معرور بطن بنو نزید بن جشم خزرجی نے
بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا بعد انکے اور لوگ ایمان لائے بیعت کی۔ بعد تکمیل بیعت
شیطان نے سر عقبہ پر چلا کے کہا "اے اہل مکہ تم کس غفلت مین ہو یہان تمہارے
خلاف بیعت لی جارہی ہے" قریش یہ سنتے ہی دوڑ پڑے لیکن یہان بیعت تمام
ہو چکی تہی مجبور ہو کر اپنی قوم کی جستجو مین چلے اثنار راہ مین سعد بن عبادہ سے ملاقات
ہو گئی تنہا پا کر انکو گرفتار کر کے باندھ دیا۔ تا آنکہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل اور حرث
بن حرب بن امیہ بن عبد شمس نے کھول دیا اسوجہ سے کہ ان دونون سے اور سعد بن
عبادہ سے سابق مراسم تہے پہر جب مسلمان مدینہ مین واپس آئے اور اپنے اسلام
کو ظاہر کیا تب اسکے بعد بیعت حرب ہوئی جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاد
کا حکم دیا گیا انصار نے نہایت خوشی سے عسرت وعشرت تنگی وفراخی رنج وراحت مین
رہنمین ساتھ دینے کا وعدہ کیا اور بکمال طیب خاطر سے اس امر کی بیعت کی کہ آپسمین
ایک دوسرے سے نہ لڑینگے۔ ہمیشہ جہان رہینگے حق پر رہینگے اللہ تعالی کے بارے مین
کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہ ڈرینگے پس جب بیعت عقبہ تمام ہوئی اور
اللہ جل شانہ نے اپنے نبی کو جہاد کا حکم دیا تو ان لوگونکو (جو کہ مکہ مین مشرکین کے ہاتھ تکلیفین

اُٹھاتے تھے ا یہ حکم دیا گیا کہ وہ مکہ چھوڑ کر مدینہ مین اپنے بھائیون انصار سے جا ملین
چنانچہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کرنے لگے اور جناب موصوف
صلعم با نتظار حکم ربانی مکہ مین ٹھہرے رہے ابن اسحاق نے مہاجرین کے اسمار
مبارک کو بالتوضیح تحریر کیا ہے منجملہ اُن لوگون کے جنھون نے ہجرت کی عمرؓ ابن الخطاب
اور اُنکے بھائی زید اور طلحہ بن عبید اللہ و حمزہ ابن عبد المطلب و زید بن حارثہ و انیسہ و ابو کبشہ
موالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ا و عبد الرحمن بن عوف و زبیر بن العوام و عثمان ابن عفان
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین تھے بعد اسکے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہجرت ہوا
پس آپنے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو اپنے ہمراہ لیا اور اپنے خواب گاہ مین علی کرم اللہ وجہہ
کو سلا کر مدینہ کو روانہ ہوئے جسوقت آپ مدینہ مین رونق افروز ہوے بنو الاوس مین
کلثوم بن ہطم بن امرء القیس بن الحرث ابن زید بن عبید بن مالک بن عوف کے مکان
پر فروکش ہوئے ان دنون خزرج کی سرداری عبد اللہ بن ابی ابن سلول کے قبضہ
مین تھی (ابی بیٹا ہے مالک بن الحرث بن عبید کا اور مادر عبید کا نام سلول تھا اور
عبید اللہ بیٹا ہے مالک بن سالم بن غانم ابن عوف بن غانم بن مالک بن نجار کا) اور
بنو الاوس کی حکومت ابو عامر بن عبد عمرو ابن صیفی بن نعمان (ضبیعہ بن زید کے ایک لڑکے
کی اولاد) کے ہاتھ مین تھی جسوقت اسنے نبی صلعم کے خدمت مین اپنی قوم کو مجتمع ہوتے
دیکھا تو دشمنی و بغض سے مکہ کو بھاگ گیا اور جب مکہ مفتوح ہوا تو طایف چلا گیا اور پھر جب
طایف بھی فتح ہو گیا تو شام کیطرف چلا گیا اور وہین مرگیا۔ پھر حضرت صلعم ابو ایوب
انصاری کے یہان رونق افروز ہوئے تا آنکہ آپکا حجرہ اور مسجد تیار ہو گئی اور آپ وہانسے
اُٹھکر اپنے حجرہ مبارک مین آرہے اور مہاجرین بھی رفتہ رفتہ آپ سے آملے اور اسلام

تقریباً کل اوس اور خزرج مین پھیل گیا اور اسی روز سے اہل مدینہ انصار کہلانے جانے لگے اسوجہ سے کہ انھون نے دین محمدی کی مدد کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے یہان ٹھیرایا جناب موصوف نے ایک خطبہ مین انصار کے فضائل اور انکی جمعیت کو بیان فرماکے مہاجرین اور انصار کے لئے ایک کتاب تحریر کرائی اور یہود سے بھی عہد و پیمان کیا گیا اور وہ اپنے دین وملت اور اموال پر قائم رکھے گئے جیساکہ ابن اسحاق نے اسکی تصریح کی ہے بعد اسکے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکی قوم سے لڑائیان شروع ہوئین آپ اُنپر متعدد حملے بغرض اعلاء کلمۃ اللہ کرنے لگے اور آپکو اسمین غلبہ اور استیلاء حاصل ہوتا گیا جیساکہ ہم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین مفصل بیان کرینگے۔ ان سب معرکون مین انصار نے آپکا ساتھ دیا جان ومال سے آپکے ہمرکاب رہے انمین کے اکثر رؤسا و شرفا بعض بعض لڑائیون مین شہید ہوئے اسی اثنا مین اُن یہود نے مہاجرین اور انصار سے عہد شکنی کی جو یثرب مین رہتے تھے اور اُس عہدنامہ کا پاس نہ کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو لکھدیا تھا اسیوجہ سے اللہ جل شانہ نے اپنے نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن یہود سے لڑنیکا حکم دیا آپنے اُنکا یکے بعد دیگرے محاصرہ کرنا شروع کردیا۔ بہرکیف بنو قینقاع نے بدعہدی کی مسلمانون سے بحالت غفلت بھڑ گئے اور ایک مسلمان کو شہید کرڈالا اسوجہ سے انکا محاصرہ کیا گیا تجریج کی سفارش سے یہ جلاوطن کئے گئے اور بنو نضیر اور قریظہ کا یہ واقعہ ہوا کہ ان مین سے بعض مارڈالے گئے اور بعضے جلاوطن کردئے گئے بنو نضیر کا واقعہ بعد جنگ احد سنہ ھ کے ہوا ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کے پاس اُن دونون عامریون کی خونبہا کے بارے مین گفتگو کرنیکو تشریف لے گئے تھے جسکو عمرو بن امیہ نے مارڈالا تھا جیساکہ

آیندہ ہم بیان کرینگے پس بنو نضیر نے مکر وحیلہ سے آپکے قتل کرنیکا مشورہ کر لیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ سے اسکی اطلاع ہوئی آپنے بحکم الٰہی انکا محاصرہ کیا انجام کار جلاوطن ہو کر نکل گئے بعض اُنمین سے خیبر اور بعض بنو قریظہ مین جا کر ملگئے اور بنو نضیر نے خلاف عہد یہ کیا کہ اُنھون نے غزوہ خندق مین قریش کی مدد کی تہی پس جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس غزوہ سے فارغ ہوئے تو بحکم الٰہی آپنے انکا محاصرہ کیا پچیس ۲۵ شبانہ روز انکو محاصرہ مین رکھا اُسنے انکی شفاعت وسفارش کی اور یہ عرض کیا کہ بنو نضیر کو ہکو اُسی طرح مرحمت فرماسے جیسا کہ آپنے بنو قینقاع کی بابت خزرج کی سفارش قبول فرمائی ہے پہر اسکے لئے سعد بن معاذ حکم مقرر کئے گئے یہ غزوہ خندق سے زخمی ہو کر آئے تھے مسجد مین رکھے گئے تھے غرضکہ مسجد سے حکم کے لئے بلائے گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے متوجہ ہو کر ارشاد کیا بم تحکم فی ھولاء (انکے بابت مین تو کیا حکم دیتا ہے) سعد نے عرض کیا کہ انکی گردنین ماری جائین انکے مال واسباب لوٹ لئے جائین عورتین گرفتار کر لیجائین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا حکمت بحکم اللّٰہ (تو نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ کا حکم تھا) پس اُنکی گردنین ماری گئین وہ لوگ چھ سو سے لیکر نو سو کے اندر تھے پھر ۶ھ مین بعد حدیبیہ کے آپنے خیبر کیطرف رخ فرمایا انکا آپنے محاصرہ کیا اور بزور تیغ خیبر کو فتح کر کے یہودیونکو قتل کیا انکی عورتونکو قید کر لیا منجملہ اُنکے صفیہ بنت حی بن اخطب (رضی اللہ عنہا) بھی تھین انکا باپ بنو قریظہ کے ساتھ مارا گیا اور یہ کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کے عقد مین تھین اسکو محمد بن مسلمہ نے مار ڈالا تھا جبکہ انھون نے بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ آدمیونکو لیکر غزا کیا تھا پس جب خیبر مفتوح ہوا تو صفیہ (رضی اللہ عنہا) بوقت تقسیم مال غنائم

وقیدی عورتین آپکے حصہ مین آئین اس لڑائی مین آپکے ہمراہ ایکہزار چارسو پیادے
اور دوسو سوار تھے انھین مین خیبر کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا بعد اسکے یہود سے اس امر پر
عہد کیا گیا کہ وہ نصف زراعت و باغات خراج مین دیا کرین اور نصف وہ لین چنانچہ یہود
تا زمانہ خلافت عمرؓ خیبر مین رہے جب آپکا دور خلافت آیا تو انھون نے انکو جلا وطن کردیا
اور جب سنہ ۸ ہجری مین مکہ فتح ہوا اور اسکے بعد غزوہ حنین ہوا اور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اہل اسلام قریش وغیرہم پر اموال غنیمت تقسیم فرمانے لگے اسوقت بعض منافقین
کے کہنے سننے سے انصار رضی اللہ عنہم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اب چونکہ مکہ فتح ہوگیا ہے اور
آپکی قوم نے آپکے دین پر اتفاق کرلیا ہے تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ہی شہر
و ملک مین قیام فرماینگے اور اسی صدمہ سے آپس مین یہ کہنے لگے کہ "ہماری تلوارون سے
اُنکے خون ٹپک رہے ہین اور ہمارے غنائم اُن مین تقسیم کیے جاتے ہین" جب اسکی
خبر جناب موصوف (صلعم) کو پہونچی تو آپنے انکو ایک جلسہ مین جمع کرکے ارشاد فرمایا
معشر الانصار ما الذی بلغکم عنی (اے گروہ انصار تمکو میری طرف سے
کیا خبر پہونچی ہے) انصار نے واقعہ بیان کیا آپنے فرمایا الم تکونوا ضلالا
فہداکم اللہ لی وعالۃ فاغناکم اللہ ومتفرقین فجمعکم اللہ ط
(کیا تم گمراہ نہ تھے؟ کہ اللہ تعالی نے میرے ذریعہ سے تمکو ہدایت کی! اور کیا محتاج نہ تھے؟
پس اللہ تعالی نے تمکو غنی کردیا! اور کیا متفرق نہ تھے؟ پس اللہ تعالی نے تمکو ایکجا کردیا)
فقالوا اللہ ورسولہ امن (انصار نے کہا اللہ اور اسکے رسول کو ہم جانتے
ہین) فقال لو شئتم لقلتم جئتنا طریدا فاویناک ومکذبا
فصدقناک ولکن واللہ انی لاعطی رجالا استالفہم علی الدین وغیرہم

احب الی - الا ترضون ان ینقلب الناس بالشاء والبعیر
وتنقلبون برسول الله (صلی الله علیه وسلم) الی رحالکم
اما والذی نفسی بیدہ لولا الھجرۃ لکنت امرأ من
الانصار الناس دثار وانتم شعار ولو سلک الناس شعبا و
سلک الانصار شعبا لسلکت شعب الانصار (جناب رسول الله
صلی الله علیه وسلم) نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ تم بھگائے آئے پس ہمنے تمکو
جگہ دی اور آئے تم جھٹلائے ہوئے پس ہمنے تمہاری تصدیق کی لیکن خدا کی قسم ہے کہ مین
ان لوگون کو اسوجہ سے دیتا ہون کہ انکو دین کیطرف مالوف کرون کہ اسوجہ سے کہ وہ مجھے
اورون سے محبوب ترہین کیا تم اس سے راضی ہوگے کہ اور لوگ تو بکریان اور اونٹ
لیکر واپس جائین اور تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے جائے قیام
کو واپس جاؤ - آگاہ ہو جاؤ قسم ہے اُسکی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ اگر ہجرت نہوتی
تو مین بھی ایک شخص انصار مین سے ہوتا اور لوگ باہر کے کپڑے ہین اور تم اندر کے
کپڑے ہوتے یعنی اور لوگ عام ہین اور تم لوگ خاص ہو اور اگر اور لوگ ایک راہ اختیار
کرتے اور انصار دوسرا راستہ چلتے تو مین بیشک انصار کے راستہ کو اختیار کرتا (انصار رضی اللہ
عنہم) یہ کلمات تشفی آمیز سُنکر خوش ہوگئے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے ہمراہ
لئے ہوئے مدینہ منورہ کو واپس آئے پس جناب موصوف (صلی اللہ علیہ وسلم) انہین مین
رہے تا آنکہ اللہ تعالی نے اُنکو دنیا سے اپنے جوار رحمت مین بلا لیا -

اور جب جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یوم وفات آیا تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ
یعنی کعب مین مجتمع ہوئے اور خزرج - سعد بن عبادہ سے بیعت کو بلائے گئے پس وہ لوگ

قریش سے کہنے لگے منا امیر ومنکم امیر (ایک ہم میں سے امیر ہو اور ایک تم میں سے امیر ہو) لیکن مہاجرین رضی اللہ عنہم نے اس سے انکار کیا اس استدلال سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو تمھارے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی تھی پس اگر امارت تمھارے لیے ہوتی تو تمکو وصیت کیجاتی نہ کہ مہاجرین کو اور اس وصیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں بیان فرمایا تھا جسکے بعد پھر خطبہ پڑھنے کی نوبت نہیں آئی" انصار یہ سنکر خاموش ہو رہے اور بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحرث بن الخزرج اوٹھے اور ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ پر بیعت کی اسکے بعد لوگوں نے بیعت کرنی شروع کردی حباب بن منذر بن الجموح بن حرام بن کعب بن غانم بن سلمہ بن سعد نے کہا "اے بشیر تمنے امارت کے لیے اپنے ابن عم کو تنجب کیا" بشیر نے جواب دیا نہیں بلکہ میں نے یہ نازیبا سمجھا کہ میں اس امر کے لیے ایسے لوگوں سے منازعت کروں جسکو اللہ تعالی نے اُنکے لیے بنایا ہے" الغرض جب اوس نے بشیر بن سعد کا فعل دیکھا اور وہ خزرج کی امارت پر راضی نہ تھے پس اُنھوں نے بھی ابو بکر کی بیعت کر لی اور سعد نے بیعت سے انکار کیا اور شام کیطرف چلے گئے تاآنکہ وہیں انتقال کیا۔ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ انکو جن نے مار ڈالا ہے اور اسکی سند میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

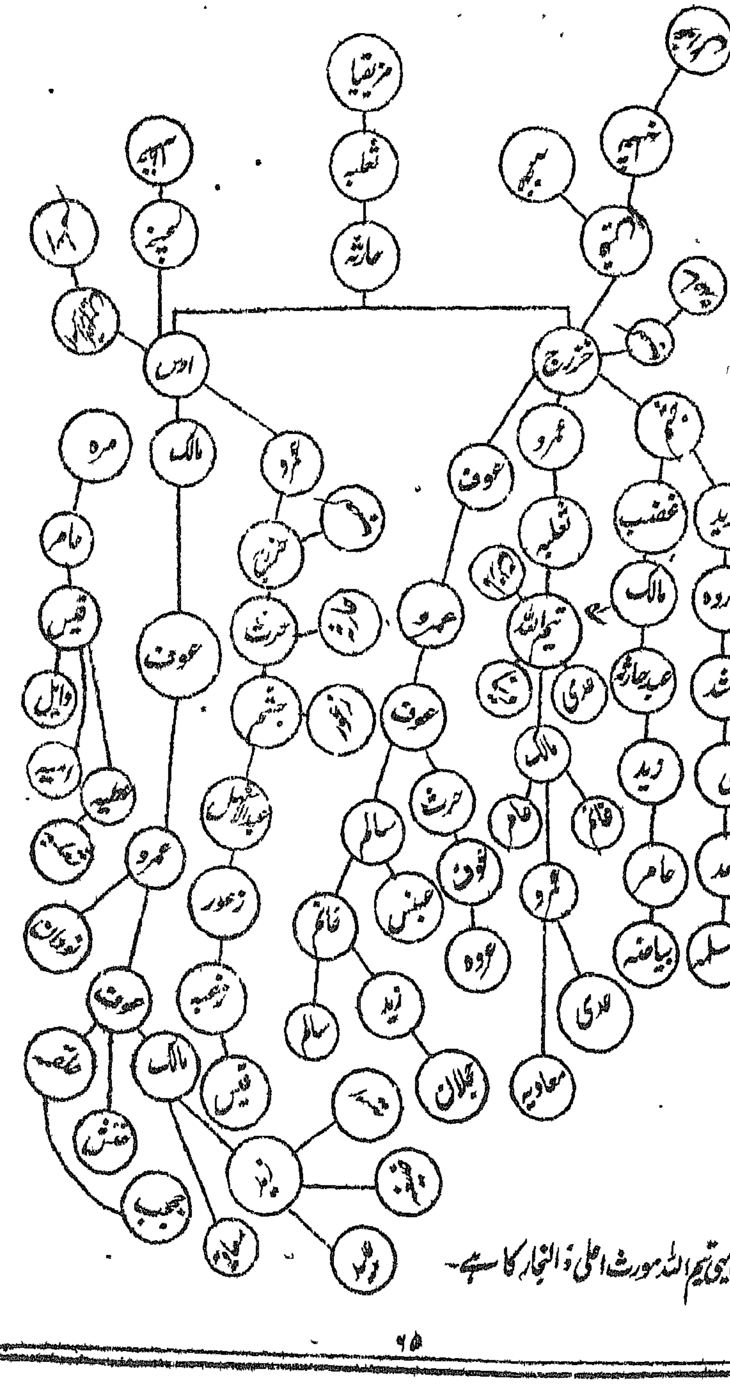
نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ

فرمیناہ بسہمین فلم نخط فوادہ

اسکے بعد اسکے لڑکے قیس کو ایک گونہ غنا حاصل ہو گیا اور فتوحات اسلام میں اسنے بھی معقول حصہ لیا جس زمانہ میں جناب امیر (علیہ السلام) اور معاویہ سے لڑائیاں (

ہو رہی تھیں اُسوقت یہ جناب امیر کے متعلقین سے تھے اور جب یزید بن معاویہ حکمران ہوا اور اسکی بدعات اور ظلم اور ناحق کوشی حق پوشی کا عالم میں ظہور ہوا تو انھوں نے دینی جوش سے عبداللہ بن الزبیر کی بیعت کی عبداللہ ابن الزبیر اور یزید سے لڑائی ہوئی جسمین انصار کو پسپا ہونا پڑا لشکریان یزید نے بہت بڑے بڑے ظلم کیے بیان کیا جاتا ہے کہ اس دن مہاجرین اور انصار (رضی اللہ عنہم) سے ستر بدری شہید ہوے اور عبداللہ بن حنظلہ بھی (جو عبداللہ ابن الزبیر کیطرف سے امیر لشکر تھے) اس معرکہ مین مرتبہ شہادت کو پہونچے یہ منجملہ اُن ظلمون کے تھا جو یزید سے سرزد ہوے ان واقعات کے بعد حکومت اسلامیہ کو ایک گونہ مضبوطی ہو گئی اور دولت عرب اطراف و جوانب ممالک مین پھیل گئی اور قبایل مہاجرین و انصار (رضی اللہ عنہم) اعراق و شام و اندلس و افریقہ و مغرب مین متفرق ہو گئے پس بنا برین ابنا قیلہ بھی ادہر اودھر نکل گئے اور سرزمین مدینہ اُن سے خالی ہو گئی اور وہان سے انکے نشانات بھی ایسے ہی فنا ہو گئے جیسے کہ اور اُمتون کے آثار محو ہو چکے تھے۔ وتلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم والله وارث الارض ومن عليها وهو خير الوارثين

لاخالق سواه ولامعبود الا اياه



یعنی تیم اللہ مورث اعلیٰ و النجار کا ہے

اختیار حکومت و انساب بنو عدنان

اس سے پیشتر ہم تحریر کر چکے ہیں کہ باتفاق نسابین۔ عدنان۔ اسمٰعیلؑ (علیہ السلام) کے نسل سے ہے اور یہہ کہ عدنان اور اسماعیل کے درمیانی پشتیں معروف و غیر مشہور ہیں اور نیز ان کی تعداد میں بھی اختلاف ہے جیسا کہ ہم آئندہ بیان کرینگے اور جس طرح عدنان کی نسبت اسماعیل علیہ السلام کیطرف نسباً صحیح تسلیم کر لی گئی ہے اوسیطرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نسباً عدنان کیطرف مسلمہ امر ہے لیکن عدنان اور اسماعیلؑ کی نسبت میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعضے کہتے ہیں کہ وہ نابت بن اسماعیلؑ کی اولاد سے ہے اسطرح کہ عدنان بیٹا ہے ادد بن المقوم ابن ناحور (یا حورم) بن تنوخ بن یعرب بن یشجب بن نابت یہہ قول بیہقی کا ہے اور جرجانی تحریر کرتا ہے کہ عدنان۔ قیدار بن اسماعیل کے نسل سے ہے اس نے پشتوں کی ترتیب یوں تحریر کی ہے کہ عدنان بیٹا ہے ادد بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن نبت بن حمل بن قیدار کا بعضے نسابہ اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ عدنان۔ قیدار کے نسل سے ہے لیکن پشتوں کی ترتیب یوں ہے عدنان بن ادد بن یشجب بن ایوب بن قیدار۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قصی بن کلاب کا شعر اسی امر کی تائید کرتا ہے کہ عدنان قیدار کے اولاد سے ہے۔

معد ابن عدنان (مترجم) کا نسب	تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ جنہوں نے عدنان سے لیکر اسماعیلؑ تک کے پشتوں کا بیان کیا ہے وہ پانچ شخص ہیں

(۱) بیہقی (۲) ابن ہشام (۳) ابن الاعرابی (۴) برخیا کاتب الوحی ارمیا نبی علیہ السلام۔ (۵) ان میں سے بیہقی نے عدنان سے اسماعیل تک نو پشتیں شمار کی ہیں جسکا

ذکر خود علامہ مورخ نے کیا ہے اور ابن ہشام نے کتاب المغازی و سیر میں آٹھہ پشتین اسطرح
لکھی ہیں "عدنان ابن ادد ابن ناحور ابن سوذ ابن یعرب ابن یشجب ابن نابت بن اسمٰعیل اور اسی
کتاب کے دوسرے نسخہ میں دس پشتین اس طرحپر تحریر ہیں" عدنان بن ادد بن سام بن یشجب
بن یعرب بن الہمیسع بن سلامان بن یامین بن قیذار بن اسماعیل اور ابن الاعرابی نے آٹھہ پشتین
نسب نامہ میں منتج کی ہیں اسطرح سے "عدنان بن اد بن ادد بن الہمیسع بن نابت بن سلامان
بن قیذار بن اسماعیل" ان سب ناموں کو یہہ خیال کرنا کہ یہہ پورے ہیں اور اسکو اسمٰعیل
تک سمجھنا سخت غلطی ہے کیونکہ ان کے لکھنے والوں نے جہان تک ان کو نام یاد تھے
وہان تک لکھکر ان کے مشہور و معروف شخص قیذار و اسمٰعیل کا نام لکھدیا جیسا کہ عرب
اور شام کے لوگون کا دستور تھا۔ دیکھو انجیل متی حواری کہ اونہون نے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے نسب میں لکھا ہے "کتاب نسب نامہ عیسیٰ ابن داود ابن ابراہیم" حالانکہ
مسیح سے داود تک اور داود سے ابراہیم تک بہت سی پشتین گذری ہیں لیکن داود اور
اور ابراہیم کے معروف و مشہور ہونے کی وجہ سے مسیح کو داود کا اور داود کو ابراہیم کا
بیٹا بتادیا ہے جس سے نسلی سلسلہ چلا ہے۔ اس میں کچھہ شک نہیں کہ محمد رسول اللہ صلعم
قبیلہ قریش سے اور قریش معد ابن عدنان کے اولاد میں ہے اس امر کے ثبوت کے لئے
قومی اور ملکی روایات عرب کافی ہیں اور جیسا کہ آپ کے زمانہ میں اور نہ بعد آپ کے کسی
شخص کو یہہ شبہہ پیدا ہوا ہے کہ آپ قبیلہ قریش سے اور قریش معد بن عدنان کے اولاد
سے نہیں ہیں ویسا ہی یقینی اور قومی و ملکی اختیار سے مسلم امر ہونیکی وجہ سے کسیکو آپکی
موجودگی میں نسب نامہ لکھنے کا خیال نہیں پیدا ہوا اور نہ یہہ دقتین پیش آئین جو بعد آپکے
نسب نامہ لکھنے والونکو پیش آئیں میں آپ اعلم الناس تھے آپ نے بہدایت باری تعالی نسب نامہ کو

مرتب ہوا اور یا لکھا دیتے ہیں برعکس جناب عیسیٰؑ ابن مریم کے کہ آپکی حالت حیات ہی مین خلاف عادت انسانی پیدا ہونیکی وجہ سے بنی اسرائیل کو یہہ شبہہ پیدا ہوا تھا کہ آپ بنی اسرائیل سے ہین یا نہیں ہٰذا اسیوجہ سے مقدس متی حواری نے اپنی انجیل مین سب سے پہلے آپکا نسب نامہ لکھا ہے

میرے نزدیک بہ لحاظ اصول درایت اس روایت کی کوئی اصل نہین معلوم ہوتی جو کاتب الواقدی نے آنحضرت (صلعم) کیطرف سے منسوب کرکے لکھا ہے کہ کذب النسابون یعنی نسب بیان کرنے والے جھوٹے ہین مسعودی نے مروج الذہب مین اس سے ملتی ہوئی ایک یہہ روایت بیان کی ہے ولذلک ای لتنازع الناس فی النسب نھی النبی صلعم عن تجاوز معد لعلمہ من تباعد الانساب وکثرۃ الاراء فی طول ھذا الاعصار اور اختلاف کیوجہ سے جو کہ نسب نامہ مین لوگ کرتے تھے آپ نے معد سے آگے نسب بیان کرنے کو منع فرمایا ہے اسوجہ سے کہ آنحضرت (صلعم) نسب نامہ کے بڑے دور تک ہونے سے اور اسکے زمانہ دراز مین متعدد رائین ہونے سے بخوبی واقف تھے۔

یہہ روایت ایسی ہے کہ جسکے بیسند و ناقابل اعتبار ہونے مین کوئی شبہہ نہین ہوسکتا۔ آنحضرت (صلعم) کے روبرو کبھی نسب کے نسبت کوئی تذکرہ نہین پیش آیا تمام عرب کے دلو نپر یہہ امر مرتسم تھا کہ آنحضرت (صلعم) قریش سے ہین اور قریش معد بن عدنان کے نسل سے ہے ظاہرا کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اوس زمانہ مین آنحضرت (صلعم) کے روبرو نسب نامہ پر کچھہ بحث و گفتگو ہوتی ہو ہان کئی صدیون کے بعد جب تالیف و تصنیف کا رواج اسلام مین شروع ہوا تو مورخین نے نسب نامہ مرتب کرنیکی فکر کی اور جسکو جہان تک نام یاد تھے لکھکر مشہور و معروف شخص کا نام لے دیا یہی وجہ ہے کہ معد بن عدنان اور اسمٰعیل مین بعضے دس پشتین اور بعضے بیس اور بعضے نوے ہی

پشتین لکھکر قیدار بن اسمعیل کا نام لکھہ دیتے ہین پس اب بعد تنقیح کے دو نسب نامہ باقی رہ گئے
ایک برخیا کاتب لوحی ارمیا نبی کا اور دوسرا الحجرا کا اس پچھلے نسب نامہ کی نسبت ابو الفدار
نے لکھا ہے کہ وہ نہایت درست اور قابل اعتبار و لایق اختیار کرنیکے ہے اگرچہ درحقیقت یہہ
نسب نامہ بھی اسمٰعیل بن ابراہیم تک نہین ہے اور اس نے بھی جہانتک اسکو نام یاد تھے لکھہ کر
حسب دستور عرب و شام قیدار بن اسمٰعیل کا نام لکھہ دیا ہے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ نسب نامہ
حمل ابن معد ابن عدنان تک ہے یعنی جہانتک برخیا کاتب لوحی نے لکھا تھا۔ اسکی کوئی وجہ نہین
معلوم ہوتی کہ ہم برخیا کے لکھے ہوئے نسب نامہ کا اعتبار نہ کرین جو انہون نے حضرت اسمٰعیل
کی اولاد کا سلسلہ نسب اپنے وقت تک کا لکھا ہے علی الخصوص اسوجہ سے کہ معد ابن عدنان
حضرت ارمیا کے زمانہ مین تھے اور بخت نصر کے ہنگامہ مین یرمیا نے معد بن عدنان کو بچایا تھا
جیسا کہ علامہ ابن خلدون اور مسعودی نے مروج الذہب مین اسکا اعتراف کیا ہے اسپر بعض
نافہم انگریزی مورخون نے یہہ اعتراض کیا ہے کہ معد ابن عدنان اور ارمیا نبی کی روایت صحیح نہین ہے
اسوجہ سے کہ آنحضرت (صلعم) سے عدنان تک اٹھارہ پشتین ہوتی ہین اس حساب سے باعتبار نسل
عدنان کی پیدایش سنہ ۱۳۱ قبل مسیح نہین ہوسکتی حالانکہ ارمیا نبی اور بخت نصر
کے حملون کا زمانہ سنہ ۵۹۹ قبل مسیح مین پایا جاتا ہے۔ یقیناً ان مورخون کو اس نسب نامہ مین
نامون کے متحد ہونے سے اس روایت کے صحت کا شبہہ ہوگیا ہے، کیونکہ عدنان بھی
دو ہین اور معد بھی دو ہین اور لطف یہہ ہے کہ دونون عدنان کے بیٹون کا نام معد ہے لیکن
وہ معد جو معصر ارمیا نبی ہے وہ عک کا بھائی ہے اور اسکا باپ عدنان سنہ ۱۹۰ قبل مسیح
مین گذرا ہے اور اسکے باپ کا نام ادد اول ہے اور یہہ معد۔ عدنان (دوم) کا
لڑکا ہے اور اسکے باپ کا نام ادد ہے۔ پس وہ روایت پہلے معد کی نسبت ہے

نہ کہ دوسرے معد کی نسبت جیسا کہ بعض انگریزی مورخ نے خیال کر لیا ہے۔ عرب کے ضلع
حضرموت مین حصن الغراب نامی ایک قلعہ جو قوم عاد کا تھا جس مین سے ایک کتبہ نکلا اوسمین
ہود پیغمبر کا ذکر اور نیز عک کا بھی نام ہے غالباً یہ عک معداون کا بھائی ہوگا یہ کتبہ ۱۸۳۹ء
مین ایسٹ انڈیا کمپنی کے جہاز مسمی "پالی نورس" کے افسرون نے نکالا تھا پس جبکہ برخیا
کاتب الوحی کے نسب نامہ کے نیچے ابجرا کا نسب نامہ بطور تتمہ کے ہم لگا دیتے ہین تو آنحضرت
کا نسب عدنان تک اور پھر عدنان سے اسمٰعیل تک بلا کسی اختلاف کے ثابت ہو جاتا ہے
اور از روے حساب علوم طبعی کے (جو عام طور سے اختیار کیا جاتا ہے) صحیح بھی ہو جاتا ہے
کیونکہ اسمٰعیل ۱۹۱۰ قبل مسیح اور محمد رسول اللہ (صلعم) ۵۷۰ بعد مسیح کے پیدا ہوے تھے
ان دونون ولادتون مین چوبیس سو اسی برس کا عرصہ ہوتا ہے اور اسمٰعیل سے آنحضرت تک
ستر پشتین گذرتی ہین۔ ہمکو اس امر کے تسلیم کر لینے مین کوئی عذر نہین ہے کہ ہم نے یہہ
پشت نامہ آنحضرت سے عدنان اول عرب کی ملکی روایتون سے اور پھر عدنان اول کے اوپر
یہود کی روایتون سے صحیح کیا ہے اس لئے کہ ہمارے بھائی بنی اسرائیل پڑھے لکھے تھے
جنکے یہان تاریخ لکھنے اور نسب کے محفوظ رکھنے کا عمدہ طریقہ تھا اور عرب ان پڑھ ایسی تھے
گو انکا بے نظیر حافظہ اپنے انساب اور نسلون کے یاد رکھنے کا مشتاق تھا لیکن تمام پشتون کا
بترتیب یاد رکھنا نہایت مشکل امر تھا عجب نہین کہ اسی وجہ سے جسوقت معد ابن عدنان کو
ارمیا نبی بچا کر لے گئے تھے اسوقت اپنے کاتب الوحی برخیا سے معد بن عدنان کے نسب نامہ
بترتیب لکھنے کا حکم دیا ہو اب ہم حسب تحقیق بالا جو عدنان کے اخبار ختم ہونے پر عدنان
اول کا فوقانی سلسلہ نسب برخیا کاتب الوحی ارمیا کے لکھے ہوے نسب نامہ سے
سمجھینگے اور اسکے تحتانی سلسلہ مین ابجرا کا نسب نامہ بطور تتمہ لگا دینگے۔ (انتہی کلام المترجم)

قرطبی بروایت ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ عدنان و قیذار مین تقریباً چالیس پشتین ہین
وہ کہتا ہے کہ مین نے اہل تدمر کے ایک شخص کی زبانی سنا ہے (جو کہ ترک یہودیت کر کے
مسلمان ہو گیا تھا اور کتب یہود کا اُسنے مطالعہ کیا تہا کہ" وہ معد بن عدنان کے نسب کو اسمٰعیل تک
کتاب ارمیا نبی علیہ السلام سے بیان کرتا تھا" یہہ نسب نامہ باعتبار عدد اور اسمار کے اوس
نسب نامہ سے بہت ہی قریب ہے جسکو قرطبی نے نقل کیا ہے اور جو کچھہ ان دونون مین اختلاف
ہے وہ زبان کیوجہ سے ہے کیونکہ یہہ اسمار زبان عبرانی سے نقل کیے گئے ہین - قرطبی نے زبیر ابن
بکار سے بسند ابن شہاب بھی نقل کیا ہے کہ مابین عدنان و قیذار اسیقدر پشتین ہین اور بعض
نسابین نے اون پشتون کو ضبط کیا ہے جو مابین معد بن عدنان اور اسمٰعیل کے ہین ان
دونون بزرگون مین چالیس پشتون کا فرق ہے یہہ نسب نامہ اوس نسب نامہ سے
موافق ہے جو اہل کتاب کے پاس ہے اور جو کچھہ ان مین اختلاف ہے وہ بوجہ مغایرت
زبان صرف اسمار مین ہے - ثعلبی نے اوسکو لکھا ہے اور طبری نے اسکو الی آخرہ نقل کیا ہے -

اور بعض نسابین عدنان اور اسمٰعیل مین بیس یا پچیس پشتون کا فرق
بتلاتے ہین وفی الصحیح عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
قال معد بن عدنان بن ادد بن زید بن برا بن اعراق الثری
قالت ام سلمۃ و زید ہو الھمیسع و برا ہو نبت و ثابت اعراق
الثری ہو اسمٰعیل (اور حدیث مین بروایت ام سلمہ آیا ہے وہ روایت
کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ معد بیٹا ہے عدنان کا
اور وہ بیٹا ہے ادد کا اور وہ بیٹا ہے زید کا اور وہ بیٹا ہے برا کا اور وہ بیٹا ہے
اعراق الثری کا ام سلمہ کہتی ہین کہ زید اور ہمیسع ایک ہین اور برا اور نبت ایک ہین اور

ثابت و اعراق الثرےٰ اور اسماعیل ایک ہین لیکن سہیلی نے ام سلمہ کی اس تفسیر سے انکار کیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس حدیث مین بر تقدیر تسلیم صحت پشتون کا گنا اور شمار کرنا مقصود نہین ہے کیونکہ محققین نسابین نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ عدنان اور اسماعیل مین باقتضاے مدت طول یہہ امر عادتاً محال ہے کہ ان دونون مین چار یا پانچ یا دس پشتون کا فرق ہو۔

طبری کہتا ہے کہ عدنان کے علاوہ معد کے چھہ لڑکے تھے (۱) رب یعنی عک (۲) عرق جسکے نام سے عرق الیمن موسوم ہوا (۳) اد (۴) ابی (۵) ضحاک (۶) عبق ان سب کی مان ایک تھی اور اسکا نام مہدد ہے ہشام بن محمد کا یہہ خیال ہے کہ مہدد قبیلہ جدیس سے تھی اور بعضے طواسیم (نسل نقشان ابن ابراہیم) سے بتلاتے ہین۔ الغرض طبری کا یہہ بیان ہے کہ جب اہل حضور نے اپنے نبی شعیب (علیہ السلام) کو شہید کیا اسوقت اللہ جلشانہ نے ارمیا و برخیا (انبیا بنی اسرائیل) کو بذریعہ وحی اس امر سے مطلع کیا کہ وہ بخت نصر کو عرب پر حملہ کرنے کا حکم دین اور اوسکو یہہ دونون بزرگ اس سے آگاہ کر دین کہ اللہ جلشانہ نے اسکو انپر مسلط کیا ہے اور یہہ کہ وہ دونون بزرگ معد بن عدنان کو اس ہنگامہ سے بچا کر اپنے ملک مین لے آئین یہہ اس غرض سے حکم دیا گیا تھا کہ اسکی نسل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونیوالے تھے جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا ہے پس اون دونون بزرگون نے معد بن عدنان کو اوس ہنگامہ سے بچایا اور اپنے ساتھ حران مین لے آئے اوس وقت معد کی عمر بارہ برس کی تھی معد بن عدنان نے آپ ہی دونون بزرگ کے سایۂ حافظت مین پرورش پائی اور ان کی کتابون کی اوس نے تعلیم پائی۔ باقی رہا بخت نصر۔ وہ عرب کیطرف گیا عدنان نے اہل حضور کو لیکر

ذات عرق مین اوسکا مقابلہ کیا بخت نصر نے انکو ہزیمت دی اور اون سے اکثر کو
قتل کیا جو بچگئے انکو گرفتار کرکے بابل کیطرف واپس ہوا اور انبار مین انکو ٹھیرایا اسکے بعد
عدنان مرگیا اور بلاد عرب ایک زمانہ تک ویران وخراب پڑا رہا پہر جب بخت نصر ہلاک ہوگیا
تو معد ابن عدنان۔ ابنا بنی اسرائیل کے ہمراہ مکہ کو آئے اور ان کے ساتھ حج بیت اللہ کیا
اوس ہنگامہ کے بعد معد کے بہائی اور چچا وغیرہ یمن مین جا رہے تھے اور انہین مین بیاہ شادی
کرلی تہی لیکن بعد چندے جرہم کے ساتھ مکہ کو لوٹا دیئے گئے معد بن عدنان نے حج سے
فارغ ہوکر اولاد حرث مضاض جرہمی کے حالات دریافت کئے معلوم ہوا کہ انمین سے جرہم بن جلہمہ
باقی رہگیا ہے پس معد بن عدنان نے اسکی لڑکی معانہ سے عقد کرلیا جسکے بطن سے نزار بن معد پیدا ہوا
کل بنو عدنان کا جائے قیام نجد تہا اور یہہ سب باستثنار قریش بادیہ نشین تھے کیونکہ وہ
مکہ مین رہتے تھے۔ نجد۔ حجاز کے کل بلاد سے مرتفع ہے اس کے اعلی مین تہامہ و یمن اور اسفل
مین عراق و شام ہے۔ سہیلی کہتا ہے کہ عرب مین سے بنو عدنان نے نجد کو اپنے رہنے کے لئے
پسند کیا جس مین بنو قحطان نے سوا طی کے کچھہ مزاحمت نہ کی اور نیز بنو عدنان تہامہ و حجاز
بعد ازان عراق و جزیرہ مین پہیلے پہر سب بعد اسلام کے مختلف ممالک مین جا بسے۔
عدنان کے شعوب عک اور معد سے نکلے عک کا اطراف زبید مین قیام
تہا بعضے کہتے ہین کہ عک ابن الدیث ابن عدنان ہے اور بروایت بعض
یہہ عک عدثان ابن عبد اللہ (بطون ازد) سے ہے اور عک بن عدثان سے
بنو عابق بن شاہد بن علقمہ بن عک ایک بطن وسیع ہے جسمین سے زمانہ اسلام مین
رؤسار و امرا ہوئے ہین اور معد کا ایک بہت بڑا وسیع قبیلہ ہے اس سے عدنان
کی کل پچھلی نسلین منسوب ہوتی ہین یہہ وہی شخص ہین کہ جنکا یہہ ذکر خیر بیان

ہوچکا ہے کہ انکو ارمیاہ نبی بہ حکم الٰہی ہنگامہ بخت نصر سے بچا کر اپنے ہمراہ حران مین لائے تھے
انکے اولاد سے ایاد اور نزار پیدا ہوئے بعض کہتے ہین کہ قنص اور انمار بھی اسی کے صلب سے
ہین پس قنص بعد اپنے باپ کے عرب کا حکمران ہوا اور اس نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی
اپنے بھائی نزار کو حرم سے نکال دینے کا قصد کیا اس وجہ سے اہل مکہ نے خود اسکو نکالکر
بجاے اسکے نزار کو مقرر کیا اور جب اسکا زمانہ وفات قریب آیا تو اس نے اپنی ملکیت کو
اپنے چار لڑکون مین اس طرح تقسیم کیا کہ ربیعہ کو فرس اور مضر کو قبہ حمرا اور انمار کو حماد اور ایاد کو
جلمہ و عصا دیا۔ ان مین سے ایاد کا بہت بڑا خاندان گذرا اسی سے بنو اسمٰعیل کی نسلی ترقی
ہوئی اور بنو نصر بن نزار بالانفراد ریاست پر قائم رہے اور بنو ایاد عراق کیطرف چلے گئے اور
انمار سروات مین جا ٹھیرا اسکی اولاد (خثعم و بجیلہ) یمانیہ مین شمار کئے جاتے ہین بلاد اکاسرہ مین
ان کے بڑے بڑے آثار مشہور ہین انہون نے وہان خوب نام پیدا کیا اور نہایت عزت سے
رہے تا آنکہ اکاسرہ نے پیہم حملون سے انکو تباہ و پریشان کر دیا سب سے زیادہ انکی خانہ ویرانی
اور خانہ بدوشی سابور ذو الاکتاف کے زمانہ مین ہوئی اس نے انکو فنا کیا اسکے بچون کو قتل کیا۔

بطون ربیعہ نزار سے دو بڑے بطن (۱) ربیعہ (۲) مضر ہوے بیان کیا جاتا ہے
کہ ایاد و انمار اسی کی طرف منسوب ہوتے ہین بہرکیف ربیعہ کا ملک مابین جزیرہ
و عراق تھا اور وہی ضبیعہ و اسد پسران ربیعہ اور اس سے عنزہ و جدیلہ ہین عنزہ کا
ملک انبار سے تین منزل کے فاصلہ پر بریہ العراق مقام عین التمر مین تھا پھر وہان سے
منتقل ہوکر اطراف خیبر مین چلے آئے اور اسکے بلاد کے وہی مالک ہوئے جنکو
باعتبار نفوس کثرت اور امارت اس وقت تک عراق مین حاصل ہے اور انہین عنزہ
سے وافریقیہ مین ایک چھوٹا قبیلہ ریاح (بنو ہلال بن عامر) کے ساتھ ہے اور انہین مین سے

کچھہ لوگ طیئون کے ساتھہ بریہ نجد مین بہی ہین۔

باقی رہا جدیلہ پس اس سے عبد قیس وہنب پسران افصی ابن دعمی بن جدیلہ ہین عبد قیس کا وطن تہامہ مین تہا پھر وہان سے وہ نکلکر بحرین مین چلے آئے بحرین بحر فارس کے غربی جانب ایک وسیع ملک ہے اس کے شرقی سمت یمامہ اور شمالی طرف بصرہ اور عمان جانب جنوب ہے اسکو بلاد ہجر کہتے ہین اسی بحرین مین قطیف ہجیر جزیرہ اوال۔ احسا ہے ہجر ہی عراق کیطرف سے دروازہ مین ہے عہد حکومت اکاسرہ مین یہہ اعمال فارس سے تہا اس کے بیابانون مین ایک گروہ کثیر بکر بن وائل اور تمیم کا رہتا تہا پس جب بنو عبد القیس ان کے جوار مین آئے تو انہون نے اون سے مزاحمت شروع کردی اور اون کے اصلی وقدیمی وطن کو باہم تقسیم کرلیا انہین مین سے کچھہ لوگ بطور وفود آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین حاضر ہوئے از انجملہ منذر بن عائذ بن منذر بن حارث بن نعمان بن زیاد بن نصر ابن عمرو بن عوف بن جذیمہ بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن بکر تھے۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ یہہ اوس قوم کے جاہلیت اور اسلام مین سردار تھے انکو آنحضرت (صلعم) کی صحبت بھی نصیب ہوئی تھی اور سنہ ۹ھ مین منذر بن ساوی (بنو تمیم) کے ہمراہ جارود بن عمرو بن حنش بن معلی بن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ (یہہ ثعلبہ عوف بن جذیمہ کا بہائی ہے) کچھہ لوگ عبد القیس کے لیکر حاضر خدمت اقدس ہوئے انکو بھی صحبت نبوی (صلعم) نصیب ہوئی یہہ پہلے مذہب عیسوی کے پابند تھے پھر اسلام لائے بعد وفات سرور کائنات یہی عبد القیس مرتد ہوگئے اور منذر بن نعمان (جسکے باپ کو کسریٰ نے قتل کرڈالا تہا) اوسکو اپنا حکمران بنالیا پس انکی سرکوبی کو ابو بکر بن العسلار بن الحضرمی روانہ کئے گئے انہون نے بحرین کو فتح کیا اور منذر کو مار ڈالا۔ ابتدا ئ

عبد القیس کی ریاست بنو جار و دمین تھی پھر اسکے لڑکے منذر کے قبضہ مین آئی اور اوسکو عمر رضہ نے بحرین کا پھر اصطخر کا گورنر مقرر کیا پھر عبید اللہ بن زیاد نے اسکو ہند کیطرف مامور کیا بعد اسکے اسکا لڑکا حکم بن منذر ہوا او یہہ قبل حکومت عراق۔ ولایت بحرین پہ واپس بھیجا گیا۔

ہنب بن اقصی سے نمر و وائل پسران قاسط بن ہنب ہین بنو نمر بن قاسط راس العین مین رہتے تھے اسی قبیلہ سے سہیب بن سنان بن مالک بن عبید عمرو بن عقیل بن عامر بن جندلہ بن جذیمہ بن کعب بن سعد بن اسلم بن اوس مناۃ بن النمر بن قاسط۔ آنحضرت (صلعم) کے مشہور صحابی (رضی اللہ عنہ) ہین یہہ روم کیطرف منسوب کئے جاتے ہین اسوجہ سے کہ انکے باپ (سنان) کو کسرے سے ایلہ کا گورنر مقرر کیا تھا بنو نمر بن قاسط نے بھی اوروں کی دیکھا دیکھی رِدّت کیطرف قدم نکالے تھے جو آیندہ مذکور ہو گا اسی قبیلہ سے ابن القریہ (جو زمانہ حجاج مین مشہور فصحا سے تھا) اور منصور بن النمر شاعر مادح الرشید ہے۔

بنو وائل کا بھی بہت بڑا قبیلہ ہے انمین سے بنو تغلب اور بنو بکر بن وائل زیادہ مشہور ہین یہ دونون قبیلہ وہی ہین جنمین ایک زمانہ دراز تک لڑائی جاری تھی یہہ جزیرہ فراتیہ مین سنجار و نصیبین کے طرف رہتے تھے اور یہہ بلاد دیار ربیعہ کے نام سے معروف تھے رومیون کی ہمسایگی کے وجہ سے ان مین نصرانیت زیادہ پھیلی ہوئی تھی عمرو بن کلثوم مشہور شاعر بنو تغلب سے ہے نسب انکا اسطرح پر ہے

"عمرو بن کلثوم بن مالک بن عتاب ابن سعد بن زہیر بن جشم بن بکر بن"

"حبیب بن عمر بن غانم بن تغلب"

اسکی مان کا نام ہند بنت مہلہل ہے اور اوسکی اولاد سے مالک بن طوق بن عتاب بن نافر بن شریح بن عبید اللہ بن عمرو بن کلثوم ہے اسی کے طرف

ربیعہ مالک بن طوق (فرات پر) اور عاصم بن نعمان ثم عمرو بن کلثوم منسوب ہوتا ہے
یہہ وہی شخص ہے جس نے شرحبیل بن الحرث بادشاہ اکل المرار کو یوم کلاب کو قتل کیا تھا اور
بنو تغلب سے کلیب و مہلہل پسران ربیعہ بن الحرث بن زہیر بن جشم ہین کلیب بنو تغلب کا
سردار تھا اسکو جساس بن مرہ بن ذہل بن شیبان نے قتل کیا تھا یہہ اوسکے بہن کا شوہر تھا
ایک روز اتفاق سے بسوس کا ناقہ کلیب کے چراگاہ مین چلا گیا کلیب نے اسکو ایک تیر مارا
جس سے وہ مر گیا جساس نے بسوس کا طرفدار ہوکر اس کی عوض کلیب کو مار ڈالا اسکا بھائی
مہلہل بنو تغلب کو جمع کر کے بنو بکر سے بدلہ لینے کو اٹھہ کھڑا ہوا چالیس برس تک انمین لڑائی
جاری رہی جسکے واقعات اور اخبار معروف و مشہور ہین اور بنو شعبہ جو اسوقت تک طایف
مین موجود ہین وہ شعبہ بن مہلہل کے اولاد سے ہین اور اسی قبیلہ تغلب سے ولید بن طریف
ن عامر خارجی (بنو صیفی بن حی بن عمرو ابن بکر بن حبیب سے) اور بنو حمدان ملوک موصل و جزیرہ
بعد حکومت المتقی اور اس کے بعد زمانہ خلافت خلفاء عباسیہ مین گذرے ہین جنکا ذکر انبار
بنی عباس مین آئیگا اور یہہ بنو حمدان عدی بن اسامہ بن غانم بن تغلب کے نسل سے ہین انہین
مین سیف الدولہ ایک مشہور اور نامور گذرا ہے۔

بکر بن وائل نے بھی ایک حد تک اعلی درجہ کی شہرت اور ناموری حاصل کی ان
مین سے یشکر بن بکر بن وائل اور بنو عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہین اور نیز
انہین مین بنو حنیفہ و بنو عجل پسران لجیم بن صعب شمار کئے جاتے ہین پھر بنو حنیفہ
ن بہت سی شاخین ہین اور اس کے متعدد بطون ہین زیادہ تر اونمین
ذوالدول بن حنیفہ ہین وطن انکا یمامہ (ارض حجاز) مین ہے جس کے مشرق
مین بحرین اور بنی تمیم ہین اور عرب مین اس کی سرحد اطراف یمن و حجاز سے ملتی ہے

اور جنوب مین نجران اور شمال مین نجد ہے یمامہ کا طول بیس منزلون کا مکہ سے چار دن
کے راستہ پر ہے باعتبار باغات و کاشتکاری کے عمدہ ترین بلاد عرب سے شمار کیا جاتا ہے
اسکا دار الحکومت حجر (بالفتح) ہے اس مین ایک شہر یمامہ کے نام سے مشہور ہے
یہی شہر قبل حکومت بنو حنیفہ بادشاہان سلف کا دار الحکومت تھا بعد ان کے
بنو حنیفہ نے اپنے عہد حکومت مین مقام حجر کو اپنا دار القیام بنایا اور پھر ایسا ہی حالت
اسلام مین باقی رہا پہلے اسی یمامہ مین بنو ہمدان بن یعفر بن السکسک بن وایل بن حمیر
آئے اور اسمین جو لوگ قبیلہ طسم و جدیس سے رہتے تھے ان پر استیلا و غلبہ حاصل
کر لیا انکا آخری بادشاہ جیسا کہ طبری نے ذکر کیا ہے قرط بن یعفر تھا پھر جب یہ ہلاک
ہو گیا تو اس کے بعد طسم و جدیس نے پھر یورش کر کے حکومت چھین لی انہین مین زرقا
ہمشیرہ ریاح بن مرہ ابن طسم تھی جیسا کہ ان کے حالات و اخبار مین بیان کیا گیا پھر یمامہ پر
انجام کار بنو حنیفہ غالب آئے اور طسم و جدیس کو مغلوب کر دیا بنو حنیفہ مین سے بنو مرہ
بن علی بن یمامہ بن عمرو بن عبد العزی بن سحیم بن مرہ ابن الدول بن حنیفہ حکمرانی کرتا تھا اور
زمانہ بعثت مین یمامہ کی حکمرانی ثمامہ بن اثال بن نعمان ابن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن الدول
بن حنیفہ کے قبضہ مین تھی اسی قبیلہ سے نافع بن ارزق بن قیس بن صبرہ بن ذہل بن الدول
بن حنیفہ خارجی ہے اسی کے طرف ازارقہ منسوب کئے جاتے ہین اور انہین مین سے
محکم بن طفیل بن سبیع بن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ مسیلمہ کذاب کا مصاحب
خاص تھا مسیلمہ بنو عدی بن حنیفہ سے ہے اور اسکا نسب اسطرح ہے "مسیلمہ بن ثمامہ
بن کثیر بن حبیب بن الحرث بن عبد الحرث بن عدی" اس کے واقعات اور اخبار نہایت
شہرت پذیر ہین اور عنقریب اس کے حالات لکھے جائینگے۔

بنو عجل بن لجیم بن صعب وہ ہین جنہون نے مقام موتہ جنگ ذی قار مین فارس کو ہزیمت دی تہی یہ لوگ یمامہ سے بصرہ تک پہیلے ہوتے تہے مگر اب اون کے آثار باقی نرہے ہان اسکے اخلاف سے اس بلاد مین بنو عامر (یعنی المنتفق بن عقیل بن عامر) پائے جاتے ہین انہین مین سے بنوابی دلف عجلی ہین انکی حکومت عراق عجم مین تہی جسکا ذکر آئندہ آئیگا۔

عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وایل سے تیم اللہ و قیس پسران ثعلبہ بن عکابہ اور شیبان بن ذہل بن ثعلبہ تین بڑے عظیم الشان قبایل ہین جن مین سے باعتبار نسلی ترقی کے بنو شیبان کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی ابتدا اسلام مین شرقی دجلہ جانب موصل مین انکی بہت کثرت تہی اور اکثر ائمہ خوارج ربیعہ کے انہین مین سے ہین ایام جاہلیت مین انکا سردار مرہ بن ذہل بن شیبان تہا اس کے دس لڑکے تہے جن سے دس قبایل نکلے مشہور تر انہین سے ہمام و جساس ہین ابن حزم کہتا ہے کہ ایک ہمام سے اٹھارہ بطن نکلے ہین۔ واللہ اعلم۔

یہہ جساس وہی ہے جسنے کلیب اپنے بہن کے شوہر (سردار بنو تغلب) کو اسوجہ سے مار ڈالا تہا کہ اوس نے بسوس کے ناقہ کو مارا تہا کلیب کا لڑکا اپنے باپ کے مارے جانیکے بعد بنو شیبان مین پرورش پاتا رہا تا آنکہ سن شعور کو پہنچا اور اسکو یہہ معلوم ہوا کہ جساس میرا ماموں ہے اور اسی نے کلیب کو قتل کیا ہے ابن کلیب ایکروز موقع پاکر جساس کو قتل کرکے بنو تغلب مین بہاگ آیا جساس کے لڑکون مین سے بنو الشیخ ہین جنکی حکومت آمد مین تہی جس کو خلیفہ المعتضد نے نیست و نابود کیا۔

اور بنو شیبان سے ہانی بن مسعود ہے جس نے یوم ذی قار نامورری کا بہت بڑا حصہ لیا تہا یہہ ہانی مسعود بن عامر بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان کا

لڑکا ہے اور اسی قبیلہ سے ضحاک بن قیس خارجی ہے جس نے زمانہ مروان بن محمد مین مذہب صفریہ پہیلائی تہی اور کوفہ وغیرہ کا حکمران ہوا تہا اور آخر کار مروان ہی نے اسکو قتل کیا۔ اسکی خلافت کی بیعت بنو امیہ مین سے ایک گروہ نے بہی کی از انجملہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک و عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز تہا۔ ضحاک کا سلسلہ نسب یون بیان کیا جاتا ہے۔ ضحاک بن قیس بن الحصین بن عبد اللہ بن ثعلبہ بن زید مناۃ بن ابی عمرو بن عوف بن ربیعہ بن محلم بن ذہل بن شیبان۔ ہم اپنی کتاب کے پڑہنے والون کو اس کے واقعات کو آیندہ سنائینگے۔ الغرض مثنیٰ حارثہ اسی قبیلہ سے ہے جسنے سواد عراق کو زمانہ خلافت خلیفہ اول و دوم (رضی اللہ تعالی عنہما) مین فتح کیا تہا اسکا بہائی معنی بن حارثہ ہے عمران بن خطان سردار خوارج بہی اسی قبیلہ سے ہے

(مترجم) بنظر مناسبت کلام اس مقام پر مناسب یہ ہے کہ پہلے ہم حضرت اسمٰعیل کے بارہون بیٹون کے نام اور انکی جائے سکونت کو مختصر طور پر بیان کر دین جنکے اولاد سے تمام سرزمین عرب معمور ہے بعد اسکے عدنان سے کے پشت نامہ کو جسطرح ہمنے تحقیق کیا ہے ہدیہ ناظرین کرین۔

حضرت اسمٰعیل کے بارہ[۱۲] بیٹے تہے۔ نبایوث[۱] - قیدار[۲] - ادبیل[۳] - بسام[۴] - مشماع[۵] - دوماہ[۶] - مساہ[۷] - حدر[۸] - تیما[۹] - یطور[۱۰] - نافیش[۱۱] - قیدماہ[۱۲] - نبایوث شمالی مغربی حصہ عرب مین آباد ہوا - رونلڈ فاسٹر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم عرب الحجر کے وسط سے لیکر مشرق کیجانب اور وادی الفرات کے اندر تک اور جنوب کے طرف کم از کم نتہا سے خلیج ایلام اور حدود حجاز تک پہیلی ہوئی تہی۔ قیدار نبوث کے جنوب کیطرف گیا اور حجاز مین آباد ہوا اس قوم کی عظمت وجلال زبور داود - کتاب اشعیاہ -

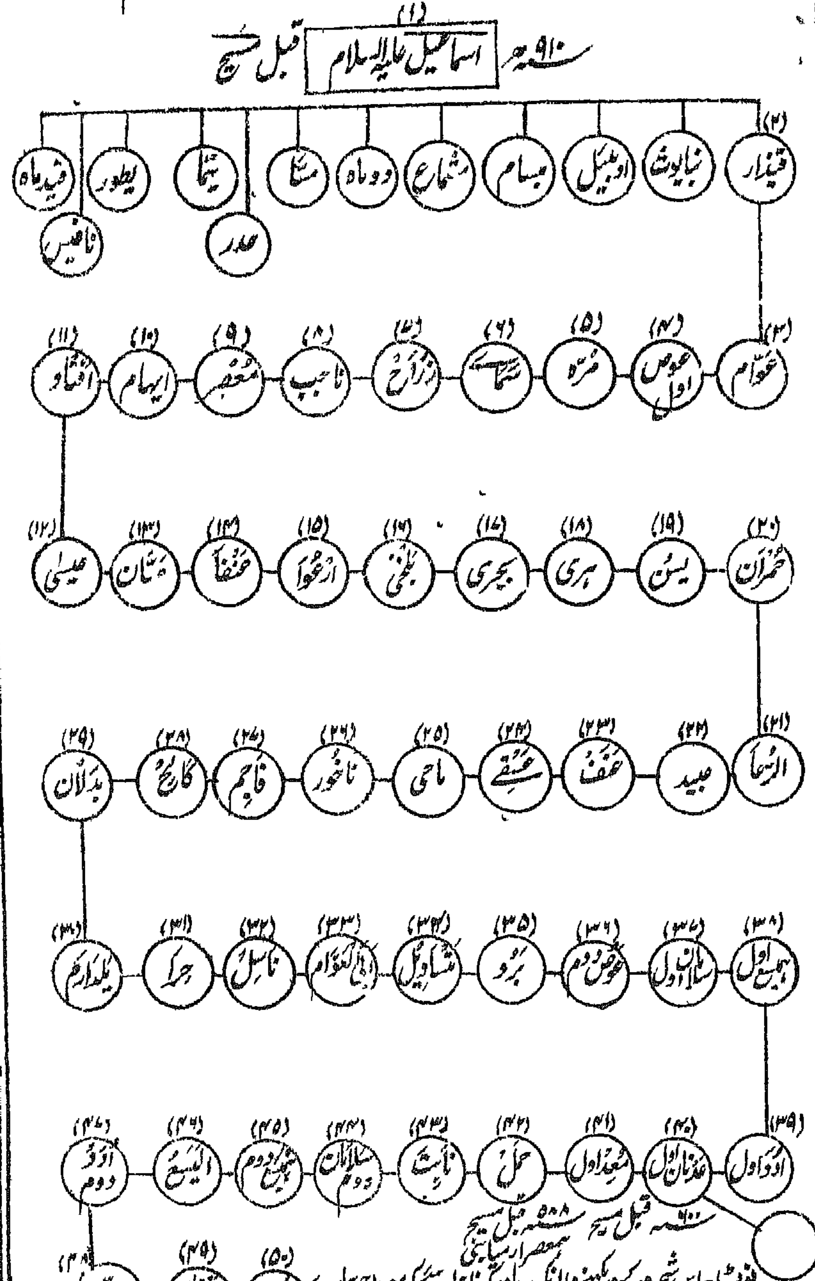
ارمیاہ حزقیل کی کتابون سے ظاہر ہوتا ہے اسی قوم مین آنحضرت (صلعم) پیدا ہوئے یہہ امر تسلیم شدہ اور مستند ہے کہ قیدار سے عدنان اور عدنان سے قریش اور قریش سے آنحضرت (صلعم) ہین ادبیل اس شخص کا کچھہ پتہ ونشان نہین ملتا صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے اس کا ابتدائی مقام سکونت اسکے بہائیون کے قرب و جوار مین تہا بسام اور مشماع دونون معدوم الاثار ہین نہ ان کا پتہ عربیا کے قدیم جغرافیہ مین ہے اور نہ جدید مین۔ دوماہ پہلے اسکی اولاد تہامہ کے جنوب مین مدینہ کے قرب و جوار مین آباد ہوئی پہر جب اسکی اولاد بڑہی تو یہہ قوم اس مقام پر آباد ہوئی جہان پر بالفعل دومۃ الجندل واقع ہے مسا تاریخون سے معلوم ہوتا ہکہ پہلے اسکی قوم نواح حجاز مین سکونت پذیر ہوئی تھی بعد ازان وہان سے منتقل ہوکر یمن مین چلی آئی حدر تواریخ الایام مین اسکو حدد لکہا ہے اس نے اپنی سکونت کو جنوبی سمت اختیار کیا اور حجاز مین آبسا تیما اسکا ابتدائی مقام صوبہ حجاز مین تہا معلوم نہین کس زمانہ مین اسکی اولاد تمام وسط نجد مین پہیل گئی اور کچھہ لوگ ان مین سے خلیج فارس کے برابر جا بسے یطور اسکی قوم جبل قاسیون کے جنوب اور جبل الشیخ کے مشرق اور شاہراہ حجاز کے مغرب مین مقام ضلع "جدور" مین آباد ہوئی نافیش اسکا کچھہ پتہ نہین معلوم ہوتا کہ اس نے کہان سکونت اختیار کی قیدماہ غالباً یہہ شخص ملک یمن مین آباد ہوا مسعودی لکہتا ہے "اصحاب الرس کانوا من ولد اسماعیل وہم قبیلتان یقال لاحدہما قدمان وللاخر یامین وقیل رعویل وذلک بالیمن" (اصحاب رس۔ اسماعیل کی اولاد سے تہے اور وہ دو قبیلہ تہے ایک کو قدمان اور دوسرے کو یامین اور

بعضے رعویل کہتے ہین اور یہہ یمن مین تھے)۔

حضرت اسماعیل کے ان بارہ بیٹون نے کوئی بڑی شہرت حاصل نہین کی سواے اس کے کہ یہہ عرب کے بارہ مختلف قومون کے مورث اعلی ہوئے ہان ایک مدت دراز کے بعد عدنان کی اولاد (جو قیدار ابن اسماعیل کی نسل سے تہا) مختلف شاخون مین متفرق ہوگئی۔ سب سے بڑی ناموری اوسکی اس مین ہوئی کہ آنحضرت (صلعم) اسکی اولاد مین ہوئے جنکے ذات بابرکات سے تمام سرزمین عرب پر رحمت الہی پہیل گئی اور رفتہ رفتہ تمام عالم پر اللہ جل شانہ کی برکات اور اوسکی عبادات پہیلتی جاتی ہے۔

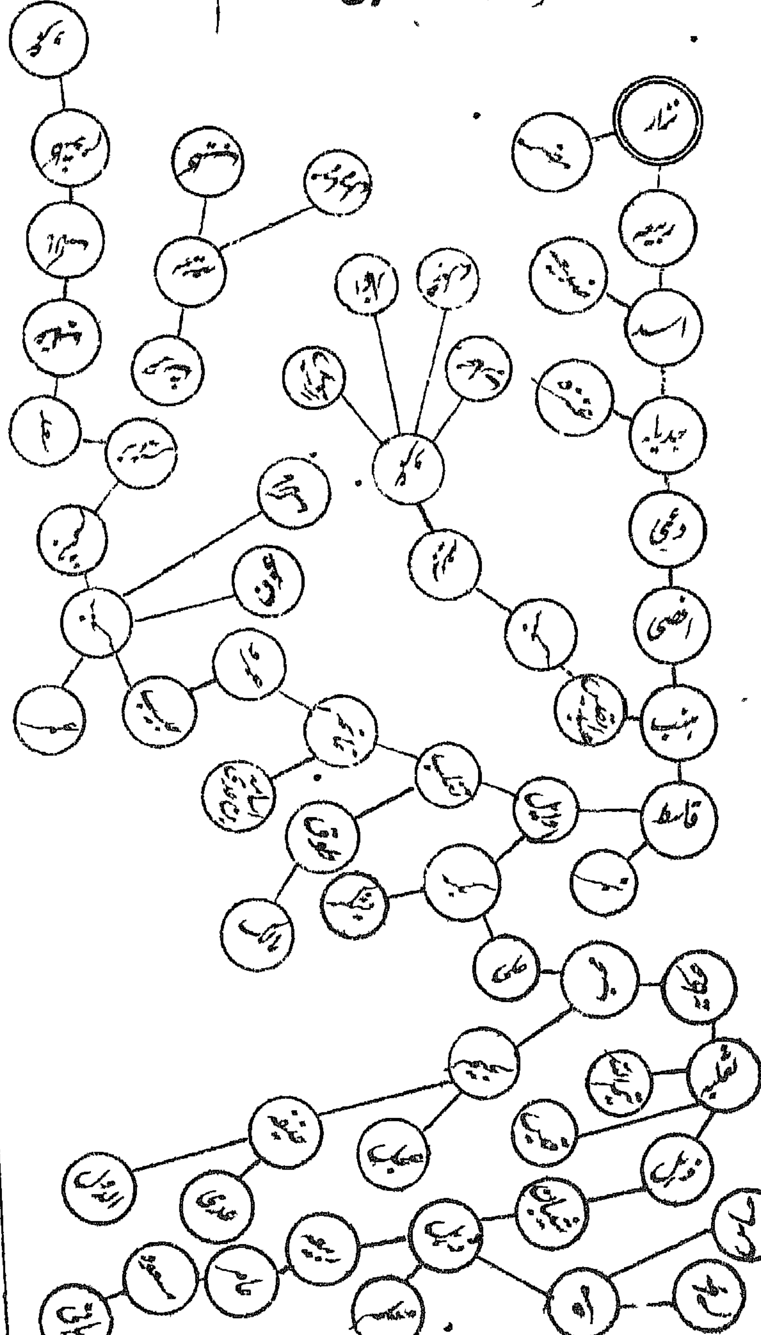
واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

شجرہ نسب بنو قیدار بن اسماعیل علیہ السلام



نوٹ۔ اس شجرہ کے دیکھنے والوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ معد جو ہمارے اس نسب نامہ میں نمبر ۴۱ پر ہے اسکے اوپر کی پشتیں برخیا کاتب الوحی ارمیا نبی کے پشت نامہ سے لیکر ... اور اوسکے نیچے انکا لکھا ہوا پشت نامہ لگا دیا گیا ہے۔

شجرۂ نسب بنو نزار بن معد دوم



قبایل مضر بن نزار

حجاز مین یہہ فخر و اعزاز بنو مضر بن نزار ہی کو حاصل تہا کہ وہ کل بنو عدنان سے باعتبار کثرت و غلبہ کے زیادہ تہے ان کی ریاست و حکومت مکہ مین تہی اس سے دو بڑے عظیم الشان قبیلے (۱) خندف (۲) قیس نکلے کیونکہ مضر کے دو لڑکے تہے ایک الیاس دوسرا قیس (عیلان) الیاس کے تین لڑکے تہے (۱) مدرکہ (۲) طانجہ (۳) قمعہ۔ الیاس کی بی بی قبیلہ قضاعہ سے تہی اصلی نام اوسکا لیلی بنت حلوان (ابن عمران بن الحافی ابن قضاعہ) تہا لیکن خندف کے نام سے مشہور تہی چونکہ اسیکے طرف کل بنو الیاس منسوب ہو گئے اسیوجہ سے قبیلہ مضر بطون خندف و قیس عیلان کیطرف منقسم ہو گیا۔ قیس عیلان کے تین بیٹون کعب۔ عمرو۔ سعد سے تین شاخین نکلین۔

بطون قیس

عمرو بن قیس سے بنو فہم و بنو عدوان پسران قیس ہین اور عدوان ایک وسیع بطن ہے یہہ لوگ طایف (ارض نجد) مین رہتے تہے۔ عمالقہ کے بعد آبادیہان آئے پہران کو ثقیف نے مغلوب کر کے تہامہ کیطرف نکال دیا اسی قبیلہ سے عامر بن الظرب بن عمرو ابن عباد بن یشکر بن عدوان زمانہ جاہلیت مین عرب کا حکم تہا اور نیز انہین مین سے ابو سیارہ اور عمیلہ بن الاعزل بن خالد بن سعد بن الحرث بن رابش بن زید بن عدوان اور کچہہ لوگ اندلون افریقیہ مین گا سہے بنو سلیم اور گاسہے ریاح بن ہلال بن عامر کے ساتہہ رہتے ہین اور بنو فہم بن عمرو سے بروایت بیہقی بنو طرود بن فہم ایک بڑا خاندان ارض نجد مین تہا جن مین اعشی تہا لیکن فی الحال وہان اب کوئی ان مین سے باقی نرہا ہان افریقیہ مین کچہہ لوگ سلیم و ریاح کے ساتہہ موجود ہین۔

سعد بن قیس سے غنی و باہلہ و غطفان و مرہ ہین غنی بنو عمرو بن اعصر بن سعد ہے
اور باہلہ سے بنو مالک بن اعصر بن سعد۔ خراسان کا مشہور حاکم اور اسی قبیلہ سے
اصمعی (عرب کا مشہور شاعر) ہے اس کا نام عبد الملک ہے اور علی بن قریب بن
عبد الملک ابن علی بن اصمع بن مطر بن رباح بن عمرو بن عبد شمس بن اعیا بن سعد بن
عبد غانم بن قتیبہ ابن معن بن مالک کا بیٹا ہے۔ بنو غطفان بن سعد ایک وسیع بطن ہے
جس سے بہت سی شاخین نکلی ہین یہہ قوم نجد کے اوس حصہ مین آباد تھی جو وادی القرے
اور طی کے دونون پہاڑون سے ملا ہوا تھا پہر یہہ لوگ زمانہ فتوحات اسلامیہ مین
متفرق و منتشر ہوگئے اور اسپر قبایل طے مستولی ہوگئے اس وقت انمین سے اس
مقام پر کوئی باقی نرہا۔ بنو غطفان کے تین بطن تہے از انجملہ اشجع بن ریث بن غطفان
اور عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان اور ذبیان ہین بنو اشجع مدینہ (نبویہ صلعم)
مین رہتے تہے انکی سرداری معقل بن سنان مشہور صحابی کے قبضہ مین تھی اسی قبیلہ سے
نعیم بن مسعود بن انیف بن ثعلبہ بن قنفد بن ہلاوہ بن سُبیع بن اشجع ہے جس کے
اخلاف آنحضرت کے زمانہ مین منتشر ہوگئے اسوقت نجد مین اون مین سے کوئی باقی
نہ رہا سوائے اس کے کہ اطراف مدینہ مین کچہہ لوگ باقی ہین۔ اور مغرب اقصی مین اب
بھی ایک بڑا قبیلہ ہے جو عرب معقل کے ساتہہ اطراف تجلماسہ اور وادی ملویہ مین پہیلا ہوا ہے
بنو عبس کا قبیلہ بنو عوذہ بن قطیعہ مین منحصر ہے اسی قبیلہ سے ربیع بن زیاد وزیر نعمان تہا
اور اسکے بہائی بنو الحرث بن قطیعہ سے اسکا سردار زہیر بن جذیمہ ابن رواحہ بن ربیعہ
بن الحرث ہے اسکو کل بنو غطفان پر سرداری حاصل تھی اس کے چار
لڑکے تہے از انجملہ قیس ہے جو بعد اپنے باپ کے عبس کا سردار ہوا اور اسکا لڑکا زہیر

وہ ہے جو صاحب حرب داحس و غبرا ہے داحس قیس کا اور غبرا حذیفہ ابن بدر سردار فزارہ کا گھوڑا ہے قیس و حذیفہ دونوں تیراندازی کر رہے تھے باتوں ہی باتوں میں مشاجرت کی نوبت آگئی ایک دوسرے سے بھڑ گئے قیس نے حذیفہ کو مار ڈالا جس سے عبس و فزارہ اور برادران قیس بن زہیر۔ الحرث و شاس و مالک میں ایک زمانہ تک لڑائی جاری رہی مالک اسی لڑائی میں مارا گیا اسی قبیلہ سے مشہور صحابی حذیفہؓ بن الیمانی بن حسل بن جابر بن ربیعہ بن جروہ بن الحرث بن قطیعہ ہیں اور عبس بن جابر سے بنو غالب بن قطیعہ سے اسی قبیلہ سے عنترہ ابن معاویہ بن شداد بن مراد بن مخذوم بن مالک بن غالب مشہور شہسوار ہے جو شعرا سے ستہ جاہلیت میں شمار کیا جاتا ہے اس کے بعد اس کے احلاف سے حطیہ مشہور شاعر ہے اسکا نام جرول بن اوس بن جویہ بن مخزوم ہے اسوقت نجد میں بنو عبس سے کوئی باقی نہیں رہا ہاں قبیلہ زغبہ (بنو ہلال) میں اب بھی ایک گروہ ہے جو عبس کیطرف منسوب ہوتا ہے لیکن یہہ نہیں معلوم ہوا کہ یہہ وہی عبس ہے یا دوسرا جس کے طرف زغبہ میں سے یہہ گروہ منسوب کیا گیا ذبیان بن بغیض کے تین بطن مرہ۔ ثعلبہ فزارہ ہیں۔ فزارہ کی پانچ شاخیں ہیں (۱) عدی (۲) سعد (۳) شمخ (۴) مازن (۵) ظالم۔ جاہلیت میں یہہ بدر بن عدی سرداری کرتے تھے اسکی اولاد سے عیینہ بن حصن بن حذیفہ ہے جس نے ابتدا ربیعت خلیفہ اول میں مدینہ منورہ پر شبخون مارا تھا آنحضرت صلعم اسکو احمق مطاع سے موسوم فرماتے تھے اسی قبیلہ سے مشہور صحابی سمرہ بن جندب بن ہلال بن خدیج بن مرہ بن حزق بن عمرو بن جابر بن خشین ذی الراسین ابن لای بن عصیم بن شمخ بن فزارہ ہیں اور بنو سعد بن فزارہ سے یزید بن عمرو بن ہبیرہ بن معید بن بکین

بن خدیج بن لقیض بن مالک بن سعد ابن عدی بن فزارہ حاکم عراقین زمانہ حکومت
یزید بن عبد الملک اور مروان بن محمد مین تھا یہہ وہی شخص ہے جسکو المنصور نے
بعد تکمیل معاہدہ قتل کیا ہے اور بنو مازن بن فزارہ سے ہرم بن قطبہ ہین جنہون
نے زمانہ اسلام کا پایا اور اسلام لائے ان مین سے بہی اسا نجد مین کوئی باقی نرہا لیکن
اسوقت تک ایک گروہ کثیر افریقیہ اور مغرب مین موجود ہے بعض اون مین سے
مغرب اقصی مین معقل کے ساتھہ مل جل گئے ہین اور ان کو ایک گونہ قوت اور
کثرت حاصل ہو گئی ہے اور بعض اون مین کے بنو سلیم بن منصور کے ساتھہ افریقیہ مین
شامل ہو گئے ہین اور وہ لوگ اولاد ابو اللیل (شعوب بنی سلیم) کے احلاف مین ہین اونکے
ساتھہ لڑائیون مین نکلتے ہین سلطنت کے امور اہم مین شریک ہوتے ہین بعض اون
مین سے رتبۂ وزارت تک پہونچ گئے ہین منجملہ اون کے معن بن مطاعن وزیر حمزہ بن
عمر بن ابی اللیل (امیر کعوب) مشہور تر ہے جیسا کہ ہم آیندہ اون کے حالات مین بیان
کرین گے بعضے یہ خیال کرتے ہین کہ بنو مرین (جو اسوقت زاب کے امیر ہین) اسی قبیلہ
سے ہین اور وہ مازن بن فزارہ کیطرف نسباً منسوب ہوتے ہین حالانکہ یہ صحیح نہین ہے
کیونکہ وہ ایک محفوظ نسب ہے جسکی طرف بعض بدویان فزارہ منسوب ہوتے ہین اور
امراء زاب انکی عالی نسبی کی وجہ سے اپنے کو ان کی طرف منسوب
کرتے ہین اور وہ لوگ بوجہ رعایا ہونے کے امراء زاب کو اس نسب سے منع نہین کر سکتے۔
بنو مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان سے ہرم بن سنان بن غیظ بن
مرہ ہے اس قوم کا زمانہ جاہلیت مین یہی سردار تھا جسکی مدح زہیر بن ابی سلمی
نے کی تھی اور نیز اسی قبیلہ سے قاتک (یعنی حرث بن ظالم بن جذیمہ بن یربوع

بن عیط) اور مسلم بن عقبہ بن ریاح بن اسعد بن ربیعہ بن عامر بن مالک بن یربوع سپہ سالار یزید بن معاویہ ہے جو یوم حرہ اہل مدینہ پر چڑہکر آیا تھا۔ یہ قوم نجد کے اوس حصہ مین رہتی تھی جو وادی القری سے ملا ہوا ہے زمانہ فتوحات اسلام مین یہہ لوگ بھی منتشر ہوگئے اور ان بلاد مین انکا نام و نشان تک تر ان کے چلے جانے کے بعد قبایل طے نے یہان اپنا عمل دخل کر لیا تھا اور انکے منقضی ہونے پر بنو سعد بن قیس بھی معدوم الآثار ہوگئے۔

خصفہ بن قیس سے دو بڑے بطن نکلے (۱) بنو سلیم بن منصور (۲) ہوازن بن منصور۔ ہوازن کی نسلی شاخین بہت ہین جنکا ذکر آیندہ آئیگا۔ انہین دونون کے ساتھہ بنو مازن بن منصور اور بنو محارب بن خصفہ بھی ملحق ہوتے ہین لیکن بنو مازن عدداً قلیل ہین بنو مازن سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہب بن نسیب بن وہب بن زید بن مالک بن عبد عوف بن الحرث بن مازن مشہور صحابی تھے جنہون نے زمانہ خلافت عمر ابن الخطاب مین بصرہ آباد کیا تھا انہین کیطرف عتبی منسوب کئے جاتے ہین جو ایک زمانہ مین خراسان کے گورنر تھے

بنو سلیم کی بہت سی شاخین ہین ازانجملہ بنو ذکوان بن رفاعہ بن الحرث بن رجا بن الحارث بن بہثہ بن سلیم اور اون کے نسبی بہائی بنو عبس بن رفاعہ ہین جس مین سے عباس بن مرداس بن ابی عامر بن حارثہ بن عبد قیس مشہور صحابی رض ہین جنکو جنگ حنین مین آنحضرت (صلعم) نے مولفۃ القلوب کے مد مین حصہ دیا تھا انکے باپ مرداس نے خنسار سے عقد کیا تھا جس کے بطن سے عباس پیدا ہوئے اور نیز بنو سلیم سے بنو ثعلبہ بن بہثہ ابن سلیم ہین اسی قبیلہ سے عبید بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی الاعور والی افریقہ ہے اسکا دادا ابو الاعور معاویہ کا سپہ سالار تھا اسکا نام عمرو بن سفیان بن عبد شمس بن سعد بن قائف بن الاوقص بن مرہ

ہین ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ تہا اور الردو بن خالد بن حذیفہ بن عمران خلف بن مازن
بن مالک ثعلبہ یوم فتح بنو سلیم کا سردار تہا اور عمرو بن عتبہ بن منقذ ابن عامر بن خالد
زمانہ جاہلیت مین آنحضرت (صلعم) کے دوست تہے ابوبکر و بلال (رضی اللہ عنہما) کے
ساتھ اسلام لاے یہہ اکثر کہا کرتے تہے کہ مین اسلام کا چوتہا شخص ہون اور بنو سلیم
ہی سے بنو علی ابن مالک بن امرء القیس بن بہثہ اور بنو عصیہ بن خفاف بن امرء القیس ہے
یہہ دونون وہی ہین جنپر آنحضرت (صلعم) نے لعنت کی تہی۔ اور شعوب عصیہ سے
الشرید ہے اسکا نام عمرو بن یقظہ بن عصیہ ہے ابن سعید کہتا ہے کہ الشرید بن ریاح
بن ثعلبہ ابن عصیہ ہے جنمین سے خنسار اور اوس کے دونون بہائی صخر و معاویہ
پسران عمر بن الحرث بن الشرید ہین خنسار شاعرہ تہی اس کا ذکر اس سے پیشتر ہو چکا ہے
یہہ مع اپنی اولاد کے جنگ قادسیہ مین آئی تہی اور فی الحال افریقیہ مین کچہہ لوگ بنو الشرید
کے بنو سلیم مین رہتے ہین اور ایک گونہ انکو ثروت و شوکت حاصل ہے انہین مین سے
عصیہ بن خفاف کے اور نسبی بہائی ہین جنمین سے ایاس بن عبد اللہ بن اللیل بن سلمہ
بن عمیرہ سردار اہل ردہ تہا جسکو ابوبکر رض نے جلاکر مار ڈالا۔ نیز بنو سلیم سے بنو بہز بن
امرء القیس بن بہثہ ہے جس مین سے حجاج بن علاط بن خالد بن نذیرہ بن جستر بن
ہلال بن عبد ظفر ابن سعد بن عمرو بن تمیم بن بہز مشہور صحابی رض ہین ان کے لڑکے نصر
بن حجاج کو عمر فاروق رض نے مدینہ سے نکلوا دیا تہا ابن سعید کہتا ہے کہ بنو سلیم ہی سے
بنو ذعبہ بن مالک ابن بہثہ ہین حرمین رہتے تہے پہر وہ مغرب کی طرف چلے گئے اور افریقیہ
مین زیر سایہ بنو ذیاب بن مالک (اپنے بہائی کے) ٹہرے پہر یہان سے بکر واشتہ خاطر ہوکر توکہ سب
کے چراگاہ ہین جا بسے بنو ذیاب بن مالک قبیلہ بنو سلیم سے ہین ماذن بن قاسم و برقہ

سکونت پذیر تھے ایک گروہ انکا مدینہ کی اطراف مین رہتا ہے جو حجاج کو تکلیف دیتا اور رہزنی
کرتا ہے اور بنو سلیمان بن ذیاب اطراف فزان و ودان مین اور رؤسا ذیاب
فی زماننا مابین طرابلس و قابس رہتے ہین اصلی خاندان انکا بنو صابر و محامد)
اطراف قابس مین ہے جیسا کہ آیندہ انکا ذکر آئیگا - بنو عوف بن بہثہ (از قبیلہ بنو سلیم) افریقیہ
مین مابین قابس و عنابہ رہتے تھے اسکی دو شاخین تھین (۱) مرداس (۲) علاق مرداس
کی ریاست کے آثار اسوقت تک بنو جامع مین پاسے جاتے ہین اور علاق کا سردار
افریقیہ مین داخل ہونے کے وقت رافع ابن حماد تھا اسی کے اعقاب سے افریقیہ مین
اسوقت رؤسا سلیم بنو کعب ہین اور بنو لہیب ابن بہثہ برادر نسبی بنو عوف ابن بہثہ
(از قبیلہ بنو سلیم) ابتدائً مابین سدرہ - برقہ سے عدوہ کبیرہ تک پھیلے ہوئے تھے
پھر عدوہ صغیرہ سے عدوہ اسکندریہ تک بڑھ گئے ان مین سے بنو احمد غربی حصہ مین
رہتے تھے اور وہ حاجیون کو لوٹ لیتے تھے انکا تعلق تحامد سے ہے تحامد ایک بڑا قبیلہ ہے جو باعتبار
کثرت و غلبہ و عزت کے اپنے دوسرے بھائیون سے زیادہ ہے کیونکہ انکے قبضہ مین
سرسبز بلاد برقہ مثل مرج و طلیثا و درنا وغیرہ ہین اور مشرق مین عقبہ کبیرہ تک پھیلے ہوئے
ہین ان قبیلون مین بنو عزاز اور ہبیب حکومت کرتے تھے بخلاف باقی بنو سلیم کے
اسوجہ سے کہ وہ بڑے بڑے لکون پر مستولی ہوئے تھے مگر وہ سنبھال نہ سکے اور وہ ویران
و خراب ہو گئے اون ممالک مین نہ تو سلطنت باقی رہی اور نہ حکومت کا نام و نشان رہا
بجز اس کے کہ وہان کے شیوخ حکمرانی کر رہے ہین اور اون کے قبضہ مین ایک گروہ
تجارت پیشہ اور کاشتکاران یہود اور بربریون کا ہے رواحہ و فزارہ جو بلاد ہبیب
مین رہتے تھے وہ بھی قبائل غطفان سے ہین یہہ قوم بالای نجد مین خیبر کیجانب

رہتی تہی ان مین سے بہی اب ان بلاد مین کوئی باقی نرہا سوائے اسلئے کہ افریقیہ مین
ایک گروہ انکا رہتا ہے جیساکہ ذکر طبقہ رابعہ عرب مین ہم بیان کرینگے۔

ہوازن بن منصور ایک کثیر البطون قبیلہ ہے جس سے تین شاخین نکلی ہین اور وہ
کل بکر بن ہوازن سے متعلق و منسوب ہوتے ہین (۱) بنو سعد بن بکر (۲) بنو معاویہ
بن بکر (۳) بنو منبہ بن بکر۔ بنو سعد بن بکر وہ ہین جن مین آنحضرت (صلعم) نے پرورش
پائی رضاعت کے لئے رہے آپکو اسی قبیلہ مین سے حلیمہ بنت ابی ذویب ابن عبد اللہ
بن الحرث بن سحنہ بن ناصرہ بن عصیہ بن نصر بن سعد نے دودہ پلایا تہا انکی تین اولادین
تہین (۱) عبد اللہ (۲) انیسہ (۳) شیما۔ شیما قیدیان ہوازن کے ساتہہ گرفتار ہوئی
تہین آنحضرت (صلعم) نے انکی عزت کی اور ان کے قوم کیطرف انکو واپس کردیا۔ بنو منبہ
بن بکر سے ثقیف ہین اور یہہ قسی بن منبہ کے نسل سے ہین منجملہ ان کے بنو حطیط بن ثقیف
ہین عثمان ابن عبد اللہ بن ربیعہ بن حطیب بن الحرث بن حطیط جنگ حنین مین
دشمنان اسلام کا علم بردار تہا حالت کفر مین اوسی جنگ مین مارا گیا اس کی اولاد سے سلیمان
بن عبد الملک کے عہد مین حر بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عثمان گورنر اندلس گذرا ہے۔
بنو ثقیف سے بنو عوف اور بنو عوف سے بنو سعد ہین انہین مین سے عتبان بن مالک
بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف ہے جسکو ثقیف نے ابو مکسورہ کے پاس ضمانتاً
رکہا تہا اسی کے لڑکے عروہ بن مسعود بن معتب کی اولاد سے معتب ہین جنکو آنحضرت
نے دعوت اسلام کے لئے ان کی قوم کیطرف بہیجا تہا اور اس قوم نے انکو شہید کرڈالا تہا
اور نیز اسی کی اولاد سے حجاج بن یوسف بن الحکم بن ابی عقیل بن مسعود بن عامر بن
معتب والی عراقین عبد الملک اور اس کے لڑکے ولید کیطرف سے تہا اور اسی

(۴) اسکے جسم پر کاٹنے کا نشان تہا رسول اللہ (صلعم) نے طفلی کے زمانہ مین کاٹ لیا تہا جو انکو یاد ہوگئے تہین

خاندان سے یوسف بن عمر بن محمد بن عبد الحکم والی عراقین ہشام بن عبد الملک اور ولید
ابن یزید کیطرف سے تہا غرضکہ اس قوم کے ایک گروہ کثیر نے عراق و شام و یمن و مکہ
مین حکمرانی کی ہے بنو معتب ہی سے غیلان بن مسلمہ ابن معتب ہے جو کسریٰ کے پاس
وفد ہو کر گیا تہا اور بنو غیرہ بن عوف بھی اس قبیلہ سے ہین جن مین سے اخنس بن شریق
بن عمرو بن وہب ابن علاج بن ابی سلمہ بن عبد العزی بن غیرہ بن عوف ابن ثقیف اور
حرث بن کلدہ بن عمرو بن علاج (طبیب عرب) اور ابو عبید بن مسعود بن عمرو بن عمیر
بن عوف بن عقدہ صحابی (جو یوم جسر جنگ قادسیہ مین شہید ہوئے ہین) اور انکا لڑکا مختار
بن ابی عبید (جس نے کوفہ مین دعواے نبوت کیا تہا یہہ پہلے عبد اللہ بن زبیر کیطرف سے
کوفہ کا عامل تہا پہر اسنے بد عہدی کی اور محمد بن حنیفہ کا ہوا خواہ ہو گیا) اور ابو محجن بن حبیب بن عمرو بن عمیر
الغرض بنو ثقیف طایف مین رہتے تہے طایف ایک شہر قریب مکہ سرزمین نجد مین واقع ہے پہر ثقیف
اسکے شرق و شمال مین قبہ جبل پر جو ولج دلوج کے نام سے مشہور ہے آباد ہوئے ایام جاہلیت مین
یہہ مقام عمالقہ کے قبضہ مین تہے بعد ان کے ثمود۔ وادی القرے مین آباد ہونیکے پہلے
اس مقام پر سکونت پذیر ہوئے یہی سبب ہے کہ ثقیف کے بابت یہہ کہا جاتا ہے کہ
یہہ یادگار ثمود ہین اور بعضے کہتے ہین کہ عمالقہ کے بعد اس مقام پر عدوان آکر آباد ہوئے
اور انپر ثقیف غالب آئے۔ سہیلی نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور بعضو نکا یہہ خیال ہی کہ ثقیف
ہوازن کے متبعین سے ہین اور بعضے انکو ایاد سے شمار کرتے ہین۔ مضافات طایف سے
بازار عکاظ و عرج و عکاظ جبر یا بین یمن و حجاز ہے ایام جاہلیت مین اسکا بازار ایک سال مین
ایکبار ہوتا تہا جسمین عرب اطراف و جوانب سے آتے تہے۔ بنو معاویہ بن بکر ابن ہوازن
بہی بہت سے بطون ہین از انجملہ بنو نصر بن معاویہ (اسی قبیلہ سے مالک بن سعد

بن عوف ابن سعد بن ربیعہ بن یربوع بن واثلہ بن دہمان بن نصر تہے جو جنگ حنین مین
مشرکون کے سپہ سالار تہا اور اس کے بعد یہہ ایمان لائے اور اچہے مسلمان مین شمار
کیے گئے) اور بنو جشم بن معاویہ اور بنو سلول اور بنو مرہ بن صعصعہ بن معاویہ اور بنو عامر
بن صعصعہ بن معاویہ مین بنو جشم سے غزیہ (قبیلہ درید بن الصمہ سے) ہین جو تہامہ و نجد کے
درمیان مین سے شام تک آباد تہے اس قبیلہ کے روسا مغرب کیطرف چلے گئے اور
اسوقت تک وہان موجود ہین جیسا کہ طبقہ رابعہ عربیہ مین ہم بیان کرین گے فی الحال اس
مقام پر اس قبیلہ کے وہی لوگ آباد ہین جنکو صولت و حکومت سے کچہہ تعلق نہین ہے
بنو سلول اپنی مان سلول کیطرف منسوب ہوئے یہہ قوم عرب مین زیادہ آباد تہی اور اب بہی
یہہ قوم وہان زیادہ ہے - بنی عامر بن صعصعہ عرب کے بڑے قبائل سے ہے اس کے چار شعوب
ہین (۱) نمیر (۲) ربیعہ (۳) ہلال (۴) سواۃ - نمیر بن عامر جمرات عرب سے شمار کیا جاتا ہے
اس کی قوم کو جاہلیت اور اسلام مین کثرت و سطوت و عزت حاصل تہی یہہ لوگ جزیرہ
فراتیہ مین جاکر آباد ہوئے اور اس کے بلاد پر متصرف ہو گئے جنکو بنو عباس نے زمانہ
حکومت المتمر مین قتل و قید کیا اب انکے آثار تک معدوم ہو گئے - سواۃ بن عامر کی
نسل شافعین رباب ابن سواۃ سے ملتی ہین اسی قبیلہ سے جابر بن سمرہ بن جنادہ بن جندب
بن رباب مشہور صحابی ہین اور اسی رباب کے بطن سے افریقیہ مین ایک قبیلہ ہے
جو ریاح بن ہلال کے ساتہہ رہتا ہے اور اسی نسب سے معروف ہے جیسا کہ ہلال کے
حالات مین ہم بیان کرینگے - ہلال بن عامر بہی کثیر البطون قبیلہ ہے جاہلیت مین یہہ
قوم نجد مین رہتی تہی پہر دیار مصریہ مین زمانہ جنگ قرامطہ مین جا رہے بعد چندے
افریقیہ کیطرف چلے گئے پہر بنو سلیم کی چہیڑ چہاڑ سے تنگ ہو کر مغرب مین جا رہے

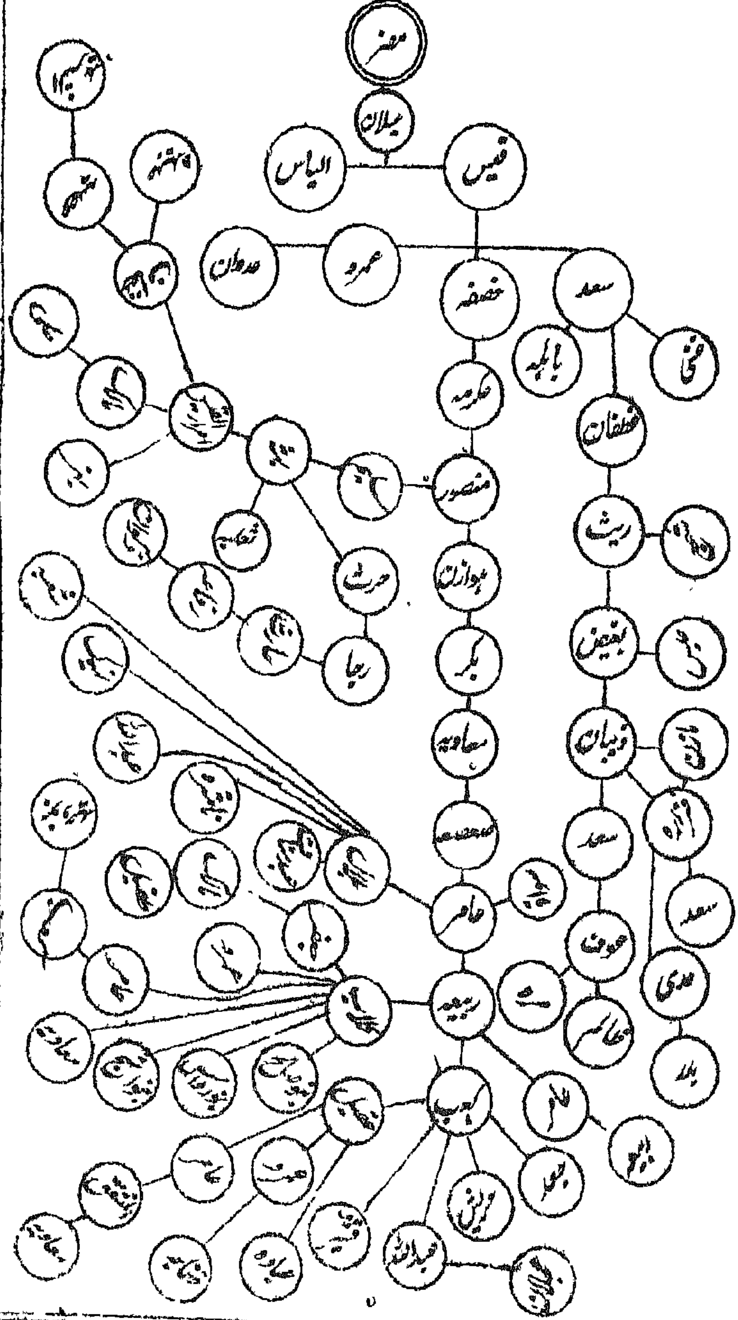
نوبہ و قسطنطنیہ بحر محیط تک آباد ہوگئے ہلال کے پانچ لڑکے تھے شعبہ۔ عامر۔ ناشرہ۔ نہیک۔ عبد مناف
عبد اللہ تھے ہلالی بطون انہین پانچ کیطرف منسوب ہوا اور مرجوع ہوتے ہین بنو عبد مناف سے
جناب زینب ام المؤمنین بنت خزیمہ بن الحرث ابن عبد اللہ بن عمرو بن عبد اللہ بن عبد مناف
اور بنو عبد اللہ سے جناب میمونہ ام المؤمنین بنت الحرث بن حزن بن بجیر بن ہرم بن رویبہ
بن عبد اللہ ہین ابن حزم لکہتا ہے کہ بطون بنو ہلال سے بنو قرۃ اور بنو نجیہ (جو مصر و افریقیہ
کے درمیان مین رہتے ہین) اور بنو حرب (جو حجاز مین ہین) اور بنو ریاح ہین (جنہون نے
افریقیہ مین فساد و فتنہ برپا کیا تہا) بنو ربیعہ بن عامر بہی کثیر البطون قبیلہ ہے اس کے
تین لڑکے عامر۔ کلاب۔ کعب تھے انہین تین لڑکون سے کل بنو ربیعہ بن عامر کی شاخین
نکلی ہین یہہ پہلے نجد مین رہتے تہے پہر شام کیطرف چلے گئے نور اسلام کے پہیلتے ہی
ممالک بعیدہ و قریبہ مین یہہ بہی منتشر ہوگئے چنانچہ اب نجد مین کوئی اس قبیلہ کا باقی نہ رہا۔
عامر بن ربیعہ سے بنو البکا یعنی ربیعہ بن عامر بن ربیعہ (جسکا لڑکا حندج۔ زہیر بن جذیمہ
عبسی کے قتل مین خالد بن جعفر بن کلاب کا شریک تہا) اور بنو ذی السہمین معاویہ بن عامر
بن ربیعہ (یعنی ذو الجمر عوف بن عامر بن ربیعہ) اور بنو فارس الضحیا عمرو بن عامر ابن ربیعہ ہین
جس سے خداش بن زہیر بن عمرو (جو شہسواران و شاعران جاہلیت مین مشہور تہا)
بنو کلاب ابن ربیعہ سے بنو وحید بن کعب بن عامر بن کلاب اور بنو ربیعۃ المجنون ابن عبد اللہ
بن ابی بکر بن کلاب اور بنو عمرو بن کلاب ہین ابن حزم لکہتا ہے کہ اسی قبیلہ سے بنو
صالح ابن مرداس امراء حلب اور بنو کلاب سے بنو رواس (اسکا نام حرب
بن کلاب تہا) اور بنو جناب (اسکا نام معاویہ بن کلاب تہا اسی خاندان سے شمر
بن ذی الجوشن بن اعور بن معاویہ قاتل جناب حسین ابن علی علیہما السلام ہے)

اور اسی کے اعقاب سے صمیل بن حاتم بن شمر وزیر عبدالرحمن بن یوسف فہری امیر اندلس
تھا) اور بنو جعفر بن کلاب ہین (جس سے عامر بن طفیل بن مالک بن جعفر اور اسکا چچا
ابو عامر بن مالک اور ربیعہ بن مالک اور تبع المعتبرین اور اسکا باپ لبید بن ربیعہ شاعر
مشہور ہے) یہہ قوم پہلے اطراف مدینہ و فدک مقام زبدہ مین رہتی تھی پھر وہان سے
منتقل ہو کر شام کیطرف چلی آئی اور جزیرہ فراتیہ پر قبضہ کر لیا حلب اور اکثر بلاد شام پر متصرف
ہو گئی بنو صالح بن مرداس انہین مین سے اس بلاد کے حکمران رہے بعد چندے جب اسکے
قواے حکمرانی ضعیف ہو گئے تو یہ اون عرب کے سایہ امن مین قیام پذیر ہوے جو
شام مین حکمرانی کے لیے منتخب کیے گئے تھے ابن سعید کہتا ہے کہ اسلام مین انکی حکومت
یمامہ مین تھی۔ بنو کعب بن ربیعہ کے بہت سے بطون ہین چنانچہ اس سے حریش بن کعب
(جس سے مطرف ابن عبداللہ بن شخیر بن عوف بن وقدان بن حریش مشہور صحابی رض ہین اور
بروایت بعض لیلی بھی ہے جسکا ذکر تشبیب مین قیس بن عبداللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ
بن جعدہ نابغہ رسول اللہ (صلعم) نے کیا تھا اور عبداللہ بن الحشرج بن الاشہب بن ورد بن عمرو
بن ربیعہ ابن جعدہ جو فارس پر زمانہ زبیر مین غالب آیا تھا اور اسکی مان کا چچا زیاد بن الاشہب
جو جناب علی رض کے خدمت مین آیا تھا اس غرض سے کہ آپ سے اور معاویہ سے صلح
ہو جائے اور مالک بن عبداللہ بن جعدہ ہین) اور بنو قشیر بن کعب ہین (جس سے مرہ
بن ہبیرہ بن عامر بن سلمۃ الخیر بن قشیر ہین آنحضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے
اور آپ نے انکو اونکی قوم سے صدقات وصول کرنے کا متولی مقرر کیا تھا اور کلثوم بن
عیاض بن وحوح بن قشیر والی افریقیہ اور اوسکا برادرزادہ بلج بن بشر ہے)
اور بنو قشیر سے خراسان مین بعض ابعض تابعین منسوب کیے جاتے ہین چنانچہ

ابو القاسم قشیری صاحب رسالہ اور بنو رشیق (جس سے عبدالرحمن بن رشیق والی اندلس ہے)
اور اسی سے صمہ بن عبد اللہ (از شعراء حماسہ) ہے اور نیز کعب بن ربیعہ سے بنو عجلان
بن عبداللہ بن کعب اور انکا شاعر تمیم بن مقبل اور بنو عقیل بن کعب ہیں بنو عقیل کعب
خود بھی کثیر البطون ہیں از انجملہ بنو المنتفق بن عامر بن عقیل اور اعقاب بنو المنتفق سے
وہ عرب ہیں جو غرب ہیں قلط کے نام سے مشہور ہیں علی بن عبدالعزیز جرجانی تحریر کرتا ہے
کہ خلط بنو عوف اور بنو معاویہ پسران منتفق (بن عامر بن عقیل ہیں۔ ابن سعید کہتا ہے کہ
بنو منتفق مابین بصرہ و کوفہ رہتے تھے امارت و حکومت ان میں سے بنو معروف کے
قبضہ میں تھی میرا خیال یہ ہے کہ مغرب میں اندنوں خلط قبیلہ جشم میں شمار کئے جاتے ہیں
اور بنو عقیل بن کعب سے بنو عبادہ بن عقیل ہیں (جس سے اخیل یعنی کعب بن الرحال
بن معاویہ بن عبادہ ہے اور اسی کے اعقاب سے لیلی اخیلیہ بنت حذیفہ بن سداد
بن الاخیل ہے) ابن قتیبہ نے لکھا ہے کہ قیس بن الملوح المجنون اسی قبیلہ سے
ہے۔ بنو عبادہ اسوقت بروایت ابن سعید جزیرہ فراتیہ کے اُس حصہ میں آباد ہیں جو عراق سے
ملا ہوا ہے اس قوم کو ایک گونہ قوت و غلبہ زمانہ سابق میں حاصل رہا ہے اور پانچویں
صدی کے وسط میں اس قوم سے قریش بن بدران بن مقلد موصل و حلب پر مستولی ہو گیا تھا
اس کے بعد اسکا لڑکا مسلم بن قریش ملقب بہ شرف الدولہ حکمران ہوا اور حکومت و دولت
اسی مسلم بن قریش کے اعقاب میں رہی تا آنکہ اس خاندان سے حکومت جاتی رہی۔
ابن سعید کہتا ہے کہ فی الحال اس خاندان کے کچھ لوگ مابین الحجاز اور زاب کے قیام
پذیر ہیں جنکو عرب شرف الدولہ کے لقب سے یاد کرتا ہے والی موصل انکی عزت کرتا ہے
لیکن انکی تعداد نہایت کم ہے تقریباً ایکسو سواروں سے زیادہ نہ ہونگے اور نیز

بنو عقیل بن کعب سے بنو خفاجہ بن عمرو بن عقیل ہیں جو فی زماننا عراق و جزیرہ کیطرف چلے گئے ہیں اور بادیہ عراق میں آزادانہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور بنو عامر بن عقیل سے بنو عامر بن عوف بن مالک بن عوف ہیں یہہ گروہ بنو المنتفق کے نسبی بہائی ہیں اطراف بصرہ میں رہتے تھے بحرین پر بعد بنو ابو الحسن کے انہون نے بزور و قوت غلبہ قبضہ کر لیا ابن سعید کہتا ہے کہ اس قوم نے بنو کلاب سے ارض یمامہ بہی چہین لیا تہا ان کی حکومت و دولت ساتوین صدی کے وسط مین تہی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شجرہ انساب بنو قیس بن مضر



بطون الیاس بن مضر

الیاس بن مضر کے تین لڑکے مدرکہ ۔ طابخہ ۔ قمعہ تھے انکی ماں بنو قضاعہ کی ایک عورت خندف نامی تہی اسی کے طرف کل اولاد الیاس منسوب ہوئے ۔ بطون قمعہ سے اسلم و خزاعہ ہین اسلم بنو افصیٰ بن عامر بن قمعہ اور خزاعہ ابن عمرو بن عامر بن یحییٰ یعنی ربیعہ ابن عامر بن قمعہ کو کہتے ہین عمرو بن یحییٰ پہلا وہ شخص ہے جس نے دین اسمٰعیل کو ترک کرکے بت پرستی کی بنا ڈالی اور عرب کو بت پرستی کی طرف مائل کیا اسی کے حق مین آنحضرت (صلعم) نے فرمایا ہے رأیت عمرو بن یحیی یجر قصبتہ فی النار یعنی احشائہ (مین نے دیکھا عمرو بن یحییٰ کی انتڑین آگ مین گھسیٹی جاتی تہین) یہہ قوم اطراف مکہ مقام مر الظہران مین رہتی تہی اور قریش کے حلفا مین تہی عام حدیبیہ زمانہ آنحضرت (صلعم) مین یہ لوگ داخل ہوگئے پس یہہ لوگ اون مین سے تہے جنہوں نے قریش سے مصالحت کی تہی پہر ان لوگون نے بدعہدی کی آپ نے قریش پر حملہ کرکے انکو مغلوب کر دیا اور مکہ کو فتح کر لیا یہی سال عام الفتح کے نام سے موسوم ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ خزاعہ بنو غسان سے ہے اور وہ بنو حارثہ بن عمرو بن مزیقیا کے اولاد مین ہین جس وقت غسان شام کیطرف جا رہے تہے یہہ لوگ اون سے علیحدہ ہو کر مر الظہران مین ٹہر گئے حالانکہ یہہ صحیح نہین ہے ۔ قریش کے پہلے بیت الحرم کی تولیت قبیلہ خزاعہ مین بنو کعب بن عمرو بن لحی کے قبضہ مین تہی تا آنکہ حلیل بن حبشیہ بن سلول متولی ہوا یہہ وہی شخص ہے جس نے تولیت بیت الحرام کی وصیت قصی بن کلاب کے حق مین کی تہی بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی کنیت ابو غبشان تہی حلیل کا بیٹا اور محترش نام تہا اسنے کعبہ کو بعوض ایک مشک شراب کے فروخت کیا تہا واللہ اعلم اسی حلیل بن حبشہ کی اولاد سے کرز بن علقمہ بن ہلال بن جریبہ بن عبد نہم بن حلیل تہا جسنے آنحضرت (صلعم) کا

بوقت ہجرت تعاقب کیا تھا اور غار تک آپکے تعاقب مین گیا تھا لیکن مکڑیون کے جالے اور کبوترون کو انڈے دیتے ہوے دیکھکر اپنا سامنہ لیکر رہگیا۔

خزاعہ کے بہت سے بطون ہین از انجملہ بنو مصطلق بن سعد بن عمرو بن لحی اور بنو کعب بن عمرو (جسمین سے عمران بن الحصین (صحابی) اور سلیمان بن صرد اور مالک بن ہیثم نقیب بنو عباس ہین) اور بنو عدی بن عمرو (جسمین سے جویریہ بنت الحارث ام المومنین) اور بنو ملیح بن عمرو (جسمین سے طلحۃ الطلحات یعنی ابن عبدالرحمن بن الاسود ابن عامر بن عویمر بن مخلد بن سبیع بن خثعمہ بن سعد بن ملیح ہے) اور بنو عوف بن عمرو ہین اور برادران خزاعہ سے بنو افصی بن عامر ابن قمعہ اور بنو مالک بن افصی اور ملکان بن افصی ہے۔ اسلم سے سلمہ بن الاکوع صحابیؓ اور دعبل اور بنو شیص شاعر اور محمد ابن الاشعث سپہ سالار بنو عباس ہے۔ اسی قبیلہ سے مالک بن سلیمان ابن کثیر دعات بنو عباس سے تھا جسکو ابو مسلم نے قتل کیا ہے۔

طابخہ کے بہت سے بطون ہین مشہور تر ان مین سے ضبہ۔ رباب۔ مزینہ۔ تمیم ہین علاوہ ان کے اور بطون مثل صوفہ و محارب کے وہ تمیم ہی کے نسبی بھائی کہے جاتے ہین بنو تمیم بن مر۔ ادبن طابخہ کی نسل سے ہین یہہ لوگ سرزمین نجد مین بصرہ سے یمامہ تک دائرہ کی صورت آباد تھے پھر پھیل کر عذیب تک ارض کوفہ مین پہونچ گئے فی زماننا اس قوم کا بھی نشان نہین پایا جاتا انکے مقبوضات پر ان دنون مشرق مین عنزہ (طے سے) اور خفاجہ (بنو عقیل بن کعب سے) متصرف ہین۔ بنو تمیم کثیر البطون قبیلہ ہے اسی سے (۱) حارث بن تمیم (جس کے طرف مسیب بن شریک فقیہ منسوب کیے جاتے ہین) (۲) بنو عنبر جسمین فقیہ زفر ابن ہذیل بن قیس بن مسلم بن قیس بن مکمل بن ذہل بن ذوئب بن جذیمہ بن عمرو بن جندب بن عنبر تلمیذ امام ابوحنیفہ اور قاضی عامر بن عبد قیس بن ثابت

بن بشامہ بن حذیفہ بن معاویہ بن الجون بن کعب بن جندب اور ربیعہ بن رفیع بن مسلم
بن محلم بن صلاۃ بن عبدہ بن عدی بن جندب ہیں) (۳) بنو یربوع بن عمرو بن تمیم (۴) بنو اسید بن عمرو
(جسمیں ابو ہالہ ہند بن زرارہ ابن نباش بن عدی بن نمیر بن اسید مشہور صحابی اور حنظلہ بن ربیع
بن صیفی بن رباح ابن الحرث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید کاتب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اکثم بن صیفی بن رباح اور یحییٰ بن اکثم مامون الرشید کا
قاضی صیفی بن رباح کے نسل سے ہے) (۵) بنو مالک بن عمرو بن تمیم (جسمیں نضر
بن شمیل بن خرشہ بن یزید بن کلثوم ابن عبدہ بن زہیر بن عروہ بن جمیل بن حجر
بن خزاعی بن مازن بن مالک نحوی محدث اور سلم ابن احوز بن اربد بن محرز بن لای
بن سہل بن ضباب بن حجیہ بن کابیہ بن حرقوص ابن مازن بن مالک قاتل یحییٰ بن زید
بن زین العابدین و قاتل آل مہلب ہے) (۶) بنو عمرو بن العلاء بن عمار بن عدنان
بن عبداللہ بن حصے بن الحرشبی جلہم بن خزاعی بن مازن بن مالک (۷) بنو الحرث بن عمرو
بن تمیم (۸) بنو امرء القیس بن زید مناۃ بن تمیم (اسی قبیلہ سے زید بن عدی بن زید بن ایوب
بن محوف بن عامر بن عطیہ بن امرء القیس وزیر نعمان بن منذر والی حیرہ تھا) (۹) بنو سعد
بن زید مناۃ بن تمیم (۱۰) بنو منقر بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ
(اسی قبیلہ سے قیس بن عاصم ابن سنان بن خالد بن منقر تھے جنکو آنحضرت نے
تو او نکی قوم سے صدقات وصول کرنے کو مقرر فرمایا تھا) (۱۱) بنو عوف بن کعب بن
سعد بن زید مناۃ (اس سے بنو بہدلہ بن عوف ہیں) (۱۲) بنو حرث اعرج بن کعب بن سعد
بن زید مناۃ (۱۳) بنو مالک بن سعد بن زید مناۃ (۱۴) بنو ربیعہ بن مالک بن زید مناۃ سے ہے
(اسی قبیلہ سے عروہ بن جریر بن عامر بن عبید ابن کعب بن ربیعہ پہلا خارجی ہے جس سے

یوم صفین کہا تہا لاالحکم الا للہ۔ (۱۵) بنو حنظلہ بن مالک بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم
بنو حنظلہ سے بنو عمرو۔ ظلم۔ غالب۔ کلیب۔ قیس ہیں اور قیس ہی سے صنابی بن الحرث
بن ارطاۃ بن شہاب بن جبید بن جناول بن قیس اور ابن عمیر بن صنابی ہے جس نے
حجاج کو قتل کیا تہا بنو حنظلہ ہی سے بنو ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ اور یربوع بن حنظلہ
سے بنو الحرث ہیں اسی قوم سے زبیر بن ماحور سردار خوارج اور اس کے بہائی
عثمان و علی ہیں۔ یہہ لوگ بنو بشیر بن یزید ملقب بہ ماحور بن الحرث بن ساحق بن الحمر
بن سلیط بن یربوع کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور یہہ سب امرار ازارقہ ہیں
بنو کلیب۔ یربوع بن حنظلہ میں شمار کئے جاتے ہیں اسی قبیلہ سے جریر شاعر ابن عطیہ
بن خطفی ہے اسکا نام حذیفہ بن بدر بن سلم بن عوف بن کلب ہے بنو عنبر اور بنو ریاح
بہی یربوع بن حنظلہ کیطرف منسوب ہیں۔ اور مالک بن حنظلہ کیطرف بنو دارم کی
نسبت کی جاتی ہے بنو نہشل بن دارم بن حازم بن خزیمہ بن عبداللہ بن حنظلہ سے
نضلہ بن حدثان بن مطلق بن اصحر بن نہشل۔ بنو عباس کاکو توال اور بنو مجاشع بن دارم سے
اقرع بن حابس ابن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع اور فرزدق بن غالب بن صعصعہ
بن ناجیہ بن عقال اور حتات بن یزید بن علقمہ ہیں جس سے آنحضرت صلعم نے معاویہ بن
ابی سفیان کا بہائی چارہ کرادیا تہا اور بنو عبداللہ بن دارم سے منذر بن ساوی بن عبداللہ
بن زید بن عبدمناۃ ابن دارم اور بنو غرس بن زید بن عبداللہ بن دارم سے حاجب بن زرارہ
بن غرس اور اسکا لڑکا عطارد اور اسکی اولاد ہے اس قوم میں نسلی ترقی کیساتہہ ارشاد و دولت بہی تہی۔

بنو مزینہ۔ عمرو بن اد بن طانجہ بن الیاس کی نسل سے ہیں اس کے
ایک لڑکے کا نام عثمان اور دوسرے کا اوس ہے چونکہ انکی ماں کا نام مزینہ تہا

اسوجہ سے مرسکے دونوں لڑکے مزینہ کیطرف منسوب کردیئے گئے اس قوم سے زہیر
بن ابی سلمی (یعنی ربیعہ بن ابی ریاح بن قرہ بنی الحرث بن مازن بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن
ہرمہ بن لاطم بن عثمان یکے از شعراء ستہ جاہلیہ) اور اس کے دونوں لڑکے بجیر و کعب
(جس نے آنحضرت صلعم کی مدح کی تھی) اور نعمان بن مقرن ابن عامر بن صبح بن بجیم بن نصر
بن حبشیہ بن کعب بن عفرا بن ثور بن ہرمہ اور اسکا بھائی سوید (جو جنگ نہاوند میں مارا گیا)
اور معقل بن یسار بن عبد اللہ بن معیر بن حراق بن لائی بن کعب ابن عبد ثور مشہور صحابیؓ ہیں۔

رباب۔ عبد مناۃ بن اد بن طانجہ کیطرف نسباً منسوب ہوتے ہیں تیم۔ عدی۔ عوف
ثور۔ اسکی اولاد سے ہیں یہہ قوم رباب اسوجہ سے کہلائی جاتی ہے کہ یہہ لوگ بنوضبہ
کے خلف میں شریک جماعت ہوئے تھے مقام وہناجوار بنوتمیم میں رہتے تھے لیکن
فی زمانناً یہ تتر بتر منفرق ہوگئے وہاں انکا کوئی نشان باقی نہیں ہے بنوتیم بن عبد مناۃ سے مستورد بن علقمہ بن قریش
بن صباری بن نشبہ بن ربیع بن عمرو بن عبد اللہ بن لوی بن عمرو بن الحرث ابن تیم خارجی
(جسکو معقل بن قیس ریاحی نے زمانہ امارت مغیرہ بن شعبہ میں قتل کیا ہے) اور ابن باخمہ
وردہ بن مجالد بن علقمہ (جو عبد الرحمن بن ملجم کے ساتھہ شریک شہادت جناب علے
کرم اللہ وجہہ تھا) اور قطام بنت بجنہ بن عدی ابن عامر بن عوف بن ثعلبہ بن سعد
بن ذہل بن تیم خارجیہ ہے جسکا عقد عبد الرحمن بن ملجم کے ساتھہ ہوا تھا اور جیسا کہ
بیان کیا جاتا ہے اسکا مہر جناب امیر علیہ السلام کا شہید کرنا تھا۔ واللہ اعلم۔
قطام کو خود اس کے باپ اور چچا نے یوم نہروان قتل کیا تھا اور بنوعدی
بن عبد مناۃ سے ذوالرمہ شاعر (یعنی غیلان بن عقبہ بن بہس بن مسعود بن حارثہ
بن عمرو بن ربیعہ بن ساعدہ بن کعب بن عوف بن ثعلبہ بن ربیعہ بن ملکان بن عدی

اور بنو ثور ابن عبد مناۃ سے سفیان ثوری (یعنی سفیان بن سعید بن مسروق بن حبیب
بن رافع بن عبداللہ بن منقر بن نصر بن الحارث بن ثعلبہ بن عامر بن ملکان بن ثور)
اور ان کے بھائی عمرو و مبارک و ربیع بن خثیم فقیہ ہیں۔

ضبۃ۔ اد بن طابخہ کی نسل سے ہیں سرزمین نجد میں تہامہ کے شمالی
جانب جوار بنو تمیم میں رہتے تھے عہد حکومت اسلامیہ میں عراق میں چلے آئے انہیں کے
مقام پر متنبی شاعر مارا گیا اسی قوم سے ضرار بن عمرو ابن مالک بن زید بن کعب بن بجالہ
بن ذہل بن مالک بن بکر بن اسعد بن ضبہ ہے جو جاہلیت میں بنو ضبہ کا سردار تھا اس کے
بعد سرداری اسی کے خاندان میں رہی اس کے اٹھارہ لڑکے تھے جو اس کے
ساتھ جنگ قریتین میں لڑنے کو آئے تھے اور حصین ابن ضرار عائشہ (رضی اللہ عنہا)
کے ہمراہ جنگ جمل میں تھا اسی کے نسل سے قاضی ابو شبرمہ عبداللہ ابن شبرمہ بن طفیل
بن حسان بن منذر بن ضرار بن عنبسہ بن اسحاق بن شمر بن عبس ابن عنبسہ بن سعید بن مختبر
بن عامر بن عباب بن حسل بن بجالہ ہے جس کا ذکر سپہ سالاران بنو عباس میں آئیگا عہد حکومت
خلیفہ متوکل میں مصر کا گورنر ہوا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ دیلم۔ بنو باسل بن ضبہ بن اد
کے اعقاب سے ہیں واللہ اعلم۔

صوفہ غوث بن مر بن اد کے سلسلہ میں ہیں انکا زمانہ اقبال جاہلیت ہی میں منقضی
اور منقرض ہو گیا بجائے انکے آل صفوان بن شجنہ بنو سعد بن زید مناۃ بن تمیم سے حکمران ہوئے
مدرکہ ابن الیاس نہایت عظیم الشان کثیر البطون قبیلہ ہے اس کے اعظم ترین
قبائل سے ہذیل۔ قارہ۔ اسد۔ کنانہ۔ قریش ہیں۔ بنو ہذیل۔ ہذیل بن مدرکہ
بن الیاس کی نسل سے ہیں طائف کے قریب جبل غزوان میں رہتے تھے

اس کے نشیب میں نجد کی طرف اور مقام تہامہ مابین مکہ و مدینہ اور اکثر مقامات میں انکے چشمے اور مقبوضات سے از انجملہ رجیع و بیر معونہ ہیں اس سے دو شاخیں نکلی ہیں (۱) سعد بن ہذیل (۲) لحیان بن ہذیل۔ پس سعد بن ہذیل سے ابوبکر شاعر اور خطیہ شاعر (جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے) اور عبد اللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن فار ابن مخزوم بن صاہلہ بن الحارث بن تمیم بن سعد (مشہور صحابی رض) اور ان کے دونوں بھائی عتبہ و عمیس اور ان کے اعقاب سے عبد الرحمن و عتبہ و مسعودی (مشہور مورخ) ابن عتبہ ہیں مسعودی کا نام علی بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن زید بن عتبہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود کے لڑکے ہیں اور ان کے بھائی عتبہ سے عتبہ بن عبید اللہ بن زید بن عتبہ مدینہ منورہ کے مشہور فقیہ ہیں۔ یہ لوگ عہد اسلام میں ممالک اسلامیہ میں منتشر ہو گئے اب اس قوم کا کوئی بطن باقی نہ رہا ہاں افریقیہ میں ان میں کا ایک قبیلہ ہے جو اطراف باجہ میں ہیں اور شاہی لشکر کے ساتھ لشکر آرا ہوتے ہیں اور مقررہ خراج ادا کیا کرتے ہیں۔

بنو اسد۔ اسد بن خزیمہ بن مدرکہ سے ایک وسیع بطن اور کثیر الشعوب ہے سرزمین نجد میں متصل کرخ۔ طے کی ہمسائگی میں رہتے تھے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ پہلے بلاد طے بنو اسد کے قبضہ و تصرف میں تھے پس جب وہ یمن سے نکلے تو انہوں نے اونکو مغلوب کر کے اجا و سلمی پر قبضہ کر لیا اور اون کی مجاورت میں آباد ہو گئے بعد اس کے بنو اسد اقطار ممالک میں ایسے متفرق و منتشر ہو گئے کہ اب ان میں کا کوئی قبیلہ باقی نہ رہ گیا۔ ابن سعید کہتا ہے کہ ان کے بلاد اب طے کے قبضہ میں ہیں اس کثیر البطون قبیلہ سے بنو کاہل (قاتل حجر بن عمرو بادشاہ پدر امرء القیس) اور بنو غنم بن دودان بن اسد (اسی قبیلہ سے عبید اللہ بن جحش بن رئاب بن یعمر

بن صبرہ بن مرہ بن کثیر بن ختم جو مسلمان ہوا تھا پھر نصرانی ہو گیا اور حالت نصرانیت ہی میں مر گیا اور اسکی بہن زینب ام المومنین رضی اللہ عنہا اور عکاشہ بن محصن بن حدثان بن قیس بن مرہ بن کثیر مشہور صحابی ہیں) اور بنو ثعلبہ بن دودان بن اسد (جس سے کمیت شاعر ابن زید بن الاخنس بن ربیعہ بن امرء القیس بن الحرث بن عمرو بن مالک بن سعد بن ثعلبہ اور ضرار بن الازور یعنی مالک بن اوس بن خزیمہ بن ربیعہ بن مالک بن ثعلبہ صحابی قاتل مالک بن نویرہ اور حضرمی بن عامر بن مجمع بن موالہ بن ہمام بن صحب بن القیس بن مالک وغیرہ ہیں) اور بنو عمرو بن قعین (قعین) بن الحارث بن ثعلبہ بن دودان ہیں (اسی قبیلہ سے طماح بن قیس بن طریف بن عمرو بن قعین جو قیصر کے پاس امرء القیس کے قتل کا ساعی ہوا تھا اور طلیحہ بن خویلد بن نوفل بن نضلہ بن الاشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو ہے جو پہلے کاہن تھا اور نبوت کا دعوے کیا تھا پھر بعد اسکے ایمان لایا۔ علاوہ ان بطون کے بنو اسد میں اور بطون بھی ہیں جنکو بخیال اطالت مقال ہم ذکر نہیں کرتے۔

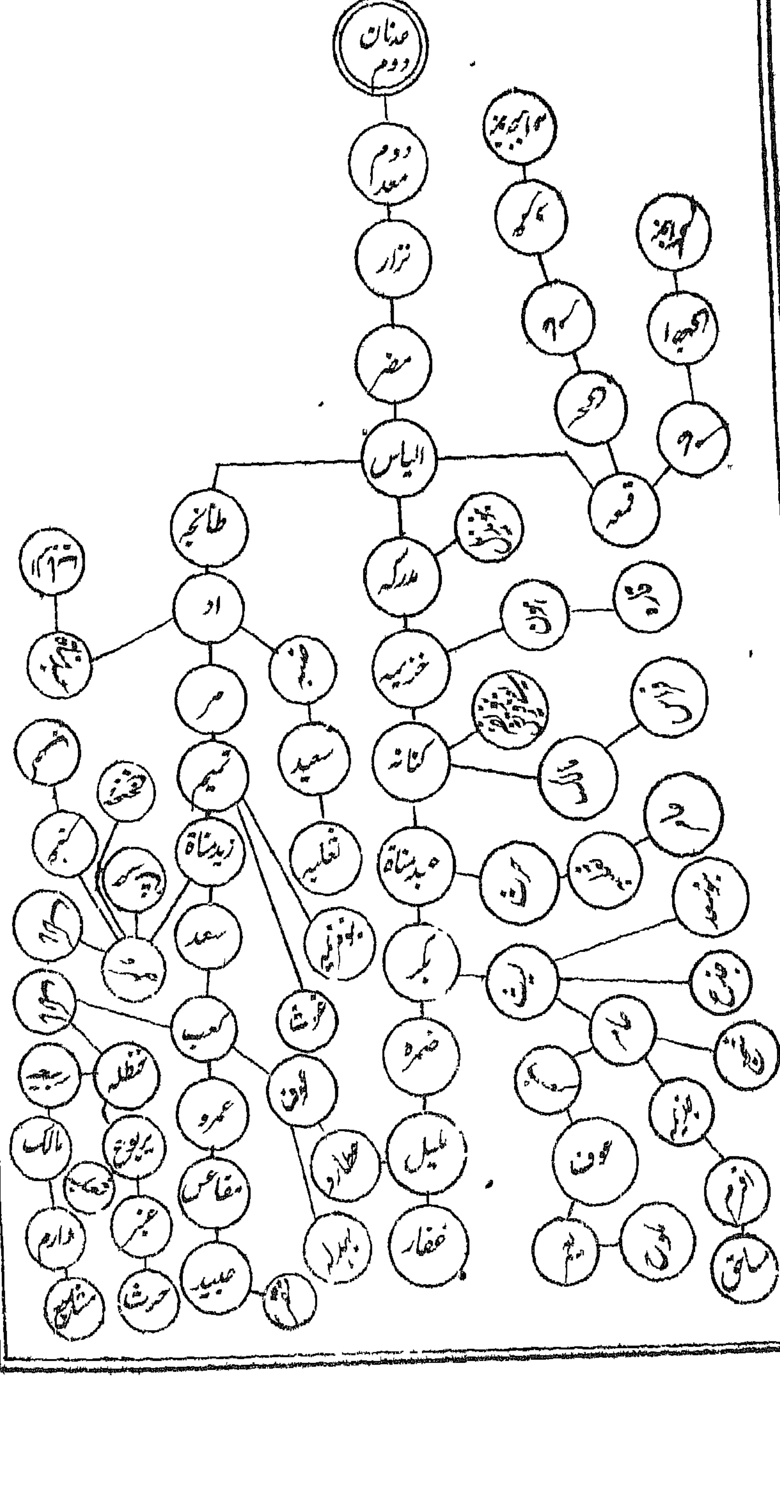
قارہ و عضل۔ ہون بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس کی نسل سے بنو اسد کے بھائی ہیں بنو زہرہ قریشی کے حلفا رہیں تھے۔

بنو کنانہ۔ کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ کی نسل سے بنو اسد کے نسبی بھائی ہیں اطراف مکہ میں رہتے تھے یہ قبیلہ بھی کثیر البطون ہے مشہور و معروف تر ان میں قریش ہے اور وہ نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہے جیسا کہ آئندہ مذکور ہو گا بعد اسکے بنو عبد مناۃ بن کنانہ اور بنو مالک بن کنانہ ہے۔ بنو عبد مناۃ سے بنو بکر و بنو مرہ بنو الحرث اور بنو عامر ہیں اور بنو بکر سے بنو لیث اسی سے بنو ملوح بن یعمر یعنی شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث

اور اسی سے صعب بن جثامہ بن قیس بن شداخ مشہور صحابی اور شاعر عروۃ بن اذینہ بن یحیی بن مالک بن الحرث بن عبداللہ بن شداخ ہے) اور بنو شجع بن عامر بن لیث بن بکر (اسی قبیلہ سے ابو واقد لیثی صحابی یعنی حرث بن عوف بن اسید بن جابر بن عدیدہ بن عبد مناۃ بن شجع ہیں) اور بنو سعد بن لیث بن بکر (جس سے ابو طفیل عامر بن واثلہ بن عبداللہ بن عمرو بن جابر بن خمیس بن عدی ابن سعد اور واثلہ بن الاسقع بن عبد العزی بن عبد یالیل بن ناشب بن عبدہ بن سعد مشہور صحابی ہیں ابو الطفیل عامر وہ ہیں جو آنحضرت (صلعم) کے دیکھنے والوں میں سے آخر میں رہگئے تھے ۱۰۰ھ میں انکا انتقال ہوا) اور بنو جندع بن بکر بن لیث بن بکر ہیں (اسی قبیلہ سے امیر خراسان نصر بن سیار بن رافع بن عدی بن ربیعہ بن عامر بن عوف بن جندع اور رافع بن لیث بن نصر ہے جو زمانہ الرشید میں بنو امیہ کا ہوا خواہ سمرقند میں تھا) اور بنو عبد مناۃ سے بنو عریج بن بکر بن عبد مناۃ اور بنو الدیل بن بکر (اسی قبیلہ سے اسود بن رزق بن یعمر بن نافثہ بن عدی بن الدیل جس کے سبب سے مکہ فتح ہوا تھا اور ساریہ بن زنیم بن عمرو بن عبداللہ بن جابر بن محمیہ بن عبد بن عدی ابن الدیل جو عراق میں کفار سے لڑرہے تھے اور ان کو عمرؓ نے مدینہ سے آواز دی تھی جیسا کہ مشہور ہے اور ابو الاسود واضع علم نحو یعنی ظالم بن عمرو بن سفیان بن عمرو بن جندب بن یعمر بن حلیس بن نافثہ بن عدی وغیرہم ہیں) اور بنو ضمرہ بن بکر ہیں اور ضمرہ سے غفار بن ملیل بن ضمرہ بجائے خود ایک بطن عظیم ہے (اسی قبیلہ سے ابوذر غفاری صحابیؓ یعنی جندب بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار اور کلثوم بن الحصین بن خالد بن معیسر بن بدر بن احمس بن غفار ہیں جنکو

بوقت غزوہ فتح آنحضرت (صلعم) نے مدینہ منورہ مین اپنا خلیفہ و نائب مقرر فرمایا تہا) اور بنو مدلج
بن مرہ بن عبد مناۃ سے سراقہ بن مالک بن جعشم بن مالک بن عمرو بن مالک بن تیم بن
مدلج ہے جو قریش کے تحریک سے آنحضرت کے تعاقب مین وقت ہجرت
روانہ ہوا تہا اس غرض سے کہ آپ کو وہ واپس لاسے لیکن اللہ جلشانہ کے افضال
سے خائب و خاسر واپس ہوا اور بنو عامر بن عبد مناۃ سے بنو مساحق بن الاقرم بن جذیمہ
بن عامر ہین جنکو مقام غمیصا مین خالد بن الولید نے قتل کیا ہے اور بنو الحارث بن عبد مناۃ
سے حلیس بن علقمہ بن عمرو بن الاوقح بن عامر بن جذیمہ بن عوف بن الحارث ہے
جس نے قریش کے ساتھہ حلف احابیش منعقد کیا تہا اور اسکا بہائی تیم وہ ہے جس نے
اونہین کے ساتھہ حلف قارہ کا عقد کیا تہا اور بنو فراس بن مالک ابن کنانہ سے فارس
العرب ربیعہ بن المکدم بن عامر بن خویلد بن جذیمہ بن علقمہ بن جذل الطعان بن فارس ہے
اور بنو عامر بن ثعلبہ بن الحارث بن مالک ابن کنانہ سے وہ لوگ ہین جنہون نے جاہلیت
مین نسئے شہور کا رواج دیا تہا پس اول جس شخص نے نسئی شہور کو رایج اور ایجاد کیا وہ
سمیر بن ثعلبہ بن الحارث ہے اسی قبیلہ سے رماحس بن عبد العزیز بن رماحس ابن الرسا
بن واقد بن وہب بن ہاجر بن عزبن واثلہ بن الفاکہ بن عمرو بن الحرث ہے جسکو خلیفہ عبد الرحمن
نے جسوقت اندلس مین داخل ہوا تہا جزیرہ وشذونہ کا گورنر مقرر کیا تہا پہر جب اس نے
خلیفہ عبد الرحمن سے بغاوت کی تو خلیفہ نے اس پر حملہ کیا یہ بہاگ کر سرحد کیطرف
اور وہین مرگیا اندلس مین اس کے بہت اخلاف تہے دولت امویہ مین ان کے
نمایان کارنامون کے آثار بکثرت پائے جاتے ہین سواحل افریقیہ مین بہی عبیدیون
سے اکثر یہ لڑتے رہے ۔ وَاللّٰہُ وَارِثُ الْاَرْضِ وَمَنْ عَلَیْہَا وَہُوَ خَیْرُ الْوَارِثِیْن

شجرہ انساب بنو الیاس بن مضر



قریش فہر بن مالک بن نضر کی اولاد کو قریش کہتے ہین اور نضر ہی پہلے قریش کے نام سے موسوم ہوا ہے بعضے اسکی وجہ تسمیہ یہہ بیان کرتے ہین کہ نضر تقرش (یعنی تجارت) کیوجہ سے قریش کے لقب سے معروف ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ قریش قرش کا مصغر ہے اور قرش کے معنی ہین دابة في البحر لاتدع دابة الا اكلتها (ایک جانور دریائی ہے جو دوسرے جانورون کو کہا ڈالتا ہے) چونکہ نضر نے اور قبایل کو دبالیا تہا اور مغلوب کردیا تہا اسوجہ سے قریش کے لقب سے ملقب ہوا بہرکیف اولاد نضر۔ فہر کیطرف اسوجہ سے منسوب ہوئین کہ اعقاب نضر فہر کی اولاد مین منحصر ہین بنو نضر مین سے سواے فہر کے اور کسی کا نسلی سلسلہ نہین چلا یہی وجہ ہے کہ بنو فہر بن مالک ہی کو قریش کہتے ہین اور پہلا جو قریش کے لقب سے مشہور ہوا وہ نضر بن کنانہ فہر کے تین لڑکے غالب۔ حارث۔ محارب تہے پس بنو محارب بن فہر اور حارث بن فہر قریش ظواہر سے ہین بنو محارب سے ضحاک بن قیس بن خالد بن وہب بن ثعلبہ بن واثلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب صاحب مرج راہط اور ضرار بن الخطاب بن مرداس بن کثیر بن عمرو آکل السقف ابن حبیب بن عمرو بن شیبان (یہہ صحابہ رض مین مشہور سوارون سے تہے انکا باپ خطاب بن مرداس زمانہ جاہلیت مین قریش فہر کا سردار تہا) اور عبدالملک بن قطن بن نہشل بن عمرو بن عبداللہ بن وہب بن سعد بن عمرو آکل السقف (یہہ یوم حرہ مین موجود تہے اور اسقدر انہون نے عمر پائی کہ اندلس کے گورنر مقرر کیئے گئے تہے انکو اصحاب بلج بن بشر

---

[1] قریش کی دو قسمین ہین ایک قریش بطاح دوسرے قریش ظواہر قصی بن کلاب اور بنو کعب ابن لوی کی اولاد قریش بطاح کہلائی جاتی ہے علاوہ ان کے سب قریش ظواہر مین شمار کیئے جاتے ہین۔ سبائک الذہب۔

قشیری نے صلیب دی) اور کرز بن جابر بن حسل بن لاحب بن حبیب بن عمرو بن شیبان وغیرہم ہیں اور بنو حارث ابن فہر سے ابو عبیدہ عامر بن عبداللہ بن الجراح بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن الحرث) امین الامۃ وقت فتح شام امیر مسلمانان شام اور عقبہ بن نافع بن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ ابن ضرب بن الحرث فاتح افریقیہ و قیروان ہیں اسی کے اعقاب سے عبدالرحمن بن حبیب بن ابی عبیدہ بن عقبہ والی افریقیہ ہے اسکا باپ حبیب بن عقبہ۔ عبدالعزیز ابن موسی بن نصیر اور یوسف بن عبدالرحمن بن ابی عبیدہ والی اندلس سے جنگ آزما ہوا تھا اسی کے زمانہ میں عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک اندلس میں داخل ہوا تھا پس اس نے اوسکو قتل کیا اور خود مالک بن بیٹھا پھر بعد اسکے اسی کے خاندان میں حکومت و سلطنت رہی۔

غالب بن فہر آنحضرت (صلعم) کے عمود نسب میں ہے اسکے دو لڑکے تیم الادرم اور لوی تھے بنو تیم الادرم قریش ظواہر سے ہیں اسی قبیلہ سے ہلال بن عبداللہ بن عبد مناۃ بن اسعد بن جابر بن کبیر بن تیم الادرم تھا جسکا خون آنحضرت صلعم نے یوم فتح مکہ مباح فرمادیا تھا یہ اسوقت مارا گیا ہے جبکہ مکہ فتح ہوگیا تھا اور یہہ پردہائے کعبہ کو پکڑے ہوئے تھا۔

لوی بن غالب آنحضرت (صلعم) کے عمود نسب مقدس میں ہے اس کے لڑکوں میں سے کعب اور عامر ہیں علاوہ انکے اسکے اعقاب سے اور بطون بھی ہیں جو مختلف طور سے اسیکی طرف منسوب ہوتے ہیں از انجملہ بنو خزیمہ بن لوی اور بنو سامہ ابن لوی اور سعد و حشم وغیرہم ہیں بنو سامہ کی بابت یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ قریش سے نہیں ہیں اور یہہ بھی روایت کی جاتی ہے کہ بنو سامان ملوک ماوراءالنہر اسی قبیلہ سے ہیں۔ واللہ اعلم۔ بنو عامر بن لوی سے بنو حسل

بن عامر اور بنو معیص بن عامر ہین - بنو معیص سے بسر بن ارطاۃ یعنی عویمر بن عمران
بن الحلیس بن یسار بن نزار بن معیص بن عامر (یکے از سرداران معاویہ) اور بکر بن حفص
بن احنف بن علقمہ بن عبد الحارث ابن منقذ بن عمرو بن معیص ہین اور بنو حسل سے عامر
بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح ابن الحارث بن حبیب بن خزیمہ بن مالک بن حسل
بن عامر (جو وقت فتح افریقیہ لشکر اسلام کے سردار اور گورنر مصر تھے) انہون نے پہلے آنحضرت
(صلعم) کی خدمت اقدس مین کچہہ گستاخانہ لکہا تہا پہر انہون نے توبہ کی) مسلمان ہوئے
اور بقیہ زندگی نہایت سادگی اور عمدگی سے تمام کی اور حویطب بن عبد العزی بن ابی قیس
بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل (انکو صحبت رسول نصیب ہوئی تہی) اور عبد عمرو
بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل والی حدیبیہ اور اسکا بہائی سکران اور اسکا لڑکا
ابو جندل سہیل (اسکا نام عاصی تہا یہی یوم صلح حدیبیہ گرفتار ہو گیا تہا آنحضرت (صلعم) نے
اسکو چہوڑ دیا تہا اسکا قصہ معروف ہے اور زمعہ بن قیس بن عبد شمس اور اسکا لڑکا عبد بن
زمعہ ہے اسی زمعہ بن قیس کی لڑکی جنابہ سودہ ام المومنین (رضی اللہ عنہا) ہین جو پہلے سکران
اپنے ابن عم کے عقد مین تہین بعدہ آنحضرت (صلعم) کے ازواج مطہرات مین داخل ہوئین -
کعب ابن لوی عمود نسب کریم آنحضرت مین ہے اس کے تین لڑکے
مرہ - ہصیص - عدی تہے یہ سب قریش بطاح ہین ابن کعب ابن لوی ہصیص بن
کعب بن لوی ایک سہم بن عمرو بن ہصیص ابن کعب ہے اور اسی قبیلہ سے
عاصی بن وائل بن ہشام بن سعید بن سہم اور عاصی کے دونون لڑکے عمرو
و ہشام اور عبد الرحمن بن معیص بن ابی وداعہ (یعنی حارث) بن سعید بن سعد بن سہم
قاری اہل مکہ اور اسماعیل بن جامع بن عبد المطلب بن ابی وداعہ مفتی مکہ

اور نبیہ و منبہ پسران حجاج بن عامر بن حذیفہ بن سعد بن سہم (یہہ دونون جنگ بدر مین بحالت
کفر مارے گئے اور قلیب مین پہینک دیئے گئے اسی جنگ مین عاصی بن منبہ مارا گیا
اسیکی ذوالفقار تہی جو آنحضرت صلعم کی سیف تہی) اور عبداللہ ابن الزبعری بن قیس بن
عدی بن سعد بن سہم (یہہ پہلے آنحضرت صلعم کو اپنے شعر سے ایذا پہونچاتے تہے
پہر مسلمان ہوگئے اور اچہے مسلمانون مین ہوئے) اور حذافہ بن قیس ابو الاخنس اور
خنیس وغیرہم ہین قبل رسول اللہ صلعم کے حفصہ اسیکے نکاح مین تہین اور عبداللہ بن حذافہ مہاجرین حبشہ
سے ہین یہی آنحضرت صلعم کا نامہ کسرے کے پاس لیکر گئے تہے - بنو جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب سے
امیہ بن خلف ابن وہب بن حذافہ جنگ بدر مین مارا گیا اور اسکا بہائی ابی جنگ
احد مین مارا گیا (اسکو آنحضرت صلعم نے خود اپنے دست مبارک سے مارا تہا) اور اسکا
لڑکا صفوان بن امیہ یوم فتح مکہ مسلمان ہوا اور اسکا لڑکا عبداللہ بن صفوان - زبیر کے
ساتہہ رہگیا عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ او اسکے بہائی قدامہ سائب
اور عبداللہ مہاجرین بدریین سے ہین اور انکی بہن زینب بنت مظعون مادر ام حفصہ ہین -
بنو عدی بن کعب سے زید بن عمرو بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط
بن زراح بن عدی (اس نے جاہلیت مین بت پرستی چہوڑ کر ملت ابراہیمی اختیار کرلی تہی
اور اوسی پر رہا تا آنکہ بلقا کے ایک قریہ مین لخم یا جذام کے ہاتہون مارا گیا) اور اسکے
لڑکے سعید بن زید بن عمرو (یکے از عشرہ مبشرہ) اور عمر ابن الخطاب امیر المومنین اور انکے
لڑکے عبداللہ و عاصم و عبیداللہ وغیرہم اور خارجہ بن حذافہ بن غانم
بن عامر بن عبیداللہ بن عویج بن عدی بن کعب (جس کو مصر مین عمرو
بن العاصی کے شبہہ سے ایک حروری نے شہید کیا تہا اور جب یہہ

قاتل گرفتار کیا گیا تو اس نے ظاہر کیا کہ ارادت عمرؓ و اراد اللہ خارجہ، میں نے عمرو کے
مار ڈالنے کا قصد کیا تھا اور اللہ نے خارجہ کے قتل کا) اور ابو الجہم بن حذیفہ بن
غانم صاحب النفل یوم حنین اور مطیع بن الاسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن
عویج (صحابیؓ) اور ان کے لڑکے عبداللہ بن مطیع ہیں (جو یوم الحرہ مہاجرین کے
سردار تھے اور ابن الزبیر کے ساتھ مکہ میں شہید کیے گئے)

مرہ ابن کعب نسب اقدس کے عمود میں ہے اسکے تین لڑکے کلاب۔ تیم
یقظہ تھے بنو تیم بن مرہ سے عبداللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم (یہ
جاہلیت میں قریش کا سردار تھا) اور ابو بکر الصدیق (خلیفہ رسول صلعم) یعنی عبداللہ بن
ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم اور ان کے دونوں لڑکے
عبدالرحمن و محمد اور طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب (جو جنگ جمل میں شہید ہوئے)
اور ان کے لڑکے محمد السجاد ہیں انکے اعقاب بکثرت مختلف دیار و امصار میں پائے
جاتے ہیں یقظہ بن مرہ سے بنو مخزوم بن یقظہ بن مرہ ہیں اسی قبیلے سے صیفی بن ابی رفاعہ بن
امیہ بن عائذ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم (یہ اور اسکا بھائی بحالت کفر بدر میں مارا گیا)
اور ارقم بن ابی الارقم اسکا نام عبد مناف بن ابی جندب تھا اسکا نام اسد بن عبداللہ بن عمرو ابن مخزوم (صحابی
بدری انہیں کے مکان میں قبل انتشار اسلام آنحضرت صلعم کے خدمت میں صحابہ حاضر
ہوتے تھے) اور ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمرو بن
مخزوم (یہ قدما مہاجرین سے ہیں قبل نکاح آنحضرت صلعم کے ام المومنین ام سلمہ کے
شوہر یہی تھے) اور الفاکہ بن المغیرہ ابن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم (اسکا نام
ابو قیس تھا بحالت کفر بدر میں مارا گیا) اور ابو جہل عمرو ابن ہشام بن المغیرہ

(یہہ بھی بدر ہی مین کافر مارا گیا) اور عکرمہ بن ابی جہل (صحابیؓ) اور حارث بن ہشام
بن المغیرہ (یہہ مسلمان ہوگئے تھے اور انکا اچھا اسلام تھا ان کے اعقاب بکثرت
اور مشہور ہین) اور ابو امیہ ابن ابی حذیفہ بن المغیرہ (بحالت کفر بدر مین مارا گیا اسی کی
لڑکی ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہین) اور ہشام بن ابی حذیفہ (از مہاجرین حبشہ)
اور عبداللہ ابن ابی ربیعہ عمرو بن المغیرہ (صحابیؓ) اور حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ
معروف بقباع اور ولید بن المغیرہ (یہہ بحالت کفر مکہ مین مرا) اور اسی کے
لڑکے خالد بن الولیدؓ سیف اللہ صاحب فتوحات اسلامیہ اور سعید بن المسیب
بن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تابعی ہین انکے باپ
مسیب صحابی اہل بیعت الرضوان سے ہین۔

کلاب بن مرہ آنحضرت صلعم کے عمود نسب اقدس مین ہے کلاب کے دو لڑکے
قصیؒ۔ زہرہؓ تھے بنو زہرہ بن کلاب سے آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ
مادر نبی (صلعم) اور ان کے بھائی کا لڑکا عبداللہ بن ارقم ابن عبد یغوث بن وہب
اور سعد بن ابی وقاص مالک بن وہب بن عبد مناف فاتح عراق اور ہاشم بن عتبہ
اور انکا لڑکا عمرو بن سعید (جسکو عبداللہ بن زیاد نے جناب امام حسین علیہ السلام
کی لڑائی کو بھیجا تھا اسکو مختار بن ابی عبید نے اور اس کے بھائی محمد بن سعد کو
حجاج بن ابی الاشعث نے قتل کیا ہے) اور مسور بن مخرمہ بن نوفل بن وہب (صحابیؓ)
اور عبداللہ بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحرث بن زہرہ اور اسکا لڑکا سلمہ وغیرہم ہین
انکے اعقاب بکثرت ہین۔

قصی ابن کلاب حضور کے عمود نسب اقدس مین ہے یہہ وہی شخص ہے جسنے قریش کے

قوت مضمحل کو ازسرنو مضبوط اور درست کیا اس نے دوبارہ قریش کو حکومت وعزت
کی کرسی پر بیٹھایا ہے اس کے تین لڑکے عبد مناف ۔ عبد الدار ۔ عبد العزی تھے بنو عبد الدار سے
نضر بن الحارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار (یہہ جنگ بدر مین مشرکین کے
ساتھہ قید ہوکر آیا تہا وقت مراجعت آنحضرت صلعم نے مقام صفرا مین اسکی گردن مار
جانے کا حکم دیا تہا) اور مصعب بن عمرو بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار (یہہ صحابی
بدری ہین جنگ احد مین شہید ہوئے اس لڑائی مین اسلامی پھریرا انہین کے ہاتھہ
مین تہا) اور ان کے اعقاب سے عامر بن وہب (جو سرقسطہ مضافات اندلس مین ابو جعفر
المنصور کی دعوت دیتا تہا اسکو یوسف بن عبد الرحمن فہری امیر اندلس نے قبل ورود
عبد الرحمن اموی کے قتل کیا تہا) اور ابو السنابل بن بعکک بن السباق بن عبد الدار
(مشہور صحابی رضی) اور عثمان ابن طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار وغیرہم ہین جسکو
یوم فتح مکہ آنحضرت (صلعم) نے مفتاح کعبہ عنایت فرمایا تہا بعضے یہہ کہتے ہین کہ
آنحضرت نے مفتاح کعبہ یوم فتح مکہ انکے بھائی شیبہ کو مرحمت فرمایا تہا اور اسیوقت
سے بنو شیبہ بن طلحہ بیت اللہ کے کلید بردار ہوئے) بنو عبد العزی بن قصی سے ابو البختری
عاصی بن ہاشم بن الحارث بن اسد بن عبد العزی ہے اس نے قیصر کیطرف سے
قریش پر حکمرانی کرنیکا قصد کیا تہا لیکن قریش نے اسکو اس فعل سے باز رکہا
اوسوقت یہہ مجبور ہوکر شام کیجانب لوٹ گیا اور وہان پر جسقدر قریش اسکو ملے
سبہون کو قید کردیا اسی قبیلہ سے ابو اُحیحہ سعید بن العاصی اور ہبار ابن الاسود
بن المطلب بن اسد بن عبد العزی ہے اسی کے اخلاف سے عمر بن عبد العزیز بن المنذر
بن الزبیر بن عبد الرحمن بن ہبار والی سندھ ہے بعد قتل المتوکل شروع زمانہ

شاد مین یہہ سندہ کا حکمران ہوگیا تہا بعد اسکے اسکی اولاد حکمران رہی تا آنکہ محمود بن سبکتگین والی غزنہ کے ہاتہون انکی حکومت کا خاتمہ ہوگیا اسکا (یعنی عمر کا) دادا منذر ابن الربیع عہد حکومت سفاح مین مقام قرقیسیا مین تہا وہین یہہ گرفتار کیا گیا اور صلیب پر لٹکایا گیا اور اسماعیل بن ہبار کو مصعب ابن عبدالرحمن نے قتل کیا ہے اس وجہ سے کہ یہہ آنحضرت (صلعم) کی ہجو کرتا تہا بعد اسکے اسکا لڑکا عوف مسلمان ہوا آنجناب (صلعم) کی مدح مین قصاید لکہے اور یہہ مسلمانون مین شمار کیا گیا اور عبداللہ بن زمعہ بن الاسود کو بہی شرف صحبت نبوی نصیب ہوا ہے اسی قبیلہ اسد بن عبدالعزی سے ام المومنین حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) بنت الخویلد بن اسد بن عبدالعزی اور زبیر ابن العوام بن خویلد (یکے از عشرہ مبشرہ) اور ان کے دونون لڑکے عبداللہ و مصعب اور حکیم بن حزام بن خویلد (صحابی) اور ان کے لڑکے ہشام بن الحکیم ہین حکیم بن حزام بحالت اسلام ساٹہہ برس زندہ رہے انہون نے اپنا دار الندوہ معاویہ کے ہاتہہ ایک لاکہہ درہم کو فروخت کیا تہا۔

عبد مناف بن قصے قبیلہ قریش مین ایک نامور شخص تہا لوگ اسکی عزت کرتے تہے یہی عمود نسب اقدس مین ہے۔ اس کے چار لڑکے عبد شمس۔ ہاشم۔ مطلب۔ نوفل تہے بنو عبد شمس اور بنو ہاشم حکومت و ریاست عبد مناف کی باہم تقسیم کیے ہوئے تہے باقی رہے بنو مطلب اور بنو نوفل وہ ان کے اخلاف مین تہے چنانچہ بنو مطلب بنو ہاشم کے اور بنو نوفل بنو عبد شمس کے اخلاف مین تہے بنو عبد شمس سے عبلات یعنی بنو امیہ اصغر اور اسکی لڑکی ثریا ہے (یہہ عمرو ابن ابی ربیعہ کی معشوقہ تہی) اور بنو ربیعہ بن عبد شمس سے عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ اور عتبہ سے ولید ابن عتبہ (جو جنگ بدر مین بحالت کفر مارا گیا) اور ابو ہند (صحابی) اور ہند بنت عتبہ مادر معاویہ ہے اور بنو عبدالعزی ابن عبد شمس سے ابوالعاصی بن

الربیع بن عبد العزی صہر نبی صلعم ہین ان کی ایک لونڈی تھی جس سے علی کرم اللہ وجہہ نے
بعد فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے عقد کیا تھا اور بنو امیہ اکبر ابن عبد شمس کے سعید بن ابو احیحہ العاص
ابن امیہ (یہہ بحالت کفر ہلاک ہوا) اور اسکا بیٹا خالد بن سعید (جنگ یرموک مین مارا گیا) اور
سعید بن العاصی ابن سعید (یہہ سابقین اسلام سے ہین صنعا کے گورنر ہوئے تھے
وقت فتح شام شہید ہوئے) اور سعید بن العاصی بن سعید بن العاصی بن امیہ کوفہ کے
گورنر عثمان ابن عفان (رضی اللہ عنہ) کیطرف سے تھے اور امیر المومنین عثمان ابن عفان بن
ابن العاصی بن امیہ اور مروان ابن الحکم بن ابی العاصی بن امیہ ہین ان کے اعقاب
خلفاء اول اسلام اور ملوک اندلس ہوئے ہین جنکا ذکر آیندہ اخبار دولت بنو امیہ مین
آئیگا اور ابو سفیان بن حرب بن امیہ اور ان کے لڑکے معاویہ امیر شام اور یزید و حنظلہ
و عتبہ و ام حبیبہ ام المومنین (رضی اللہ عنہا) بھی اسی قبیلہ سے تھین عتاب ابن اسید
بن ابی العاصی بن امیہ کو مکہ کا عامل آنحضرت (صلعم) نے وقت فتح مکہ مقرر کیا تھا
یہہ اسی عہدہ پر رہے تا آنکہ وقت انتقال سیدنا ابوبکر صدیق انکا بھی انتقال ہوگیا
نیز اسی قبیلہ سے بنو ابی الشوارب ہین (جو زمانہ المتوکل سے عہد حکومت المقتدر تک
بغداد کے قاضی تھے) یہہ لوگ ابو عثمان بن عبد اللہ بن خالد بن اسید بن ابی العاص
کے نسل سے ہین اور بنو نوفل بن عبد مناف سے جبیر ابن مطعم بن عدی بن نوفل
(مشہور صحابی) اور طعیمہ بن عدی ہے (جو جنگ بدر مین بحالت کفر مارا گیا اسی کے
غلام آزاد وحشی ہین جنہون نے جنگ احد مین حمزہ بن عبد المطلب رض کو شہید کیا تھا)
بنو المطلب بن عبد مناف سے قیس بن مخرمہ بن المطلب (صحابی رض) اور ان کے لڑکے عبد اللہ بن
قیس مولی یسار جد محمد ابن اسحاق بن یسار صاحب مغازی اور مسطح یعنی عوف بن اثاثہ بن

عباد بن المطلب ہین (یہہ منجملہ اون لوگون کے ہین جو افک مین شریک تھے اور نیز
یہہ سیدنا ابو بکر الصدیقؓ کے خالہ زاد بھائی ہین) رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن عبد المطلب
سخت ترین آدمیون سے تھا اسکو آنحضرت (صلعم) کی دعا سے بدسے عارضہ صرع
(مرگی) ہوگیا اور سائب بن عبد یزید وغیرہم ہین (یہہ آنحضرت صلعم سے مشابہ تھا جنگ بدر مین گرفتار
کیا گیا) اسی کے اعقاب سے امام شافعیؒ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب ہین۔
بنو ہاشم ابن عبد مناف سے عبد المطلب بن ہاشم ہین یہہ آنحضرت کے دادا ہین
یہی بنو ہاشم کے سردار ہین مورخین نے ہاشم کے اعقاب سے سوا عبد المطلب کے
اور کسیکا ذکر نہین کیا ان کے دس لڑکے تھے (۱) عبد اللہ (آنحضرت صلعم کے باپ یہہ سب سے
چھوٹے تھے) (۲) حمزہ (۳) عباس (۴) ابو طالب (۵) زبیر (۶) مقوم (بیان کیا جاتا ہے
کہ اسکا اصلی نام عیداق تھا) (۷) ضرار (۸) حجل (۹) ابو لہب (۱۰) قثم۔ زبیر و قثم و حمزہؓ کے
اعقاب باقی نرہ گئے جیسا کہ ابن حزم نے تحریر کیا ہے اور ابو لہب کے اعقاب سے عتبہ
صحابی ہین باقی رہے اعقاب عباسؓ و ابو طالب کے۔ وہ نہایت کثرت سے ہین جنکا
حصر و شمار امکان سے خارج ہے عظمت و شرافت بنو عباسؓ کی عبد اللہ بن عباس
کی اولاد مین اور بنو ابی طالب کی عزت و جلالت امیر المومنین علیؓ کی اولاد مین ہے ان
دونون بزرگون کے بعد جعفر ابن ابی طالب کو شرف و عزت حاصل ہے انشاء اللہ العزیز
ہم ان کے مشاہیر کا ذکر ان کے تذکرہ حکومت و دولت مین مفصل بیان کرین گے۔ ھذا
آخر الکلام فی انساب قریش و انقضی بتمامہا الکلام فی انساب مضر و
عدنان واللہ المستعان

مکہ مین قریش کی حکومت

ہم نے اس سے پیشتر عرب کے طبقہ اولیٰ کے تذکرہ مین بیان کیا ہے کہ حجاز اور کل ممالک عرب مین عمالقہ (اولاد عملیق بن لاوذ) پھیلے ہوئے تھے اور وہی اس سرزمین کے مالک تھے۔ جرہم بھی اسی طبقہ مین یقطن بن شالخ بن ارفخشذ کی اولاد سے تھے اور معہ اپنے بھائیون حضرموت کے یمن مین رہتے تھے۔ اتفاق زمانہ سے یمن مین قحط پڑا اسوجہ سے بنو جرہم۔ تہامہ کیطرف اپنے ما یحتاج الیہ کی تلاش مین نکلے اثنار راہ مین اسمٰعیل اور انکی مان بی بی ہاجرہ (علیہما السّلام) سے زمزم کے قریب ملاقات ہوگئی بقیہ واقعہ انکا اور جرہم کا ابراہیم کے حالات مین ہم بیان کرچکے ہین

الغرض جرہم نشیبی مکہ مین قطورا (بقیہ عمالقہ) کے پاس اوترے اندنون بنو قطورا مین سمیدع بن ہوثر ابن لاوی بن قطورا ابن ذکر بن عملاق یا عملیق حکمرانی کررہا تھا جسوقت جرہم کی خبر اسکی بقیہ قوم کو پہونچی جو یمن مین بلا رقحط مین گرفتار تھی اور اونکو یہہ معلوم ہوا کہ جرہم کو حجاز مین تنگی معیشت سے نجات ملگئی ہے تو وہ بھی اپنے قدیمی وطن یمن کو خیرآباد کہہ کر ان مین آملے ان دنون ان مین مضاض بن عمرو بن سعید بن رقیب بن ہن بن نبت بن جرہم حکومت کررہا تھا پس جسوقت بقایا بنو جرہم مکہ مین آئے تو انہون نے اپنے قیام کے لیے قیقعان کو انتخاب کیا چونکہ بنو قطورا نشیبی مکہ مین رہتے تھے اور مضاض نے اکیلا ہی مکہ مین قیام اختیار کیا اسوجہ سے جو شخص نشیبی مکہ کیطرف سے مکہ مین داخل ہوتا تھا اوس سے سمیدع بن ہوثر عشر (چنگی یا محصول) لیتا تھا اور جو شخص اعلیٰ مکہ کیطرف سے مکہ مین آتا تھا اوس سے مضاض عشر وصول کرتا تھا ھکذا حمل ابن اسحاق والمسعود (ابن اسحاق اور مسعودی کا یہی خیال ہے) بعضے کہتے ہین کہ بنو قطورا بطون جرہم سے ہین

عمالقہ سے اونکو کچھہ تعلق نہین ہے۔ واللہ اعلم۔

بعد چندے بنو قطورا اور ابنا جرہم مین ملکداری کیوجہ سے مناقشہ پیدا ہوگیا دونون مین گھمسان لڑائی ہوئی اثنا لڑائی مین سمیدع مارا گیا۔ سمیدع کے مارے جانے سے عرب عاربہ کا زمانہ ختم ہوگیا اور مضاض کو پورے طور سے غلبہ و تصرف حاصل ہوگیا۔ اسمٰعیل نے انہین بنو جرہم مین پرورش پائی اونہین کی زبان سیکھی اونہین مین سے پہلے حرا بنت سعد بن عوف بن ہن بن نبت بن جرہم کے ساتھہ عقد کیا یہہ وہی (ذ) بی بی ہے جسکے طلاق دینے کا ابراہیم نے اشارہ فرمایا تھا جبکہ بحالت غیر موجودگی اسمٰعیل کے مکہ مین آئے تھے بعدہ حرا کی برادرزادی سامہ بنت مہلہل بن سعد بن عوف سے نکاح کیا واقدی نے انہین دو عورتونکو کتاب انتقال النور مین ذکر کیا ہے اپسران دو بیویون کے بعد سیدہ بنت الحرث بن مضاض بن عمرو بن جرہم سے عقد کیا جسوقت اسمٰعیل تیئس برس کے ہوئے ابراہیم شام سے حجاز مین آئے اور بحکم باری تعمیر کعبہ کی بنا ڈالی دونون باپ بیٹے نے ملکر بیت الحرام بنایا یہی مکان اسمٰعیل کا عبادت خانہ مقرر ہوا اور جیساکہ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا تھا لوگونکو حج کا معین کرکے شام کیطرف واپس آئے شام مین ابراہیم کا انتقال ہوا جیساکہ سابق مین بیان کیا گیا اسمٰعیل علیہ السلام عمالقہ اور جرہم اور اہل یمن کیطرف مبعوث ہوئے بعضے اون مین سے ایمان لائے اور بعضے اوسی حالت کفر مین مبتلا رہے تا آنکہ ایک سو تیس ۱۳۰ برس کی عمر مین آپ کا بھی انتقال ہوگیا اور اپنی ماں ہاجرہ کے قریب مقام حجر مین مدفون ہوئے آپکے بعد حسب وصیت آپکے قیدار[1] بن اسمٰعیل علیہ السلام

---

[1] قیدار کے معنی ہین "مالک شتران" یہہ اسوجہ سے کہ یہہ اپنے باپ اسمٰعیل کے اونٹون کے مالک تھے اور بعضون نے اسکے معنی بادشاہ کے بتلائے ہین۔

بیت اللہ کے متولی ہوئے۔ لیکن قرابت قریبہ ہونے کیوجہ سے حرث بن مضاض یا خود ہی مضاض بن عمرو بن سعد بن رقیب بن ہن ابن نبت بن جرہم نے بیت اللہ کی تولیت اپنے قبضہ مین لیلی اور بنو اسماعیل نے ارض حرم ہونیکے سبب سے یا بوجہ عزیزداری کے کچھ دم نہ مارا۔

بنو خزاعہ کی تولیت

بعد چندے بنو جرہم نے ارض حرم کا پاس نہ کیا بیت اللہ کی ہتک حرمت کرنے لگے آپس مین آئے دن لڑنے لگے یہ زمانہ وہ تھا جبکہ بنو حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر مزیقیا یمن سے جلا وطن ہو کر نکلے تھے ان لوگون نے مکہ مین پہونچکر بنو جرہم کے ساتھہ رہنے کا قصد کیا بنو جرہم نے بنو حارثہ کو قیام سے روکا دونون قبیلون مین اسی امر پر لڑائی ہوئی اس لڑائی مین بنو جرہم مغلوب اور بنو حارثہ غالب آئے انہون نے اون کو مکہ سے نکالدیا اور بیت اللہ کا متولی بنو خزاعہ (جو انہین کے قبیلہ سے تھا) کو مقرر کیا ابن اسحاق کہتا ہے کہ بنو جرہم کو تنہا خزاعہ نے نہین نکالا تھا بلکہ بنو بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ اور بنو غبشان بن عبد عمرو بن لوی بن ملکان بن اقصی بن حارثہ اور خزاعہ نے مجتمع ہو کر بنو جرہم سے لڑائی چھیڑی چونکہ بنو جرہم کا آفتاب اقبال اون کی بداعمالی کیوجہ سے لب بام آگیا تھا بنو کنانہ اور بنو حارثہ اور خزاعہ کو بنو جرہم پہ فتح حاصل ہوئی انہون نے بنو جرہم کے سردار عمرو یا عامر بن الحرث بن مضاض اصغر کو معہ بنو جرہم کے مکہ سے نکالدیا چنانچہ عمرو بن الحرث حجر اسود اور جمیع اموال کعبہ کو چاہ زمزم مین ڈالکر یمن کو معہ اپنے قبایل کے چلا گیا عمرو بن الحرث کو مکہ کی مفارقت اور کعبہ کی تولیت چھوڑنے پر سخت صدمہ ہوا لیکن اس سے کیا حاصل تھا۔ زبیر کا یہہ بیان ہے کہ جنہون نے اولاد اسماعیلؑ سے جرہم کو مکہ سے نکالا ہے وہ ایاد بن نزار ہے بعد اس کے ایاد و مضر مین مناقشہ پیدا ہو گیا مضر نے ایاد کو نکال باہر کیا اور ایاد جسوقت مکہ سے نکلنے لگے تو انہون نے حجر اسود کو اکھاڑ کر بیت اللہ کے کسی مقام مین دفن کر دیا یہہ واقعہ بنو خزاعہ کی

ایک عورت دیکھہ رہی تھی اوس نے اپنی قوم کو اس سے آگاہ کردیا جبوقت بنو مضر نے
حجر اسود کی جستجو شروع کی اسوقت بنو خزاعہ نے حجر اسود کا پتہ اس شرط سے بتایا کہ وہ ان کو
بیت اللہ کا متولی بنائین چنانچہ اس بنا پر بنو خزاعہ کو بیت اللہ کی تولیت ملی اور وہی اسکے
متولی رہے تا آنکہ ابو غبشان نے قصی بن کلاب کے ہاتھہ فروخت کیا علاوہ تولیت
کعبہ کے کہ وہ بنو خزاعہ کے قبضہ مین تھی باقی یہہ تین امور کے مالک بنو مضر تھے (۱) یوم عرفہ
لوگون کو اجازت دینا یہ کام بنو غوث بن مرہ کے سپرد تہا۔ (۲) منا مین جو لوگ یوم النحر کے
صبح کو جمع ہوتے تھے اونکو کھلانا پلانا یہہ کام بنو زید بن عدی کے متعلق تہا (۳) نسئ شہور
حرام اس کام کے منصرم بنو مالک بن کنانہ تھے ابن اسحاق کہتا ہے کہ اسی حالت پر بنو خزاعہ
اور بنو کنانہ نے ایکمدت تک بسر کی اس اثنا مین بطون کنانہ کی کثرت ہوئی مختلف اور متعدد
قبیلے اس سے متفرع و متشعب ہوئے بنو مضر مین شرافت و عظمت بنو کنانہ کو اور بنو کنانہ مین
عزت و جلالت قریش کو اور قریش مین سطوت و ثروت بنو لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر
کو حاصل تہی انکا سردار قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ہے اسکو ابا عن جد عزت
حاصل تہی اور لوگ کثرت سے اس کے قرابت دار ہی تھے لیکن جبوقت اسکا باپ کلاب
اس دار فنا سے راہی ملک بقا ہوا تہا اسوقت اس نے آغوش مادر سے فرش زمین پر قدم تک
نہ رکہا تہا رضاعت کی حالت مین تہا اسکی ماں فاطمہ بنت سعد بن یاسل بن خثعمہ اسدی نے
بعد بیوگی ربیعہ بن حرام بن عذرہ سے عقد کرکے اپنے بڑے لڑکے زہرہ کو جو کہ بالغ تہا مکہ مین
چہوڑکر معہ اپنے بچہ شیر خوار قصی کے بلاد عذرہ کیطرف چلی گئی جب قصی جوان ہوا اور اسکو
اپنے نسب و ابا و اجداد کی کیفیت سے آگاہی ہوئی تو وہ اپنی قوم کیطرف
مکہ مین چلا آیا اسوقت بیت اللہ کی تولیت حلیل ابن حبشیہ بن سلول

بن کعب بن عمرو خزاعی کے قبضہ مین تھی قصی نے اسکی لڑکی حبی سے عقد کرلیا
جسکے بطن سے عبدالدار۔ عبدمناف۔ عبدالعزی۔ عبدقصی چہار لڑکے پیدا ہوئے۔

قریش کی تولیت

بعد چندے جب قصی کو ایک گونہ ثروت حاصل ہوگئی اور ایک قابل اطمینان حالت
مین اوس نے اپنے کو دیکھ لیا اور اس اثنا مین حلیل مرگیا تو اس نے اپنے کو
بنوخزاعہ اور بنوبکر سے تولیت کعبہ کا زیادہ مستحق سمجھکر قریش کو جمع کیا اور اپنے بھائی اخیافی
رزاح بن ربیعہ کو اپنے امداد کے لئے بلالیا جب یہہ کل قبائل مجتمع ہوگئے تو قصی نے
بنوخزاعہ سے کعبہ کی تولیت چھین لی بعضے کہتے ہین کہ حلیل نے بوقت انتقال تولیت کعبہ
کی وصیت قصی کے حق مین کی تھی سہیلی کہتا ہے کہ ابن اسحاق کے سوا اور مورخین کا یہہ
بیان ہے کہ حلیل نے اپنے عالم ضعیفی مین مفتاح کعبہ اپنی لڑکی حبی کو دیدیا تھا وہی کعبہ کو کھولتی اور
بند کرتی تھی اور گاہے گاہے حبی کے ہاتھ سے قصی مفتاح کعبہ لے لیتا تھا پس جب حلیل کے
مرنے کا زمانہ قریب آیا تو اوس نے تولیت کعبہ کی وصیت بحق قصی کی لیکن بعد انتقال
حلیل بنوخزاعہ نے اس وصیت سے انکار کیا اسوجہ سے بنوخزاعہ او قصی مین لڑائی ہوئی
قصی نے اپنے بھائی اخیافی رزاح کو اپنی امداد کے لئے بلا بھیجا بنوکنانہ کو جمع کرکے بنوخزاعہ سے لڑا
بنوخزاعہ کو انکی شامت اعمال سے شکست ہوئی اور کعبہ کی تولیت قصی کے قبضہ مین
آگئی۔ طبری کہتا ہے کہ جسوقت حلیل ضعیف ہوا اور وہ کلید کعبہ اپنی لڑکی حبی کو دینے لگا
تو اوس نے عورت ہونے کی وجہ سے کلید کعبہ لینے سے عذر کیا اور یہ کہا
کہ کلید کعبہ کسی ایسے شخص کے سپرد کردو جو تمہارا قایم مقام ہو پس حلیل نے
کلید کعبہ ابوغبشان سلیمان بن عمرو بن لوی بن ملکان بن قصی کو دیدیا بیان
کیا جاتا ہے کہ ابوغبشان۔ حلیل کا بیٹا ہے بہر کیف اسی ابوغبشان نے

ایک زق[1] خمر کے عوض کلید کعبہ قصی کے ہاتھہ فروخت کرڈالا۔ القصہ جب موسم حج آیا اور تنہا کعبہ کی تولیت پر تصرف کرنا چاہا اور اسکی امداد کو بنو عذرہ (اس کے اخیافی بہائی) آگئے اور اطراف و جوانب سے قریش (بنو کنانہ) جمع ہوگئے اسوقت خزاعہ اور بنو بکر کو یہہ معلوم ہوا کہ قصی انکو تولیت کعبہ و انصرام امور حج سے مانع ہوگا جیسا کہ بنو سعد کو رمی جمارہ اور اجازت حج سے روکدیا تھا پس یہہ خیال کرکے بنو خزاعہ اور بنو بکر قصی سے آمادہ بجنگ ہوگئے دونون فریقون مین کثرت سے کشت و خون ہوا آخر الامر یہہ امر ثالثی پر منحصر کیا گیا یعمر ابن عوف بن کعب بن عمرو بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناة بن کنانہ فریقین کی رضامندی سے منصر علیہ مقرر ہوا یعمر ابن عوف نے قصی کو کعبہ کا متولی قرار دیا پس اسیوقت سے قصی کعبہ کا متولی ہوا اور قریش کو اطراف و جوانب سے مجتمع کرکے ہر خاندان اور ہر بطن کو اوس سرزمین مخصوص مین ٹھہرایا جہان پر کہ وہ عہد اسلام مین پائے گئے۔

قصی۔ بنو لوی بن غالب سے پہلا وہ شخص ہے جسکی اطاعت اسکی کل قوم نے کی اور وہی لوا و حرب کا مالک اور کعبہ کا متولی ہوا قریش کل کام اسکی راے سے کرتے تھے ہر چھوٹے بڑے کام مین اس سے مشورہ لیتے تھے چنانچہ اسی غرض کے لیے کعبہ کے سامنے ایک مکان بنوایا اور اسکا نام دار الندوہ رکھا

[1] الزق اسم عام للظرف فان کان فیہ لبن فهو وطب وان کان فیہ سمن فهو نحی وان کان فیہ عسل فهو حلتة وان کان فیہ ماء فهو شکوة وان کان فیہ زیت فهو حمیت ترجمہ زق عام طور سے ہر برتن کو کہتے ہین پس اگر اوسمین دودہ ہو تو وہ وطب ہے اور اگر اس روغن ہو تو وہ نحی ہے اور اگر اسمین شہد ہے تو وہ حلتہ ہے اور اگر اس مین پانی ہے تو وہ شکوہ کہلاتا ہے اور اگر اسمین زیت ہی تو وہ حمیت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔

اسکا دروازہ مسجد حرام کے طرف تہا قریش اس مین جمع ہوتے اور یہین بیٹھہ کر مشورہ کرتے تہے پہر اس کے بعد قصی نے اس خیال سے کہ حجاج - خدا کے مہمان اور اسکے گہر کے زایرین انکے کہانے اور پینے کا انتظام کیا اور اس مصارف کے لیئے قریش پر سالانہ خراج مقرر کیا جسکو وہ بخوشی خاطر ادا کرتے تہے یہی امور ایسے تہے جن سے قریش کا اعزاز اور قبایل بنو عدنان سے بڑہ گیا اور قصی مجاورت وسقایہ ورفادہ وندوہ ولوا وحرب کا متولی اور مالک ہوگیا جب یہہ ضعیف ہوا اور یہہ اپنے فرایض منصبی کے ادا کرنے سے مجبور نظر آیا تو اس نے اپنے لڑکے عبد الدار کو کل اون امور مین جنکو وہ خود کر رہا تہا بجاے اپنے مقرر کیا اسوجہ سے کہ عبد مناف کی عزت وعظمت اوس کے حالت حیات ہی مین قریش کرنے لگے تہے -

بنو عبد مناف کی سرداری

قصی کے بعد عبد الدار کعبہ کا متولی ہوا بعد اس کے اسکا لڑکا بجاے اس کے مامور ہوا اور ایک زمانہ تک اس حالت پر رہا - تا آنکہ بنو عبد مناف نے بنو عبد الدار سے کعبہ کی تولیت وغیرہ چہین لینے کا قصد کیا اور اسی بنا پر فریقین مین نزاع پیدا ہو گئی اسوقت قبیلہ قریش کے یہہ بارہ بطون مکہ مین موجود تہے - بنو الحرث بن فہر - بنو محارب بن فہر - بنو عامر بن لوی - بنو عدی بن کعب - بنو سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب - بنو جمح بن عمرو بن ہصیص - بنو تیم بن مرہ - بنو مخزوم بن یقظہ بن مرہ - بنو زہرہ ابن کلاب - بنو اسد بن عبد العزی بن قصی - بنو عبد الدار - بنو عبد مناف - پس بنو عبد مناف نے بنو عبد الدار سے بقصد انتزاع حکومت مکہ اپنے ہوا خواہون کو جمع کیا اور اس کام کے انصرام کو عبد شمس - عبد مناف کا بڑا لڑکا منتخب کیا گیا - بنو اسد بن عبد العزی - اور بنو زہرہ بن کلاب اور بنو تیم اور بنو الحرث نے عبد شمس کی شرکت اختیار کی اور بنو عامر و بنو محارب نے فریقین سے کچھہ تعلق نرکہا باقی بطون قریش یعنی بنو سہم - بنو جمح -

بنوعدی۔ بنومخزوم بنوعبدالدار کے ہمراہ ہوئے فریقین معہ اپنے ہمراہیون اور احلاف کے میدان مین نکلے مرنے اور مارنے پر مستعد ہوگئے ایک دوسرے پر آوازے کسنے لگے ۔

بنوعبدالدار بنو اسد کے مقابلہ پر آئے اور بنوتیم بنوزہرہ سے مڈبھیر ہوئی اور بنومخزوم نے بنوتیم سے صف آرائی کی اور بنوعدی بنوحارث کے مقابلہ پر نکلے پھر فریقین کچھہ سوچ سمجھکر مصالحت پر آمادہ ہوئے چنانچہ بعد ردوکد فریقین اس امر پر راضی ہوگئے کہ بنوعبدمناف سقایہ اور رفادہ کے متولی رہین اور بنوعبدالدار حجابت اور لواء حرب کے مالک ہون۔

ہاشم کی حکومت چونکہ عبدشمس کا تجارت کی وجہ سے مکہ مین کم قیام رہتا تھا اکثر اوقات شام کیطرف چلا جاتا تھا اسوجہ سے بنو عبدمناف کی سرداری اور سقایہ و رفادہ کا اہتمام ہاشم ابن عبدمناف کے سپرد کیا گیا ہاشم نے حاجیون کے کھانا کھلانے اور اون کے وفود کی تعظیم و اکرام مین بہت بڑی سرگرمی ظاہر کی لوگون کا یہہ خیال ہے کہ سب سے پہلے ہاشم ہی نے ثرید کو ایجاد کیا اور اکثر یہہ حجاج کو ثرید ہی کھلایا کرتے تھے ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ ابتداءً ہاشم ہی نے ایام سرما و گرما مین قیام و سفر کا طریقہ عرب کے لئے اختیار کیا تھا میرے نزدیک یہہ روایت صحیح نہین ہے کیونکہ فصلین مین عرب کا ہر گروہ رحلتین کا عادی تھا اسوجہ سے کہ ان کی ضروریات اور اونٹون کے چرانے کی حاجتین انکو رحلتین پر فصلین مین مجبور کرتی تھین واقعی امر یہہ ہے کہ جس گروہ کی معاشرت اونٹون اور دنبون پر موقوف ہو وہ خواہ مخواہ فصل سرما مین بوجہ ان کے توالد کے چٹیل میدانون کی طرف نکل جائیگا اور موسم گرما مین ٹھنڈی ہواؤن اور حبوب کی تلاش مین ٹیلون اور پہاڑونکی

ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین جو پہلے خمیر کرکے روٹی پکائی جائے بعد ازان آب گوشت مین ترکردی جائے اس طرح پر کہ کوئی جزو ممتاز اوسکا نہ رہ جائے۔

چوٹیون پر جاکر مقیم ہوگا نظر برین طبایع عرب کی تکوین اور تخلیق اسیطرحپر ہوئی ہے یہی معنی عروبیت کے ہین اور یہہ امر اون کے شعار و خصایص مین داخل ہے - الغرض بعد چندے ہاشم کا مقام غزہ (ارض شام) مین انتقال ہوگیا اسوقت اگرچہ عبد المطلب کی عمر کم تھی اور وہ یثرب (مدینہ منورہ) مین رہتے تھے لیکن یہی اپنے باپ کے قایم مقام مقرر کئے گئے ۔

عبد المطلب کا اصلی نام

عبد المطلب کا اصلی نام شیبہ تھا - انکی ماں سلمی بنو عدی (نجار) سے تھین یہہ اپنے ماں کے پاس مدینہ مین رہتے تھے جسوقت ہاشم کا انتقال ہوگیا تو ان کے بہائی مطلب اپنے بہتیجے کے لینے کو مدینہ گئے اور وہان سے اونٹ پر اپنے پیچہے سوار کرکے لائے شیبہ کے کپڑے میلے کچیلے گرد آلودہ تہے چہرہ سے یتیمی برس رہی تھی اثنار راہ مین جو کوئی مطلب سے پوچہتا تہا تو یہہ جواب دیتا تہا هذا عبدی (یہہ میرا غلام ہے) اسیوجہ سے قریش نے بہی ان کو عبد المطلب کہنا شروع کردیا اور یہی نام مشہور ہوگیا جب تک عبد المطلب کی کم سنی رہی اس وقت تک مطلب سقایہ اور رفادہ کا اہتمام کرتے رہے جب انکا سن شعور آگیا اور مطلب کا مقام ردمان (یمن) مین انتقال ہوگیا تو بنو ہاشم کی سرداری عبد المطلب کے قبضہ مین آئی اور وہی حجاج کو مکہ مین ٹہراتے اور انکو نہایت عمدگی سے کہانا کہلاتے تہے ملوک یمن حمیری سے ان کے مراسم و اتحاد تہے جسوقت ابرہہ مکہ پر چڑہ آیا تہا اوس وقت یہہ اوس کے پاس گئے تہے جس کو ہم اس سے پیشتر بیان کرچکے ہین اور پہر یہی ابن ذی یزن کو مبارکباد بہی دینے گئے تہے جبکہ اس کو بمقابلہ حبشہ فتح نصیب ہوئی تہی پہر جب عبد المطلب نے چاہ زمزم کہودنے کا قصد کیا تو قریش نے مخالفت کی

اور یہہ مخالفت اسدرجہ بڑہی کہ عبدالمطلب نے نذر کیا کہ اگر میرے دس لڑکے ہوگئے
اور یہہ اسوقت بھی مخالفت کرینگے تو ایک لڑکے کو اللہ تعالی کے تقرب کی
غرض سے قربان کرڈالونگا پس جبکہ ان کے دس لڑکے ہوگئے تو انہون نے بخیال
ایفاء نذر ہبل (بت) کے پاس جاکر قرعہ ڈالا اتفاق سے وہ قرعہ عبداللہ (پدر نبی صلعم) کے نام پر
نکلا عبدالمطلب خودبھی کسی قدر متحیر ہوئے اور انکی قوم نے بھی عبداللہ کے قربان کرنے سے
روکا مغیرہ بن عبداللہ بن مخزوم نے کہا کہ کاہنوں سے دریافت کرو جو وہ کہیں اوسپر
عمل کرو عبدالمطلب نے مجبور ہوکر ایک کاہنہ عورت سے استفسار کیا اوس نے عبدالمطلب کو
یہہ تدبیر بتائی کہ دس اونٹوں پر بمقابلہ عبداللہ کے قرعہ ڈالو پس اگر اونٹوں پر قرعہ آگیا تو
بہتر ورنہ دس دس بڑہاتے جاؤ تاآنکہ اونٹوں پر قرعہ آئے جو تعداد قرعہ مین نکلے وہی
عبداللہ کا فدیہ ہے انہین کو ذبح کرنا چنانچہ عبدالمطلب نے ایسا ہی کیا رفتہ رفتہ
اونٹوں کی تعداد سوتک پہونچگئی اوسوقت قرعہ اونٹوں پر نکلا اور عبدالمطلب نے
انکو بنظر تقرب الی اللہ ذبح کیا اسی وجہ سے آنحضرت (صلعم) نے فرمایا ہے انا ابن الذبیحین
(مین بیٹا ہون دو ذبیحون کا) یعنی عبداللہ (پدر نبی صلعم) اور اسماعیل (علیہ السلام)
(جد نبی صلعم) یہہ دونون حسبۃً للہ قربانی کے لئے منتخب ہوئے پھر
انکا فدیہ اونٹوں اور دنبے کے ذبح کرنے سے ادا کیا گیا۔

بعد اس کے عبدالمطلب نے اپنے لڑکے عبداللہ کا عقد بی بی آمنہ
بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ کے ساتھہ کردیا آپ اون سے حاملہ ہوئین
اس اثنا مین عبدالمطلب نے عبداللہ کو کسیطرف کھجورون کے خریدنے کو بھیجدیا
اور وہین انکا انتقال ہوگیا۔ طبری بروایت واقدی تحریر کرتا ہے کہ عبداللہ ایک قافلہ قریش

کے ساتھہ شام سے واپس ہوکر مدینہ مین آئے اور وہین اتفاق وقت سے
بیمار ہوکر انتقال کر گئے عبد المطلب کو اس واقعہ جانکاہ سے سخت رنج ہوا لیکن
یہہ رنج بہت جلد رسول اللہ صلعم کے پیدا ہونے سے خوشی و خرمی سے بدل گیا۔
جل جلالہ جسکی تشریف آوری کا ایک عالم مین شور تھا جس نے ایک زمانہ سے کفر کی
ظلمت مٹا دی جس کے نور کرامت ظہور نے بت پرستی و الحاد کو جزیرہ نمائے
عرب سے دور کر کے نور توحید سے اسکو معمور کیا جسکی ذات بابرکات سے
قبایل مضر اور جمیع عرب کو عزت و عظمت حاصل ہوئی وہی دعاء خلیل اور نوید مسیح
(یعنی محمد صلعم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم تھے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔
عبد المطلب کی عمر بوقت انتقال ایک سو چالیس برس کی تھی سہیلی کہتا ہے
کہ چاہ زمزم کے کھودنے کے زمانہ مین عبد المطلب نے سونے کے دو ہرن
اور چند تلوارین چاہ زمزم سے نکلوائین جنکو ساسان بادشاہ فارس نے بطور
ہدیہ کعبہ کو بھیجا تہا اور انکو حرث بن مضاض نے جسوقت بنو جرہم مکہ سے نکلکر
جارہے تہے چاہ زمزم مین ڈالدیا تہا عبد المطلب نے ہرنون کو توڑ واکر کعبہ کا حلیہ۔
اور تلوارون کو توڑ پھوڑ کر لوہے کا دروازہ بنوادیا پس عبد المطلب ہی نے

ل[1] بروایت یہود چار ہزار چار سو چالیس برس بعد ہبوط آدم رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے اور ترسایون کا یہہ
خیال ہے کہ پانچہزار نو سو بہتر برس بعد ہبوط آدم رسول اللہ صلعم کا زمانہ ہوا اور عبد اللہ ابن عباس رض
روایت کرتے ہین کہ زمانہ ہبوط آدم سے زمانہ بعثت نبی صلعم تک سات ہزار تین سو برس ہوتے ہین
اور زمانہ عیسیٰ ابن مریم سے زمانہ آنحضرت تک چار سو چونتیس برس کی مدت گزری ہے اس اثنا مین
کوئی نبی مبعوث نہین ہوا اسی کو زمانہ فترت کہتے ہین واللہ اعلم۔

سب سے پہلے کعبہ کا حلیہ اور اوسکا لوہے کا دروازہ بنوایا تھا اور بعضے کہتے ہین پہلے
جس نے کعبہ کا غلاف بنوایا اور اوس مین دروازہ لگوایا وہ تبع حمیری ہے تا آنکہ عبد المطلب
نے یہہ دروازے بنوائے بعد اسکے عبد المطلب نے چاہ زمزم کے قریب
ایک چھوٹا سا حوض بنوا دیا جسکی وجہ سے لوگون کو پانی پینے اور لینے مین آسانی
ہوتی تھی قریش نے ازراہ حسد اسکو خراب کرنا شروع کر دیا لیکن بعد چندے قدرتی طور
وہ خود اس فعل قبیح سے باز رہے ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ سب سے پہلے بیت اللہ
پر دیبا کا غلاف حجاج نے چڑھایا ہے اور زبیر بن بکار کا یہہ بیان ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے
یہہ پوشش کعبہ کی بنوائی تھی اور ایک گروہ مورخین کا تحریر کرتا ہے۔ از انجملہ دارقطنی
بھی ہے کہ چونکہ عباس کم سنی مین گم ہو گئے تھے اسوجہ سے نتیلہ بنت جناب
مادر عباس بن عبد المطلب نے نذر کی تھی کہ اگر عباس ملجاوینگے تو کعبہ پر غلاف دیبا کا
چڑھاونگی چنانچہ جب وہ ملگئے تو نتیلہ نے ایفار نذر کیا۔ واللہ اعلم۔

قریش کے حالات یہی تھے انکی حکومت مکہ مین تھی بنو ثقیف انکے ہمسایہ طایف مین
رہتے تھے اعزاز و شرف کے لئے آپس مین ان دونون کے جھگڑا ہوا کرتا تھا یہہ قبایل ہوازن
مین سب سے زیادہ اور قوی تھے کیونکہ قسی بن منبہ بن بکر بن ہوازن کو ثقیف کے نام سے
یاد کرتے ہین ان سے پہلے طایف مین بنو عدوان کا زور و شور تھا جسمین حکیم عرب عامر بن الظرب
بن عمرو بن عباد بن یشکر بن بکر بن عدوان تھا اس قبیلہ کی کثرت نفوس اسدرجہ بڑہگئی تھی کہ یہہ
لوگ تعداد مین ستر ہزار ہو گئے تھے بعد چندے آپسمین لڑ جھگڑ کر تباہ و ہلاک ہو گئے عدوکے چند جو باقی رہگئے انپر
ثقیف مسلط ہو گئے اور انکو طایف سے نکالکر خود اسکے مالک بنگئے تا آنکہ انہون نے اسلام کو اسی حالت پر پایا واللہ یوارث
الارض ومن علیہا وہو خیر الوارثین البقار للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔ فقط

مترجم - علی العموم عرب جاہلیت کی کل قومین نہایت سادہ مزاج تہین ان کا
طریقہ معاشرت بیحد سادہ اور بے تکلف تہا ایک گروہ اُن کا وہ تہا جو پانی اور چراگاہ
کی جستجو مین پہرا کرتا تہا خیمون مین رہنا دشت بدشت کوہ بکوہ پہرنا اونکا کام تہا اُنکی معاشرت
ایک چرواہے کی حیثیت سے کچھ بھی زیادہ نہ تھی اور دوسرا گروہ ان کا جو بہ نسبت
اُنکے تمدن پسند تہا وہ اپنے خیمون کو باقاعدہ ترتیب و انتظام سے دیہات اور
دیہات سے قصبات اور قصبات سے شہر بنا لیتا تہا۔ انکا وقت کاشتکاری اور
تجارت مین صرف ہوتا تہا انکی زندگانی کسیقدر مہذب طریقہ سے بسر ہوتی تھی
لیکن ان دونون گروہون کا قومی اور رواجی چال چلن ایک سا تہا۔ کہانے
پینے مین کفایت شعاری تہوڑی سی آمدنی پر قناعت اور معتدل النوم ہونا۔
علی الصباح اوٹھنا۔ فیاضی مہمان نوازی اعلیٰ درجہ کی صفت اور قومی خاصہ شمار
کیا جاتا تہا جو شخص ان کامون کے کرنے مین غفلت یا کوتاہی کرتا تہا اسکو لوگ
دلسے برا جانتے اور مذموم سمجھتے تھے۔ ہمسایہ کے حال پر مہربانی اور اسکی
خبرگیری [illegible] مکان و خاندان و مال کی نگرانی۔ قیدیون کو چہوڑانا۔ محتاجون بیکسونکی
مدد کرنا اوصاف حمیدہ و خصایل پسندیدہ مین شامل تہا ہر عرب کو اپنی عزت
اور وعدہ کا خیال ایسا ہی ضروری تہا جیسا کہ مذکورہ بالا اوصاف ضروری
سمجہے جاتے تھے۔ بالون کو مشک سے معطر کرنا خوشبودار چیزونکی جوتیان
پہننی شان امارت مین داخل تہا۔ فصاحت و بلاغت۔ لطافت و ظرافت
دائرہ کمال کے تکمیل کے لیے ضروری تہین۔ شعر و شاعری کا بہت چرچا تہا۔
گہوڑے کی سواری۔ بہیڑیہ کا شکار کرنا بہادری جوانمردی کا عمدہ ترین ثبوت تہا۔

ایک مٹھی ریت کے سونگھ لینے سے ریگستان کے طول و عرض کا اندازہ کر لیتے تھے جہان اُن مین یہ خوبیان تہین اُوسیکے ساتھ اُن مین جہالت بہی کوٹ کوٹ کر بہری ہوئی تہی۔ ہر شخص کے مرنیکے بعد اوس کے قبر پر اوسکے اونٹ کو بے آب و دانہ باندہ دیتے تہے تا آنکہ وہ مرجاتا تہا میت کا سوگ ایک برس تک رکہتے تہے عورتین کسی جانور کا دودہ نہین دوہتی تہین۔ مردہ جانورون کا گوشت عمدہ اور لذیذ ترین غذا سے تہا۔ اونٹنی۔ بہیڑ۔ بکری دس بچہ جننے کے بعد چہوڑ دی جاتی تہی اور جب وہ مرجاتی تو اوسکا گوشت نہایت شوق سے صرف مرد کہایا کرتے تہے الغرض اسی قسم کی قبیح رسمین اور عادتین ان نیم وحشی لیکن عالی دماغ اور آزاد منش قوم مین بہت سی رواج پذیر ہو گئی تہین جسکے دور کرنے اور نور توحید پہیلانے کے لیئے اللہ جلشانہ نے رسول اللہ صلعم کو اپنا خاص برگزیدہ رسول کرکے بہیجا رب صل وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

تم الجزء الثانی من ترجمۃ تاریخ ابن
خلدون ویلیہ الجزء الثالث انشاء اللہ
تعالے واولہ اخبار
النبوۃ والہجرۃ
والغزواۃ
م

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون مغربی رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ مولوی حکیم احمد حسین صاحب ایڈیٹر رسالہ الاسلام الہ آباد

جلد اول۔ اس جلد مین اولاً خود مورخ کتاب ابن خلدون کی سوانح عمری ہے بعد ازان حضرت نوح، ہود، صالح، شعیب، ابراہیم، لوط، اسمعیل، اسحاق، یعقوب، یوسف، موسے، ہارون، یوشع، داؤد، سلیمان، یونس، اور عیسے ابن مریم علیہم السلام کے انساب اور انکے بعد چھٹی صدی عیسوی تک کے سلاطین کے حالات، اور تعمیر کعبہ، واقعہ اصحاب فیل وغیرہ درج ہین۔ قیمت عہ

جلد دوم قیمت عہ

جلد سوم۔ اس مین حضرت خاتم المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت، تربیت، نبوت، معراج، ہجرت، اور غزوات۔ حضرت ابوبکر صدیق رض کی بیعت اور عہد خلافت وفتوحات کے نہایت صحیح واقعات درج ہین۔ قیمت عہ

جلد چہارم۔ اس مین عالمگیر فتوحات عہد خلافت حضرت فاروق اعظم، حضرت عثمان بن عفان رض، حضرت علی ابن ابیطالب، اور امام ہمام حسن بن علی علیہم السلام کے زمانہ خلافت تفویض امارت تک کے مفصل حالات تحقیق کے ساتھ لکھے گئے ہین قیمت عام

جلد پنجم۔ اس مین خلفائے بنوامیہ کے پہلے تاجدارون، امیر معاویہ، یزید، معاویہ، عبدالملک، ولید، سلیمان، عمر بن عبدالعزیز، اور یزید کے عہد حکومت کے حالات۔ معرکہ کربلا، اور واقعہ حرہ کے واقعات درج ہین۔ قیمت عام

جلد ششم۔ اس جلد مین خلفاء بنوامیہ کے آخری تاجدارون، ولید، یزید، ابراہیم، اور مروان کے حالات، دولت عباسیہ وشیعہ کے قایم ہونے اور اُسکے حکمرانون سفاح، منصور، مہدی، ور ہادی کے عہد حکومت کے صحیح واقعات لکھے گئے ہین۔ قیمت عہ

جلد ہفتم۔ اس جلد مین نامور حکمرانان اسلام خلفائے بنی عباسیہ ہارون، امین، مامون، معتصم، واثق، وغیرہ کے زمانہ حکمرانی کے واقعات تحریر ہین قیمت عام

جلد ہشتم - اس جلد مین خلافت عباسیہ کے زمانہ انحطاط کے دس تاجدارون معتضد، مکتفی، مقتدر، قاہر، راضی، متقی، مستکفی، مطیع، طائع، اور القائم بامر اللہ کے زمانہ حکومت کے حالات، قرامطہ، دولت عبیدیہ شیعہ افریقیہ، بنی بویہ، بنی حمدان، اور سلاطین سلجوقیہ کی چیرہ دستی کے واقعات تحریر ہین۔ قیمت عہ/

جلد نہم جس مین خلافت عباسیہ بغداد کے آخری دور کے گیارہ تاجدارون مقتدی، مستظہر، مسترشد، راشد، مقتفی، مستنجد، مستضیٔ، ناصر، ظاہر، مستنصر، اور مستعصم کے زمانہ حکومت کے حالات، خلفائے عباسیہ مصریہ، اور دولت اسمٰعیلیہ اور عبیدیہ کے ابتدائی فرمان روایون کے واقعات تحریر کیے گئے ہین۔ قیمت عہ/

جلد دہم - اس جلد مین حاکم بامر اللہ کی خلافت سے بنوامیہ و بنی حمود کی دوبارہ حکومت قائم ہونے تک کے تمام حالات اور واقعات کے علاوہ اور بہت سے واقعے مثل شام پر ترکون کا قبضہ، بیت المقدس پر عیسائیون کا قبضہ، عیسائیون و مصریون کا مقابلہ، بربر کی بغاوت، اور مستعین کی بیعت، مہدی، شہر قرطبہ مین، ہزیمت مہدی، بیعت ہشام، حصار قرطبہ، ابن حمود کا قرطبہ پر قبضہ، معتمد اموی کی حکومت وغیرہ وغیرہ اور وجہ تسمیہ اندلس، اوصاف اندلس، قرطبہ کی بعض عمارات و جامع مسجد کی مفصل کیفیت درج ہے۔ قیمت عہ/

جلد یازدہم - اس جلد مین اندلس کا آخری دور مسلمانون کی حکومت، ہسپانیہ عظمیٰ کا خاتمہ اور اُن حکمرانان عرب کے حالات مندرج ہین جنہون نے زیر اقتدار علم خلافت عباسیہ قرون وسطیٰ مین حکمرانی کی تھی۔ قیمت عہ/ محصول ڈاک و جملہ مصارف روانگی ذمہ خریدار

المشتہر

حامد حسین دفتر الاسلام الہ آباد